[illegible]



فہرست ظفر جلیل

[illegible]

[illegible]

بسم الله الرحمن الرحیم

حمد بیشمار ہی اوس پاک پروردگار کی لئی کہ ہمکو توفیق دی اپنی ذکر کی اور سپاس بیانتہا اوسی
شکر کی یا الٰہی درود و سلام بیحد نازل کر خاتم النبیین شفیع المذنبین رسول امین پر اور اونکی
اصحاب ابرار اور آل اطہار پر اور سب پر اور اس عاجز کو دنیا مین اتباع اونکا نصیب کر
اور حشر مین اونکی خادمون مین منسوب کر آمین آمین آمین یا اله العالمین بعد اسکی ضعیف
العباد محمد قطب الدین غفر الله له ولوالدیه بہائی مسلمانون کی خدمت مین التماس کرتا ہی
کہ کتاب مستطاب حصن حصین کہ مشتمل ہی حدیثون اور دعاؤن فرمائی ہوئی سرور عالم صلی الله
علیہ وسلم کی کو لائق اسکی ہی کہ اگر اوسکو تعویذ جان کا کرین بجا ہی اور آب زر سی لکہین تو
سزا ہی کیونکہ جو برکت اور کثرت ثواب کی اون دعاؤن وغیرہ مین ہو گی کہ زبان مبارک
رسول مقبول صلی الله علیہ وسلم کی سی نکلی ہوئی آیا ہوئی ہین ممکن نہین کہ غیر مین ہو پس ہر مومن کو
چاہئی کہ اوسکو وسیلہ نجات دارین کا کری کہ الله تعالی فرماتا ہی لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِي رَسُولِ اللهِ
اُسْوَةٌ حَسَنَةٌ لِّمَن كَانَ يَرْجُو اللهَ وَالْيَوْمَ الْآخِرَ یعنی البتہ تمہاری لئی بیچ افعال رسول خدا کی

بڑی اچھی واسطی اوسکی کہ امید رکہتا ہی اللہ تعالی کی اور دن آخرت کی اس لیئی اس عاجز نی واسطی نفع
چاہنی مسلمانون کی اور وسیلہ کرنی مغفرت اپنی کی ترجمہ اوسکا ہندی مین موافق شرحون کے
لکہا اور فائدی اوسکی مشکوۃ اور شرح ملا علی قاری اور شرح شیخ فخر الدین رحمہما اللہ کیسی کہ اولاد
حضرت شیخ عبد الحق محدث دہلوی رحمہ اللہ کیسی ہین لکہی یعنی بعد ترجمہ دعا وغیرہ کی فضیلت اور حل
مطلب اوسکی لکہی اور دعائین بہی کہ خوب ہین اوسمین درج کین اور علامت فائدہ کے
ف کا لکہا اور بعد تمام ہونی کی اکثر جا ہی **کذا ذکر** کرنا م اوس کتاب کا یا کتاب والی کا
لکہا کہ جس سے وہ نقل کیا اور اخیر کتاب مین ایک خاتمہ لکہا کہ مشتمل ہی حدیثون خوش مضمون
اور بکار آمدنی کو کہ مشکوۃ وغیرہ مین سی چنکر اسی طرح ترجمہ اور فائدی اوسکی بہی لکہی اور وجہ اون
حدیثون کی لکہنی کے یہہ ہی کہ پرہیزگاری اور آراستگی نفس کے ہر کسی کو لازم ہی تا عبادت اچہی طرح
مقبول ہو چنانچہ امام غزالی رحمہ اللہ نی منہاج العابدین مین لکہا ہی کہ حاصل عبادت مین تین چیزین ہین
ایک توفیق اور مدد اللہ تعالی کی اور وہ پرہیزگارون کو ہوتی ہی جیسی کہ فرمایا اللہ تعالی نی
اِنَّ اللّٰہَ مَعَ الْمُتَّقِیْنَ یعنی مدد اور حفاظت اللہ تعالی کی ساتھ پرہیزگارون کے ہی اور دوسری اصلاح عمل کی
اور وہ بہی پرہیزگارون کی لیئی ہی جیسی کہ فرمایا اللہ تعالی نی یَا اَیُّہَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰہَ وَقُوْلُوْا قَوْلًا
سَدِیْدًا یُّصْلِحْ لَکُمْ اَعْمَالَکُمْ وَیَغْفِرْ لَکُمْ ذُنُوْبَکُمْ یعنی ای ایمان والو ڈرو اللہ سی اور پرہیزگاری کرو اور
کہو بات سنوار سنوار دیگا خدا تمہاری لیئی عمل تمہاری اور بخشیگا تمہاری لیئی گناہ تمہاری اور
تیسری قبول عمل اور وہ بہی پرہیزگارون کی لیئی ہی چنانچہ فرمایا ہی اِنَّمَا یَتَقَبَّلُ اللّٰہُ مِنَ الْمُتَّقِیْنَ یعنی
قبول نہین کرتا ہی خدا تعالی عمل کو مگر پرہیزگارون سی پس مدار عبادت کا ان تین چیزون پر ہوا اول
توفیق چاہئی تا عمل کرے بعد اوسکی سنوارنا چاہئی تا عمل بی نقصان ہووی بعد ازان قبول چاہئی تا فائدہ عبادت کا
حاصل ہو اور ان تین چیزون کی لیئی ہی تضرع اور سوال سب عابد و بکا رَبَّنَا وَفِّقْنَا لِطَاعَتِكَ وَتَمِّمْ تَقْصِيْرَنَا وَتَقَبَّلْ

اعمالنا یعنی ای رب ہماری توفیق دی ہمکو اپنی طاعت کی اور تمام کر تقصیر ہماری اور قبول کر عمل
ہماری اور یہہ تینون باتین تقوی سی میسر ہوتی ہین تمام ہوا کلام امام غزالی کا اور یہی مضمون سرور عالم
صلی اللہ علیہ وسلم کی دعاؤن سی بہی سمجہا جاتا ہی اور مصنف نی بہی اسپر اشارہ کیا ہی آداب
دعا مین پس اسی لئی اخیر مین ایسی حدیثین لاحق کی گئین کہ بیدار کرین خواب غفلت سی اور اونکی تاثیر
آدمی پرہیزگار ہوجاوی پس چاہئی یون کہ جسکو اللہ تعالی توفیق اس کتاب کی دعاؤن کی پڑہنی کی
دیوی وہ بعد اپنی تمام وظیفہ کی جسقدر ہوسکی پڑہا کرے اوسکا بہی اپنی پر لازم کری اور اہل علم خیال
اسکا نکرین کہ ہندی عبارت کو دیکہہ کر کیا کرینگی بلکہ یہہ دیکہین کہ جب عجائب و غرائب اسکی معلوم
ہونگی کہ ہر کسی کا مطلب اور حاجت برآری ہر امر کی اسمین موجود ہی آپ اپنی ہزار کام چہوڑ کر مشغول ہو
اپنی کو اسمین غنیمت اور بہبودی سمجہین گی کسواسطی کہ کوئی کام دین و دنیا کا ایسا نہین کہ اسمین
عقدہ کشائی اوسکی نہو اور زیادہ خوبی یہہ ہی کہ جب بہت سی کتابین دیکہین گی تب اتنی مطالب
معلوم کرینگی اسمین بی محنت موجود ہین اور حکیم خیر اللہ شاہ نی کہ احباء عاجز کی سی ہین تاریخ اس
شرح کی اتمام کی **ظفر جلیل** کہی اور یہی نام اسکا رکہا گیا یعنی اسپر عمل کرنی سی آدمی مطلب پائی
و فتحیاب دارین کا ہوتا ہی اور بعد طیار ہونیکی اول سی آخر تک بیچ حضرت مخدومی مکرمی استاذی
مولوی محمد اسحق صاحب زاد اللہ شرفا کی عرض کی اور از راہ کرم عمیم کی باوجود بی استعدادی
میرکی پسند فرمائی پس بعد اسکی بہی اگر کوئی صاحب غلطی ملاحظہ فرماوین شرحون سی تحقیق کر کر بنا دین
کہ بندہ بہر حال تقصیروار ہی رَبَّنَا لَا تُؤَاخِذْنَا اِنْ نَّسِيْنَا اَوْ اَخْطَاْنَا رَبَّنَا وَلَا تَحْمِلْ عَلَيْنَا اِصْرًا كَمَا حَمَلْتَهٗ
عَلَى الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِنَا رَبَّنَا وَلَا تُحَمِّلْنَا مَا لَا طَاقَةَ لَنَا بِهٖ وَاعْفُ عَنَّا وَاغْفِرْ لَنَا وَارْحَمْنَا اَنْتَ مَوْلٰنَا
فَانْصُرْنَا عَلَى الْقَوْمِ الْكٰفِرِيْنَ آمین رب العالمین اور جسکو اللہ تعالی توفیق دی اسکی
رواج دینی مین قصور نکری کہ حدیث شریف مین آیا ہی اَلدَّالُّ عَلَى الْخَيْرِ كَفَاعِلِهٖ یعنی جو اچھی بات کا

...تا ہی اوسکو بہی ثواب مثل ثواب کرنی والی اوسکی کی ہوتا ہی یا اللہ تو اس عاجز کو اور میری والدین
کو اور سب مسلمانون کو اس سی بہرہ مند کر اور اپنی رحمت خاص سی بخش دی اور ہماری گناہون پر
خیال نفرما اور اس کتاب کو قبول فرما اور خالص اپنی خوشنودی کی لئی گردان اور وہ کام کرا
ہمسی کہ جسمین تو راضی ہووی آمین یا معبود العالمین اور سند کتاب حصن حصین کی یہہ ہی کہ پڑہی
یہہ کتاب فقیر محمد قطب الدین بن محمد محی الدین بن عبد المجید معروف بہ شاہ حاجی احرار الدہلوی
غفر اللہ لہم نی حضرت مخدومی مکرمی معظمی مولوی محمد اسحق رحمۃ اللہ سی اور اونکو سند ہی حضرت
شیخ عبد العزیز رحمہ اللہ سی اور اونکو حضرت شیخ ولی اللہ محدث دہلوی سی اور اونکو شیخ ابو طاہر
مدنی سی اور اونکو شیخ ابراہیم کردی سی اور اونکو شیخ احمد قشاشی سی اور اونکو شیخ احمد بن عبد القدوس
شناوی سی اور اونکو شیخ شمس الدین احمد بن محمد رملی سی اور اونکو شیخ زین الدین زکریا انصاری
اور اونکو حافظ وقت تقی الدین محمد بن محمد بن محمد بن فہد الہاشمی المکی سی اور اونکو مؤلف
کتاب ابو الخیر محمد بن محمد بن محمد الجزری الشافعی سی اور احوال اس کتاب کی مؤلف کا
مولانا عبد العزیز محدث رحمہ اللہ نی بستان المحدثین مین یہہ لکہا ہی کہ نام انکا قاضی القضاۃ
شمس الدین محمد بن محمد بن محمد بن علی بن یوسف بن عمر ہی اور کنیت انکی ابو الخیر اصل مین دمشقی
ہین پہر شیرازی اور مشہور ساتہہ ابن الجزری کی باپ انکا سوداگر تہا ایک مدت دراز
اوسکی ہان فرزند نہوا جب حج کو گئی آب زمزم پیا اور دعا اولاد کی لئی کی حق تعالی نی
اونکو یہہ فرزند بزرگوار عطا فرمایا پچیسوین رمضان المبارک کی ہفتی کی رات مین بعد نماز
تراویح کی سنہ ۷۵۱ سات سو اکیاون ہجری مقدس مین دمشق مین پیدا ہوئی اور وہین نشو و نما
پایا اور فقہ اور حدیث خوب حاصل کی اور علم قرأت کو کامل کیا کہ اوسمین مہارت کلی پیدا
کی ... بنایا اوسکا نام دار القرآن رکہا بعد اوسکی شہر روم مین داخل ہوئی

اور اوس ملک وسیع مین علم قرأت اور حدیث کو پہیلایا اور لوگون کو نفع عظیم اوس سی پہونچا اور
ریاست علم قرأت کی ملکون اسلامیہ مین انکو مسلّم ہوئی اور تہی خوش شکل اور خوش لباس اور
زبان آور اور فصیح و بلیغ ملک روم مین انکو امام اعظم لقب دیا تہا اور بارہا ساتہ طواف
کعبہ کے مشرف ہوئی اور آخر شیراز مین استقامت پکڑی اور اوقات اونکی معمور
ساتہ ان تین شغلون کی قرأت قرآن کی یا سنانا حدیثون کا یا عبادت اور اونکی اوقات
مین ایک برکت محسوس تہی باوجودیکہ لوگ واسطی طلب ان دو علم شریف کی اوسپر ہجوم رکہتی تہی
اور مہمات اور اوراد و عبادات بہی کرتی تہی اور پہر اوس قدر تصنیف کرتی کہ ایک کاتب جید زود نویس
لکہہ سکی اور سفر اور حضر مین بیدار اور قائم اللیل رہتی اور ہرگز روزہ پیر اور جمعرات کا اونسی فوت
ہوتا اور تین روزی ہر مہینی کی بہی رکہتی اور کتابین اونکی سے نافع ترین النشر فی القرأۃ العشر کہ
بہت شہرت رکہتی ہی اور بہت کتابین کہ بعضون کی اوسنا لیس کہی ہین تصنیف کین سنہ ۸۳۳
آٹہ سو تینتیس مین وفات پائی الحمد للہ اولاً و آخراً و ظاہراً و باطناً کہ دیباچہ اسکا تمام ہوا اور
متن اور شرح اوسکی شروع ہوتی ہی منہ الاستعانۃ وعلیہ التکلان
وصلی اللہ علی خیر خلقہ محمد و آلہ و اصحابہ اجمعین برحمتک یا ارحم الراحمین

بسم اللہ الرحمن الرحیم

شروع کرتا ہون مین ساتہ نام اللہ بخشش کرنی والی مہربان کے
لا الہ الا اللہ عدۃ للقائہ کلمہ توحید کا سامان ہی واسطی دیدار خدا کی ف یہہ اشارہ
ہی حدیث قدسی کی مضمون پر لا الہ الا اللہ حصنی فمن دخل حصنی امن من عذابی یعنی
اللہ تعالی فرماتا ہی کلمہ توحید قلعہ میرا ہی جو کوئی داخل ہوا قلعہ میری مین امن مین ہوا عذاب میری سے اللہم
صل علی سید الخلق محمد وآلہ واصحابہ وسلم قال الفقیر العبد الضعیف المسکین

المنقطع الى الله الراجي من كرمه ان ينجيه من القوم الظالمين محمد بن محمد بن محمد بن
الجزري الشافعي لطف الله تعالى به في شدته یا اللہ رحمت نازل ہو اوپر سردار خلق
کی نام پاک اونکا محمد ہی اور اوپر اولاد اونکی کی اور اصحاب اونکی کی اور سلام ہو کہتا ہی محتاج
ضعیف مسکین جو ڈرنی والا لوگون کو رجوع کرنی والا طرف اللہ کی امیدوار کرم اوسکی کی
یہہ کہ خلاصی دی اوسکو قوم ظالمون سی محمد بیٹا محمد بیٹا محمد بیٹا جزری کا کہ شافعی ہی مہربانی کری
بلند بسبب اس کتاب کی بیچ سختی اوسکی کی ف مصنف نی اپنی کو فقیر کہا بسبب اس آیت کی
والله الغني وانتم الفقراء یعنی اللہ تونگر ہی اور تم محتاج اور مسکین کہا بسبب اس حدیث کی اللهم
احيني مسكينا وامتني مسكينا واحشرني في زمرة المساكين یعنی یا اللہ زندہ رکھ
مجکو مسکین اور مار مجکو مسکین اور حشر کر میرا مسکینون مین اور لفظ ضعیف کا اشارہ ہی اس آیت پر خلق
الانسان ضعيفا یعنی پیدا کیا گیا آدمی ضعیف اور دعا مین اشارہ کیا اپنی حال پر کہ ایک ظالم نی گھیر
رکھا تھا اور جزری نسبت جزیرہ ابن عمر رض کی طرف ہی جسمین مصنف رہتا تھا اما بعد حمد الله
الذي جعل الدعاء لرد القضاء والصلوة والسلام على محمد سيد الانبياء وعلى اله
وصحابه الاتقياء الاصفياء فان هذا الحصن الحصين من كلام سيد المرسلين
وسلاح المؤمنين من خزانة النبي الامين والهيكل العظيم من قول الرسول
الكريم والحرز المكنون من لفظ المعصوم المامون بذلت فيه النصيحة اي بعد
تعریف خدا کی جسنی گردانا دعا کو واسطی پھیرنی تقدیر کی اور پیچھی بھیجنی رحمت خاص اور سلام
اوپر محمد کی کہ سردار نبیون کی ہین اور اوپر اولاد اور اصحاب اونکی کی کہ پرہیزگار برگزیدہ ہین
پس تحقیق یہہ قلعہ محکم کلام سردار رسولون کی ہی اور یہہ ہتیار مومنون کا خزانہ نبی امانت دار کی ہی اور یہہ
تعویذ بڑا قول رسول بزرگ کی ہی اور یہہ گنڈا محفوظ کلام سچا نبی کی کہ گناہون سی بچی گئی ہی خرچ کی

یعنی سمین نصیحت ف تقدیرین دو ہین ایک معلق دوسری مبرم یعنی قطعی تقدیر معلق دعا
دواسی بدل جاتی ہی اور تقدیر مبرم کسی چیز سی نہین بدلی جاتی یہان معلق سی مراد ہی اور کلام مذکور
یعنی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی کلام سی ہی کہ امن پیچھے گناہون سی اور نصیحت خرچ کی یعنی اس کتاب کی
تصنیف کرنی مین خیرخواہی مسلمانونکی کی ہی کہ سبکو فائدہ دیگی وَاَخْرَجْتُہٗ مِنْ اَحَادِیْثِ الصَّحِیْحَۃِ
اَبْرَزْتُہٗ عُدَّۃً عِنْدَ کُلِّ شِدَّۃٍ وَجَرَّدْتُہٗ جُنَّۃً تَقِیْ مِنْ شَرِّ النَّاسِ وَالْجِنَّۃِ اور نکالا
مین اسکو حدیثون صحیح سی ظاہر کیا مینی اسکو دوحالی کہ سامان ہی نزدیک ہر سختی کی اور خالص کیا مین
اسکو دوحالی کہ سپر ہی کہ بچاتی ہی برائی آدمیون اور جنون کی سی ف یعنی اس کتاب کی حدیثون کو
بچنی کی لئی بلاؤن سی اور حدیثون مین سی کہ اونمین دعائین نہین مین چھانٹ لیا مینی تَحَصَّنْتُ بِہٖ فِیْمَا دَہَمَنِیْ مِنَ
الْمُصِیْبَۃِ وَاعْتَصَمْتُ مِنْ کُلِّ ظَالِمٍ بِمَا حَوٰی مِنَ السِّہَامِ الْمُصِیْبَۃِ روک کیا مینی ساتھ اسکی
بیچ اوس چیز کی کہ پیش آئی مصیبت سی اور بچاؤ کیا مینی ہر ظالم سی سبب اوس چیز کی کہ جمع کیا اس
کتاب نی تیرون پہنچنی والون سی ف یعنی نشانہ پر مار دیتی ہین سی دعائین اس کتاب کی
کہ جیسا تیر کام کرتا ہی نشانی پر ویسی ہی یہہ دعائین کام کرتی ہین اس لئی کہ رسول مقبول کی فرمانی مین ہرگز
احتمال خطا کا نہین پس اونکا ضرورتا کیون نہ تاثیر کری وَقُلْتُ شِعْرًا اَلَا قُوْلُوْا لِشَخْصٍ قَدْ
تَقَوّٰی عَلٰی ضَعْفِیْ وَلَمْ یَخْشٰی رَقِیْبَہٗ خَبَاْتُ لَہٗ سِہَامًا فِی اللَّیَالِیْ وَاَرْجُوْ
اَنْ تَکُوْنَ لَہٗ مُصِیْبَۃً اور کہا مینی شعر خبردار ہو کہو تم اوس شخص کو کہ تحقیق قوت ظاہر کی
اوپر ناتوانی میری کی اور نہ ڈرا نگہبان اپنی سی چھپا رکھی مینی واسطی اوسکی تیر راتون مین اور امید
رکہتا ہون مین یہہ کہ ہوین تیر اوسکو پہنچنی والی ف رقیب اوس نگہبان کو کہتی ہین
جس سی کوئی چیز پوشیدہ نہو یہہ صفت پروردگار ہی مین پائی جاتی ہی بفحوای قول اللہ تعالی کی
وَلَا تَحْسَبَنَّ اللّٰہَ غَافِلًا عَمَّا یَعْمَلُ الظّٰلِمُوْنَ اِنَّمَا یُؤَخِّرُہُمْ لِیَوْمٍ تَشْخَصُ فِیْہِ الْاَبْصَارُ یعنی اللہ تعالی کو

خلاصی پاوین ظالمون کی عداوت سی لیکن تاخیر دیتا ہی اونکو اوسدن تک کہ ٹہر جاوینگی آنکہین کہ وہ قیامت
ہی اور حیران اوپر دستی دعائین پہلی لکہی ہین کہ بہت قبول ہوتی ہین ایسی دعائین بادشاہون کی ظلم کی
تیرون کی ہین اوسکی دفع کی لئی کہین یعنی أَسْأَلُ اللّٰهَ الْعَظِيمَ أَنْ يَنْفَعَ بِهِ وَأَنْ يُفَرِّجَ عَنْ كُلِّ
مُسْلِمٍ بِسَبَبِهِ عَلَى أَنَّهُ مَعَ اقْتِصَارِهِ وَاخْتِصَارِهِ لَمْ يَدَعْ حَدِيثًا صَحِيحًا فِي بَابِهِ إِلَّا
اسْتَحْضَرَهُ وَأَتَى بِهِ مانگتا ہون مین اللہ بڑی سی یہہ کہ نفع دی سبب اس کتاب کی یعنی
مسلمانون کو ہر حالت مین اور یہہ کہ دور کری غم ہر مسلمان کی سبب اسکی مانگتا ہون بنا اسکی کہ تحقیق
اسنی باوجود اسکو تاہی اور چہوٹی ہونی اپنی کی نہین چہوڑی کوئی حدیث صحیح بیچ باب اپنی کی یعنی دعا
وغیرہ کی مگر کہ جمع کیا اوسکو اور لائی اوسکو **ف** ۔ اقتصار کہتی ہین لفظ اور معنی کی تہوڑی
ہونی کو اور اختصار کہتی ہین اوسکو کہ لفظ تہوڑی ہون اور معنی بہت وَلَمَّا أَكْمَلْتُ تَرْتِيبَهُ وَتَهْذِيبَهُ
طَلَبَنِي عَدُوٌّ لَا يُمْكِنُ أَنْ يَدْفَعَهُ إِلَّا اللّٰهُ تَعَالَى فَهَرَبْتُ مِنْهُ مُخْتَفِيًا وَتَحَصَّنْتُ
بِهٰذَا الْحِصْنِ الْحَصِينِ فَرَأَيْتُ سَيِّدَ الْمُرْسَلِينَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَنَا جَالِسٌ
عَلَى يَسَارِهِ وَكَأَنَّهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَا تُرِيدُ فَقُلْتُ لَهُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ
ادْعُ اللّٰهَ لِي وَلِلْمُسْلِمِينَ فَرَفَعَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدَيْهِ الْكَرِيمَتَيْنِ وَأَنَا أَنْظُرُ إِلَيْهِمَا
فَدَعَا ثُمَّ مَسَحَ بِهِمَا وَجْهَهُ الْكَرِيمَ ۔ اور جب پوری کی مینی ترتیب اور اصلاح اسکی طلب کیا
مجکو دشمن نی کہ نہین ممکن تہا یہہ کہ دفع کری اوسکو کوئی مگر اللہ سو بہاگا مین اوس سی چہپکر
اور محافظت کی مینی ساتہہ اس قلعہ محکم کی یعنی ساتہہ پڑہنی اور ہمیشہ وظیفہ کرنی اسکی کی پس دیکہا
مینی سردار رسولون کی کو خواب مین رحمت فرماوی ان پر اللہ اور سلام اور مین تہا بیٹہا ہوا
بائین طرف اونکی اور گویا کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فرماتی ہین کیا چاہتا ہی تو پس عرض کیا
مینی اوسنی ای رسول خدا دعا کرو اللہ تعالی سی میری لئی اور سب مسلمانون کی لئی پس اوٹہائی ہاتہہ

صلی اللہ علیہ وسلم نے دونو ہاتھ بزرگ اپنے یعنی جیسے ادب دعا کا ہے اور مین دیکھتا ہون طرف دونو
ہاتھون کی پس دعا کی پھر پھیری دونو ہاتھ مونھ بزرگ اپنے پر **ف** بیٹھنا بائین طرف اپنے
تھا کہ جانب دل کی ہے اور اشارہ ہے یہ یعنی آسمانی پر اور اُدْعُ اللّٰهَ لِي وَلِلْمُسْلِمِينَ سے معلوم ہوتا ہے
کہ وہ شخص دشمن دین کا تھا یا ظلم کرنے والا سب پر وَكَانَ ذٰلِكَ لَيْلَةَ الْخَمِيسِ فَهَرَبَ الْعَدُوُّ
لَيْلَةَ الْأَحَدِ وَفَرَّجَ اللّٰهُ عَنِّي وَعَنِ الْمُسْلِمِينَ بِبَرَكَةِ مَا فِي هٰذَا الْكِتٰبِ عَنْهُ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَدْ رَمَزْتُ لِلْكُتُبِ الَّتِي خَرَّجْتُ مِنْهَا هٰذِهِ الْأَحَادِيثَ بِحُرُوفٍ
تَدُلُّ عَلٰى ذٰلِكَ سَلَكْتُ فِيهَا أَخْصَرَ الْمَسَالِكِ اور تھا یہ خواب جمعرات کی رات
مین بھاگا دشمن اتوار کی رات مین اور دور کیا غم اللہ تعالیٰ نے مجھ سے اور سب مسلمانون سے بسبب برکت
اوس چیز کی کہ اس کتاب مین ہے روایت کی گئی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اور تحقیق اشارہ کیا مین
واسطے اون کتابون کی کہ روایت کین مینے اونسے یہہ حدیثین سات حرفون کی کہ دلالت کرین اون کتابون
پر چلا مین بیچ ان رمز کتابون کی بہت مختصر راہ فَجَعَلْتُ عَلَامَةَ صَحِيحِ الْبُخَارِيِّ خ وَمُسْلِمٍ
م وَسُنَنِ أَبِي دَاوُدَ د وَالتِّرْمِذِيِّ ت وَالنَّسَائِيِّ س وَابْنِ مَاجَهْ الْقَزْوِينِيِّ
ق وَهٰذِهِ الْأَرْبَعَةِ عه وَهٰذِهِ السِّتَّةِ ع وَصَحِيحِ ابْنِ حِبَّانَ حب وَ
الْمُسْتَدْرَكِ لِلْحَاكِمِ مس وَأَبِي عَوَانَةَ عو وَابْنِ خُزَيْمَةَ مه وَالْمُوَطَّا طا
وَسُنَنِ الدَّارَقُطْنِيِّ قط وَمُصَنَّفِ ابْنِ أَبِي شَيْبَةَ مص وَمُسْنَدِ الْإِمَامِ
أَحْمَدَ أ وَالْبَزَّارِ ر وَأَبِي يَعْلَى الْمَوْصِلِيِّ ص وَالدَّارِمِيِّ مي وَمُعْجَمِ الطَّبَرَانِيِّ
الْكَبِيرِ ط وَالْأَوْسَطِ طس وَالصَّغِيرِ صط وَالدُّعَاءِ لَهُ طب وَلِابْنِ
مَرْدُوَيْهِ مر وَالْبَيْهَقِيِّ ق فِي السُّنَنِ الْكَبِيرِ لَهُ يقي وَعَمَلِ الْيَوْمِ وَاللَّيْلَةِ
لِابْنِ السُّنِّيِّ سي پس کا یہی نشانی صحیح بخاری کی خ اور مسلم کی م اور سنن ابی داؤد

ترمذی کی ت اور نسائی کی س اور ابن ماجہ قزوینی کی ق اور ان چاروں کی یعنی
ابوداؤد ترمذی نسائی ابن ماجہ کی عہ اور ان چھوں کی یعنی بخاری مسلم ترمذی ابوداؤد نسائی
ابن ماجہ کی کہ جنکو صحاح ستہ کہتی ہین ع اور نسائی صحیح ابن حبان کی حب اور صحیح مستدرک حاکم
کی مس اور صحیح ابی عوانہ کی عو اور ابن خزیمہ کی خز اور موطا کی طا اور سنن دار
قطنی کی قط اور مصنف ابن ابی شیبہ کی مص اور نسائی مسند امام احمد کی ا اور بزار کی ز اور
ابویعلی موصلی کی ص اور مسند دارمی کی می اور معجم کبیر طبرانی کی ط اور معجم اوسط طبرانی کی طس اور معجم
صغیر طبرانی کی طص اور نسائی کتاب دعاء طبرانی کی طب اور کتاب دعاء ابن مردویہ کی مر
اور کتاب دعاء بیہقی کی ق اور نسائی سنن کبیر بیہقی کی سق اور نسائی کتاب عمل الیوم واللیلۃ
ابن سنی کی سی وَاَقَلُّ مَرْمُوْزٍ لَهُ اللَّفْظُ اور پہلی لایا ہوں اشارہ اوسکا کہ واسطی اوسکی
لفظ ہی ف جہان اختلاف ہوتا ہی لفظوں مین تو رمز اوسکی پہلی لاتا ہی جسکی لفظ حدیث کی
روایت کی ہین اگرچہ رتبہ مین کم ہو جیسی ایک حدیث بخاری مین بھی آئی ہی اور ترمذی مین بھی
اور لفظون مین فرق ہی اور اسمین ترمذی کی لفظ روایت کی ہین تو ت پہلی لاویگا اور اگر
لفظوں مین اتفاق ہی تو ترتیب مذکوری لاویگا کذا قال الملا علی القاری وَاِنْ كَانَ الْحَدِيْثُ
مَوْقُوْفًا جَعَلْتُ قَبْلَ رَمْزِهٖ مو لِيُعْلَمَ اَنَّهٗ مَوْقُوْفٌ لِمَا بَعْدَهٗ مِنَ الْكُتُبِ
وَذٰلِكَ قَلِيْلٌ حَيْثُ عُدِمَ الْمُتَّصِلُ اَوِ اخْتُلِفَ فِيْهِ عَلٰى اَنِّيْ لَمْ اَجْعَلْ هٰذِهِ الرُّمُوْزَ
اِلَّا لِعَالِمٍ يَرْبَأُ بِنَفْسِهٖ عَنِ التَّقْلِيْدِ اَوْ لِمُتَعَلِّمٍ يَتَعَرَّفُ صَحِيْحَ الْكُتُبِ وَالْمَسَانِيْدِ
اور اگر ہو حدیث موقوف لکھا مین پہلی اشارہ اوسکی کی لفظ مو کا تو کہ جانا جاوی کہ تحقیق یہ حدیث
موقوف ہی اون کتابوں مین جنکا اشارہ کیا ہی بعد لفظ مو کی اور اگرچہ اور روایتیں مرفوع ہو لیکن انمین موقوف
ہی اور یہ یعنی حدیث موقوف کا لانا کم ہی جہان کہین کہ پائی گئی متصل یا جہان اختلاف کیا گیا ہے

اوسمین باوجود اسکی تحقیق نہین کیٔ گئی ہی یہہ اشارہ ہی کہ واسطی اوس عالم کی کہ بلند رکہتا ہی نفس اپنی کو
تقلید سی یعنی بی پروائی تقلید سی یا واسطی طالب علم کی کہ چاہتا ہی صحیح کیا بون کو اور سندونکو
ف مراد موقوف سی یہہ کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تلک نہ پہونچی ہو بلکہ صحابی وغیرہ تلک پہونچی ہو
کہ فلانی صحابی وغیرہ نی یون کہا اور مراد متصل سی یہان حدیث مرفوع ہی یعنی جہان کہین حدیث
مرفوع نہین پائی گئی یا پائی گئی ہی مگر اوسمین اختلاف کیا گیا ہی مرفوع غیر مرفوع کی ہونی مین تو اوس
حدیث کی پہلی علامت کی لئی رمز مو کی لکہی ہی اور مسند اون کتابون کو کہتی ہین کہ جنمین مسندین
صحابیون کی ہون بغیر ترتیب بابون کی خلاف بخاری وغیرہ کی کذا قال العلی ح وَإِلَّا فَفِي الْحَقِيقَةِ
لَا احْتِيَاجَ إِلَيْهَا لِعُمُومِ النَّاسِ فَلْيُعْلَمْ أَنِّي أَرْجُو أَنْ يَكُونَ جَمِيعُ مَا فِيهِ صَحِيحًا
فَزَالَ الِالْتِبَاسُ ہ وگرنہ پس حقیقت مین نہین احتیاج ہی طرف اشارون کی واسطی عام لوگون کی
پس جاننا چاہئی کہ تحقیق مین امید رکہتا ہون یہہ کہ ہووی سب اوس چیز کا کہ اس مختصر مین ہی صحیح یعنی
ثابت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سی پس دور ہوا شبہہ یعنی عام لوگون کی لئی کہ اسمین حدیث موضوع
نہین ہی وَقَدْ جَمَعَ بِحَمْدِ اللهِ تَعَالَى هٰذَا الْمُخْتَصَرُ اللَّطِيفُ مَا لَمْ تَجْمَعْهُ مُجَلَّدَاتٌ مِنَ
التَّوَالِيفِ وَإِذَا انْتَهَى نَرْجُو مِنَ اللهِ تَعَالَى أَنْ نَجْعَلَ فِي آخِرِهِ فَصْلًا يَفْتَحُ مَا أُقْفِلَ مِنْ
لَفْظِ مَا فِيهِ قَدْ أَشْكَلَ ہ اور تحقیق جمع کیا ہی شکر خدا تعالی کا اس مختصر لطیف نی اون حدیثون کو کہ
نہین جمع کیا اوسکو بڑی کتابون نی تصنیف ہوئی ہین سی اور جب تمام ہووی یہہ کتاب امید رکہتی
ہین ہم خدا تعالی سی یہہ کہ کرین ہم بیچ آخر اسکی کی ایک فصل کہ کہول دیوی اوس چیز کو کہ بند کیا گیا لفظ
اوس چیز کی سی کہ اسمین مشکل ہو ف یعنی جو لفظ حدیث کی مشکل ہین اوسکی معنی کہول دیوی چنانچہ
مصنف نی بحسب وعدہ کی ہتیسہ لکہا کہ نام اوسکا مفتاح الحصن الحصين رکہا وَقَوْلُهُ ہ مُقَدِّمَةٌ
تَشْتَمِلُ عَلَى الْأَحَادِيثِ فِي فَضْلِ الدُّعَاءِ وَالذِّكْرِ ثُمَّ آدَابُ الدُّعَاءِ وَالذِّكْرِ وَأَوْقَاتُ الْإِجَابَةِ

وَشُرُوطِهَا وَآدَابِهَا ثُمَّ اسْمِ اللّٰهِ تَعَالٰى الْاَعْظَمِ وَاَسْمَائِهِ الْحُسْنٰى ثُمَّ مَا يُقَالُ فِي الصَّبَاحِ
اِلَى الْمَسَاءِ فِي طُوْلِ الْحَيٰوةِ اِلَى الْمَمَاتِ مِنْ جَمِيْعِ مَا يُحْتَاجُ اِلَيْهِ وَصَحَّ النَّقْلُ عَنْهُ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ الذِّكْرِ الَّذِيْ وَرَدَ فَضْلُهُ وَلَمْ يَخْتَصَّ بِوَقْتٍ مِنَ الْاَوْقَاتِ
ثُمَّ الْاِسْتِغْفَارِ الَّذِيْ يَمْحُو الْخَطِيْئَاتِ ثُمَّ فَضْلِ الْقُرْاٰنِ الْعَظِيْمِ وَسُوَرٍ مِنْهُ وَاٰيَاتٍ
ثُمَّ الدُّعَاءِ الَّذِيْ صَحَّ عَنْهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَذٰلِكَ ۔ اور یہہ رسالہ مقدمہ پر کہ شامل
ہی اور چند بابون کی یعنی فضیلت دعا کی اور ذکر کی پہر بیان آداب دعا کا ہی اور آداب ذکر کا اور وقتون
قبولیت کا اور حالون قبولیت کا اور مکانون قبولیت کا پہر بیان اسم اعظم کا اور اسماء حسنی کا پہر
بیان اون دعاؤن کا کہ پڑہی جاوین صبح سی شام تلک اور صبح و رات کی زندگانی کی مرنی تلک یعنی اول
سی آخر عمر تلک تمام اوس چیزون سی کہ احتیاج لائی جاتی ہی طرف اوسکی اور حال یہہ کہ صحیح ہوئی ہی نقل صریح
نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی پہر بیان اوس ذکر کا کہ آئی ہی بزرگی اوسکی اور نہین خاص ہی ساتہہ کسی وقت
وقتون سی پہر بیان استغفار کا ہی جو مٹاتا ہی گناہون کو پہر بیان فضیلت قرآن بزرگ کا اور سورتون
اوسکیا اور آیتون کا پہر بیان اون دعاؤن کا کہ صحیح ہوئی ہین پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم سی اسی طرف
ای بغیر مخصوص ساتہہ وقت کی لفظ کذلک کا لفظا متعلق ہی ساتہہ دعا کی کہ اسی توجیہ پر ملا علی قاری نی لی
مشہور کیا ہی اور کہا کہ تینون کی ساتہہ لگتا ہی یعنی ہر ایک استغفار اور قرأت اور دعا مذکورات
کی لئی نہین ہی وقت مخصوص اوقات سی بلکہ لائق یہہ ہی کہ مواظبت کری ان پر طالب جمیع حالات اور
مقامات مین اس لئی کہ ہمیشہ کرنا ذکر کا ثابت ہوتا ہی اس آیت سی یَا اَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا اذْکُرُوا اللّٰهَ ذِکْرًا
کَثِیْرًا ۔ یعنی اے ایمان والون یاد کرو اللہ کو یاد کرنا بہت اور نہ مقید ہونا قرأت کا کسی وقت مین معلوم
ہوتا ہی اس آیت سی اُتْلُ مَا اُوْحِیَ اِلَیْکَ مِنَ الْکِتٰبِ ۔ یعنی پڑہ وہ چیز کہ وحی کی گئی طرف تیری کتاب سی
اور ایسی ہی نہ مقید ہونا استغفار کا اس حدیث شریف سی طُوْبٰی لِمَنْ وَجَدَ فِیْ صَحِیْفَتِهٖ اِسْتِغْفَارًا کَثِیْرًا

جس مین شوق ہی درود کا کہ پاوی ثواب اسکا مانند ... بہت تخمینًا بتفضیل الادعیہ

عدد ما خلق الخلق ورسولك بالحق الذي هدى الله تعالى به من الضلالة كثيرًا

من الناس فانعم المحجة ولم يدع لاحد حجة صلى الله عليه وسلم كلما ذكره الذاكرون

وكلما غفل عن ذكره الغافلون ۔ پھر تمام کیا مینی اسکو ساتھ فضیلت درود کی اوپر سردار

خلق کی اور رسول حق کی وہ جو راہ دکھائی اللہ تعالی نی سبب اونکی گمراہی سی اور بینا کیا انہی نی

پس روشن کی راہ سیدھی اور نہ چھوڑی کسی کی لئی حجت رحمت خاص بھیجی اللہ اونپر اور سلام

دیا اوپر اونکی یاد کرنی والی اور جب کہ غافل ہووین ذکر اونکی سی غافل **ف** مراد ہر وقت ہی

اسلئی کہ کوئی وقت غفلت یا ذکر سی خالی نہین بعضی محدثین نی اس درود شریف کو افضل درود کا

لکھا ہی کذا ذکرہ الحرز رح **فضل الدعاء** یعنی بیچ بیان فضیلت دعا کی ہی **ف**

معنی دعا کی ہین طلب کرنا ادنی کا اعلی سی کسی چیز کو مطلوبہ چیز ہی اوپر سکتی کی اور دعا کرنی کی

بڑی فضیلت و ثواب ہی اور اللہ تعالی نی کلام اللہ مین کتنی جگہہ دعا کرنی پر رغبت دلائی ہی

اور بہت سی حدیثون مین بزرگی دعا کی آئی ہی اور حدیثون صحیح اور قول علما ... سی بہتر ہونا

دعا کا معلوم ہوتا ہی کذا ذکرہ العلی رح قال رسول الله صلى الله عليه وسلم الدعاء

هو العبادة ثم تلا وقال ربكم ادعوني الآية ۔ مص عه حب

فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی دعا وہی ہی بندگی پھر پڑھی یہہ آیۃ اور کہا پروردگار تمہاری

دعا کرو مجھسی تا ساری آیۃ پڑھی نقل کی یہہ حدیث ابن ابی شیبہ اور چارون نی یعنی ابو داؤد و ترمذی

نسائی ابن ماجہ نی اور ابن حبان حاکم احمد نی **ف** اس عبارت سی معلوم ہوتا ہی کہ دعا کی سوای

کوئی چیز عبادت نہین یہہ حصر مبالغۃً فرمایا ہی معنی یہہ ہین کہ دعا بڑا رکن عبادت کا ہی جیسی کہ اور جیسا

فرمایا الحج عرفة یعنی بڑا رکن حج کا وقوف عرفہ کا ہی اور ساری آیۃ یون ہی وقال ربکم ادعونی

فضیلت دعا کی

ادْعُونِي أَسْتَجِبْ لَكُمْ إِنَّ الَّذِينَ يَسْتَكْبِرُونَ عَنْ عِبَادَتِي سَيَدْخُلُونَ جَهَنَّمَ دَاخِرِينَ ۔ یعنی اور فرمایا رب
تمہارے نے مانگو مجھ سے قبول کروں میں دعا تمہاری تحقیق جو لوگ کہ تکبر کرتے ہیں عبادت میری سے
یعنی دعا میری سے قریب ہے کہ داخل ہونگے دوزخ میں ذلیل ہو کر اس سے معلوم ہوا کہ تئیں کے دعا مانگنے
اور ثواب کی ہوتی ہے تو یہ چیز ایسی ہے جو عبادت ہے کذا ذکرہ المخرج مَنْ فُتِحَ لَهُ فِي الدُّعَاءِ مِنْكُمْ
فُتِحَتْ لَهُ أَبْوَابُ الْإِجَابَةِ ۔ مص جو کوئی کہ کھولا جاوے واسطے اوسکی دروازہ بیچ دعا کے
تم میں سے کھولے جاتے ہیں اوسکے لئے دروازے قبولیت کی نقل کیا ہے ابن ابی شیبہ نے ف یعنی
توفیق دعا کی ہوتی ہے عبادت کی ہے کذا ذکرہ المخرج فُتِحَتْ لَهُ أَبْوَابُ الْجَنَّةِ ۔ مس کھولی جاتی
ہیں اوسکے لئے دروازے جنت کی الفاظ ہیں حاکم نے نقل اس روایت میں بدلے ابواب الاجابة کی ابواب
الجنة آیا ہے اور ذکر کی روایتوں نے شارح نے لطیفہ سے مضمون ہے کہ دعا سے جہاں تعالی فائدہ سے نہیں
باسبب قبولیت کی ہوتی ہے مراد بر آتی ہے یا اگر مصلحت وقت حصول مقصود میں توقف ہوتا ہے
تو جزا اوسکی ہاتھ سے نہیں جاتی بلکہ سبب کھلنے دروازہ جنت کی ہوتی ہے کہ آخرت میں ذخیرہ
رہتی ہے اور آخرت بہتر ہے دنیا سے فَإِنَّ الْآخِرَةَ خَيْرٌ وَأَبْقَى ۔ اسی لئے آیا ہے کہ بعضے آدمی کہ جنکی دعا تمام
کرتی ہے دنیا میں جب دیکھینگے اوس وقت کہ ذخیرہ کی گئی ہے کہینگے کاشکے کوئی دعا ہماری دنیا میں
مقبول ہوتی تو آخرت میں پورا ذخیرہ ثواب کا پاتے کذا ذکرہ العلی فُتِحَتْ لَهُ أَبْوَابُ الرَّحْمَةِ
وَمَا سُئِلَ اللّٰهُ شَيْئًا أَحَبَّ إِلَيْهِ مِنْ أَنْ يُسْأَلَ الْعَافِيَةَ ۔ ت کھولی جاتی ہیں اوسکی
لئے دروازے رحمت کی اور نہیں مانگی جاتی اللہ تعالی سے کوئی چیز کہ بہت پیاری ہو نزدیک اوسکی
اس سے کہ مانگی جاوے عافیت نقل کی ترمذی نے ف مراد عافیت سے یہ ہے کہ سلامتی ہو سب
آفتوں اور بیماریوں اور بلاؤں ظاہری اور باطنی سے دین و دنیا میں کذا ذکرہ المخرج لَا يَرُدُّ الْقَضَاءَ
إِلَّا الدُّعَاءُ وَلَا يَزِيدُ فِي الْعُمُرِ إِلَّا الْبِرُّ ۔ ت حب مس نہیں پھیرتی تقدیر معلق کو

دعا اور نہین زیادتی کرتی عمر مین کوئی چیز مگر نیکی نقل کی یہہ ترمذی ابن ماجہ ابن حبان حاکم نی
مراد تقدیر سی یہان بُری چیز ہی کہ جسکی اترنی کو آدمی بُرا جانتا ہی پس جب توفیق دیا گیا دعا کی
اللہ تعالی دور کر دیتا ہی اوسکو یا آسان کر دیتا ہی پس بمنزلہ دور ہونی کی ہوتی ہی اور لفظ بِرّ کا ظاہر
یہہ ہی کہ معنی اوسکی طاعت ہین کہ سب عبادت کو شامل ہی جیسی کہ اللہ تعالی نی فرمایا وَلٰكِنَّ الْبِرَّ مَنْ
اٰمَنَ آخر تک یعنی ولیکن نیکی والا وہ ہی کہ ایمان لاوی پس معنی حدیث کی دو ہین ایک یہہ کہ جب بِرّ کیا عمر اوسکی
ضائع نہوئی پس گویا کہ زیادہ ہوئی اور دوسری یہہ کہ زیادتی عمر مین حقیقۃً ہوتی ہی فرمایا اللہ تعالی
نی يَمْحُو اللّٰهُ مَا يَشَآءُ وَيُثْبِتُ یعنی محو کرتا ہی اور ثابت کرتا ہی اللہ رزق اور اجل سی جو کچھ چاہتا ہے
اور صورت کی زیادتی کی کشاف مین یہہ لکھی ہی کہ لوح محفوظ مین لکھا جاتا ہی کہ فلانا شخص اگر حج کریگا
عمر اوسکی چالیس برس کی ہوگی اور اگر جہاد بھی کریگا ساٹھ برس کی پس اگر دونو کئی ...
یہہ زیادتی عمر کی ہوئی اور اگر ایک کیا چالیس برس کی ہوئی یہہ کی ہوئی کذا ذکرہ العلی ...
حَذَرٌ مِنْ قَدَرٍ وَالدُّعَاءُ يَنْفَعُ مِمَّا نَزَلَ وَمِمَّا لَمْ يَنْزِلْ وَاِنَّ الْبَلَاءَ لَيَنْزِلُ
الدُّعَاءُ فَيَعْتَلِجَانِ اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ ۔ مس طس ۔ نہین فائدہ کرتا ڈر تقدیر سی یعنی
اوترنی بلا کو کہ مقدر ہی دفع نہین کرتا اور دعا نفع کرتی ہی اوس بلا سی کہ اوتری ہی یعنی دفع ہوتی ہی یا صبر آجاتا ہی
اور اوس بلا سی کہ نہین اوتری یعنی ارادہ اوترنی کا رکھتی ہی اوسکو بھی دعا دور کرتی ہی یا آسان کر دیتی ہی
اور تحقیق بلاء البتہ ارادہ اوترنی کا کرتی ہی ملتی ہی اوس سی دعا پس لڑتی ہین دونون دن قیامت تک نقل کی یہہ حاکم بزار نی
اور طبرانی نی اوسط مین ط لڑتی ہین یعنی کشتی کرتی ہین یعنی دعا بلا کو نہین اوترنی دیتی یہ دعا سبب
رد بلا کی ہوتی ہی اور بچاتی ہی جیسی سپر کرو دکھی ہی لڑائی مین کذا ذکرہ العلی ۔ لَيْسَ شَيْءٌ اَكْرَمَ
عَلَى اللّٰهِ مِنَ الدُّعَاءِ ۔ ت ق حب مس ۔ نہین کوئی چیز بزرگ قدر نزدیک اللہ تعالی کی
دعا سی یعنی عبادتون قولی مین سی ... نقل کی یہہ ترمذی ابن ماجہ ابن حبان حاکم نی

... لِ اللّٰہ یَغْضَبْ عَلَیْہِ ت یعنی جو کوئی نہ مانگی اللہ تعالیٰ سی دینی یا
... حال کی یا قال کی از راہ بی پروائی کی تو غصہ ہوتا ہی اللہ اوسپر نقل کی یہہ ترمذی و حاکم نی
ف غصہ اسلئی ہوتا ہی کہ دعا محبوب چیز ہی اللہ تعالیٰ کی پس جسنی دعا کی تکبر کیا ...
گیا کذا ذکرہ العلی ح مَنْ لَمْ یَدْعُ اللّٰہَ غَضِبَ عَلَیْہِ ص جو کوئی نہ دعا کری اللہ تعالیٰ
سی غصہ ہوتا ہی وہ اوسپر نقل کی یہہ ابن ابی شیبہ نی لَا تَعْجِزُوْا فِی الدُّعَاءِ فَاِنَّہٗ لَنْ
یَّهْلِكَ مَعَ الدُّعَاءِ اَحَدٌ ک حب ص نہ تھکو یعنی کاہلی اور قصور نکرو دعا میں اسلئی
کہ تحقیق ہرگز نہیں ہلاک ہوتا ساتھ دعا کی کوئی نقل کی یہہ ابن حبان حاکم نی مَنْ سَرَّہٗ اَنْ
یَّسْتَجِیْبَ اللّٰہُ لَہٗ عِنْدَ الشَّدَائِدِ وَالْکُرَبِ فَلْیُکْثِرِ الدُّعَاءَ فِی الرَّخَاءِ ت ک
جسکو خوش لگی یہہ کہ قبول کری اللہ تعالیٰ دعا اوسکی نزدیک سختیوں اور غموں کی پس چاہئی کہ بہت
کری دعا فراخی کی حالت میں نقل کی یہہ ترمذی نی ف اسلئی کہ مومن کی شان سی یہہ ہی کہ
اللہ تعالیٰ سی التجا کری پہلی اضطرار کی بخلاف کفار فجار کی کہ جب اونکو سختی اور غم پہونچتی ہی دعا
کرتی ہیں اور فراخی میں اسراف کرتی ہیں اور دعا چھوڑ دیتی ہیں جیسی کہ اللہ تعالیٰ نی فرمایا وَاِذَآ
اَنْعَمْنَا عَلَی الْاِنْسَانِ اَعْرَضَ وَنَاٰ بِجَانِبِہٖ وَاِذَا مَسَّہُ الشَّرُّ فَذُوْ دُعَآءٍ عَرِیْضٍ یعنی جب انعام
کرتی ہیں ہم آدمی پر منہ پھیر لیتا ہی اور دور کر لیتا ہی کروٹ اپنی اور جب پہونچتی ہی اوسکو برائی پس صاحب دعا
چوڑی کیا ہوتا ہی یعنی بہت دعا کرتا ہی کذا ذکرہ العلی ح اَلدُّعَاءُ سِلَاحُ الْمُؤْمِنِ وَ
عِمَادُ الدِّیْنِ وَنُوْرُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ص دعا ہتھیار مومن کا ہی یعنی دور
کرتا ہی اوسکی بلا اپنی اور غیری اور ستون دین کا ہی اور روشنی آسمانوں کی اور زمین
کی یعنی اسکی سبب سی نیکیاں ظاہر یا باطن آسمان و زمین والوں کی جاتی ہیں نقل کی یہہ حاکم
نی ف نماز کو بھی اور دعا کو بھی ستون دین کا [illegible] منافات نہیں ہی اسلئی کہ ایک

تو شفا لیکی جستجو نہ ہو لی مین اور نماز ہی تو مشتمل ہی دعا کو کذا ذکرہ العلی رح مر صلی اللہ
علیہ وسلم بقوم مبتلین فقال اما کان ھؤلاء یسئلون اللہ العافیۃ روایت کیا
گذرے نبی صلی اللہ علیہ وسلم ایک قوم پر کہ گرفتار تہی کسی بلا مین پس فرمایا کیا نہین تہی یہہ بیچ حالت
صحت مین کہ مانگتی خدا سی عافیت دائم نقل کی یہہ بزار نی ف اسمین اشارہ ہی اسطر کہ جنہی لازم
کیا دعا کو زمانہ صحت مین محفوظ رہا بلا سی اور جسنی ترک کی اور غافل ہوا تضرع رب العالمین کیطرف ہووی
بلا سے اوسکی کذا ذکرہ العلی رح مامن مسلم ینصب وجہہ للہ تعالی فی مسئلۃ
الا اعطاھا ایاہ اما ان یعجلہا لہ واما ان یدخرھا لہ نہین کوئی مسلمان
کہ قائم کری مونہہ اپنا واسطی خدا تعالی کے دعا مین مگر کہ دیتا ہی اوسکو یہہ سوال اوسکا یا یہہ
جلدی دیتا ہی سوال اوسکو یعنی دنیا مین اور یا یہہ کہ ذخیرہ کرتا ہی اوسکو اوسکی لیی آخرت کی بیچ
ف یعنی آخرت مین بہت سا ثواب اوسکا دیگا یا بخشیگا کچہہ گناہ اوسکی غرض دعا کو
ضائع نہین کرتا اسکو تاکہ پس تاخیر کی صورت مین طالب کو دعا کا چھوڑنا نہ چاہی کیونکہ
کہ کلام اللہ مین آیا ہی وعسی ان تکرھوا شیئا وھو خیر لکم وعسی ان تحبوا شیئا وھو شر لکم واللہ
یعلم وانتم لا تعلمون یعنی بعضی چیز تم مکروہ رکہتی ہو اور واقع مین وہ تمہاری حق مین بہتر ہوتی ہی
اور بعضی چیز دوست رکہتی ہو اور وہ بُری ہوتی ہی تمہاری لئی اور اللہ جانتا ہی اور تم نہین جانتی
پس آدمی بہلائی برائی اپنی نہین جانتا سوا اللہ کی پس لازم ہی بندی کو کہ قائم ہووی حق بندگی پر
اور سونپی اوسکو امر ربوبیت کا یہہ حدیث دلیل ہی اسپر کہ دعا بندی کی قبول ہوتی ہی چنانچہ حاکم نی روایت
کی ہی کہ بلا دیگا اللہ تعالی ایک مومن کو قیامت مین اور سامنی کہڑا کر کر پوچھیگا ای بندی میری حکم کیا تہا
مینی تجھکو دعا کرنی کا تو مجھسی اور مینی وعدہ کیا تہا کہ قبول کرونگا پس آیا تو نی دعا کی تہی کہیگا ہان
ای رب میری پس فرما دیگا اللہ تعالی تحقیق نہین کی تو نی کوئی دعا مگر کہ قبول کی مینی تیری لئی اما فلان

یعنی

نہین دعا کی تھی تو نی کہ دور کر دون غم تیرا کہ اوترا تہا تجہ پر دنیا مین تجہسی پس عرض کیا ہان تھی تب فرمایا
پس نہ پاویگا وہ تو جلدی قبول کی مین نی دعا تیری بیچ دنیا مین اسی طرح فلانی فلانی روز یہہ دعا کی تھی تو نی غم کو
اوترنی پر کہ دور کرون اوسکو پس نہ دیکہا تو نی دور ہونا اوس غم کا عرض کریگا ہان ای رب میری پس
فرماویگا ذخیرہ رکہین مین نی تیری لیے جنت مین بدلی اوسکی ایسی ایسی چیزین اسی طرح اور حاجت کو
پہنچکر فرماویگا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی پس مومن نی نہین کوئی دعا کی ہوگی مگر کہ اللہ تعالی بیان کریگا
تعجیل اوسکی یا ذخیرہ اوسکا پس کہیگا مومن اوسوقت کاشکی کوئی دعا میری دنیا مین تعجیل نکرتی یہہ اختصار ہی حدیث
مذکور کا ذکر کی یہہ ملا علی رحمہ نی اور شیخ فخر الدین رحمہ نی لکہا ہی کہ دعا بندی مسلمان کی البتہ مقبول ہی دنیا مین
پروردگار کی لیکن بنا بر مصلحت کی کبہی دیتا ہی دنیا مین اور کبہی ذخیرہ کرتا ہی آخرت کی لیے حاصل یہہ کہ دعا بندگی ہی
کہ وقت اوترنی بلا کی بانند یک خوف اوترنی کی بندہ ساتہہ اوسکی حکم کیا گیا ہی جیسی کہ ساتہہ نماز روزہ کی حکم کیا
گیا ہی جسوقت آوی **قطعہ** از دعا نبود مراد عاشقان * جز سخن گفتن بآن شیرین دہان * نام اوجی دست
از دعا کردن مدار * یا قبول ویا رد او چہ کار * گر اجابت کردشان ہو المراد * ورنہ با دیدار نقد آیند شاد
در کمند ر دلبستہ آن سیہ [illegible] سخن با ر دلبرہ **الذکر** یہہ بیان فضیلت ذکر کا ہی **ف**
فضیلت ذکر کی ثابت ہی آیتون قرآن مجید کیسی مثل قول اللہ تعالی کی فَاذْكُرُونِي أَذْكُرْكُمْ یعنی پس یاد کرو مجکو
یاد کرونگا مین تمکو اور سفیان بن عُیَیْنَہ نی کہا ہی کہ خبر مجہی پہنچی ہی کہ حق سبحانہ تعالی نی فرمایا بندون اپنی کو
ایک چیز دی ہی مین نی کہ اگر جبرئیل اور میکائیل کو دیتا مین تو تحقیق نعمت بزرگ انکو دیتا مین وہ یہہ ہی
فَاذْكُرُونِي أَذْكُرْكُمْ اور احیاء العلوم مین ثابت بنانی سی نقل کیا ہی کہا مین جانتا ہون جسوقت کہ پروردگار
تعالی مجکو یاد کرتا ہی یارون نی تعجب کیا اور پوچہا کیونکر جانتا ہی تو کہا مین یاد کرتا ہون اوسکو تو وہ بہی
مجہی یاد کرتا ہی اور شیخ علی متقی رحمہ اللہ نی لکہا ہی کہ ذکر یہہ ہی کہ خلاصی پاوی غفلت و نسیان سی ساتہہ
دوام حضور قلب کی ساتہہ حق کی اور لیوی نام خدا تعالی کا ساتہہ زبان و دل کی اور افضل یہہ ہی کہ ذکر

دل اور زبان سی ہو اور اگر ایک سی ہو تو بس ساتھہ دل کی افضل ہی ایسا ہی کہا نووی نی شرح مسلم مین اور یہہ ہی ذکر
ذکر جلالت کا یعنی اسم ذات کا یا صفتونکا صفات الہی سی یا ایک حکم کا احکام اوسکی سی یا فعل کا افعال
اوسکی سی پس متکلم ذاکر ہی اور فقیہ ذاکر ہی اور مدرس اور مفتی اور واعظ ذاکرین اور متفکر عظمت
اور جلال اوسکی مین ذاکر ہی کذا قال الفرج یَقُوْلُ اللّٰہُ اَنَا عِنْدَ ظَنِّ عَبْدِیْ بِیْ وَاَنَا
مَعَہٗ اِذَا ذَکَرَنِیْ فَاِنْ ذَکَرَنِیْ فِیْ نَفْسِہٖ ذَکَرْتُہٗ فِیْ نَفْسِیْ وَاِنْ ذَکَرَنِیْ فِیْ مَلَاٍ
ذَکَرْتُہٗ فِیْ مَلَاٍ خَیْرٍ مِّنْہُ اَلْحَدِیْثَ خ م ت س ق فرماتا ہی اللہ تعالی
مین نزدیک گمان بندی اپنی کی ہون کہ ساتھہ میری رکھتا ہی اور مین ساتھہ اوسکی ہون یعنی ساتھہ توفیق
ورحمت ومدد کی جب یاد کرتا ہی مجھکو پس اگر یاد کری مجھکو ذات اپنی مین یعنی چپکی سی یاد کرتا ہون مین اوسکو
ذات اپنی مین اور اگر یاد کری مجھکو جماعت مین یاد کرتا ہون مین اوسکو اوس جماعت مین کہ بہتر ہی
اوس سی فرمایا آخر حدیث تلک نقل کی یہہ بخاری مسلم ترمذی نسائی ابن ماجہ نی ف نزدیک
گمان بندی اپنی کی ہون یعنی معاملہ کرتا ہون بندی سی موافق گمان اوسکی کی اور کرتا ہون اوسکی
جو توقع رکھتا ہی مجھسی مراد ہی رغبت دلانی اسپر کہ امید اللہ تعالی کی خوف پر غالب رکھی اور گمان
اچھا رکھی کہ بخشیگا مجھکو جیسی کہ ایک روایت مین آیا ہی کہ اللہ تعالی ایک شخص کو دوزخ مین لیجانیکا
حکم فرماویگا جب وہ کنارے دوزخ پر کھڑا ہوگا عرض کریگا ای رب میری میرا گمان تیری ساتھہ اچھا تھا
فرماویگا اللہ تعالی پھیر لاؤ اسکو اَنَا عِنْدَ ظَنِّ عَبْدِیْ بِیْ اور حقیقت امید کی یہہ ہی کہ عمل کری اور
پھر امید وار بخشش کا رہی اور بغیر عمل کی امید رکھنی لوہا سرد کوٹنا ہی یعنی بیفائدہ اور مراد چپکی سی
ذکر قلبی ہی یا آہستہ پڑہنا زبان سی یاد کرتا ہون مین ذات اپنی مین یعنی بغیر اطلاع حال اوسکی کی
کسی مخلوق اپنی پر یا چپکی ہی دونگا ثواب اوسکا اپنی کسی اور پر نہین ہوتی کا ہیہ بیشک ولیکن
اسپر کہ ذکر قلبی افضل ہی بہتر ثانی ہی کہ اس لئی کہ وارد ہوا ہی کہ وہ ذکر جسکو نہین سنتی ہین اور

حفظہ یعنی فرشتی عمل لکھنی والی ستر درجہ افضل ہی اور وارد ہوا ہی کہ خیر الذکر الخفی جماعت بہتر
یعنی ملائکہ مقربین اور ارواح انبیا کی پس نہ دلیل ہوئی یہہ حدیث مذہب معتزلہ کی کہ ملائکہ فضل ہین
انبیا اور بشر سی اور آخر حدیث کا یہہ ہی کہ اگر کوئی نزدیکی ڈہونڈہی اور آوی طرف میری ایک بالشت
نزدیکی ڈہونڈہون مین اور آؤن طرف اوسکی ایک گز اور اگر نزدیکی ڈہونڈہی ساتھ میری ایک گز
نزدیکی ڈہونڈہون طرف اوسکی مقدار پہیلانی دونو ہاتہونکی اور اگر آوی میری پاس میانہ رو آؤن
مین طرف اوسکی تیز رو حاصل یہہ کہ بندہ اگر تہوڑیسی بہی رجوع اودہر کرتا ہی وہان سی توجہ اور
التفات اور رحمت اس سی زیادہ ہوتی ہی کذا ذکر العلی والفخر ح الا اخبرکم بخیر اعمالکم
وازکاہا عند ملیککم وارفعہا فی درجاتکم وخیر لکم من انفاق الذہب
والورق وخیر لکم من ان تلقوا عدوکم فتضربوا اعناقہم ویضربوا اعناقکم قالوا
بلی قال ذکر اللہ ت ق مس ا فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی کیا نہ خبر دون مین
تمکو ساتھ بہترین عملون تمہاری کے اور بہت پاکیزہ اونکی نزدیک پادشاہ تمہاری کے اور ساتھ
بہت بلند اعمال کی درجون تمہاری مین یعنی جنت مین اور ساتھ بہتر کی تمہاری لئی خرچ کرنی سونی اور
چاندی کیسی اور ساتھ بہتر کی تمہاری لئی اس سی کہ ملو تم دشمنون اپنی سی یعنی کافرون سی جہاد مین
پس مارو تم گردنین اونکی یعنی مار ڈالو تم بعضی اونکی کو اور ماریں وہ گردنین تمہاری یعنی سبکی یا بعضون
کی کہا اصحاب نی ہان خبر دیجئی فرمایا رسول خدا نی وہ ذکر اللہ کا ہی نقل کی یہہ ترمذی ابن ماجہ
حاکم احمد نی ف اچھا ہونا ذکر کا اور بلند ہونا اوسکا اس سبب سی ہی کہ تمام عبادات مالیہ اور بدنیہ
ساتھ قصد خرچ کرنی سونی اور چاندی سی اور لڑائی کی کفار سی وسیلی ہین طرف تقرب خدا تعالی کی اور
ذکر مقصود اصلی ہی کہ فرمایا اللہ تعالی نی انا جلیس من ذکرنی یعنی مین ہم نشین اوسکا ہون جو یاد
کرتا ہی مجکو پس ذکر [illegible] افضل انواع ذکر کا قرآن شریف ہی چنانچہ

فضیلت ذکر کتاب میں آویگی اور پڑھنا پڑھانا علوم دین کا افضل ہے ذکر سے نہ کسی اور چیز سے کہ آگے پڑھنے والوں کی
معلوم ہوتا ہی اس لئے کہ یہہ ذکر باعث ہی اور سبب عمل کا ہی کذا قال السلف رح اور مشہور یہہ ہی
کہ عبادت متعدی کہ نفع اوسکا غیر کو پہونچے افضل عبادت لازمی سے ہی کہ نفع اوسکا خاص کرنیوالا
کی ذات پر ہو ولیکن یہہ حکم مخصوص ساتھہ غیر ذکر کی ہی اور ذکر اس سے مستثنی ہی ولہذا کہا ہی
کذا قال المخرج مَا صَدَقَةٌ اَفْضَلُ مِنْ ذِکْرِ اللّٰہِ ط س نہیں کوئی صدقہ بہتر ذکر خدا کی سے
نقل کیا یہہ طبرانی نے اوسط میں ف صدقہ اوس مال کو کہتے ہیں جسکی دینے میں قصد ثواب کا
ہو اللہ تعالی سے اس حدیث میں تسلی ہی فقراء صابرین کو کذا قال العلی رح اِنَّ لِلّٰہِ مَلٰئِکَۃً
یَطُوْفُوْنَ فِی الطُّرُقِ یَلْتَمِسُوْنَ اَهْلَ الذِّکْرِ فَاِذَا وَجَدُوْا قَوْمًا یَذْکُرُوْنَ اللّٰہَ عَزَّ وَجَلَّ
تَنَادَوْا هَلُمُّوْا اِلٰی حَاجَتِکُمْ قَالَ فَیَحُفُّوْنَهُمْ بِاَجْنِحَتِهِمْ اِلَی السَّمَاءِ الدُّنْیَا الحدیث
خ م ت ف تحقیق اللہ کی لئے فرشتے ہیں یعنی سوای حفظہ کی قصد وہ ڈھونڈھتے ہیں اہل ذکر کو بیچ
راہوں میں ڈھونڈھتے ہیں ذکر کرنیوالوں کو یعنی تاکہ اونسے ملیں اور دعا کریں اونکی لئے پس جب پاتے ہیں
اوسکی ایک جماعت کو کہ یاد کرتی ہیں اللہ عز وجل کو پکارتے ہیں آپسمیں آؤ طرف حاجت اپنی کی فرمایا آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم نے پس گھیر لیتے ہیں اونکو ساتھہ پروں اپنی کی آسمان دنیا تک فرمایا آخر حدیث
تک نقل کی یہہ بخاری مسلم ترمذی نے ف باقی حدیث یہہ ہی کہ جب فرشتے چڑھ جاتے ہیں طرف اللہ تعالی کی
جاتی ہیں تو پوچھتا ہی اونسے پروردگار عالم کا حال حالانکہ وہ خوب جانتا ہی پس کیا کہتے ہیں بندے میرے
وہ جواب میں عرض کرتے ہیں کہ ساتھہ پاکی اور بڑائی کی یاد کرتے ہیں تجھکو اور تعریف کرتے ہیں تیری
اور ساتھہ بزرگی کی یاد کرتے ہیں تجھکو پس فرماتا ہی اللہ تعالی کیا دیکھا ہی اونہوں نے مجھکو عرض کرتے
ہیں فرشتے قسم ہی اللہ کی نہیں دیکھا اونہوں نے تجھکو پس فرماتا ہی پس کیا حال ہو اگر دیکھیں
مجھکو کہتے ہیں فرشتے اگر دیکھیں تجھکو البتہ ہوں وہ بہت کرنیوالے عبادت تیری اور زیادہ

ہین بندگی تیری بہت کرین تسبیح تیری بہت پڑھا کرین فرماتا ہی اللہ پس کیا مانگتی ہین مجھسی عرض کرتی
ہین فرشتی مانگتی ہین تجھسی بہشت فرماتا ہی اللہ تعالی پس کیا دیکھی ہی اونھون نی بہشت عرض کرتی ہین
قسم ہی اللہ کی ای رب ہمارى نہین دیکھی اونھون نی بہشت فرماتا ہی اللہ تعالی پس کیا حال ہو
اگر دیکھین وہ بہشت عرض کرتی ہین فرشتی اگر دیکھین اوسکو ہوون بہت آپ پر حرص کرنی والی
اور بہت طلب کرین اوسکو اور بہت اوسمین کرین رغبت پھر فرماتا ہی اللہ پس کس چیز سی پناہ مانگتی ہین
عرض کرتی ہین فرشتی پناہ مانگتی ہین دوزخ سی فرماتا ہی اللہ پس کیا دیکھا ہی اونھون نی اوسکو کہتی
ہین فرشتی قسم ہی اللہ کی ای رب نہین دیکھا اونھون نی اوسکو فرماتا ہی اللہ تعالی پس کیا حال ہو
اگر دیکھین اوسکو عرض کرتی ہین فرشتی اگر دیکھین اوسکو ہوون بہت اوس سی بھاگنی والی اور بہت
اوس سی ڈرنی والی فرماتا ہی اللہ تعالی پس گواہ کرتا ہون مین تمکو تحقیق مینی بخش دیئی گناہ اونکی پس
عرض کرتا ہی ایک فرشتہ فرشتون مین سی کہ فلانا شخص ایسا ہی ذکر کرنی والون مین نہین ہی ذکر
کرنی والا سوا اسکی نہین کہ آیا تہا کسی کام کی لئی فرماتا ہی اللہ تعالی وہ بیٹھنی والی ہین کہ نہین بدبخت
ہوتا اونکا ہمنشین اونکا کذا فی المشکوۃ مَثَلُ الَّذِي يَذْكُرُ رَبَّهُ وَالَّذِي لَا يَذْكُرُ رَبَّهُ مَثَلُ
الْحَيِّ وَالْمَيِّتِ متفق علیہ مثل اوس شخص کی کہ یاد کرتا ہی پروردگار اپنی کو یعنی ہمیشہ یا کبھی کبھی
اور اوس شخص کی کہ نہین یاد کرتا پروردگار اپنی کو یعنی مطلق یا کبھی کبھی مانند زندہ ہی اور مردہ کی ہی نقل
کی یہہ بخاری مسلم نی ف حاصل یہہ ہی کہ ذکر حیات قلب ذاکر کی ہی اور غفلت موت اوسکی
اور جیسی کہ زندہ اپنی زندگی سی بہرہ مند ہوتا ہی ایسا ہی ذکر کرنی والا اپنی عمل سی بہرہ مند ہوتا
اور نہ یاد کرنی والا کہ اوسکو اپنی عمل سی بہرہ نہین مانند مردہ کی ہی کہ اوسکو زندگی سی کچھ بہرہ نہین
ہوتا بیت زندگانی نتوان گفت حیاتی کہ مراست زندہ آن است کہ با دوست وصالی دارد
کذا ذکرہ علی القاری لَا يَقْعُدُ قَوْمٌ يَذْكُرُونَ اللهَ إِلَّا حَفَّتْهُمُ الْمَلَائِكَةُ و

وَغَشِيَتْهُمُ الرَّحْمَةُ وَنَزَلَتْ عَلَيْهِمُ السَّكِينَةُ وَذَكَرَهُمُ اللّٰهُ فِيمَنْ عِنْدَهُ م ت ق ترجمہ
نہین بیٹھتی ہی ایک قوم کہ یاد کرتی ہین اللہ تعالی کو مگر کہ گھیر لیتی ہین اونکو فرشتی یعنی وہ جو ذکر والون کو
ڈھونڈہتی پہرتی ہین اور ڈہانپ لیتی ہی اونکو رحمت اور اوترتی ہی اوپر تسکین خاطر کی اور یاد کرتا ہی انکو
اللہ بیچ اون لوگون کی کہ نزدیک اوسکی ہین نقل کی یہہ مسلم ترمذی ابن ماجہ نی ف سکینہ
خاطر جمعی دلکی ہی کہ اوسکی سبب سی خواہش لذتون دنیا کی اور لذت ماسوا اللہ کی دل سی نکل
جاتی ہی اور حضور ساتھہ اللہ کی ہم پہونچتا ہی اور مراد اون لوگون سی کہ نزدیک اوسکی ہین فرشتی مقرب
ہین کہ جنہون نی کہا تہا حضرت آدم علیہ السلام کی پیدا کرنی کی وقت ای اللہ ایسی کو پیدا کرتا ہی تو کہ زمین
مین فساد اور خون ریزی کریگا اونسی بطور فخر کی فرماتا ہی اسواسطی کہ باوجود موانع کی کہ نفس
اور شیطان اور علائق ہین غافل نہین ہوتی اوسکی ذکر سی کذا ذکرہ العلی ج یا رسول اللّٰہ اِنَّ شَرَائِعَ
الْاِسْلَامِ قَدْ كَثُرَتْ عَلَيَّ فَاَنْبِئْنِي بِشَيْءٍ اَتَشَبَّثُ بِهٖ قَالَ لَا يَزَالُ لِسَانُكَ رَطْبًا
مِنْ ذِكْرِ اللّٰهِ ت ق حب مس مص ترجمہ ایک شخص نی عرض کیا ای رسول خدا کی تحقیق
احکام اسلام کی تحقیق بہت غالب ہوئی ہین مجھہ پس خبر دو مجھکو ساتھہ ایسی چیز کی کہ بہروسا کرون مین ساتھہ
اوسکی فرمایا ہمیشہ رہی زبان تیری تر ذکر اللہ کی سی نقل کی یہہ ترمذی ابن ماجہ ابن حبان حاکم ابن ابی
شیبہ نی ف شرائع اسلام کی یعنی علامتین اسلام کی قسم نوافل سی کہ دلالت کرتی ہین صدق
اسلام مسلم کی پر غالب ہوئی ہین یعنی متعدد ہوئی ہین اور اوس حد کو پہونچی ہین کہ عاجز ہون اوسکی
کرنی سی اور متحیر ہون بعضی کی کرنی مین کہ کونسی افضل ہی کہ اختیار کرون اور تر ہی زبان کی کنایت
ہی سہولت اور آسانی اور روانی زبان سی جیسی کہ خشکی زبان کی عبارت ہی کٹہنی اوسکی سی اور زبان
سی یا زبان قلبی مراد ہی کیونکہ یہہ زبان ہمیشہ نہین رہ سکتی یا اسی زبان کو فرماتا بما لقہ یا مراد
ہمیشہ طاقت کی ہو یا تو ... دل در ہی بیان ... ہی ... کذا ذکرہ العلی ج

آخِرُ كَلَامٍ فَارَقْتُ عَلَيْهِ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ قُلْتُ اَيُّ الْاَعْمَالِ
اَحَبُّ اِلَى اللّٰهِ قَالَ اَنْ تَمُوْتَ وَلِسَانُكَ رَطْبٌ مِنْ ذِكْرِ اللّٰهِ حب ط
معاذ نے آخری کلام کہ جدائی کی مین نے اوس پر رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے یعنی وقت رخصت کی یہہ تہا
کہ عرض کیا مین نے کونسا عمل بہت پیارا ہی نزدیک اللہ کی فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ مری تو
اوس حالت مین کہ زبان تیری تر ہو ذکر اللہ کی سے نقل کی یہہ حدیث ابن حبان اور طبرانی نے **ف** تر ہونی
بسہولت تیری زبان پر ذکر جاری ہو اسمین اشارہ ہی اسپر کہ افضل اعمال کا ذکر اللہ تعالی کا ہی اور بیان
اوسکا حسن خاتمہ ہی جیسے کہ وارد ہوا ہی کہ نہین کوئی بندہ کہ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ کہا ہو پہر مری اسی پر مگر کہ
داخل ہوگا بہشت مین اور اشارہ ہی اسپر کہ لازم کرنا ذکر کا حالت حیات مین سبب ہوتا ہی حاصل
ہونی ذکر کا وقت مرنی کی جیسے کہ روایت کیا گیا ہی كَمَا تَعِيْشُوْنَ تَمُوْتُوْنَ وَكَمَا تَمُوْتُوْنَ تُحْشَرُوْنَ
یعنی جسطرح جیتی رہو گی اسیطرح مروگی اور جسطرح مروگی اسیطرح اوٹہائی جاؤگی کذا ذکرہ العلی القاری
قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَوْصِنِيْ قَالَ عَلَيْكَ بِتَقْوَى اللّٰهِ مَا اسْتَطَعْتَ وَاذْكُرِ اللّٰهَ عِنْدَ كُلِّ
حَجَرٍ وَشَجَرٍ وَمَا عَمِلْتَ مِنْ سُوْءٍ فَاَحْدِثْ لِلّٰهِ فِيْهِ تَوْبَةً اَلسِّرَّ بِالسِّرِّ وَالْعَلَانِيَةَ
بِالْعَلَانِيَةِ طب کہا معاذ بن جبل نے عرض کیا مین نے ای رسول خدا کچہہ نصیحت کرو مجکو فرمایا لازم کر تو
اپنی تقوی اللہ کا جب تلک طاقت رکہی تو اور یاد کر اللہ کو نزدیک ہر پتہر اور درخت کی اور جو کچہہ
کی ہو تونی برائی یعنی گناہ یا غفلت اسمین پیدا کر خالص واسطی اللہ کی اوسمین یعنی بیچ حق اوس برائی کی
یا برائی کی لیئی توبہ توبہ پوشیدہ بیچ گناہ پوشیدہ کی اور توبہ ظاہر بیچ گناہ ظاہر کی نقل کی یہہ طبرانی نی
ف یہہ عرض بہی وقت رخصت کی معاذ کی طرف یمن کی کی تہا ظاہر یہہ معلوم ہوتا ہی کہ یہہ عرض اول
حدیث سابق سی کی ہو اور تقوی یعنی پرہیزگاری حرام چیزون سی ہی اور احتراز شبہات سی ہوا ہی اور ادنی
سی ہی اور حقیقت مین تقوی حفاظت کرنا حدود الٰہی کا اور وفا کرنا عہدون اوسکی کا ہی اور یہہ کئی قسم پر

تقوی عوام کا یہہ ہی کہ فرمان برداری احکام الٰہی کی کری اور بچی منع چیزون سی اور تقوی خواص کا
موافقت بندی کی ہی ساتہہ پروردکار کی اوس چیزمین کہ مقدر ہی اوسکی حق مین حضرت ابن عمر کی
روایت ہی کہ متقی وہ ہی جو اپنی لیئی کسی سی سوای ایزد سبحانہ کی امید نیکی کی نرکہی اور یاد کرنا نزدیک
ہر درخت و پتہر کی اشارہ ہی طرف مقام مشاہدی کی کہ ہر چیز دلیل ہی اوپر وحدانیت اللہ تعالیٰ
کی یعنی جو چیز دیکھی جاتی کہ اوسکی قدرت کاملہ سی پیدا ہوئی ہی اور اسکا بنانی والا ایک ہی کوئی
شریک اوسکا نہین اور آخر حدیث سی یہہ معلوم ہوا کہ جیسا گناہ کیا ہی ویسی ہی توبہ کری اگر گناہ
پوشیدہ کیا تہا توبہ بہی پوشیدہ کری اور اگر ظاہر کیا ہی توبہ بہی ظاہر کری مستحب یونہی ہی اور یہہ
معلوم ہوا کہ بمجرد صادر ہونی گناہ کی توبہ کرنی واجب ہی یا مستحب چنانچہ نووی سی منقول ہی کہ بعد گناہ
کی بغیر ڈہیل کی توبہ کرنی واجب ہی اگرچہ گناہ صغیرہ ہو پس اس صورت مین اگر تاخیر کریگا تو یہہ مین
ایک گناہ اور اوسکی ترک کا لازم آویگا کذا ذکر العلی والقری ح مَا عَمِلَ آدَمِیٌّ عَمَلًا اَنْجٰی
لَهٗ مِنْ عَذَابِ اللّٰهِ مِنْ ذِكْرِ اللّٰهِ ط ا مص ٭ نہ عمل کیا کسی آدمی نی کوئی عمل کہ بہت
نجات دینی والا ہو اوسکو عذاب اللہ کی سی ذکر اللہ کی سی نقل کی یہہ طبرانی احمد ابن ابی شیبہ نی
ف یعنی ذکر کی برابر کوئی عمل اللہ کی عذاب سی قیامت کو چہٹکارا نہین کروانی کا یہہ سبب
افضل ہی قَالُوْا وَلَا الْجِهَادُ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ قَالَ وَلَا الْجِهَادُ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ اِلَّا
اَنْ تَضْرِبَ بِسَیْفِهٖ حَتّٰی یَنْقَطِعَ قَالَهٗ ثَلٰثَ مَرَّاتٍ ط مص طس صط
عرض کیا صحابیون نی اور نہ جہاد اللہ کی راہ مین فرمایا اور نہ جہاد اللہ کی راہ مین مگر یہہ کہ مارے ساتہہ
تلوار اپنی کی یہان تلک کہ ٹوٹ جاوی تلوار فرمایا اسکو یعنی وَلَا الْجِهَادُ کو حَتّٰی یَنْقَطِعَ تک تین بار
نقل کی یہہ طبرانی نی ابن ابی شیبہ نی اور طبرانی نی اوسط اور صغیر مین ف اور نہ جہاد یعنی جو جہاد
خالی ہو ذکر سی اور جسمین جہاد مع ذکر بہی ہو تو وہ ذکر سی افضل ہوگا حاصل یہہ کہ نرا ذکر افضل ہی

اور بڑی عبادت سی یعنی جو خالی ہو ذکر سی لیکن جب ذکر ملیکا ساتھہ ایک عمل کی بیشک نہین کہ وہ
افضل ہوگا بڑی ذکر سی کذا ذکرہ العلی رح اور بیہقی نی عبد اللہ بن عمر سی روایت کی ہی اِلَّا اَنْ
یَضْرِبَ بِسَیْفِہٖ حَتّٰی یَنْقَطِعَ اس سی معلوم ہوا کہ اگر جہاد اس مرتبہ کو پہونچی تو بہی ذکر افضل
نہین پس ان دونون حدیثون مین مخالفت ہوئی پس حنفی نی کہا ضرور پڑی ترجیح ایک حدیث
کی دوسری پر یا کہین کہ کسی راوی کو وہم ہوا اور قہستانی نی توجیہہ سہل اقل کی ہی وہ یہہ ہی کہ
اِلَّا اَنْ یَضْرِبَ بِسَیْفِہٖ بدل ہی جہاد سی اور کلمہ اِلَّا انکار ہی پس اس صورت مین یہہ حدیث مخالف نہین
ہونی کی ساتھہ حدیث ابن عمر کی کہ بیہقی نی روایت کی ہی اور ساتھہ حدیث اَلَا اُخْبِرُکُمْ بِخَیْرِ اَعْمَالِکُمْ
آخر تک کی اور ساتھہ تمام حدیثون کی کہ دلالت رکہتی ہین اوپر فضیلت ذکر کی جہاد خاص پر کذا فی

المفرج لَوْ اَنَّ رَجُلًا فِیْ حِجْرِہٖ دَرَاہِمُ یَقْسِمُہَا وَاٰخَرُ یَذْکُرُ اللّٰہَ کَانَ الذَّاکِرُ
لِلّٰہِ اَفْضَلَ ط اگر تحقیق ایک آدمی ہو کہ گود اوسکی مین درہم ہون کہ بانٹتا ہو اونکو یعنی اور ذکر
نہ کرتا ہو اور دوسرا ہو کہ ذکر کرتا ہو اللہ کا یعنی اور درہم نہ بانٹتا ہو تو ہوگا ذکر کرنی والا خاص
واسطی اللہ کی افضل نقل کی یہہ حدیث طبرانی نی **ف** اس لئی کہ جو اللہ تعالی کو یاد کرتا ہی اللہ تعالی
اوسکو یاد کرتا ہی اور اللہ کا یاد کرنا اپنی بندی کو افضل ہی خیر سی کذا ذکرہ العلی رح اِذَا مَرَرْتُمْ بِرِیَاضِ

الْجَنَّۃِ فَارْتَعُوْا قَالُوْا یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ وَمَا رِیَاضُ الْجَنَّۃِ قَالَ حِلَقُ الذِّکْرِ ت
جب گذرو تم باغون جنت مین پس میوہ کہاؤ کہا صحابیون نی ای رسول اللہ کی اور کیا ہین باغ
فرمایا حلقی ذکر کی نقل کی یہہ ترمذی نی **ف** معنی یہہ ہین کہ جب گذرو تم ایک جماعت پر کہ یاد کرتی
ہون اللہ تعالی کو ایک مکان مین پس تم بہی اونکی ساتھہ یاد کرو یا سنو اونکا یاد کرنا تابعین اس لئی
کہ وہ باغ جنت ہی مین اب بہی اور آئندہ کو بہی فرمایا اللہ تعالی نی وَلِمَنْ خَافَ مَقَامَ رَبِّہٖ جَنَّتَانِ
بعضون نی جنتان کی یہہ بہی معنی کہی ہین کہ ایک جنت دنیا مین یعنی حلقی ذکر کی اور دوسری حقیقی ہین اور

میوہ کہاؤ یعنی کرو اوسمین وہ چیز کہ سبب ہووی حاصل ہونی باغون جنت کا قسم تسبیح اور تحمید
اور تہلیل سی اور بعضی شارحین حدیث نی لکھا ہی کہ حلقی ذکر کی مسجدین مراد ہین اونہون نی
حمل کیا ہی اس حدیث پر کہ مضمون اوسکا یہہ ہی فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی جب گذرو تم
باغون جنت پر چرو تم ابوہریرہ نی کہا کیا ہین وہ فرمایا مسجدین ابوہریرہ نی کہا چرنا اونکا کیا
ہی فرمایا سُبْحَانَ اللّٰہِ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ وَلَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ ملا علی قاری نی لکھا ہی کہ اظہر یہہ ہی کہ
یہان مطلق حلقی مراد ہین اور حلقی مسجد کی افضل ہوتی ہین اور نووی نی کہا ہی کہ اس حدیث مین
اشارہ ہی اسپر کہ جیسا ذکر مستحب ہی حلقی مین بیٹھنا ذکر کی لئی بہی مستحب ہی کذا ذکرہ العلی والفخر
یح یَقُوْلُ اللّٰہُ عَزَّ وَجَلَّ سَیَعْلَمُ اَھْلُ الْجَمْعِ الْیَوْمَ مَنْ اَھْلُ الْکَرَمِ فَقِیْلَ مَنْ اَھْلُ
الْکَرَمِ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ قَالَ اَھْلُ مَجَالِسِ الذِّکْرِ مِنَ الْمَسَاجِدِ حب وطص
فرماتا ہی اللہ غالب اور بزرگ قریب ہی کہ جانین گی صاحب جمع کی یعنی قیامت والی اوس دن کہ
کون ہین صاحب بزرگی کی یعنی لائق اکرام کی کہ جن پر اللہ تعالی انعام وبخشش کریگا عرض کیا صحابہ نی کون
ہین صاحب بزرگی کی ای رسول اللہ کی فرمایا صاحب مجلسین ذکر کی مسجدون سی نقل کی یہہ ابن حبان
طبرانی ابو یعلی نی فی من المساجد بیان ہی مجالس کا اور بعضی نسخون مین فی ہی بجای من کی یعنی وہ
مجلس والی ذکر کی کہ واقع ہین مسجدین یعنی دنیا اور بازار دنیا کو ترک کرکر مشغول ہوتی ہین ساتھہ ذکر
خدا کی مسجدون مین اس حدیث مین اشارہ ہی کہ ذکر اللہ کا مسجدون مین افضل ہی غیر مسجدون سی
کذا ذکرہ العلی یح مَا مِنْ اٰدَمِیٍّ اِلَّا لِقَلْبِہٖ بَیْتَانِ فِیْ اَحَدِھِمَا الْمَلَکُ وَفِی الْاٰخَرِ الشَّیْطَانُ
فَاِذَا ذَکَرَ اللّٰہَ خَنَسَ وَاِذَا لَمْ یَذْکُرِ اللّٰہَ وَضَعَ الشَّیْطَانُ مِنْقَارَہٗ فِیْ قَلْبِہٖ وَ
وَسْوَسَ لَہٗ ص نہین کوئی آدمی مگر کہ اسکی دل اوسکی دو مکان ہین ایک مین اوسکی
فرشتہ ہی یعنی الہام کرتا ہی اچھی باتین اور ذکر خدا کا اور دوسری مین شیطان ہی یعنی بری وسوسی

اور غفلت ڈالتا ہی پس جب یاد کرتا ہی اللہ کو یعنی بسبب الہام فرشتی کی پیچھی ہٹ جاتا ہی شیطان
اور جب نہین یاد کرتا اللہ کو یعنی بسبب اعراض کی الہام فرشتی کیسی رکہتا ہی شیطان مونہہ اپنا
اوسکی دلمین اور وسوسی ڈالتا ہی اوسکی لیئ نقل کی یہہ ابن ابی شیبہ نی **ف** وسوسی ڈالتا ہی
کہ باعث ہوتی ہین غفلت کے پس جب تلک کہ ذکر نہین کرتا یہی حال ہوتا ہی شیطان کا آدمی کی ساتھہ
کذا ذکر العلی ج مَنْ صَلَّى الْفَجْرَ فِي جَمَاعَةٍ ثُمَّ قَعَدَ يَذْكُرُ اللّٰهَ حَتّٰى تَطْلُعَ الشَّمْسُ ثُمَّ
صَلّٰى رَكْعَتَيْنِ كَانَتْ لَهٗ كَأَجْرِ حَجَّةٍ وَّعُمْرَةٍ تَامَّةٍ تَامَّةٍ تَامَّةٍ + **ت**
اِنْقَلَبَ بِأَجْرِ حَجَّةٍ وَّعُمْرَةٍ جو کوئی نماز پڑہی فجر کی جماعت سی پہر بیٹہا ہوا یاد کرتا رہی
اللہ کو یہان تلک کہ نکلی آفتاب یعنی بقدر نیزہ کی بلند ہو کہ اب نماز کی نہی پہر پڑہی نماز دو رکعت
ہوتا ہی ثواب اوسکی لیئ مانند ثواب حج کی یعنی بسبب قائم کرنی فرض کی جماعت سی اور مانند ثواب عمری
پوری پوری کی یعنی بسبب ادا کرنی اس سنت کی نقل کی یہہ ترمذی نی اور طبرانی کی روایت
مین بدلی کانت لہ کی یہہ آیا ہی پہرتا ہی ساتہہ ثواب حج اور عمری کی **ف** بیٹہا ہوا یاد کرتا رہی یعنی
ہمیشہ رہا اور بحالت ذکر کی برابر ہی کہڑا ہو یا بیٹہا ہو یا لیٹا ہو لیکن بیٹہی رہنا افضل ہی مگر کوئی اور عبادت
پیش آجاوی جیسی کہ طواف کی لیئ کہڑا ہوا یا نماز جنازی کے لیئ یا حاضر ہونی مجلس درس کی لیئ
اوس صورت مین فضیلت بیٹہی رہنی کی جاتی رہتی ہی اور اس نماز کو نماز اشراق کہتی ہین اور اس حدیث
مین اشارہ ہی اسطرف کہ لازم نہین ہی کہ جہان نماز پڑہی وہین بیٹہا رہی بلکہ جائز ہی کہ جگہہ بدل کر صف
مین سی جہان چاہی ذکر کی لیئ بیٹہی اس لیئ کہ مقصود اصلی مشغول رکہنا وقت کا ذکر مین ہی اگرچہ بعضی
کان مین مگر جب کہ نماز پڑہی ہی اوسی مسجد مین بیٹہنا افضل ہی کذا ذکر العلی ج ذَاكِرُ اللّٰهِ فِي
الْغَافِلِيْنَ بِمَنْزِلَةِ الصَّابِرِ فِي الْفَارِّيْنَ + مرطس + یاد کرنی والا اللہ کا بیچ غفلت کرنی
والون کی یعنی اللہ کی یاد سی کہ مشغول ہون بیچ شہر لین بازارون کی بیچ مرتبہ صبر کرنی والی کی ہی لڑائی غازی کی

مجاہد کی ہی بہتیرا بہاگنی والون کی یعنی لڑائی کفار کیسی نقل کی یہہ بزار نی اور طبرانی نی اوسط مین ف
اگرچہ بہاگنا جائز ہو تو بہی صبر کرنی کا بڑا درجہ ہی اِنَّ اللّٰہَ مَعَ الصّٰبِرِیْنَ کذا ذکرہ العلی ح مَا مِنْ قَوْمٍ جَلَسُوْا
مَجْلِسًا وَتَفَرَّقُوْا مِنْهُ وَلَمْ يَذْكُرُوا اللّٰهَ فِيْهِ اِلَّا كَاَنَّمَا تَفَرَّقُوْا عَنْ جِيْفَةِ حِمَارٍ وَكَانَ عَلَيْهِمْ
حَسْرَةً يَوْمَ الْقِيَامَةِ مس د ت حب اس نہین کوئی قوم کہ بیٹہین ایک مجلس
مین اور جدا ہووین اوس سی اور نہ یاد کرین اللہ کو اوسمین مگر گویا کہ جدا ہوئی مردار گدہی کیسی اور ہو
یہہ مجلس اونپر حسرت قیامت کی دن نقل کی یہہ مسلم ابوداؤد ترمذی ابن حبان احمد نسائی نی ف
اس حدیث مین نفرت دلانی ہی غفلت سی اور رغبت دلانی ہی ذکر پر پس ذکر کرنی والی مشابہ ہین کہانی والی
حلال کی اور تخصیص گدہی کی اسلئی ہی کہ بڑا حیوانات مین ہی خلاصہ یہہ ہی کہ مجلس غفلت کی مانند گدہی
مردہ کی ہی اور جدا ہونا اوس سی مانند جدا ہونی کی ہی مردار سی کذا ذکرہ العلی ح وَمَا مَشٰى اَحَدٌ
مَمْشًى لَمْ يَذْكُرِ اللّٰهَ فِيْهِ اِلَّا كَانَ عَلَيْهِ تِرَةً وَمَا اَوٰى اَحَدٌ اِلٰى فِرَاشِهٖ لَمْ يَذْكُرِ اللّٰهَ
فِيْهِ اِلَّا كَانَ عَلَيْهِ تِرَةً س اح حب اور نہین چلتا کوئی کسی راہ مین کہ نہ یاد کرتا ہو اللہ کو
اوسمین مگر ہوگا نہ ذکر کرنا اوسپر موجب حسرت کا اور نہین جگہ پکڑتا کوئی بستر اپنی پر کہ نہ یاد کری اللہ کو اوسمین مگر
کہ ہوگا نہ ذکر کرنا اوسپر موجب حسرت کا نقل کی یہہ نسائی احمد ابن حبان نی ف اسی لئی فرماتی تہی حضرت صدیق اکبر
کاشکی گونگا ہوتا مین غیر ذکر خدا کی سی کذا ذکرہ العلی ح اِنَّ الْجَبَلَ يُنَادِي الْجَبَلَ بِاسْمِهٖ اَيْ
فُلَانُ هَلْ مَرَّ بِكَ اَحَدٌ ذَكَرَ اللّٰهَ فَاِذَا قَالَ نَعَمْ اِسْتَبْشَرَ الْحَدِيْثَ ط تحقیق ایک پہاڑ پکارتا ہی پہاڑ دوسری کو
ساتہہ نام اوسکی کی یعنی جسکا نام ہی مشہور ہی جیسی جبل احد وغیرہ ای فلانی یعنی نام لیتا ہی اوسکا کیا گذرا ہی تجہپر کوئی کہ یاد
کرتا ہو اللہ کو پس جب کہتا ہی پہاڑ دوسرا ہان گذرا ہی خوش ہوتا ہی پہاڑ پوچہنی والا فرمایا آخر حدیث تک نقل کی یہہ طبرانی
نی ف حضرت انس سی روایت ہی کہ اسی طرح ہر صبح وشام ایک ٹکڑا زمین کا دوسری ٹکڑی زمین سی پوچہتا ہی
کہ آیا تجہپر کسی نی نماز پڑہی ہی یا ذکر کیا ہی جب وہ ٹکڑا کہتا ہی ہان بزرگ جانتا ہی وہ ٹکڑا اوسکو اپنی پر

اور جو بندہ ایک ٹکڑہ زمین پر نماز پڑھتا ہی یا ذکر کرتا ہی وہ ٹکڑا اوسکی لئی گواہی دیگا روبرو پروردگار
اوسکی کی اور روتا ہی اوسپر جسدن مرتا ہی کذا ذکر العلی رح اِنَّ خِیَارَ عِبَادِ اللّٰہِ الَّذِیْنَ یُرَاعُوْنَ
الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ وَالنُّجُوْمَ وَالْاَظِلَّةَ لِذِکْرِ اللّٰہِ * مس ع تحقیق اچھی بندی اسکی وہ ہین جو
محافظت کرتی ہین سورج اور چاند اور ستارون اور سایون کی یعنی سائی درختون اور دیوارون
وغیرہ کی واسطی یاد اللہ تعالی کی نقل کی یہہ حاکم نی ف یعنی ستارون کی چلنی اور نکلنی اور
ڈوبنی کا انتظار کرتی ہین حاصل یہہ کہ اچھی بندی وہ ہین کہ اکثر ذکر اور نماز اور وظائف مین مشغول
رہتی ہین اور ان چیزون پر پہچانی وقتون کی لئی نگاہ رکہتی ہین کذا ذکر الفخر رح لَیْسَ یَتَحَسَّرُ اَهْلُ
الْجَنَّةِ اِلَّا عَلٰی سَاعَةٍ مَرَّتْ بِهِمْ وَلَمْ یَذْکُرُوا اللّٰہَ تَعَالٰی فِیْہَا * طب ہق نہین حسرت
کرینگی جنت والی مگر اوس ساعت پر کہ گذری اون پر اور نہ یاد کیا اونہون نی اللہ تعالی کو اوسمین
نقل کیا یہہ طبرانی اور بیہقی نی ف یہہ حسرت قیامت کی دن ہوگی پہلی داخل ہونی کی جنت مین
اسلئی کہ بعد داخل ہونیکی حسرت کہان ہوگی سوا چین فراغت کی نہ یاد کیا اللہ کو اگرچہ ایک لحظہ رہا اوسمین
پس کیا حال ہی اونکا جو مشغول رہتی ہین اوس ساعت مین لایعنی اور گناہ کی باتون مین مقصود یہہ ہی
کہ دنیا کی ساعت کہ اسمین طاعت نکی حاصل ہوگی ندامت روز قیامت کذا ذکر العلی رح اَکْثِرُوْا
ذِکْرَ اللّٰہِ حَتّٰی یَقُوْلُوْا مَجْنُوْنٌ * حب احم ع ک ہب یعنی بہت کرو یاد اللہ کی یہانتک کہ
کہین لوگ تو دیوانہ ہی نقل کی یہہ ابن حبان احمد ابو یعلی حاکم بیہقی نی ف یعنی کہین بعضی جاہل اور غافل
اوسکی حقمین کہ دیوانہ ہی اسی لئی کہا ہی امام غزالی رح نی اگر ہووین اصحاب ہمارے شافعی مین تو لوگ کہتی کہ وہ
دیوانی ہین اور وہ کہتی لوگون کو کہ یہہ نہین ایمان لائی قیامت پر پس لائق ہی کہ لوگونکی کہنی پر خیال نکری
اور حقیقت مین یہہ بڑی بزرگی ہی اسکو کہ خطاب انبیا علیہم الصلوة کا کہ افضل بشر ہین
ہی دیوانہ کہتی تہی کذا ذکر العلی رح کَانَ یَأْمُرُ اَنْ یُرَاعِیَ التَّکْبِیْرَ وَالتَّقْدِیْسَ

وَالتَّهْلِيْلِ وَاَنْ يَعْقِدْنَ بِالْاَنَامِلِ قَالَ لِاَنَّهُنَّ مَسْئُوْلَاتٌ مُسْتَنْطَقَاتٌ ۔ د ت

تھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کہ حکم کرتی تھی یہہ کہ نگہبانی کیجاوے تکبیر اور سُبْحَانَ الْمَلِكِ الْقُدُّوْسِ
اور لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ اور یہہ کہ گنی جاوے ہر ایک تسبیح وغیرہ ساتھہ اونگلیوں کی فرمایا اسلیئے کہ تحقیق
وہ پوچھی جاوینگی یعنی اعمال اونگلیوں والوں سے طلب گویائی کی کیجاوینگی یعنی اللہ گویائی پیدا کریگا
تا گواہی دیں عمل صاحب اپنے کی پر نقل کی یہہ ابو داؤد ترمذی نے **ف** نگہبانی کیجاویں یعنی
پڑھی جاویں ساتھہ گنتی کی جیسیکہ آئی ہے حدیثوں میں مثل سو اور تینتیس وغیرہا کی بعد نماز وغیرہ کے
یہہ حدیث دلالت کرتی ہے اسپر کہ مستحب ہے شمار کرنا تسبیحات وغیرہا کا ساتھہ اونگلیوں کے
كذا ذكر العلي والقمرزي عَلَيْكُنَّ بِالتَّسْبِيْحِ وَالتَّقْدِيْسِ وَالتَّهْلِيْلِ وَلَا تَغْفُلْنَ فَتَنْسَيْنَ
الرَّحْمَةَ ۔ مص ع لازم کرو اپنے پر اے عورتوں تسبیح اور سُبْحَانَ الْمَلِكِ الْقُدُّوْسِ اور لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ
اور نہ غافل ہو ذکر سے پس بھلائی جاؤ گی رحمت سے نقل کی یہہ ابن ابی شیبہ نے **ف** نہیں ہے مراد غیبت
دلانے فقط ان الفاظ پر بلکہ مراد ہر طرح کا ذکر ہے اور دور ہونا غفلت کا ہر وقت اور معنی یہہ ہیں کہ اگر
چھوڑدوگی ذکر کو باز رہوگی رحمت سے اور محروم رہوگی ثواب سے فرمایا اللہ تعالی نے فَاذْكُرُوْنِيْ اَذْكُرْكُمْ
یاد کرو مجکو یاد کرونگا میں تمکو كَذٰلِكَ اَتَتْكَ اٰيٰتُنَا فَنَسِيْتَهَا وَكَذٰلِكَ الْيَوْمَ تُنْسٰى یعنی اسیطرح
آئیں تیری پاس آیتیں ہماری پس بھولا تو اونکو اور اسیطرح آج کے دن بھولا یا جاویگا تو اے یعنی رحمت سے بسبب
بھولنے ذکر کے كذا ذكر العلي س ح رَاَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعْقِدُ التَّسْبِيْحَ بِيَمِيْنِهٖ
کہا ابن عمر نے دیکھا میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ گنتے تھے تسبیح کو ساتھہ داہنے ہاتھہ اپنے کے نقل کی یہہ
نسائی نے لَاَنْ اَقْعُدَ مَعَ قَوْمٍ يَذْكُرُوْنَ اللّٰهَ مِنْ صَلٰوةِ الْغَدَاةِ حَتّٰى تَطْلُعَ الشَّمْسُ اَحَبُّ
اِلَيَّ مِنْ اَنْ اُعْتِقَ اَرْبَعَةً مِنْ وُلْدِ اِسْمٰعِيْلَ وَلَاَنْ اَقْعُدَ مَعَ قَوْمٍ يَذْكُرُوْنَ اللّٰهَ تَعَالٰى
مِنْ صَلٰوةِ الْعَصْرِ اِلٰى اَنْ تَغْرُبَ الشَّمْسُ اَحَبُّ اِلَيَّ مِنْ اَنْ اُعْتِقَ اَرْبَعَةً ۔ د فرمایا آنحضرت

صلی اللہ علیہ وسلم نے البتہ بیٹھنا میرا ساتھ قوم کی کہ یاد کرتی ہین اللہ کو بعد نماز فجر کیسے آفتاب کی نکلنے تلک محبوب ہے
نزدیک میری اس سے کہ آزاد کرون مین چار شخص اولاد اسمٰعیل کیسے اور البتہ بیٹھنا میرا ساتھ ایک قوم کے
کہ یاد کرتی ہین اللہ تعالی کو نماز عصر کیسے آفتاب کی غروب ہونے تک محبوب تر ہے نزدیک میری اس سے
کہ آزاد کرون مین چار شخصون کو روایت کی یہہ ابو داؤد نے **ف** اولاد حضرت اسمٰعیل سے اسلیے فرمایا کہ
افضل عرب کی ہین اور حسب و نسب مین حضرت سے شرکت رکھتی ہین اور تخصیص ان دو نون وقتون کی اسلیے ہے
کہ فرشتے لکھنے والے اعمال کی جمع ہوتی ہین اور وقت آرام اور خرید و فروخت کا ہوتا ہے کذا ذکرہ العلی رح سبق

الْمُفَرِّدُوْنَ قَالُوْا وَمَا الْمُفَرِّدُوْنَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ مت قَالَ الذَّاكِرُوْنَ اللّٰهَ كَثِيْرًا

وَالذَّاكِرَاتُ هر قَالَ الْمُسْتَهْتَرُوْنَ فِيْ ذِكْرِ اللّٰهِ يَضَعُ الذِّكْرُ عَنْهُمْ اَثْقَالَهُمْ فَيَأْتُوْنَ يَوْمَ

الْقِيَامَةِ خِفَافًا ت آگی بڑھ گئی مفرّدون یعنی تنہا چلنے والی اور سبکبار کہا صحابہ نے کون ہین مفردون
اے رسول اللہ کی نقل کی یہہ مسلم ترمذی نے یعنی سوال کی روایت کرنے مین دونو متفق ہین اور جواب مین مختلف
فرمایا وہ مرد کہ یاد کرین خدا کو بہت اور وہ عورتین کہ یاد کرین خدا کو بہت نقل کیا یہہ جواب مسلم نے حضرت
سے اور ترمذی نے یہہ نقل کیا کہ فرمایا مفردون وہ ہین کہ شیفتہ اور فریفتہ ہون اللہ کی یاد مین کہ دور کریگا
ذکر اونسے بوجھ اونکی یعنی گناہ پس آوینگی قیامت کی دن ہلکی پھلکی **ف** ما المفردون سوال ہے صفت کی
سے کیا صفت ہے مفرّدون کی فرمایا کہ تنہائی حقیقی اعتبار کی لائق تنہائی نفس کیے ہے اللہ کی ذکر کی لیے
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پہاڑ جمدان پر کہ ایک منزل مدینہ سے ہے پہنچے تو صحابہ مشتاق وطن کی ہوئے
بعضے چڑھے ہو کر اور روتے پہلے وطن کو روانہ ہوئے پیچھے رہنے والون کو حضرت نے فرمایا کہ مفرد بہت پہنچا
جلد چلو کہ بعضے چڑھے ہو کر آگے پہنچ گئے صحابہ نے صفت مفردون کی یعنی چڑھ دون کی پوچھی فرمایا حاصل اوسکا
[illegible] کی ظاہر ہین اس سے کیا سوال کرتے ہو بلکہ پوچھو حقیقت کرنے والے نیکیون کے کو
[illegible] جو اوپر تنہا کیا نفس اپنے کو اللہ کی ذکر کی لیے کذا ذکرہ السید رح اور مراد کثرت سے

مواظبت اور ہمیشگی ذکر پر ہی بغیر غفلت کی اور جو غفلت ہو بہی جاوی تو جلدی دور کر کر مشغول ہو دی اور ابن عباس نی کہا کہ کثرت ذکر کی حاصل ہوتی ہی ساتھہ ذکر کرنی کی نمازون کی بعد اور صبح شام سوتی بیٹھتی وغیرہا کی جسطرح منقول ہی حدیث شریف مین کذا ذکر العلی رح اِنَّ اللّٰہَ اَمَرَ یَحْیَی ابْنَ زَکَرِیَّا بِخَمْسِ کَلِمَاتٍ اَنْ یَّعْمَلَ بِھَا وَیَاْمُرَ بَنِیْ اِسْرَائِیْلَ اَنْ یَّعْمَلُوْا بِھَا وَذَکَرَ الْحَدِیْثَ اِلٰی اَنْ قَالَ وَاٰمُرُکُمْ اَنْ تَذْکُرُوا اللّٰہَ فَاِنَّ مَثَلَ ذٰلِکَ کَمَثَلِ رَجُلٍ خَرَجَ الْعَدُوُّ فِیْ اَثَرِہٖ سِرَاعًا حَتّٰی اِذَا اَتٰی عَلٰی حِصْنٍ حَصِیْنٍ فَاَحْرَزَ نَفْسَہٗ مِنْھُمْ کَذٰلِکَ الْعَبْدُ لَا یُحْرِزُ نَفْسَہٗ مِنَ الشَّیْطَانِ اِلَّا بِذِکْرِ اللّٰہِ تَعَالٰی + ت حب مس تحقیق اللہ تعالی نی حکم کیا یحیی بیٹی زکریا کیکو ساتھہ پانچ باتون کی یعنی توحید اور نماز اور روزہ اور صدقہ اور ذکر کی یہہ کہ عمل کری ساتھہ اونکی اور حکم کری بنی اسرائیل کو یہہ کہ عمل کرین ساتھہ اونکی اور ذکر فرمایا حضرت نی حدیث کو یعنی حدیث دراز ہی ساری بیان فرمائی یہان تلک کہ کہا یحیی نی اور حکم کرتا ہون مین تمکو یہہ کہ یاد کرو اللہ کو پس تحقیق مثال یاد کرنی والی کی مانند مثال ایک شخص کیسی ہی کہ نکلا دشمن پیچھی اوسکی دوڑتا ہوا یعنی تا اوسکو پکڑ لی یہان تلک کہ جب آیا وہ قلعہ محکم پر پس بچایا جان اپنی کو اون دشمنون سی اسیطرح بندہ نہین بچاتا ہی نفس اپنی کو شیطان سی مگر ساتھہ ذکر اللہ تعالی کی نقل کی یہہ ترمذی ابن حبان حاکم نی **ف** کہا میرک شاہ نی کہ باقی حدیث حضرت یحیی علیہ السلام کی بعد قول اَنْ یَّعْمَلُوْا بِھَا کی یہہ ہی وَاِنَّہٗ کَادَ اَنْ یُّبْطِیَٔ بِھَا آخر تلک اختصار کی لئی فقط معنی بیان ہوتی ہین اور تحقیق قریب تھی کہ تاخیر کرتی بیچ ساتھہ اون پانچ باتون کے پس کہا اونسی حضرت عیسی نی کہ تحقیق اللہ تعالی نی حکم کیا تجھکو ساتھہ پانچ باتون کی تا کہ عمل کری تو اونپر اور حکم کری بنی اسرائیل کو یہہ کہ عمل کرین اوسپر پس یا یہہ کہ حکم کری تو اونکو اور یا یہہ کہ حکم کرون مین اونکو پس کہا یحیی نی کہ ڈرتا ہون اگر سبقت کری تو مجھپر ساتھہ باتون کی تو خسف کیا جاوٴن مین یا یہہ کہ عذاب کیا جاوٴن پس جمع

کیا یحیی نی لوگون کو بیت المقدس مین پس بہر گیا وہ اور بیٹہی لوگ بلندی پر پس کہا حضرت یحیی نی تحقیق
اللہ تعالی نی حکم کیا ہی مجہکو ساتہہ پانچ باتون کی کہ عمل کرون مین انپر اول پانچ باتون کی یہہ ہی
کہ عبادت کرو تم اللہ تعالی کو اور نہ شریک کرو ساتہہ اوسکی کسی چیز کو پس تحقیق مثال اوس شخص کی جو
شریک کرتا ہی ساتہہ اللہ کی مانند مثال ایک آدمی کی ہی کہ خرید کیا اوسنی ایک غلام خالص مال اپنی
ساتہہ سونی کی یا چاندی کے پس کہا اوس آدمی نی کہ یہہ گہر میرا ہی اور یہہ کام میرا ہی پس کام کر اور ادا کر
کمائی طرف میری پس ہوا غلام کہ عمل کرتا ہی اور ادا کرتا ہی طرف غیر مالک اپنی کی پس کونسا تم مین کا
خوش ہوتا ہی یہہ کہ ہووی غلام اوسکا ایسا اور دوسری بات یہہ ہی کہ تحقیق اللہ تعالی نی حکم کیا تمکو
ساتہہ نماز کی پس جب پڑہو تم نماز پس نہ التفات کرو اور طرف پس تحقیق اللہ تعالی قائم کرتا ہی موںہہ
اپنا واسطی موںہہ بندی اپنی کی نماز اوسکی مین جب تلک کہ نہ التفات کری اور تیسری یہہ کہ حکم کیا تمکو
ساتہہ روزی کی پس تحقیق مثال روزہ دار کی مانند مثال ایک آدمی کی ہی جماعت مین کہ ساتہہ اوسکی
ایک تہیلی ہو کہ اوسمین مشک ہو پس سب خوش ہوتی ہین یا خوش کرتی ہی اونکو خوشبو اوسکی اور تحقیق خوشبو
روزی کی بہت خوشبو دار ہی نزدیک اللہ کی خوشبو مشک کی ہی اور چوتہی یہہ کہ حکم کیا اللہ نی تمکو
ساتہہ صدقی کی پس تحقیق یہہ مانند مثال ایک آدمی کی ہی کہ قید کیا اوسکو دشمنون نی پس باندہی ہاتہہ
اوسکی طرف گردن اوسکی کی اور آگی کیا اوسکو تو کہ ماریں گردن اوسکی پس کہا مین بدلا دیتا ہون تمکو ساتہہ
قلیل اور کثیر کی یعنی سارا مال پس بدلا دیا نفس اپنی کا اور پانچوین یہہ کہ حکم کیا اللہ تعالی نی تمکو یہہ کہ یاد
کرو تم اللہ کو فرمایا آخر تک یعنی جیسی متن مین مذکور ہی فرمایا حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی اور مین حکم
کرتا ہون تمکو ساتہہ پانچ باتون کی کہ اللہ تعالی نی حکم کیا ہی مجہکو ساتہہ اونکی یعنی ساتہہ سننی اور اطاعت
[illegible] اور ساتہہ جہاد اور ہجرت کی اور جماعت کی اور تحقیق جو شخص جدا ہوا جماعت سی [illegible]
[illegible] نکال ڈالی رسی اسلام کی گردن اپنی سی [illegible] یہہ کہ پہر آوی [illegible]

پکارنا جاہلیت کا پس تحقیق وہ شخص جماعت دوزخ کی سی ہی پس عرض کیا ایک شخص نی ای رسول خدا کی اور
اگرچہ نماز پڑہی اور روزہ رکہی فرمایا اور اگرچہ نماز پڑہی اور روزہ رکہی پس پکارو تم ساتہہ پکارنی اللہ
کی نام رکہا اللہ تعالی نی تمہارا مسلمان مؤمن ای بندون اللہ کی یہہ ترمذی مین ہی اور روایت کیا
نسائی نی کچہہ اسی کذا ذکرہ العلی رح اور یہہ جو فرمایا جو کوئی پکاری پکارنا جاہلیت کا یعنی کفار مین رسم تہی
کہ جب کوئی لڑائی مین عاجز ہوتا پکارتا یا آل فلان یعنی پکارتا اپنی قوم کو تو دوڑتی اوسکی مدد کو خواہ یہہ
ظالم ہوتا خواہ مظلوم پس اس سی منع فرمایا کہ ظلم پر نہ پکارو اور اور کسیکو مدد اوسکی بہی نکرنی چاہئی
بلکہ اسلام او رحق کی طرف بلاو کذا ذکرہ السید لَيَذْكُرَنَّ اللّٰهَ قَوْمٌ فِي الدُّنْيَا عَلَى الْفُرُشِ
الْمُمَهَّدَةِ يُدْخِلُهُمُ الْجَنَّاتِ الْعُلٰى ۰ ص قسم ہی اللہ کی البتہ یاد کرتی ہی اللہ کو ایک قوم
دنیا مین اوپر بچہونون بچہی ہوئی کی داخل کریگا انکو اللہ بہشتون بلند مین نقل کی یہہ ابو یعلی نی ف
کہا مصنف نی یہہ حدیث دلیل ہی اسپر کہ پادشاہ اور امیر اور اہل دنیا مین والون کو نہین منع کرتی حشمت
اور رفاہیت اونکی ذکر اللہ تعالی کیسی اور وہ بہی ثواب دیئی جاوینگی ذکر کا داخل کریگا اللہ تعالی
جنات علی مین کذا ذکرہ العلی اِنَّ الَّذِيْنَ لَا تَزَالُ اَلْسِنَتُهُمْ رَطْبَةً مِنْ ذِكْرِ اللّٰهِ يَدْخُلُوْنَ
الْجَنَّةَ وَهُمْ يَضْحَكُوْنَ ۰ مو مص تحقیق وہ لوگ کہ ہمیشہ ہین زبانین اونکی تر یاد اللہ کی سی
داخل ہونگی بہشت مین اس حال مین کہ وہ خوش ہونگی نقل کی یہہ موقوفا ابن ابی شیبہ نی ۰

آدَابُ الدُّعَاءِ

۰ یہہ ہین آداب دعا کی ف آداب جمع ادب کی ہی ادب اوسکو کہتی
ہین کہ کرنا اوسکا اچہا ہو قول مین اور فعل مین مِنْهَا مَا يَبْلُغُ اَنْ يَّكُوْنَ رُكْنًا وَاَنْ يَّكُوْنَ
شَرْطًا وَاَنْ يَّكُوْنَ غَيْرَ ذٰلِكَ مِنْ مَاْمُوْرَاتٍ وَمَنْهِيَّاتٍ وَغَيْرِهَا ۰ بعضی اونمین
وہ ہین کہ پہنچتی ہین رکن کی درجہ کو اور بعضی شرط ہین اور بعضی ہین سوا ان دونو قسمونکی حکمون
یعنی مستحبات اور چیزون منع کی گئی سی یعنی مکروہات اور سوا اسکی یعنی اور چیزیں کہ کرنا انکا ...

ترک اوسکی ہی ف رکن اوسکو کہتی ہین کہ ایک جزو اوسکا ہو تو نہ ہوا اور دوم اوسکی ابتدا

اور شرط کہتی ہین باہر کی چیز کو جیسی کہ قیام قرأت وغیرہ رکن نماز کی ہین اور طہارت وغیرہا شرط ہین

وَهِيَ تَجَنُّبُ الْحَرَامِ فِي الْمَاكِلِ وَالْمَشْرَبِ وَالْمَلْبَسِ وَالْمَكْسَبِ ۔ مرت ابن

آداب دعا کی بہت ہی ہین کہا کہ بعض انہین سنتین ہین اور بعض مستحب ادب کرنیوالا فصل کی ہین علم

نی ف یہ آداب شرط دعا کی ہین اور انکا مستحب کی نہیت مذکور ہوئی ہین بلکہ مطلب اور حال

حدیث کا ہی اور حدیث مین آیا ہی کہ پرہیزکرے حرام سی بسبب اسکی کہ لقمہ حرام کا ہوگا قبول نہین

ہوتی دعا اوسکی ع الیس وہ ان تاکہ کہ اور کرالمؤ و الاخلاص للہ تعالی ۔ مس اور خالص کر

کر دعا کرنی واسطی اسد تعالی کی افضل کی ہے حاکم نی ف یعنی اور کسی کو دعا مین اللہ کا شریک نکرے

اور ریاکاری مہ کرے دعا کا ہی فرمایا اسد تعالی نی فَإِذَا رَكِبُوا فِي الْفُلْكِ دَعَوُا اللَّهَ مُخْلِصِينَ لَهُ الدِّينَ

یعنی جب سوار ہوتی ہین کشتی مین دعا کرتی ہین اللہ سی درحالیکہ خالص کرنیوالی ہوتی ہین اللہ کی لیے

دین کو یعنی دعا کو کذا ذکرہ السلمی رحمہ اللہ وَتَقْدِيمُ عَمَلٍ صَالِحٍ وَذِكْرُهُ عِنْدَ الشِّدَّةِ ۔

مرت د اور پہلی کرنا عمل اچہی کا یعنی دعا کی پہلی نیک کام کرنی مثل نماز صدقہ وغیرہا کی اور یاد

کرنا عمل اچہی کا نزدیک سختی کی یعنی کچہ اپنی نیکی یاد کرکے دعا کرے جیسی کی قصہ غار والون کا مشہور ہی اور

اسکتاب کی خاتمہ مین مذکور ہی نقل کی مسلم ترمذی ابو داؤد نی وَالنَّظَافَةُ وَالطَّهَارَةُ ۔

ع م حب مس اور ستہرائی بدن کپڑی اور پاکی یعنی نجاست سی نقل کی بخاری

اور ابن حبان حاکم نی وَالْوُضُوءُ ع وَاسْتِقْبَالُ الْقِبْلَةِ ۔ ع وَالصَّلَاةُ قَبْلَهُ

حب مس او آداب دعا سی ہی وضو کرنا صحاح ستہ مین ہی اور موبنہ کرنا قبلہ کی طرف

... ہی اور نماز پڑہنی نفل کی پہلے دعا کی اور ابن حبان حاکم نی ف مراد ہی کہ دعا

... جو اہم کہ نماز پہلی ... نفل ... کسی ... وَالْجُثُوُّ عَلَى الرُّكَبِ

عو اور بتثنیا دو زانو نقل کیے یہہ ابو عوانہ نی وَالثَّنَاءُ عَلَى اللّٰهِ تَعَالٰى اَوَّلًا وَاٰخِرًا ع اور
تعریف کرنی اوپر خدا تعالی کی اول اور آخر دعا کی نقل کی یہہ صحاح ستہ مین وَالصَّلٰوةُ عَلَى
النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَذٰلِكَ د ت س حب مس اور درود بہیجنا
نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر اسیطرح یعنی اول آخر دعا کی نقل کیا یہہ ابو داؤد ترمذی نسائی ابن حبان
حاکم نی وَبَسْطُ الْيَدَيْنِ ٭ ت مس اور کہولنا دونو ہاتہون کا یعنی ہاتہہ بند نہ رکہی نقل
کی یہہ ترمذی حاکم نی ف منیۃ المصلی مین لکہا ہی کہ اگر ہاتہہ کہلی نہین رکہہ سکتا تو اس قدر
کری کہ ایک ہاتہہ دوسری پر نہ رکہی کذا ذکر الفخر وَرَفْعُهُمَا ٭ ع ٭ وَاَنْ يَّكُوْنَ رَفْعُهُمَا
حَذْوَ الْمَنْكِبَيْنِ ٭ د ا مس ٭ اور اوٹہانا دونو ہاتہون کا طرف آسمان کی نقل کی یہہ صحاح ستہ نی
اور یہہ کہ ہووی اوٹہانا دونون ہاتہون کا برابر مونڈہون کی نقل کی یہہ ابو داؤد احمد حاکم نی ف
اوٹہانا ہاتہون کا برابر سینہ کی بہی حضرت سی ثابت ہوا ہی اور مستحب ہی کہ مبالغہ کری ہاتہہ اوٹہانی مین
جو امر مشکل پیش آوی کذا ذکر الفخر اور مطلق اوٹہانا ہاتہون کا مستحب نہین ہی اس لئی کہ نہین مستحب
ہی مگر ہیچ اوس چیز کی کہ وارد ہوئی ہی ساتہہ اوسکی سنت پیغمبر کی پس نہین اوٹہانا ہی مثل حالت طواف
مین کذا ذکر العلی وَكَشْفُهُمَا ٭ مو ٭ اور کہولنا دونو ہاتہون کا یعنی آستین وغیرہ سی یہہ موقوف
ہی ف موقوف خطابی پر ہی کہ شارح حدیث سی ہی اور لانا لفظ مو کا اس جگہہ کہ نہ موقوف
صحابی پر نہ تابعی پر اور نہ اوسکی ساتہہ کوئی رمز ہی خالی تسامح یعنی تساہل سی نہین ہی کذا ذکر الفخر ٭
وَالتَّاَدُّبُ ٭ م د ت س ٭ اور آداب بکڑنا نقل کیے یہہ مسلم ابو داؤد ترمذی نسائی نی
ف یعنی اچہی اخلاق پیدا کری مثل سچ بولنی کی اور امانت اور سخاوت کی اور سوا انکی کی ظاہر
اور باطن قولًا اور فعلًا باادب کری اگرچہ تکلف ہو کذا ذکر الفخر والعلی وَالْخُشُوْعُ ٭ مو مص
اور فروتنی کرنی دلسی نقل کی یہہ موقوفًا ابن ابی شیبہ نی ف مراد خشوع سی سکون ہاتہہ

کرو، لازم کرتا ہی سکون ظاہر کو کذا ذکرہ العلی وَالتَّمَسْكُنُ مَعَ الْخُضُوْعِ ت ۔ اور ظاہر کرنا مسکینی
اور ذلت کا ساتھہ فروتنی تمام اعضا کی نقل کی یہہ ترمذی نی وَاَنْ لَا يَرْفَعَ بَصَرَهُ اِلَى السَّمَاءِ
مس ۔ اور یہہ کہ نہ اوٹھاوی دعا کرنی والا آنکھہ اپنی آسمان کی طرف نقل کی یہہ مسلم نسائی نی
ف کہا مصنف نی کہ نماز کی حالت مین مراد ہی اور ملا علی قاری نی لکھا ہی کہ مطلق نہ اوٹھاوی نگاہ خواہ نماز مین
ہو یا خارج نماز کی وَاَنْ يَّسْاَلَ اللّٰهَ تَعَالٰى بِاَسْمَاءِهِ الْحُسْنٰى وَصِفَاتِهِ الْعُلٰى ۔
حب مس ۔ اور یہہ کہ دعا کری اللہ تعالی سی ساتھہ وسیلہ ناموں اوسکی کی کہ اچھی ہین اور صفتون
اوسکی کی کہ بڑی ہین نقل کی یہہ ابن حبان حاکم نی ف وصفاتہ عطف تفسیری ہی اسلیئی کہ اسما
حسنی شامل ہین صفات کو یا پہلی سی مراد اسماء علمی ہین اور دوسری سی وصفی کذا قال العلی
وَاَنْ يَّجْتَنِبَ السَّجْعَ وَتَكَلُّفَهٗ خ ۔ اور یہہ کہ پرہیز کری قافیہ بندی سی اور تکلف کرنی سجع
کی سی نقل کی یہہ بخاری نی ف یہہ بہی عطف تفسیری سجع کا ہی حاصل یہہ ہی کہ تکلف کرکر
قافیہ بندی سی منع ہی کہ حضور قلب سی باز رکہتا ہی اور اگر از خود بمقتضای طبیعت شگفتہ کی قافیہ سجع ملا
ہو مضائقہ نہین خوب ہی جیسی دعا سرور عالم مین ہی اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ عِلْمٍ لَا يَنْفَعُ وَقَلْبٍ لَا
يَخْشَعُ وَدُعَاءٍ لَا يُسْمَعُ وَنَفْسٍ لَا تَشْبَعُ کذا ذکرہ العلی وَاَنْ لَا يَتَكَلَّفَ التَّغَنِّيَ بِالْاَنْغَا
مو ۔ اور یہہ کہ نہ تکلف کری گانیکا ساتھہ خوش آوازی کی یعنی بطور موسیقی کی نقل کی یہہ موقوفا
یہہ بہی خالی تسامح سی نہین کذا ذکرہ الفقیر وَاَنْ يَّتَوَسَّلَ اِلَى اللّٰهِ تَعَالٰى بِاَنْبِيَاءِهٖ خ حب
مس ۔ اور یہہ کہ وسیلہ پکڑی طرف اللہ تعالی کی ساتھہ نبیون اوسکی کی نقل کی یہہ بخاری بزار حاکم
... عمر کی سی کہ استسقا مین ہی وسیلہ ثابت کیا ہی یعنی اَللّٰهُمَّ اِنَّا كُنَّا نَتَوَسَّلُ اِلَيْكَ بِنَبِيِّنَا صلى
... فَتَسْقِيْنَا وَاِنَّا نَتَوَسَّلُ اِلَيْكَ بِعَمِّ نَبِيِّنَا فَاسْقِنَا فَيُسْقَوْنَ اور حدیث عثمان بن حنیف کی
... سی وسیلہ معلوم ہوتا ہی اور ایسی ہی دعا حضرت آدم علیہ السلام کی ہی يَا رَبِّ اَسْاَلُكَ بِحَقِّ

اَنْ یَتَوَسَّلَ اِلَیْہِ بِاَنْبِیَائِہٖ یعنی وسیلہ کرنا مستحبات سے ہے کذا ذکرہ الفقیر والعلی وَالصَّالِحِیْنَ مِنْ
عِبَادِہٖ خ اور وسیلہ پکڑے ساتھ نیکوں کے یعنی سوا انبیا کے صدیقوں کا اور علما کا اور شہدا
کا نقل کیا اسکو بخاری نے ف صالح وہ ہے کہ قائم رہے ساتھ ادا کرنے کمال حق اللہ تعالیٰ کے
جیسے قائم ہوتا ہے ساتھ ادا کرنے حق بندوں کے کذا ذکرہ العلی وَخَفْضُ الصَّوْتِ ع اور پست کرنا آواز
نقل کیا یہہ صحاح ستہ نے ف یہہ کمال ادب سے ہے کہ بولے آگے آہستہ کلام کرے وہ سنتا ہے چھپی پکار
بات کو آیۃ اُدْعُوْا رَبَّکُمْ تَضَرُّعًا وَّخُفْیَۃً اس مضمون پر دلالت کرتی ہے یعنی دعا کرو اپنے رب سے گڑگڑا کر
اور چپکے اور بعضے سلف سے منقول ہے کہ چپکے دعا کرنی ستر درجہ فضیلت رکھتی ہے پکار کر دعا کرنے پر کذا
ذکرہ العلی والفقیر وَالْاِعْتِرَافُ بِالذَّنْبِ مس ع اور اقرار کرنا ساتھ گناہ کے نقل کیا یہہ صحاح ستہ
مین وَاخْتِیَارُ الْاَدْعِیَۃِ الصَّحِیْحَۃِ الْمَاْثُوْرَۃِ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ
فَاِنَّہٗ لَمْ یَتْرُکْ حَاجَۃً اِلٰی غَیْرِہٖ د س اور اختیار کرنا دعاؤں صحیح کا کہ روایت کی گئین
نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اس لیے کہ تحقیق آنحضرت نے نہیں چھوڑی ہے کوئی حاجت یعنی بیچ باب دعا کے
اور غیر دعا کی طرف غیر اپنے کی نقل کیا یہہ ابوداؤد و نسائی نے ف اولیٰ یہہ ہے کہ وہ دعائیں پڑھے جو حضرت
عالم سے ثابت ہوئی ہین ہر حال مین کہتے ہین ملا علی قاری کہ جمع کی ہین مین نے وہ دعائیں کہ منقول ہین نبی صلی اللہ
علیہ وسلم سے اور مقید کسی وقت اور حالت مین نہیں نام رکھا مین نے اوسکا حزب الاعظم و ورد الافخم
نہیں شک ہے کہ وہ بہتر ہے اون دعاؤں سے کہ بعضے مشائخ کبار نے جمع کی ہین مثل حزب البحر کی اور
اسماء اربعینیہ کی اور اوراد قادریہ کی اور زینیہ کی جو جامع ہو دعاء سیفی اور انتخاب اور امثال انکی کہ
نہیں پہچانی جاتی ہے اصل انکی وَتَخَیُّرُ الْجَوَامِعِ مِنَ الدُّعَاءِ د ط اور اختیار کرنا جمع کرنے والیون کا
دعا سے نقل کیا یہہ ابوداؤد نے ف یعنی وہ دعائیں جو مشتمل ہین کہ جامع ہون یعنی لفظ تھوڑے
ہون اور معنی بہت شامل ہون [illegible] رَبَّنَا اٰتِنَا [illegible]

وَاَنْ یَدْعُوَ لِوَالِدَیْہِ وَلِاِخْوَانِہِ الْمُؤْمِنِیْنَ ﴿ھ﴾ اور یہہ کہ شروع کری ساتہہ نفس اپنی کی اور پیچہے
دعا کری واسطی ماں باپ اپنی کی اور بہائیون اپنی مومنین کی نقل کی یہہ مسلم نی ف شروع کری ساتہہ نفس
اپنی کے یعنی اول دعا اپنی لیئی کری بہر جسکی لیئی چاہی کری مثل اَللّٰھُمَّ اغْفِرْلِیْ وَلِوَالِدَیَّ کی وَاَنْ لَا یَخُصَّ نَفْسَہٗ
بِالدُّعَاءِ اِنْ کَانَ اِمَامًا ﴿د ت ق﴾ اور یہہ کہ نہ خاص کری نفس اپنی کو ساتہہ دعا کی اگر ہووی
امام نقل کیے یہہ ابو داؤد ترمذی ابن ماجہ نی ف یہہ ادب منہیات سی ہی معنی یہہ ہین کہ اگر امام لوگونکا
دعا مین ہو مثل قنوت وغیرہا کی کہ امام دعا کری اور مقتدی آمین کہتی رہین جیسی کہ مذہب شافعی ہی پس
اس صورت مین اگر اپنی نفس کو دعا مین خاص کری تو خیانت ہی لیکن جب سجدہ مین یا تشہد مین اور
غیر اُنکی مین امام اپنی نفس کے لیئی دعا کری تو خیانت نہین ہی چنانچہ ثابت ہوئی ہی سرور علیہ السلام سی کذا
فی المنیۃ اور اگر امام نی اپنی لیئی بہی دعا کی اور پیچہی مقتدیون کو بہی شریک کرلیا تو خاص کرنا اپنی نفس کا
نہوگا لیکن اگر نری اپنی لیئی ہی دعا کرتا ہی اثناء دعا مین تخصیص ہوئی یہہ منع ہی کذا قال استادی وَاَنْ
یَّسْئَلَ بِعَزْمٍ ﴿ع﴾ اور یہہ کہ سوال کری ساتہہ قصد کی یہہ صحاح ستہ مین ہی ف یعنی دعا کری مثلاً
اِغْفِرْلِیْ وَاَعْطِنِیْ یعنی بخش مجکو اور دی مجکو اور نہ کہی اگر چاہی تو دی اور چاہی تو نہ دی کذا قال العلی
وَاَنْ یَّدْعُوَ بِرَغْبَۃٍ ﴿حب مسو﴾ اور یہہ کہ دعا کری ساتہہ رغبت کی یعنی ساتہہ نہایت حرص
کی نقل کی یہہ روایتین سی ابن حبان ابو عوانہ نی وَاَنْ یُّخْرِجَہٗ مِنْ قَلْبِہٖ بِجِدٍّ وَّاجْتِہَادٍ
وَاَنْ یُّحْضِرَ قَلْبَہٗ وَیُحْسِنَ رَجَاءَہٗ ﴿مس﴾ اور یہہ کہ نکالی دعا دل اپنی سی ساتہہ کوشش
اور کوشش کی اور یہہ کہ حاضر کری دل اپنی کو اور اچہی رکہی امید اپنی نقل کی یہہ حاکم نی ف
اس حدیث کی یہہ ہین اُدْعُوا اللّٰہَ وَاَنْتُمْ مُوْقِنُوْنَ بِالْاِجَابَۃِ فَاِنَّ اللّٰہَ لَا یَسْتَجِیْبُ دُعَاءً مِنْ قَلْبٍ غَافِلٍ
دعا کرو اللّٰہ سی یقین کرکر ساتہہ قبولیت کی اسلئی کہ اللّٰہ تعالیٰ نہین قبول کرتا دعا کو دل غافل
سی اور قبولیت دعا مین نظر اپنی گناہون پر نکری بلکہ نظر اوسکے کرم اور رحمت پر رکہی اپنی

شیطان فی زندگی اپنی قیامت تک سو مانگی قبول فرمائی تمکو کیونکر محروم کریگا کذا قال العلی وَاَنْ یُّکَرِّرَ الدُّعَاءَ
ثَلٰثًا خ م اور یہہ کہ مکرر کرے دعا کو یعنی ایک مجلس مین یا کئی مجلسون مین نقل کیے یہہ بخاری نی مسلم نے
وَاَوَّلُهُ الثَّنَاءُ د ی اور اول اوسکا تکرار کا تین بار کہنا بھی نقل کیے یہہ ابو داؤد ابن سنی نے
ف ابن مسعود سی روایت ہی کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم دوست رکھتے تھی کہ اول دعا کا تین بار
اور اوسط پانچ بار اور اکمل سات بار کذا فی فتح المبین وَاَنْ یُّلِحَّ فِیْهِ مس حب عو اور یہہ
کہ مبالغہ کرے دعا مین نقل کیے یہہ نسائی حاکم ابو عوانہ نی ف یعنی مداومت کرے اوسپر اور تاکید و بار بار
الحاح کرے کہ فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اِنَّ اللّٰهَ یُحِبُّ الْمُلِحِّیْنَ فِی الدُّعَاءِ یعنی تحقیق اللہ
تعالی دوست رکھتا ہی مبالغہ کرنے والون کو دعا مین کذا ذکرہ الحنفی وَاَنْ لَّا یَدْعُوَ بِاِثْمٍ وَلَا
قَطِیْعَةِ رَحِمٍ م ت اور یہہ کہ دعا کرے ساتھ گناہ کی اور نہ کاٹنے ناتے کی نقل کی یہہ مسلم ترمذی نے
ف ساتھ گناہ کی یعنی ساتھ ایسی چیز کی کہ اوسکے سبب سی گناہ مین پڑے جیسے کہ دعا کرے
یا اللہ خوب سی روپئے دے کہ ناچ رنگ مین خرچ کرون اور مانند اسکی ایسی دعا کرے کہ کمال بے ادبی ہے اور
ساتھ کاٹنے ناتی کی کہ فلانے ناتیدار سے جیسے بھائی سو جاوے اور مین سلوک کرون اوس سی اسکو تخصیص
بعد تعمیم کہتی ہین اسلیے کہ قطع رحم گناہ مین داخل تھا مگر جدا بیان کیا زیادتی اہتمام کی لیے کذا ذکرہ العلی
وَاَنْ لَّا یَدْعُوَ بِاَمْرٍ قَدْ فُرِغَ مِنْهُ مس ط اور یہہ کہ دعا کرے ساتھ اوس کام کی کہ تحقیق فراغت
کی گئی اوس سی نقل کی یہہ نسائی نے ف یعنی مثلاً لمبی قد والا دعا کرے کہ چھوٹا ہو جاؤن اور
سوا اسکی بہت سی چیزین ہین کذا ذکرہ العلی وَاَنْ لَّا یَعْتَدِیَ فِی الدُّعَاءِ بِاَنْ یَّدْعُوَ بِمُسْتَحِیْلٍ اَوْ
مَا فِیْ مَعْنَاهُ [illegible] اور یہہ کہ تجاوز نہ کری حد سی دعا مین ساتھ اسطرح کی کہ دعا کرے ساتھ محال کے
[illegible] ساتھ اوس چیز کی کہ ہیچ ہی محال ہے [illegible] نقل کیے یہہ بخاری نے ف یعنی
[illegible] ہو جاوی اور [illegible] جاوے [illegible] حیات ابدی مانگے

اور جوانی میں آنیکی دعا کرنی بھی قبیل محال اور بانی معنا کیسی ہی اسلیئی کہ تغیر ہونا ہر امر مقدر کا محال ہے
کذا ذکر العلی وَاَنْ لَا يَتَحَجَّرَ خ د س ق * اور یہہ کہ تنگ کری رحمت خدا کو نقل کی یہہ بخاری
ابوداؤد نسائی ابن ماجہ نی ف یعنی یون نہ کہی ای اللہ مجھکو بخش میری سوا کسیکو نہ بخش اس کہنی مین اللہ
کی رحمت مین تنگی کرنی ہوتی ہی کذا ذکر العلی وَاَنْ يَسْأَلَ حَاجَاتِهِ كُلَّهَا ت حب * اور
یہہ کہ مانگی خدا سی سب حاجتین اپنی نقل کیا یہہ ترمذی ابن حبان نی ف حدیث شریف مین آیا ہی کہ مانگی ایک تمہین
سی پروردگار اپنی سی تمام حاجتین اپنی یہانتک کہ مانگی اوس سی تسمہ جوتی اپنی کا جو ٹوٹ جاوی اور
نمک ہانڈی کا جو احتیاج ہووی اوسکی ایسا ذکر الفخر وَتَأْمِيْنُ الدَّاعِيْ وَالْمُسْتَمِعِ * خ م د
س * اور آمین کہنی دعا کرنی والی کی اور سننی والی کی یعنی پیچھی فراغ کی نقل کی یہہ بخاری مسلم ابوداؤد نسائی
ف حدیث روایت کی گئی ہی کہ نہین جمع ہوتی ایک گروہ کہ بعضی دعا کرین اور بعضی آمین کہین مگر قبول
کرتا ہی اللہ تعالی دعا اونکی کذا ذکر الفخر وَمَسْحُ وَجْهِهِ بِيَدَيْهِ بَعْدَ فَرَاغِهِ * د ت حب
ق مس * اور ملنا مونہہ اپنی کا ساتھہ دونون ہاتھون اپنی کی یعنی نہ ساتھہ ایک ہاتھہ کی مانند متکبرون
کی پیچھی فراغت پانی دعا کی نقل کی یہہ ابوداؤد ترمذی ابن حبان ابن ماجہ حاکم نی ف ہاتھہ پہیرنا مونہہ پر
مین اسلیئی کہ برکت قبولیت کی کہ ہاتھہ مین پہنچی ہی سو مونہہ پر پہونچی کہ اشرف اعضا ہی کذا ذکر الفخر وَاَنْ
لَا يَسْتَعْجِلَ بِاَنْ يَسْتَبْطِئَ الْاِجَابَةَ اَوْ يَقُوْلَ دَعَوْتُ فَلَمْ يُسْتَجَبْ لِيْ خ م د س
ق اور یہہ کہ نہ جلدی کری ساتھہ اس طرح کہ دیر جانی قبولیت کو یا کہی کہ دعا کی مین نی پس قبول نکی گئی
میری لیئی نقل کی یہہ بخاری مسلم ابوداؤد نسائی ابن ماجہ نی ف فرق دونون مین یہہ ہی کہ اول کہنا
مقام امید مین ہوا اور دوسرا مقام ناامیدی مین کذا ذکر العلی

آداب الذکر

... ذکر کی کہ لازم اور مستحب ہی رعایت اونکی وقت ذکر کی قَالَ الْعُلَمَاءُ يَنْبَغِيْ اَنْ
... مَوْضِعُ الَّذِيْ يَذْكُرُ اللهَ فِيْهِ نَظِيْفًا خَالِيًا ... یعنی عالمون حدیث کی نی لائق ہی ...

کہ ہووی جگہ جسمین ذکر کرتا ہی اللہ تعالی کو پاکیزہ خالی ف پاکیزہ ہو کوڑی کرکٹ میل کچیل سی [illegible]
سی باطن اور بدن کی پاکی چاہئی کہ اسمین تعظیم باری تعالی کی ہی اسی لئی مستحسن ہی کہ ذکر مکانون بزرگین
کری مانند مساجد وغیرہ کی بلکہ چاہئی کہ مجلس ذکر کو ساتہہ خوشبوئیونکی معطر رکہی کہ محل حضور ملائکہ کا
ہی اور خالی ہو ایسی چیزون سی کہ وسوسی ڈالین پس تنبیہ ہی اسپر کہ دل کہ گہر رب کا ہی طاہر ہو نجاست
محبت دنیا کی سی اور خالی ہو رہنی غیرون کیسی یعنی خطرہ ماسوا اللہ کا دلمین نہ آوی کذا ذکر العلی والفخر
وَاَنْ یَکُوْنَ الذَّاکِرُ عَلٰی اَکْمَلِ الصِّفَاتِ الْمُتَقَدِّمَۃِ اور یہہ کہ ہووی ذکر کرنی والا اوپر کامل تر صفتون
پہلی کی ف یعنی جو صفتین آداب دعا مین مذکور ہوئین مثل بچنی کے حرام سی اور طہارت اور اخلاص
اور باوضو ہونا اور دوزانو بیٹہنا وغیرہا کہ مناسب ذکر کی ہی اور کاملہ اسلئی لکہا کہ مرتبہ ذکر کا افضل ہی
وَلَذِکْرُ اللّٰہِ اَکْبَرُ یعنی ذکر اللہ کا بہت بڑا ہی کذا ذکر العلی وَاَنْ یَکُوْنَ فَمُہٗ نَظِیْفًا اور یہہ کہ ہووی موہنہ
اوسکا پاک ف نجاست حقیقی سی اور نجاست حکمی سی مانند جہوٹ اور غیبت اور تمام بری باتون سی
کذا ذکر العلی وَاِنْ کَانَ فِیْہِ تَغَیُّرٌ اَزَالَہٗ بِالسِّوَاکِ اور اگر ہووی موہنہ مین تغیر بسبب رہنی کی
کہانی سو بیکی دور کری اوسکو ساتہہ مسواک کی ف اور اگر تغیر دلمین ہو دور کری اوسکو ساتہہ توبہ
کی کذا ذکر العلی وَاِنْ کَانَ جَالِسًا فِیْ مَوْضِعٍ اِسْتَقْبَلَ الْقِبْلَۃَ اور اگر ہو بیٹہا کسی جگہہ متوجہ ہووی قبلہ کی
طرف ف اسمین اشارہ ہی کہ چلتی کو قبلہ کی طرف موہنہ کرنا شرط نہین اور چاہئی کہ ذکر کو موقوف
بیٹہنی پر نہ رکہی اور اوسکی یاد سی غافل نرہی خواہ کہڑا ہو یا بیٹہا ہوا اور اگر کہڑا ہو یا کروٹ سی لیٹا ہو یا جہت
لیٹا ہو تو بہی روبقبلہ ہووی کہ وارد ہوا ہی خَیْرُ الْمَجَالِسِ مَا اسْتُقْبِلَ بِہِ الْقِبْلَۃُ یعنی بہتر مجلس روبقبلہ ہی
کذا ذکر العلی مُتَخَشِّعًا مُتَذَلِّلًا بِسَکِیْنَۃٍ وَّوَقَارٍ فروتنی کرنی والا ہو یعنی دلسی ذلیل جانی [illegible]
یعنی فروتنی ظاہر ہو کری اگرچہ دونو باتین بتکلف حاصل ہون ساتہہ آہستگی اور خاطر جمعی کے
آنکہہ بند کرتی اسباب مین بڑا دخل رکہتی ہی کیونکہ اوس سے حواس ظاہری رک جاتی ہین اور وہ باعث

کہلی حواس باطن کا **بیت** چشم بند و لب بہ بند و گوش بند * گر نہ بینی نور حق بر ما بخند * کذا ذکر الفخر حضور
قلب اور ساتھہ حضور دل کی **ف** ذکر حضور دل سے افضل انواع ذکر کا ہی کہ مقصود ذکر سی حضور قلب ہی
ہی ساتھہ سب کی اگرچہ ذاکر غافل کو بہی ثواب ہوتا ہی ساتھہ تفاوت مرتبہ کی وَتَدَبَّرْ مَا تَذْكُرُ وَتَعَقَّلْ
مَعْنَاهُ فکر کرے اور تامل کرے اوس چیز مین کہ ذکر کرتا ہی یعنی الفاظ ذکر مین اور سمجھی معنی اوسکی فَاِنْ
جَهِلْتَ شَيْئًا يَتَبَيَّنُ مَعْنَاهُ پس اگر نہ جانی کچھہ یعنی جو متعلق لغت اور اعراب کی ہی تو تحقیق کرے معنی اوسکی
ف اسمین تنبیہ ہی اسپر کہ ذکر قلیل ساتھہ حضور کی بہتر ہی ذکر کثیر سی ساتھہ جہل اور سستی کی کذا ذکرا
وَلَا تَحْرِصْ عَلَى تَحْصِيلِ الْكَثْرَةِ بِالْعَجَلَةِ اور نہ حرص کرے اوپر حاصل کرنی بہت ذکر کی بسبب جلدی کی
ف کہ یہہ باعث ہوتا ہی ادائی ذکر کو ساتھہ غفلت کی اور یہہ خلاف مطلوب کی ہی اسلئی کہ غرض
حضور ہی ساتھہ محبوب کی کذا ذکر العلی فَلِذَلِكَ اسْتَحَبُّوا اَنْ يَمُدَّ صَوْتَهُ بِقَوْلِهِ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ پس
اسکی یعنی واسطی تدبر اور سمجھنی اور نہ حرص کرنی کی دوست رکھا ہی علمانی یہہ کہ دراز کرے آواز
اپنی ساتھہ قول لا اله الا الله کی **ف** دراز کرے آواز یعنی جہان مد جائز ہی مانند الف لا کی لیکن نہ زیادہ
کرے اوپر مقدار پانچ الف کی اور ... اوپر لفظ اله کی کہ وہم دلاتا ہی کفر کا پھر جانا چاہئی
کہ دراز کی ذکر سی چلانا نہیں ... چلانا منع ہی اور تصریح کی ہی بعضی علما ہمارے نی کہ آواز بلند کرنی
حرام ہی مسجد مین اگرچہ ساتھہ ذکر کی ہو کذا ذکر العلی وَكُلُّ ذِكْرٍ مَشْرُوعٍ وَاجِبًا كَانَ اَوْ مُسْتَحَبًّا
لَا يُعْتَدُّ بِشَيْءٍ مِنْهُ حَتّٰى يَتَلَفَّظَ بِهِ وَيُسْمِعَ نَفْسَهُ اور جو ذکر کہ حکم کیا گیا ہی ساتھہ اوسکی شرع مین
فرض ہو یا مستحب ہو نہین اعتبار کیا جاتا کچھہ اوس سی یہان تک کہ بولی ساتھہ اوسکی اور سنا دی نفس
ف یہہ تمام حکم بیچ اوس ذکر کی ہین کہ شارع نی حکم کیا ہی کہ پڑھا جاوی زبان سی
... نماز کی اور التحیات وغیرہما پس یہہ معنی نہین ہین کہ جو یاد کرے اللہ کو دلمین بغیر بولنی
زبان ... ہوتا ہی شرع مین معتبر اسلئی کہ ہمیشگی ذکر کی نہین متصور ہوتی بغیر دل کی بلکہ ذکر دل کا

افضل قسم ہی کہ وارد ہوا ہی خَيْرُ الذِّكْرِ الْخَفِيُّ وَخَيْرُ الرِّزْقِ مَا يَكْفِي یعنی بہتر ذکر ذکر خفی ہی اور بہتر رزق وہ
جو بقدر کفایت کی ہو کذا ذکرہ العلی وَأَفْضَلُ الذِّكْرِ الْقُرْآنُ إِلَّا فِيمَا شُرِعَ لِغَيْرِهِ اور بہترین ذکر
قرآن پڑھنا ہی مگر بیچ اوس جگہہ کی کہ مشروع ہی ذکر ساتھ غیر قرآن کی ف وہان قرآن پڑھنا
بہتر نہین مانند رکوع اور سجود کی کہ مشروع مین یہان تسبیحات پس اس جگہہ قرآن پڑھنا مکروہ ہی کذا ذکرہ
وَلَيْسَ فَضْلُ الذِّكْرِ مُنْحَصِرًا فِي التَّهْلِيلِ وَالتَّسْبِيحِ وَالتَّكْبِيرِ بَلْ كُلُّ مُطِيعٍ لِلّٰهِ تَعَالَى فِي عَمَلٍ
فَهُوَ ذَاكِرٌ اور نہین ہی فضیلت ذکر کی منحصر بیچ کہنی لا الہ الا اللہ کی اور سبحان اللہ کی اور اللہ اکبر کی بلکہ جو تابعدار
واسطی اللہ تعالی کی ہی کسی کام مین پس وہ ذکر کرنی والا ہی یعنی حکماً ف یہی مضمون سعید بن جبیر رحمہ اللہ نی نقل کیا ہی
باب ذکر کرنی مین یہان نسبت کہ کوئی اللہ ذکر آن سست کرو یا دکنی وقت گنا وہ کذا ذکرہ الحنفی والوا ذا
وَإِذَا وَاظَبَ الْعَبْدُ عَلَى الْأَذْكَارِ الْمَأْثُورَةِ عَنْهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَبَاحًا وَمَسَاءً وَفِي الْأَحْوَالِ
وَالْأَوْقَاتِ الْمُخْتَلِفَةِ لَيْلًا وَنَهَارًا كَانَ مِنَ الذَّاكِرِينَ اللّٰهَ تَعَالَى كَثِيرًا وَالذَّاكِرَاتِ کہا ہی
عالمون نی اور جب ہمیشگی کرتا ہی بندہ اوپر ذکرون کے کہ روایت کی گئی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی صبح کو اور شام کو
اور بیچ حالتون کی اور وقتون مختلف کی رات کو اور دن کو تو ہوتا ہی بہت ذکر کرنی والے مردون سی خدا تعالی کو
اور عورتون بہت ذکر کرنی والیون سی ف یعنی جس مرد وعورت نی ذکرون نقل کئی گئی پر ہمیشگی کی ہووے تو اوسکا
ذَاكِرِينَ اللّٰهَ كَثِيرًا وَالذَّاكِرَاتِ سی کہ فضیلت اوسکی پہلی گذری اور اللہ تعالی نی اونکی حق مین فرمایا أَعَدَّ اللّٰهُ
لَهُمْ مَغْفِرَةً وَأَجْرًا عَظِيمًا یعنی طیار کیا اللہ نی اونکی لیے بخشش اور اجر بڑا کذا ذکرہ العلی وَيَنْبَغِي لِمَنْ كَانَ لَهُ
وِرْدٌ فِي وَقْتٍ مِنْ لَيْلٍ أَوْ نَهَارٍ أَوْ عَقِبَ صَلَاةٍ أَوْ غَيْرِ ذَلِكَ فَفَاتَهُ أَنْ يَتَدَارَكَهُ
وَيَأْتِيَ بِهِ إِذَا أَمْكَنَهُ اور لائق ہی واسطی اوس شخص کے کہ ہوا اوسکی لیے وظیفہ بیچ ایک وقت کی رات کی
یا دن کی یا پیچھی نماز کی یا سوا اسکی لیکن ہفتہ مین یا مہینی مین یا سال مین پس فوت کری اوسکو لائق ہی یہ کہ ادا کری
تو لائق ہی کہ تدارک کری اوسکا اور ادا کری اوسکو جب کہ ممکن ہووے اوسکو ف یعنی قضا کری

حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جسکا وظیفہ شب کا فوت ہو تو درمیان نماز فجر کے اور ظہر کے ادا کر لے تو لکھا
جاتا ہے گویا کہ رات ہی کو پڑھا تھا کذا ذکر العلی وَلَا یُمِیلُهُ لِیَعْتَادَ الْمُلَازَمَةَ عَلَیْهِ وَلَا
یَتَهَاوَنَ فِی قَضَائِهِ ۔ اور نہ چھوڑے اوسکو بالکل تو کہ عادت پکڑے رہے ملازمت کی یعنی ہمیشہ اوسکے
حفظ کی وہ دے اور نہ سستی کرے بیچ قضا اوسکی کے اَوْقَاتُ الْاِجَابَةِ لَیْلَةُ الْقَدْرِ
ت س ق مص ۔ یہہ بیان ہے وقتوں قبولیت دعا کا یعنی ان وقتوں میں دعا بہت
قبول ہوتی ہے اونمیں سے ایک لیلۃ القدر ہے نقل کی یہہ ترمذی نسائی ابن ماجہ حاکم نے ف طبری نے
ایک قوم سے نقل کی ہے کہ اوس رات میں درخت سجدہ کرتے ہیں اور اوس شب میں بیدار رہنے کا بڑا
ثواب آیا ہے اور خفا یہہ ہے کہ معتبر جاگتے رہنا اکثر رات کا ہے یعنی آدہی رات سے زیادہ اور اگر سارے
رات جاگے اور موجب ملال اور خلل کا ادائے فرائض اور سنتوں مؤکدہ میں نہو تو افضل ہے
والا جسقدر کہ توفیق قیام کی پاوے مقصود حاصل ہے کذا ذکر الفخر وَیَوْمُ عَرَفَةَ ت
اور دن عرفہ کا یعنی نوین تاریخ ذیحجہ کی نقل کیے یہہ ترمذی نے وَشَهْرُ رَمَضَانَ مص ۔ اور مہینا
رمضان کا نقل کیا یہہ بزار نے وَلَیْلَةُ الْجُمُعَةِ ت مس ۔ اور رات جمعہ کی نقل کی یہہ ترمذی
حاکم نے وَیَوْمُ الْجُمُعَةِ ۔ د س ق حب مس ۔ اور دن جمعہ کا نقل کی یہہ ابو داود نسائی
ابن ماجہ ابن حبان حاکم نے وَنِصْفُ اللَّیْلِ ط ۔ اور آدہی رات نقل کی یہہ طبرانی نے اَلثَّانِیْ
اص ۔ آدہی رات اخیر نقل کی یہہ احمد ابو یعلی نے ف پس بسبب روایت اول کے ٹھیک آدہی
رات وقت قبولیت کا ہے اور بسبب دوسری روایت کے تمام نصف اخیر کذا ذکر الفخر وَثُلُثُ
اللَّیْلِ الْاَوَّلِ ۔ اص ۔ اور تہائی رات پہلی نقل کی یہہ احمد ابو یعلی نے وَثُلُثُ اللَّیْلِ الْاٰخِرِ
[illegible] رات اخیر نقل کی یہہ احمد نے ف حدیث شریف میں آیا ہے کہ ہر شب جب اخیر
[illegible] ہوتی ہے تو اللہ تعالی نزول فرماتا ہے آسمان دنیا پر یعنی ساتھ رحمت اور فضل کی تجلی

فرماتا ہی اور فرماتا ہی کہ کون ہی کہ سوال کری مجسی تو دون مین اوسکو اور کون ہی کہ بخشش چاہی بخشون مین
اسیطرح صبح تلک فرماتا ہی کذا ذکرہ الفخر وَنَحْوُهُ ۔ د ت س مس ط ۔ اور درمیان
تہائی رات آخر کا یعنی شروع چھٹی حصہ کا نقل کیا ہی ابوداؤد ترمذی نسائی حاکم طبرانی بزار نی وَ
وَقْتُ السَّحَرِ ۔ ع ۔ اور وقت سحر کا نقل کیے ہیں صحاح ستہ مین ف بعضون نی کہا کہ سحر کہتی ہین
اوسوقت کو کہ صبح کی پہلی ہی اور بعضون نی چھٹی حصہ آخر کو کہا ہی بعضی مشائخ نی فرمایا ہی کہ نمونہ نعمتون
بہشت کا کہ اللہ تعالی نی دنیا مین رکھا ہی وہ وقت ہی یعنی عجب لذت اہل اللہ پاتی ہین ۔ بیت
ہر گنج سعادت کہ خدا داد بحافظ ۔ از یمن دعای شب و ورد سحری بود ۔ کذا ذکرہ الفخر وَسَاعَةُ الْجُمُعَةِ
أَرْجَى ذٰلِكَ وَوَقْتُهَا مَا بَيْنَ أَنْ يَجْلِسَ الْإِمَامُ فِي الْخُطْبَةِ إِلَى أَنْ تُقْضَى الصَّلٰوةُ
م د ۔ اور ساعت جمعہ کی بہت امید والی ان وقتون کی ہی یعنی سب وقتون مین سی ساعت جمعہ مین
امید قوی ہی قبولیت کی اور وقت ساعت جمعہ کا ہی بیچ بیٹھنی امام کی ہی منبر پر خطبہ کی لئی تمام ہونی نماز تلک
نقل کیے ہیں مسلم ابوداؤد نی ف ظاہر یہہ ہی کہ مراد بیٹھنی امام کی سی بیٹھنا امام کا ہی اول شروع
خطبہ کی اور وہی وقت حرمت کلام کا ہی غیر امام کو کذا قال العلی اور طیبی نی بیٹھنی سی بیٹھنا درمیان دونون
خطبون کی مراد رکھا ہی اور ایک روایت مین ساعت جمعہ کی یہہ ہی وَمِنْ حِيْنَ تُقَامُ الصَّلٰوةُ إِلَى
السَّلَامِ مِنْهَا ۔ ت ق ۔ اور جسوقت سی کہ قائم کی جاوی نماز سلام تلک نماز سی نقل کی یہہ ترمذی
ابن ماجہ نی وَالدَّاعِيْ قَائِمٌ يُصَلِّيْ ۔ خ م س ق ۔ اور حال یہہ کہ دعا کرنی والا کھڑا ہوا نماز
پڑھتا ہو نقل کی یہہ بخاری مسلم نسائی ابن ماجہ نی ف ترجمہ سارے حدیث کا یون ہی کہ فرمایا رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ تحقیق جمعہ مین ایک ساعت ہی کہ نہین موافقت کرتا اوسکی مسلمان حال یہہ کہ
کہ وہ کھڑا ہوا نماز پڑھتا ہوا اللہ سی خیر مگر کہ دیتا ہی اوسکو اللہ اور اشارہ فرمایا دست مبارک سی کہ تقلیل
فرماتی تھی ساعت کی کذا قال العلی وَقِيْلَ بَعْدَ الْعَصْرِ إِلَى غُرُوْبِ الشَّمْسِ ۔ مو ت ۔ اور کہا

بعضون نی یہی عصر کی غروب آفتاب تک نقل کیے ہیں اور ترمذی نی وَقِيلَ آخِرُ سَاعَةٍ مِنْ
يَوْمِ الْجُمُعَةِ دس موطا دت س مـ اور کہا بعضون نی آخر ساعت دن
جمعہ کی نقل کی یہہ ابو داود نسائی نی مرفوعا اور موقوفا موطا مالک ابو داود ترمذی نسائی حاکم
نی وَقِيلَ بَعْدَ طُلُوعِ الْفَجْرِ قَبْلَ طُلُوعِ الشَّمْسِ وَقِيلَ بَعْدَ طُلُوعِ الشَّمْسِ اور کہا بعضون
بعد طلوع صبح صادق کی پہلی نکلنی آفتاب دن جمعہ کی اور کہا بعضون نی پیچھی نکلنی آفتاب کی وَذَهَبَ
أَبُو ذَرٍّ الْغِفَارِيُّ رض إِلَى أَنَّهَا بَعْدَ زَيْغِ الشَّمْسِ بِيَسِيرٍ إِلَى ذِرَاعٍ اور گئی ہین ابوذر
غفاری صحابی رض طرف اسکی کہ تحقیق وہ ساعت پیچھی ڈھلنی آفتاب کی ہی تھوڑا سا ایک ہاتھ تک قُلْتُ
وَالَّذِي أَعْتَقِدُهُ أَنَّهَا وَقْتُ قِرَاءَةِ الْإِمَامِ الْفَاتِحَةَ فِي صَلَاةِ الْجُمُعَةِ إِلَى
أَنْ يَقُولَ آمِينَ جَمْعًا بَيْنَ الْأَحَادِيثِ الَّتِي صَحَّتْ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
كَمَا بَيَّنْتُهُ فِي غَيْرِ هَذَا الْمَوْضِعِ کہا مصنف نی اور کہتا ہون مین وہ جو اعتقاد کرتا ہون
مین یہہ ہی کہ تحقیق وہ ساعت ہی وقت پڑہنی امام کی الحمد کو نماز جمعہ مین تا وقت کہنی امام کی آمین کو جمع کرنی کو
درمیان حدیثون کی وہ جو صحیح ہوئی ہین نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی جیسی کہ بیان کیا مینی اسکو
غیر اس جگہہ کی ف کہا فخر الدین رح نی کہ مصنف نی مشہبہ بین تین حدیثین روایت کی ہین اور
اونسی یہہ وقت ثابت کیا ہی اور کہا کہ مینی اور غیر میری نی جو کہ واقف ہوا ہی قول میری پر تجربہ کیا ہی
کہ دعا اسوقت مین قبول ہوتی ہی پہر مصنف واسطی ترجیح قول اول کی امام نووی سی تا سند لایا
اور کہا وَقَالَ النَّوَوِيُّ رَحِمَهُ اللهُ وَالصَّحِيحُ بَلِ الصَّوَابُ الَّذِي لَا يَجُوزُ غَيْرُهُ مَا
ثَبَتَ فِي صَحِيحِ مُسْلِمٍ مِنْ حَدِيثِ أَبِي مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ اور کہا ہی نووی رحمہ اللہ نی
[illegible] امر اور صحیح بلکہ بہتر اور مناسب ترکہ درست نہین ہی سوا اسکی وہ چیز ہی کہ ثابت
[illegible] حدیث ابی موسی اشعری سی ف کہ روایت کیا اسکو نبی صلی اللہ علیہ وسلم

بشبر
ایک بالشت

کہ تحقیق وہ ساعت نحس ہی زوال ہی یعنی جب بیٹھی امام کہ خطبہ کی لئی منبر پر جیسا کہ اوپر
مقابلی مین ضعیف کی ہی آخر الفجر کی بیچ مین خطا کی کذا ذکر العلی اور اعمال جمعہ کی
یہہ ہین کہ جماع کری بی بی اپنی سی اور لبین لواوی اور ناخون کتروادی اور نہادی اور خوشبو
لگاوی اور تیل ڈالی اور کنگھی کری ڈاڑھی مین اور جو کچھہ میسر ہو اللہ دیوی اور بعد زوال
کی حاضر ہووی مجلس مین قوم اپنی کی اور مشغول ذکر اور دعا مین رہی غروب تک کہ بسبب
صحیح قول کی ساعت قبولیت دعا کی یہی غروب کی ہی اور بعد نماز جمعہ کی ملاقات کری بھائی
مسلمانوں سی اور عیادت کری بیمار دن کی اور جنازہ پر حاضر ہووی اور زیارت قبور کی کری
اور مجلس نکاح مین حاضر ہو اور طلب علم اور طلب رزق کی کری ساتھہ کسب حلال کی
اور کہی ساعات بار شب جمعہ اور دن جمعہ مین اللّٰہم انت ربی لا الٰہ الا انت خلقتنی وانا عبدک
وابن امتک وفی قبضتک وناصیتی بیدک امسیت علی عہدک ووعدک ما استطعت اعوذ
بک من شر ما صنعت ابوء بنعمتک وابوء بذنبی فاغفرلی ذنوبی فانہ لا یغفر الذنوب الا انت
اور جو کوئی عادت کرتا ہی اوپر ترک جمعہ کی بغیر ضرورت کی لکھا جاتا ہی منافق اوس کتاب مین
کہ نہ محو کی جاتی ہی اور نہ بدلی جاتی ہی یعنی لوح محفوظ مین ومہر کر دیتا ہی اللہ تعالی اوپر دل
اوسکی کی اور نہین قبول کی جاتی ہی طاعت اور عبادت اوسکی اسیطرح ثابت ہوا احادیث
صحاح سی کذا فی وظائف النبی احوال الاجابۃ یہہ بیان ہی حال قبولیت
دعا کا ف حال وصف ہی دعا کرنی والی کا اور وقت ظرف ہی اسطرح دعا کرنی والا
کی پس ظاہر ہوا اس سی فرق درمیان اوقات الاجابۃ اور احوال الاجابۃ
کی کذا ذکر العلی عند النداء بالصلوۃ دمحمد نزدیک اذان کی نماز کی
نقل کی ہی ابو داود و حاکم نی ف فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی دو چیزین

ف ساعت اجابت

[illegible] کہ ایسی [illegible] اور [illegible] قرآن کی [illegible]

[illegible] قرآن و [illegible] ما ت مص حب ۃ

[illegible] کی ہیہ ابو داؤد ترمذی نسائی ابن حبان نی ف

کہا ہی ایسا شافع ہی لہ زیادۃ ترمذی نی کہ عرض کیا صحابہ نی پس کیا کہین ہم یا رسول اللہ

یعنی اذان اور تکبیر کی درمیان مین فرمایا سَلُوا اللّٰہَ العَافِیَۃَ فِی الدُّنْیَا وَالآخِرَۃِ یعنی مانگو اللہ تعالی

عافیت دنیا اور آخرت مین اور عام ہی کہ دعا متصل اذان کی کری یا فاصلہ سی مگر بہتر یہی ہی کہ

متصل ہو کذا ذکرہ العلی فی الحرز ح وَبَعْدَ الْحَیْعَلَتَیْنِ لِمَنْ نَزَلَ بِہٖ کَرْبٌ اَوْ شِدَّۃٌ

مس مـ اور بعد حی علی الصلوۃ حی علی الفلاح کی واسطی اوس شخص کی کہ اوتری اوس پر

غم یا سختی نقل کی ہیہ حاکم نی ف کرب کہتی ہین فکر اور غم سخت کو اور شدت کہتی ہین عذاب

اور سختی کو اور احتمال رکہتا ہی کہ اوس شک راوی کا ہووی یعنی حضرت نی لفظ کرب کا فرمایا

یا شدت کا کذا ذکرہ العلی وَعِنْدَ الصَّفِّ فِی سَبِیْلِ اللّٰہِ حب ط مو طا

اور نزدیک صف جنگ کی اللہ کی راہ مین یعنی جہاد مین نقل کی ہیہ ابن حبان طبرانی نی

مرفوعا اور موقوفا موطا مین وَعِنْدَ الْتِحَامِ الْحَرْبِ بَعْضُہُمْ بَعْضًا د اور نزدیک

ملنی لڑائی والون کی بعضی اونکی بعضون کو نقل کی ہیہ ابو داود نی ف یعنی جب مسلمان

کافرون پر حملہ کر کر ملجاوین اور زخم پر زخم لگنی لگین وَدُبُرَ الصَّلٰوۃِ الْمَکْتُوْبَاتِ

ت مس مـ اور پیچہا نمازون فرض کی نقل کی ہیہ ترمذی نسائی نی ف کیونکہ وہ

افضل وقت ہی اوس مین بہت امید قبولیت کی ہی اور یہہ وقت متصل فرض کی ہی

[illegible] کی اور ذکر ماثور کی مراد کہین امید ہی کہ یہی حکم ہو [illegible]

[illegible] س مـ اور بیچ سجدہ کی نقل کی ہیہ مسلم ابو داود نسائی

ف فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہ بیچ حالت سجود کی بندہ پروردگار اپنی سے بہت نزدیک ہوتا ہے
پس اس وقت میں بہت دعا کرو کذا ذکرہ العلی وَعَقِیْبَ تِلَاوَةِ الْقُرْآنِ ت اور پیچھے پڑھنے قرآن کے
نقل کیے یہہ ترمذی نے وَلَا سِیَّمَا الْخَتْمِ ط مو مص اور خصوصاً پیچھے ختم قرآن کے یعنی اس وقت میں
بہت امید قبولیت کی ہی نقل کی یہہ طبرانی نے مرفوعاً اور موقوفاً ابن ابی شیبہ نے وَخُصُوْصًا مِنَ الْقَارِی
ت ط خصوصاً پڑہنی والی سے یعنی دعا اوسکی بہت قبولیت رکہتی ہے سننی والی سے نقل کیے یہہ ترمذی
طبرانی نے وَعِنْدَ شُرْبِ مَاءِ زَمْزَمَ مس اور نزدیک پینے پانی زمزم کی نقل کی یہہ حاکم نے
وَالْحُضُوْرِ عِنْدَ الْمَیِّتِ م عه اور نزدیک حاضر ہونے کی پاس موتی کی یعنی قریب المرگ کی
یا مردیکی نقل کیے یہہ مسلم نے اور چاروں نے ف اسلیے کہ ملائکہ آمین کہتے ہیں اور یہہ ترجمہ اوسکا ہے
کہ لفظ حضور کو زیر پڑہیں اور جب پیش پڑہیں تو معنی یہہ ہونگی کہ جملہ احوال اجابت سے حالت حضور کی
ہی اور قوی روایت پیش کی ہی اور اصطلاح اعراب اور معنی لفظ صیاح اور اجتماع کی ہیں کذا ذکرہ العلی
وَصِیَاحِ الدِّیَکَةِ خ م ت س اور نزدیک آواز مرغوں کی نقل کی یہہ بخاری مسلم
ترمذی نسائی نے ف فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جب سنو آواز مرغ کی پس مانگو اللہ تعالی سے
زیادتی کرم اوسکی کہ وہ مرغ دیکہتا ہے فرشتہ کو کذا ذکرہ العلی وَاجْتِمَاعِ الْمُسْلِمِیْنَ ع اور
نزدیک جمع ہونے مسلمانوں کی نقل کی یہہ صحاح ستہ میں ف جس جگہہ اجتماع زیادہ ہو مثل جمعہ
اور عیدین اور عرفہ کی امید قبولیت کی زیادہ ہے کذا ذکرہ العلی وَفِیْ مَجَالِسِ الذِّکْرِ خ م ت
اور مجلسوں ذکر میں نقل کیے یہہ بخاری مسلم ترمذی نے ف اسمیں داخل ہیں مجلسیں علم کی اور تلاوت کے
کذا ذکرہ العلی وَعِنْدَ قَوْلِ الْاِمَامِ وَلَا الضَّآلِّیْنَ م د س ق اور نزدیک کہنے
امام کی ولا الضالین یعنی اسوقت بہی فرشتے آمین کہتے ہیں نقل کی یہہ مسلم ابوداود نسائی ابن ماجہ نے
وَعِنْدَ تَغْمِیْضِ الْمَیِّتِ م د س ق اور نزدیک آنکہہ بند کرنے میت کی یعنی بعد

جابن ملقینی کی نقل کی ہیہ مسلم ابوداود ونسائی ابن ماجہ نی وَعِنْدَ اِقَامَةِ الصَّلٰوةِ ط مص اوسکے نزدیک تکبیر نماز کے
نقل کی ہیہ طبرانی وابن مردویہ نی وَعِنْدَ نُزُوْلِ الْغَيْثِ د ط اور نزدیک برسنی مینہ کی نقل کیے ہیہ
ابوداود وطبرانی ابن مردویہ نی وَرَوَاہُ الشَّافِعِيُّ فِي الْاُمِّ مُرْسَلًا وَقَالَ حَفِظْتُ عَنْ غَيْرِ وَاحِدٍ
طَلَبَ الْاِجَابَةِ عِنْدَہٗ ﴿ روایت کیا اسکو شافعی نی بیچ کتاب ام کی بطریق ارسال کی اور کہا کہ تحقیق یاد رکہتا ہون
مین بہت علماء متقدمین سی پانا قبولیت کا نزدیک اوترنی مینہ کی قُلْتُ وَعِنْدَ رُؤْيَةِ الْكَعْبَةِ ط کہا مصنف نے
کہتا ہون مین اور نزدیک دیکہنی کعبہ کی نقل کی یہہ طبرانی نی ف جو دعا چاہی سو کری اور بعضون نی کہا ہی
یہہ پڑہی رَبَّنَا اٰتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَّفِي الْاٰخِرَةِ حَسَنَةً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ کہ دعای جامع ہی کذا ذکر العلی وَبَيْنَ الْجَلَالَتَيْنِ
فِي الْاَنْعَامِ حَفِظْنَا ذٰلِكَ مُجَرَّبًا عَنْ غَيْرِ وَاحِدٍ مِّنْ اَهْلِ الْعِلْمِ وَنَصَّ عَلَيْهِ الْحَافِظُ
عَبْدُ الرَّزَّاقِ الرَّسْعَنِيُّ فِي تَفْسِيْرِہٖ عَنِ الشَّيْخِ الْعِمَادِ الْمَقْدِسِيِّ ﴿ اور درمیان دو نام بزرگ
اللہ تعالی کی سورہ انعام مین یاد رکہتی ہین ہم اسکو مجرب بہت عالمون سی اور صریح بیان کیا اسپر
یعنی اسپر کہ دعا جلالتین مین قبول ہوتی ہی حافظ عبد الرزاق رسعنی نی تفسیر اپنی مین شیخ عماد
مقدسی سی ف نام اللہ تعالی کا سورہ انعام مین دو بار ایک جا ہی مذکور ہوا ہی اس آیت مین
مِثْلَ مَا اُوْتِيَ رُسُلُ اللّٰهِ اَللّٰهُ اَعْلَمُ حَيْثُ يَجْعَلُ رِسَالَتَهٗ ﴿ پس بعد رسل اللہ کی محل قبولیت کا ہی اور حافظ
سی مراد حافظ حدیث ہی حافظ حدیث وہ ہی کہ لاکہہ حدیثین مع متن وسند کی جانتا ہو کذا ذکر الفخر
اَمَاكِنُ الْاِجَابَةِ فَكَالْمَوَاضِعِ الشَّرِيْفَةِ ﴿ مکان قبولیت دعا کی پس مکان بزرگ
ہین یعنی مانند مسجد وغیرہ کی ف کاف فکالمواضع کا زائد ہی یعنی جہان کی قبولیت روایت کی گئی ہی
وہ مکان بزرگ ہین جیسا کہ یون تہا کہتا مصنف ہی المواضع الشریفۃ کذا قال العلی قَالَ الْحَسَنُ الْبَصْرِيُّ
فِي رِسَالَتِهٖ اِلٰى اَهْلِ مَكَّةَ اِنَّ الدُّعَاءَ يُسْتَجَابُ هُنَالِكَ فِي خَمْسَةَ عَشَرَ مَوْضِعًا
کہا حسن بصری نی بیچ رسالہ اپنی کی کہ بہیجا تہا طرف اہل مکہ کی تحقیق دعا قبول کی جاتی ہی اس جگہ

مکان اجابت

پندرہ جگہ کی ف جب حضرت حسن بصری نے مکہ سے کوچ کرنے لگے طرف بصرہ کی تو نامہ لکھا اہل مکہ کو اور
وہ حدیثیں لکھیں کہ وارد ہیں فضیلت میں مکے کی اور یہہ بھی لکھا کہ ان ...
کیا ہے بلکہ بعضے مواضع مذکور کئے ہیں سوا اسکے اور بعض میں شامل کئے ہیں پانی ...
ح فِي الطَّوَافِ وَعِنْدَ الْمُلْتَزَمِ بیچ جگہ طواف کی یعنی جسکو مطاف ... کہتے ہیں وہاں
دعا قبول ہوتی ہے اور نزدیک ملتزم کے ف ملتزم اوس جگہ کو کہتے ہیں کہ درمیان دروازہ کعبہ کے
اور حجر اسود کے ہے لوگ وہاں چمٹتے ہیں واسطے تبرک کے اس لئے ملتزم نام رکھا گیا مقدار اوسکی اتنی ہے کہ ایک
ہاتھ حجر اسود پر رکھیں تو دوسرا ہاتھ دروازہ کعبہ تک پہونچے کذا ذکرہ الفخر وَتَحْتَ الْمِيزَابِ وَفِي الْبَيْتِ
وَعِنْدَ زَمْزَمَ اور نیچے پرنالہ کعبہ کے اور اندر کعبہ کے اور نزدیک زمزم کے ف یعنی وقت کھڑے ہونے
کے قریب چاہ زمزم کے یا وقت پینے پانی اوسکے کذا ذکرہ العلی وَعَلَى الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ وَفِي الْمَسْعَى وَ
خَلْفَ الْمَقَامِ وَفِي عَرَفَاتٍ وَفِي الْمُزْدَلِفَةِ وَفِي مِنًى وَعِنْدَ الْجَمَرَاتِ الثَّلَاثِ اور صفا
اور مروہ پر اور بیچ جگہ دوڑنے کی درمیان صفا مروے کے اور پیچھے مقام ابراہیم کے یعنی بعد ادا کرنے دو رکعت
طواف کی اور عرفات میں یعنے دن عرفہ کے حالت احرام میں پیچھے زوال سے صبح تک اور مزدلفہ میں یعنی عید کے
رات میں آفتاب کے نکلنے سے پہلے تلک اور منی میں اور نزدیک جمرات تین کے یعنی وقت رمی کے ف
ظاہر یہہ ہے کہ تمام منی محل قبولیت کا ہے اسلئے کہ مکان حاجیوں کا ہے خصوصا وقت عبادت کے مسجد خیف میں
اور ملتزم میں یوں دعا کرے کہ بعد طواف کے پردہ کعبہ کا پکڑے اور رخسارہ اور موہنہ اپنا اور سینہ رکھے اور
تمام بدن اوس سے لگا دے اور یہہ پڑہے اَللّٰهُمَّ إِنِّي وَقَفْتُ بِبَابِكَ وَالْتَزَمْتُ بِأَعْتَابِكَ أَرْجُو رَحْمَتَكَ وَأَخْشَى مِنْ عَذَابِكَ
اَللّٰهُمَّ حَرِّمْ شَعْرِي وَجَسَدِي عَلَى النَّارِ کذا ذکرہ العلی قُلْتُ وَإِنْ لَمْ يُجَبِ الدُّعَاءُ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَفِي أَيِّ مَوْضِعٍ عَلَى أَنَّا قَدْ جَرَّبْنَا فِي اسْتِجَابَةِ الدُّعَاءِ ...
حدیثا مسلسلا میں ... اہل مکہ کے کہا مصنف نے کتاب حصن میں اور ...

[illegible] علیہ وسلم [illegible] میں قبول کیجاوی یعنی [illegible] کہ وہ افضل جگہون زمین کی ہی

[illegible] الحجر الاسود [illegible] ہم روایت کی ہی ہین صحیح قبولیت دعا کی ملتزم مین حدیث مسلسل طریق اول کہہ

سی **ف** حدیث مسلسل قسم حدیث کی ہی کہ [illegible] اسنادکی وقت روایت کی ایک حالت پر

[illegible] جیسی کہ سوگند کہانی وقت روایت کی وغیر ذلک کذا ذکر العلی اور مضمون حدیث کا یہہ ہی کہ ابن

عباس نی روایت کی کہ سنا مینی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرماتی تہی ملتزم ایک جگہہ ہی کہ مقبول ہوتی

ہی اوسمین دعا دعا نہین کرتا ہی اوسمین کوئی بندہ مگر کہ قبول کرتا ہی اللہ تعالی دعا اوسکی اور کہا ہر راوی نی

راویون اس حدیث سی مصنف تک وقت روایت کی کہ قسم ہی خدا کی دعا نہ کی مینی اللہ تعالی سی ہرگز

مگر کہ قبول کیے اللہ تعالی نی دعا میری کذا ذکر الفخر اَلَّذِیْنَ یُسْتَجَابُ دُعَائُہُمْ یہہ بیان ہی اون لوگون کا

کہ قبول کیجاتی ہی دعا اونکی یعنی اکثر مقبول ہی ہوتی ہی اَلْمُضْطَرُّ خ م د یہہ اون میں سی ایک ہی جسکو

نقل کیا ہی بخاری مسلم ابو داود نی **ف** یعنی غم زدہ مصیبت رسیدہ کہ اوسکو کوئی وسیلہ سوای اللہ

تعالی کی نہوومی شیخ داود یمانی رح ایک بیمار کی عیادت کو گئی کہ وہ مطلق امید حیات کی نہ رکہتا تہا اوس نی

کہا ای شیخ دعا کرو میری شفا کی لیی شیخ نی فرمایا کہ تو دعا کر کہ مضطر ہی تو اور دروازی قبولیت کی مضطر

کی دعا کی لئی کہلی ہین کیونکہ نیاز اوسکا زیادہ ہی اور اللہ تعالی نیاز بیچارون کو دوست رکہتا ہی کذا ذکر الفخر

وَالْمَظْلُوْمُ ص ع یہہ اور مظلوم نقل کیے یہہ صحاح ستہ مین **ف** روایت کی ابو ہریرہ نی تین آدمی

ہین کہ رد نہین کیجاتی دعا اونکی ایک اونمین سی مظلوم ہی اوٹہاتا ہی اللہ تعالی دعا مظلوم کی اوپر ابر کے

او قبول کرتا ہی اور کہولی جاتی ہین اوسکی لیی دروازی آسمان کے اور فرماتا ہی اللہ تعالی قسم ہی مجہی اپنی

[illegible] ون کا مین بتری اگرچہ بعد ایک مدت کی ہو کذا ذکر الفخر اور روایت کی ابن عمر نی کہ بچو تم

[illegible] ماسی کہ وہ چڑہتی ہی آسمان کو گویا کہ وہ ایک شعلہ ہی کذا ذکر العلی وَاِنْ کَانَ

[illegible] عَاصِیًا ص یہہ اور اگرچہ ہووی مظلوم گنہگار نقل کیے یہہ احمد بزار ابن ابی شیبہ نی وکو کا

كَافِرًا * حب ا * اور اگرچہ ہووی مظلوم کافر نقل کیے یہہ ابن حبان احمد نی **ف** اختلاف کیا ہے
علماء حنفیہ نی کہ دعا کافر کی قبول ہوتی ہی یا نہین فتوی اسپر ہی کہ قبول ہوتی ہی جیسیکہ ذکر کیا برجندی
نی اور تحقیق یہہ ہی کہ دنیا مین حالت اضطرار مین کفار کی بھی دعا قبول ہوتی ہی اور قول سبحانہ کا وَمَا دُعَاءُ الْكَافِرِينَ
اِلَّا فِي ضَلَالٍ بیان ہی حال آخرت کا کہ وہان بہت چلاوینگی کوئی نہین سنیگا کذا ذکرہ العلی وَالْوَالِدُ
د ت ق * اور باپ نقل کی یہہ ابوداود ترمذی ابن ماجہ نی **ف** یعنی باپ کہ بیٹی کی حق مین
دعا کری بری ہو یا اچھی قبول ہوتی ہی اور ماکی دعا کا بھی یہی حکم ہی روایت کی دیلمی نی مسند فردوس مین
کہ دعا باپ کی اپنی بیٹی کی لئی مانند دعا نبی کی ہی امت اپنی کی لئی لفظ حدیث کی یہہ ہین دُعَاءُ الْوَالِدِ لِوَلَدِهٖ
كَدُعَاءِ النَّبِيِّ لِأُمَّتِهٖ كذا ذكره العلي وَالْإِمَامُ الْعَادِلُ * ت ق حب * اور بادشاہ عدل
کرنی والا کہ حق اللہ کا اور بندون کا ادا کری نقل کی یہہ ترمذی ابن ماجہ ابن حبان نی وَالرَّجُلُ الصَّالِحُ
خ م ق * اور آدمی نیکبخت نقل کی یہہ بخاری مسلم ابن ماجہ نی **ف** بندہ صالح وہ ہی کہ حق بندگی
کی اوس طرح ادا کری جیسیکہ فرمایا ہی اور استقامت کری اوسپر کذا ذکرہ الفخر وَالْوَلَدُ الْبَارُّ
بِوَالِدَيْهِ * ہ * اور بیٹا سلوک کرنی والا ساتھہ ماباپ اپنی کی نقل کی یہہ مسلم نی **ف**
یہہ ہی کہ سلوک کری اونسی اور حق اونکا ادا کری اور رضا اونکی طلب کری کذا ذکرہ الفخر وَالْمُسَافِرُ
د م ق * اور مسافر نقل کی یہہ ابوداود بزار ابن ماجہ نی **ف** یعنی مسافر اللہ کی راہ کا مثل حج
اور جہاد اور طلب علم کی اور احتمال ہی کہ مطلق مسافر مراد ہو کذا ذکرہ العلی وَالصَّائِمُ حِينَ
يُفْطِرُ * ت ق حب * اور روزہ دار جسوقت افطار کری نقل کی یہہ ترمذی ابن ماجہ ابن حبان
نی **ف** یعنی افطار کی پہلی کہ وقت تضرع اور انکسار کا ہی اور اگر بعد افطار کی مراد رکھین
تو بھی جائز ہی کذا ذکرہ الفخر وَالْمُسْلِمُ لِأَخِيهِ بِظَهْرِ الْغَيْبِ * م د مص * اور مسلمان
کہ دعا کری بھائی مسلمان اپنی کی لئی پیٹھ پیچھی نقل کی یہہ مسلم ابوداود ابن ابی شیبہ نی **ف**

اس لئے ان فضائل و قتی ہی پیاسی اور اگر اوسکی سامنی بہی دعا کری اسطرح کہ اوسکو خبر نہو داخل غائبانہ
کی ہی فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ دعا مسلمان کی بہائی اپنی کی لئی غائبانہ مستجاب ہی
نزدیک سر دعا کرنی والی کی ایک فرشتہ متعین ہی جب دعا کرتا ہی یہہ بہائی اپنی کی لئی ساتہہ نیکی کی تو کہتا ہے
فرشتہ آمین اور تیرے لئی بہی حاصل ہو مانند اسکی کذا ذکرہ الجزری وَالْمُسْلِمِ مَا لَمْ يَدْعُ بِظُلْمٍ اَوْ قَطِيْعَةِ رَحِمٍ
اَوْ يَقُوْلُ دَعَوْتُ فَلَمْ اُسْتَجَبْ مص اور مسلمان جب تلک کہ نہ دعا کری ساتہہ ارادہ ظلم کی کسی پر یا
کاٹنی ناتی کی یا جب تلک کہ نہ کہی دعا کی مینی پس نہ قبولیت کیا گیا مین نقل کی یہہ ابن ابی شیبہ نی ف نہی مسلمانی
دعا مقبول ہوتی ہی جب تلک ظلم کی لئی اور قطع رحم کی لئی نہ کری یا جب تلک کہ نہ کہی دعا کی مینی نے قبول کی گئی
جب یہہ کہتا ہی نہین قبول ہوتی کذا ذکرہ العلی اِنَّ لِلّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ عُتَقَاءَ فِيْ كُلِّ يَوْمٍ وَلَيْلَةٍ لِكُلِّ
عَبْدٍ مِنْهُمْ دَعْوَةٌ مُسْتَجَابَةٌ بز تحقیق واسطی اللہ غالب اور بزرگ کی بندی آزاد ہین یعنی دوزخ کے
آگ سی ہر دن اور ہر رات مین واسطی ہر بندی کی اونہین سی ایک دعا مقبول ہی نقل کی یہہ احمد نی وَاسْمُ
اللّٰهِ تَعَالٰى الْاَعْظَمُ الَّذِيْ اِذَا دُعِيَ بِهٖ اَجَابَ وَاِذَا سُئِلَ بِهٖ اَعْطٰى لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ
سُبْحَانَكَ اِنِّيْ كُنْتُ مِنَ الظَّالِمِيْنَ مس اور نام اللہ برتر کا بہت بڑا وہ جو جب دعا کیا جاتا ہے
اللہ ساتہہ اوسکی قبول کرتا ہی یعنی اکثر مقبول ہوتی ہی یا جب شرطین دعا کی پائی جاوین اور جب مانگا جاتا ہے ساتہہ
اوسکی دیتا ہی اس آیت مین ہی نہین کوئی معبود مگر تو پاکی ہے تجکو تحقیق مین ہون ظلم کرنی والون مین سے نقل کی
یہہ حاکم نی ف جب حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی فضیلت اسکی بیان فرمائی تو یہہ بہی فرمایا کہ دعا یونس
علیہ السلام کی یہی آیت تہی ایک شخص نی عرض کیا کہ آیا واسطی یونس ہی کی تہی خاصتہً یا سب مومنون کی لئی فرمایا
کیا نہین سنتے تم قول اللہ تعالی کا فَنَجَّيْنَاهُ مِنَ الْغَمِّ وَكَذٰلِكَ نُنْجِي الْمُؤْمِنِيْنَ بز یعنی یونس کو نجات
دی ہمنی اور اسیطرح نجات دیتی ہین ہم مومنون کو اور ظاہر یہہ ہی کہ اسم اعظم اسماء الٰہی مین پوشیدہ ہی مثل
لیلۃ القدر کی لیکن جمہور کہتی ہین کہ اسم اعظم لفظ اللہ کا ہی لیکن قطب ربانی سید عبدالقادر جیلانی نی فرمایا

ہو شرط اسکی کہ اللہ کی تو اور نہ ہو تیری دلمیں سوا اوسکی کوئی جب تاثیر اسکی ہوگی اور حضرت امام زین العابدین رضی
نے سوال کیا رب العزت سے کہ تعلیم کرے اوسکو اسم اعظم پس دیکھا اللہ تعالیٰ کو خواب میں کہ اسم اعظم یہہ ہے *
ہو اللہ الذی لا الہ الا ہو رب العرش العظیم * اور بہت سے قول اولیاء اللہ کے اسمیں وارد
ہوئے ہیں چنانچہ جلال الدین سیوطی نے رسالہ علحدہ اسکی تحقیق میں تصنیف کیا ہے بسبب خوف درازگی کتاب کے
اسپر کفایت کرتا ہوں کہ بعضے محققین نے لکھا ہے کہ یہہ دعا جامع سب اقوال کے ہے یعنی اسمیں سب اسم اعظم کہ
بزرگوں نے نقل کیے ہیں آجاتے ہیں اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ بِاَنَّ لَکَ الْحَمْدُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ یَا حَنَّانُ یَا مَنَّانُ یَا بَدِیْعَ
السَّمٰوَاتِ وَالْاَرْضِ یَا ذَا الْجَلَالِ وَالْاِکْرَامِ یَا خَیْرَ الْوَارِثِیْنَ یَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِیْنَ یَا سَمِیْعَ الدُّعَاءِ یَا اَللّٰهُ
یَا اَللّٰهُ یَا اَللّٰهُ یَا عَالِمُ یَا سَمِیْعُ یَا عَلِیْمُ یَا حَلِیْمُ یَا مَالِکَ الْمُلْکِ یَا مَلِکُ یَا سَلَامُ یَا حَقُّ یَا قَدِیْمُ
یَا قَائِمُ یَا غَنِیُّ یَا مُحِیْطُ یَا حَکِیْمُ یَا عَلِیُّ یَا قَاهِرُ یَا رَحْمٰنُ یَا رَحِیْمُ یَا سَرِیْعُ یَا کَرِیْمُ یَا مُخْفِیْ یَا مُعْطِیْ یَا مَانِعُ
یَا مُحْیِیْ یَا مُقْسِطُ یَا حَیُّ وَیَا قَیُّوْمُ یَا اَحَدُ یَا صَمَدُ یَا رَبِّ یَا رَبِّ یَا رَبِّ یَا رَبِّ یَا رَبِّ یَا وَهَّابُ
یَا غَفَّارُ یَا قَرِیْبُ یَا لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ سُبْحَانَکَ اِنِّیْ کُنْتُ مِنَ الظَّالِمِیْنَ اَنْتَ حَسْبِیْ وَنِعْمَ الْوَکِیْلُ *
کذا ذکر العلی والفرج وَاسْمُ اللّٰهِ تَعَالٰی الْاَعْظَمُ الَّذِیْ اِذَا سُئِلَ بِهٖ اَعْطٰی وَاِذَا دُعِیَ بِهٖ اَجَابَ
اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ بِاَنِّیْ اَشْهَدُ اَنَّکَ اَنْتَ اللّٰهُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ الْاَحَدُ الصَّمَدُ
الَّذِیْ لَمْ یَلِدْ وَلَمْ یُوْلَدْ وَلَمْ یَکُنْ لَّهٗ کُفُوًا اَحَدٌ * عہ حب مس ا * اور نام اللہ
برتر کا بڑا وہ جو جب مانگا جاوے اللہ ساتھ اوسکے دیتا ہے اور جب دعا کیا جاوے ساتھ اوسکے قبول
کرتا ہے اس دعا میں ہے یا اللہ تحقیق میں مانگتا ہوں تجھسے مطلب اپنا اور مقصود اپنا بوسیلہ اسکے کہ
میں گواہی دیتا ہوں یعنی یقین کرتا ہوں کہ تحقیق تو ہی ہے اللہ نہیں کوئی معبود مگر تو ایک اور بے پروا ایسا
کہ نہیں جنا اور نہ جنا گیا اور نہیں اوسکا ہمسر کوئی نقل کیے یہہ چاروں نے اور ابن حبان حاکم احمد نے
اور لفظ الاعظم کا شروع حدیث میں فقط ابن ابی شیبہ نے روایت کیا ہے اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ بِاَنَّکَ اَنْتَ

اللّٰہ الاحد الصمد الی آخرہ ۔ مص ۔ یا اسم اعظم یون آیا ہی یا اللہ تحقیق مین مانگتا ہون
تجھسی بوسیلا اسکی کہ تو ہی ہی اللہ تنہا بی پروا آخر تک یعنی باقی الفاظ مثل پہلی روایت کی ہین
نقل کی یہہ ابن ابی شیبہ نی ۔ واسم اللہ تعالی العظیم الاعظم الذی اذا دعی
بہ اجاب واذا سئل بہ اعطی اللھم انی اسئلک بان لک الحمد لا الہ
الا انت وحدک لا شریک لک الحنان المنان بدیع السموات والارض یا
ذا الجلال والاکرام ۔ عہ حب مس امص ۔ اور نام اللہ برتر کا بڑا بہت بڑا وہ ہی
جب دعا کیا جاوی اسکیساتھہ اسکو قبول کرتا ہی اور جب مانگا جاوی ساتھہ اسکی دیتا ہی اس
دعا مین ہی یا اللہ تحقیق مین مانگتا ہون تجھسی بوسیلا اسکی کہ تیری لئی ہی سب تعریف نہین
کوئی معبود مگر تو ایک ہی تو نہین کوئی شریک تیرا تو مہربان ہی بہت دینی والا احسان کرنی والا آسمانو
اور زمین کا ای صاحب بزرگی اور بخشش کی نقل کی یہہ چارون نی اور ابن حبان حاکم احمد ابن ابی شیبہ
نی اور احمد اور ابن ابی شیبہ کی روایت مین لفظ الاعظم کا ہی اور باقیون کی روایت مین لفظ
العظیم کا اور وحدک لا شریک لک فقط ابن ماجہ کی روایت مین آیا ہی اور لفظ الحنان کا ابن
حبان کی روایت مین اسی لئی رموز انکی اوپر لکھنی چاہیئن اور ایک روایت مین پہلی دعا مین یہہ زیادہ
آیا ہی یا حی یا قیوم ۔ عہ حب مس ا ۔ ای زندہ ای تدبیر کرنی والی حیات کی نقل کی یہہ
چارون نی اور ابن حبان حاکم احمد نی ۔ واسم اللہ تعالی الاعظم فی ہاتین الآیتین والٰھکم الٰہ واحد
لا الٰہ الا ھو الرحمن الرحیم وفاتحۃ آل عمران الم اللہ لا الٰہ الا ھو الحی
القیوم ۔ د ت ق مص ۔ اور نام اللہ برتر کا بڑا ان دو آیتون مین ہی
ایک ... معبود تمہارا معبود ایک ہی نہین کوئی معبود مگر وہی بخشش ... دوسری
آیت ... آل عمران کی ہی کہ وہ ہی اللہ نہین کوئی معبود ...

کرنی والا جہان کا نقل کی یہہ ابو داؤد ترمذی ابن ماجہ ابن ابی شیبہ نی وَاسْمُ اللّٰهِ تَعَالَى الْأَعْظَمُ
فِي ثَلَاثِ سُوَرٍ الْبَقَرَةِ وَآلِ عِمْرَانَ وَطٰهٰ مس اور نام اللہ برتر کا یہہ تین سورتون مین
ہی سورہ بقرہ مین اور آل عمران مین اور طٰہٰ مین نقل کی یہہ حاکم نی قَالَ الْقَاسِمُ فَالْتَمَسْتُهَا
فَوَجَدْتُهَا أَنَّهُ الْحَيُّ الْقَيُّومُ قُلْتُ وَعِنْدِي أَنَّهُ اللّٰهُ لَا إِلٰهَ إِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّومُ
جَمْعًا بَيْنَ الْحَدِيثَيْنِ کہا قاسم نی کہ راوی اس حدیث کا ہی پس ڈہونڈہا مینی ان سورتون کو پس
پایا مینی اون سورتون مین کہ تحقیق اسم اعظم الحی القیوم ہی کہا مصنف نی کہتا ہون مین اور نزدیک میری
یہہ ہی کہ تحقیق اسم اعظم اللہ لا الٰہ الا ہو الحی القیوم ہی واسطی جمع کرنیکی درمیان دو نو حدیثون کی

ف حدیث اسماء کیسی کہ متن مین مذکور ہی معلوم ہوتا ہی کہ اسم اعظم لا الٰہ الا ہو اور اللہ لا الٰہ
الا ہو الحی القیوم ہی اور حدیث ابو امامہ کی دلالت کرتی ہی کہ اسم اعظم تین سورتون مین ہی یعنی
بقرہ اور آل عمران اور طٰہٰ مین اور اللہ لا الٰہ الا ہو الحی القیوم ان سورتون مین آیا ہی سورہ بقرہ اور
آل عمران مین تو ظاہر ہی لیکن سورہ طٰہٰ مین اول مین اللہ لا الٰہ الا ہو لہ الاسماء الحسنیٰ ہی اور آخر مین
ہی وَعَنَتِ الْوُجُوهُ لِلْحَيِّ الْقَيُّومِ پس مصنف نی جمع کری اور توفیق دینی دو نو حدیثون کی لئی یہہ نکالا کہ اسم
اعظم اللہ لا الٰہ الا ہو الحی القیوم ہی کذا ذکر الفخر وَلِمَا رَوَيْنَاهُ فِي كِتَابِ الدُّعَاءِ لِلْوَاحِدِيِّ عَنْ يُونُسَ
بْنِ عَبْدِ الْأَعْلَى وَاللّٰهُ تَعَالَى أَعْلَمُ اور اختیار کرنا میرا اللہ لا الٰہ الا ہو الحی القیوم کو واسطی اوس حدیث
کی ہی کہ روایت کی گئی ہم او سکو بیچ کتاب الدعاء کی کہ تصنیف واحدی کی ہی یونس بیٹی عبد الاعلی سی اور اللہ تعالیٰ
بہت جانتا ہی یعنی وہ حدیث ہی دلالت کرتی ہی کہ اسم اعظم اللہ لا الٰہ الا ہو الحی القیوم ہی وَالْقَاسِمُ
هٰذَا هُوَ ابْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الشَّامِيُّ التَّابِعِيُّ صَاحِبُ أَبِي أُمَامَةَ صَدُوقٌ اور قاسم کہ ذکر
کیا گیا وہ بیٹا عبد الرحمن کا ہی کہ شامی تابعی یار ابو امامہ باہلی صحابی کا ہی سچا وَأَسْمَاءُ اللّٰهِ تَعَالَى
الْحُسْنَى الَّتِي أُمِرْنَا بِالدُّعَاءِ بِهَا تِسْعَةٌ وَتِسْعُونَ اسْمًا مَنْ أَحْصَاهَا دَخَلَ الْجَنَّةَ خ م

ت س ق مس حب ٭ لَا يَحْفَظُهَا اَحَدٌ اِلَّا دَخَلَ الْجَنَّةَ ٭ خ ٭ اور نام اللہ برتر کے
اچھی وہ جو حکم کئی گئی ہین ہم ساتھہ پکارنی اللہ تعالی کی ساتھہ اونکی ننانوین نام ہین جو شخص یاد کری انکو
داخل ہووی بہشت مین نقل کی یہہ بخاری مسلم ترمذی نسائی ابن ماجہ حاکم ابن حبان نی نہ یاد کریگا اونکو کوئی
مگر کہ داخل ہوگا جنت مین نقل کی یہہ بخاری نی ف حکم دی گئی ہین ہم یعنی اس آیت مین وللہ الاسماء
الحسنی فادعوہ بہا یعنی اللہ کی لئی نام ہین اچھی پس پکارو اوسکو ساتھہ اونکی اور کہا مصنف نی کہ اختلاف
کیا ہی عالموں نی بیچ معنی احصاہا کی پس کہا بخاری وغیرہ نی اور یہی صحیح ہی کہ معنی اوسکی یاد کیا ہی چنانچہ بعضی
روایت مین لفظ حفظہا کا آیا ہی اور بعضوں نی کہا ہی پڑہا اونکو یا ایمان لایا یا معانی جانی اونکی اور عمل معانی
اونکی پر کیا اور بعضوں نی کہا کہ یاد کیا قرآن کو اس لئی کہ قرآن مین یہہ سب نام موجود ہین اور اس حدیث
مین حصر اسماء حسنی کا ننانوین پر نہین ہی بلکہ مقصود یہہ ہی کہ یہہ خاصیت جو مذکور ہوئی مخصوص ساتھہ
ان ناموںکی ہی لوامع النجوم مین لکہا ہی کہ ایک ہزار نام اللہ تعالی کی ہین کہ سوا اوسکی کوئی نہین جانتا
اور ہزار نام اور ہین کہ ملائکہ جانتی ہین سوا اونکی کوئی نہین جانتا اور ہزار نام مسلمانون کی زبان پر
جاری ہین اونہین سی تین سو توریت مین ہین اور تین سو انجیل مین اور تین سو زبور مین اور سو کلام اللہ مین
اونہین سی ننانوین ٩٩ لوگون پر ظاہر ہین اور ایک پوشیدہ ہی وہ اسم اعظم ہی اور ابو عبید اللہ سے
منقول ہی کہ ڈہونڈہی مینی اسماء باریتعالی کی قرآن مین ایک سو تیرہ پائی مینی ولیکن بعضی مکرر تہی
مثل غافر اور غفور اور غفار کی اور مانند انکی پس بعد دور کرنی مکررات کی ننانوین باقی رہی کذا ذکر
علی الفخر هُوَ اللّٰهُ الَّذِیْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ٭ وہ اللہ ہی وہ جو نہین کوئی معبود مگر وہ اللہ نام ہی ذات
واجب الوجود کا کہ معبود بحق ہی اور یہہ نام غیر خدا تعالی پر اطلاق نہین کرسکتی ہین نہ حقیقۃ نہ
مجازا [illegible] الا کرتی ہین اگرچہ مجاز ہوویں پس یہہ بزرگتر سب ناموں کا ہوا اور معانی تمام
[illegible] ساتھہ اونکی یعنی وہ خصلتین اپنی مین حاصل کری چنانچہ نصیب ہوا ذکر

شرح اونکی بیان ہوگی اور یہہ نام تعلق کے لئی ہی نہ تخلق یعنی خلقت پکڑنی کی لئی اور نصیب بندی کا اس نام سی
تا لگہ ہی یعنی لگاؤ کری اوس سی مثل لگاؤ بچہ کی ساتھہ ماںکی کہ بالکل دل اپنا مستغرق یاد اوسکی کا رکھی
اور التفات سوا اوسکی نکری اور امید ساتھہ غیر اوسکی کی نہ رکھی اور نہ غیر اوسکی سی ڈری
الرحمن الرحیم بخشنی والا مہربان نصیب بندی کا ان دونون نامون سی یہہ ہی کہ مہربان
خلق پر ہو اور سبون پر نظر ساتھہ عین رحمت کی ڈالی اور سب کام اپنی اوسیکو سونپی کہ نعمت دینا
وہی ہی اور اوسکی غیر سی مدد نہ ڈہونڈہی اور دفع کرنی بری چیزین سعی کری اور حتی المقدور حاجت
محتاجون کی بر لاوی بلا غرض اور بغیر عوض الملک پادشاہ حقیقی کہ ملک دو جہان کا اوسیکی قبضہ
قدرت مین ہی اور وہ بی نیاز ہی سب سی اور سب اوسکی محتاج پس بندی نی جب یہہ جانا تو بندہ درگاہ
اوسیکی کا اور گداگلی اوسکی کا ہووی اور طلب عزت کی آستان خدمت اور طاعت اوسکی سی
کری اور واجب ہی کہ تعلق کری بیچ جناب قدرت اور تصرف اوسکیکی اور بی نیاز ہووی سب سی
بالکل اور ظاہر نکری احتیاج اپنی انسی اور ڈر اور امید نہ رکہی انسی اور تصرف کری ملک نفس
اور دل اور قالب اپنی مین اور مالک ہووی اعضا اور قوی اپنی کا اور مسخر کری انکو طاعت حق
اور حکم شرع پر تا پادشاہ عالم وجود اپنی کا ہووی بعضی مشائخ سی کسی نی وصیت چاہی فرمایا پادشاہ
دنیا اور آخرت کا ہو یعنی قطع کر حاجت اور شہوت اپنی کو دنیا سی اس لئی کہ پادشاہی اور ملک رانی
آزادی اور بی نیازی مین ہی القدوس نہایت پاک اور منزہ سب نقصانون سی اور نصیب
بندی کا اس سی یہہ ہی کہ پاک کری علم کو خیالون سی اور ارادونکو خطون بشریت سی السلام
سلامت اور بی عیب نصیب بندی کا یہہ ہی کہ بی عیب ہووی اخلاق بد ان سی اور کامون ناکارہ سی
المؤمن امان دینی والا خلق کو آفتون سی دنیا اور آخرت مین نصیب بندی کا اس سی یہہ ہی
کہ امن مین رکہی خلق کو اپنی برائی اور غیر کی برائی سی المہیمن نگہبان ہر چیز کا ساتھہ کمال قدرت کی اور

مطلع خلق پر ساتھ قوتون اور طاقتون کی نصیب بندی کا یہہ ہی کہ غالب ہووی اوپر اوصاف اپنی کی العزیز
غالب حکم مین اور بی ہمتا کوئی دوسرا اوسپر غلبہ نپاوی نصیب بندی کا یہہ ہی کہ غالب ہووی نفس اور ہوا
اور شیطان پر اور بی مثل ہووی علم اور عمل اور عرفان مین الجبار درست کرنی والا کامون بگڑی
ہوئی کا اور بزرگ کہ ادراک کسی کا گرد گہیرنی بزرگی اوسکی نہین ہوتا نصیب بندی کا اس سی یہہ ہی کہ
نقصانون نفس اپنی کو ساتھ حاصل کرنی کمال اور فضائل کی درست کری اور نفس سرکش اپنی پر غالب
ساتھ لازم کرنی تقوی اور ہمیشہ کرنی طاعت کی کامل ہووی المتکبر بزرگ اور بی نیاز خاص [illegible] عالم
سی اور برتر اس سی کہ پاوی قدر اوسکی کو عقل و وہم نصیب بندی کا یہہ ہی کہ [illegible] ساتھ بزرگی کی
موصوف ہووی کہ سوا اللہ کی سب اوسکی نظرون مین حقیر معلوم ہون الخالق اندازہ کرنی والا مخلوقات
موافق مشیت اور حکمت کی البارئ پیدا کرنی والا خلق کا المصور صورت اور ہیئت دینی والا
مخلوقات کا نصیب بندی کا ان تینون نامون سی بعضون نی یہہ کہا ہی کہ جب اوامر و طاعات سی
فارغ ہو تو کچھ کسب و کام کری کہ اوس سی وجہ معیشت کی اپنی لئی پیدا کری خصوصا وہ کسب اور کام
کہ اثر اوسکا بعد موت کی باقی رہی اور لوگون کو اوس سی فائدہ پہونچی مثلا کلام اللہ لکھ جاوی وغیرہ
ذلک الغفار بخشنی والا گناہ بندون کا اور ڈہانکنی والا عیبون اونکی کا نصیب بندی کا ظاہر ہی
القہار غالب کہ تمام عالم پر قہر اوسکی جاری اور مغلوب ہین نصیب بندی کا یہہ ہی کہ غالب ہووی
بڑی دشمنون پر کہ نفس اور شیطان ہین الوہاب بہت دینی والا بغیر عوض کی نصیب بندی کا یہہ ہی
کہ خرچ کری جان و مال اپنی اللہ کی لئی بلا غرض بدلی کی الرزاق روزی پیدا کرنی والا اور پہونچانی والا
روزی کا مخلوقات کو نصیب بندی کا یہہ ہی کہ نفع پہونچاوی خلق کو ساتھ رزقون روحانی اور جسمانی
کی الفتاح کھولنی والا دروازون رزق اور رحمت کا نصیب بندی کا یہہ ہی کہ کھولی مشکلات خلق کی العلیم
جاننی والا ہر چھپی ہوئی اور آشکارا کا نصیب بندی کا یہہ ہی کہ ساتھ [illegible] علم [illegible] آراستہ

کثرت علم کا ہووی اَلْقَابِضُ تنگ کرنی والا روزی کا یا دل بندون کا اور قبض کرنی والا روح انکی کا اَلْبَاسِطُ
فراخ کرنی والا روزی کا یا دل بندون کا نصیب بندی کا ان دونون اسمون سی یہہ ہی کہ تنگ کری دل بندونکا
ساتہہ خوف الٰہی کے اور فراخ کری ساتہہ بیان وسعت رحمت اور فضل نامتناہی کی اَلْخَافِضُ الرَّافِعُ
پست کرنی والا کافرون کا قرب اپنی سی اور اوٹہانی والا مومنون کا نزدیک اپنی سبب نیکبختی کی
نصیب بندی کا یہہ ہی کہ پست کری باطل کو ساتہہ عداوت اہل باطل کے اور بلند کری حق کو ساتہہ محبت
اہل حق کی اَلْمُعِزُّ الْمُذِلُّ عزت دینی والا بندون کا دونو جہان مین اور خوار کرنیوالا انکا نصیب
بندی کا یہہ ہی کہ عزیز رکہی اونکو کہ جنکو عزیز رکہا اللہ تعالی نی بسبب علم اور معرفت کی اور خوار رکہی اونکو
کہ جنکو خوار کیا اللہ تعالی نی بسبب کفر اور ضلالت کی اَلسَّمِیْعُ الْبَصِیْرُ سننی والا دیکہنی والا
نصیب بندی کا یہہ ہی کہ کہنی اور دیکہنی اور سننی خلاف شرع کی سی حذر کری اور اللہ تعالی کو حرکات
اور سکنات اپنی پر حاضر ناظر جانی اَلْحَکَمُ حکم کرنی والا نصیب بندی کا یہہ ہی کہ رفع خصومت اور حکومت
مین عدالت کری اور نفس اپنی پر انصاف کری اور حاکم ہووی اَلْعَدْلُ انصاف کرنی والا
نصیب بندہ کا یہہ ہی کہ عدالت کری معاملات حق اور خلق مین اَللَّطِیْفُ باریک بین کہ دور و
نزدیک اوسکی نزدیک یکسان ہی اور نیکی اور نرمی کرنی والا بندون کا نصیب بندیکا یہہ ہی کہ دعوت
کری خلق کو طرف رب متعال کے ساتہہ لطف اور نرمی کی اَلْخَبِیْرُ آگاہ ساتہہ سب چیزون کے
اور دانا دلکی باتون کا نصیب بندیکا یہہ ہی کہ ساتہہ کامون دین و دنیا کی خبردار و باریک بین ہووے
اَلْحَلِیْمُ بردباری کرنی والا عفو گناہون مین نصیب بندی کا یہہ ہی کہ تحمل کری ایذا بدبختون پر اور وفا
کری ساتہہ عذاب زیردستونکی اَلْعَظِیْمُ بزرگ اور برتر ذات و صفات مین حد اوہام سی نصیب
بندی کا یہہ ہی کہ ہمت بلند رکہی اور دنیا کی لئی سر نہ جہکاوی اور ملک کونین کو عظمت الٰہی کے
مقابلی مین حقیر گنی اور حاصل کری وہ کمالات کہ بزرگ ہووی اوس سی قدر اوسکا اَلْغَفُوْرُ

بہت بخشنے والا نصیب بندی کا یہہ ہی کہ اوسکا شکر بیان مین کذا الشکور قدردان اور دینے والا ثواب
بڑے کا عمل تھوڑی پر نصیب بندی کا یہہ ہی کہ شکر کری حق تعالی کا اس طرح کہ سب نعمتین اوسکی
طرف سی جانی ہر عضو کو کہ جسواسطی پیدا کیا ہی اوسمین صرف رکھی العلی بلند نصیب بندی کا
یہہ ہی کہ خرچ کری طاقت اپنی حاصل کرنی علم و عمل مین تا ہم جنس اپنی سی زائد ہووی الکبیر بڑا ایسا بڑا
کہ اوسپر کوئی بڑا تصور نہین نصیب بندی کا وہی ہی جو العلی مین کذا الحفیظ نگاہ رکھنی والا عالم کا
آفتون اور ضائع ہونی سی نصیب بندی کا یہہ ہی کہ نگاہ رکھی اپنی تئین ہلاک کرنی والی چیزون ظاہر و باطن
کیسی یعنی گناہون سی المقیت قوت دینی والا نصیب بندی کا یہہ ہی کہ بہوکونکو کہانا کہلاوی اور غافلون
راہ بتاوی الحسیب کفایت کرنی والا ہر حال مین یا حساب کرنی والا بندونسی روز قیامت کی نصیب
بندیکا یہہ ہی کہ کفایت کری حاجت محتاجون کو اور حساب کرنی والا ہووی نفس اپنی سی الجلیل بزرگ قدر
نصیب بندی کا یہہ ہی کہ نفس اپنی کو ساتہ صفتون کمال کی آراستہ کری الکریم بخشش کرنی والا
اور بخشنی والا گناہ گنہگارون کا بدون شفیع کی نصیب بندی کا یہہ ہی کہ سعی کری کرم اور خلق کی
حاصل کرنی مین الرقیب نگاہ رکھنی والا مخلوقات کا حادثون سی اور ایذا دینی والی چیزون سی نصیب
بندی کا یہہ ہی کہ نگہبان نفس اپنی کا ہووی اور عارضی دل او نفس کی دور کری اور جانی کہ اللہ تعالی
دیکھنی والا اوسکا ہی المجیب قبول کرنی والا دعا بیچارون کا اور جواب دینی والا پکارنی والون کا
نصیب بندیکا یہہ ہی کہ فرمانبرداری اللہ تعالی کی کری اوامر و نواہی مین اور جواب دیوی اہل حاجت کو
ساتہ نرمی کی الواسع علم اوسکا فراخ ہی اور نعمت اوسکی سب کو پہونچی نصیب بندی کا یہہ ہی کہ سعی
کری فراخی علم اور سخاوت اور معارف مین اور سبون سی بہر نوع کشادہ پیشانی سی ہووی الحکیم
[illegible] امور کا [illegible] دانا ساتہ حقائق اسرار کی نصیب بندی کا یہہ ہی کہ محکم کری کام اپنی الودود
دوست رکھنی والا اوسکا فرمانبردارونکا یا محبوب اولیا کی دلونمین نصیب بندی کا یہہ ہی کہ سوا ربانی کی

سی چیز کو دوست نرکہی الْمَجِیدُ بزرگ اور شریف ذات اور افعال مین نصیب بندی کا اسمی عظیم مین معلوم
ہوا الْبَاعِثُ اوٹہانی والا یعنی زندہ کرنی والا مردون کا قبرون سی اور بیدار کرنی والا دل غافلون کا
خواب غفلت سی نصیب بندی کا یہہ ہی کہ زندہ کری دلون مردہ کو ساتہہ سکہانی علم کی کہ سبب
حیات ابدی کا ہی الشَّهِیدُ حاضر اور مطلع ظاہر و باطن پر نصیب بندی کا اسمی خبیر و علیم مین بیان ہوا
الْحَقُّ ثابت ساتہہ شہنشاہی کی اور لائق ساتہہ خدائی کی نصیب بندی کا یہہ ہی کہ ماسوا اللہ کو باطل
جانی اور ثابت ہووی ساتہہ متابعت حق کی کہ شریعت نبوی ہی صلی اللہ علیہ وسلم اور متصف ہووی
ساتہہ سچی حقانیت کی الْوَکِیلُ کارساز بندون کا نصیب بندی کا یہہ ہی کہ ضعیفون اور عاجزون کی
کام مین کوشش کری اور روائی حاجت انکی مین ایسی سعی کری کہ گویا وکیل انکا ہی الْقَوِیُّ الْمَتِینُ
قوت والا استوار سب امور مین نصیب بندی کا یہہ ہی کہ خواہش نفسانی پر قوی اور غالب ہووی
اور دین مین سخت و چست ہووی اور جاری کری احکام شرع مین سستی کو راہ نہ دیوی الْوَلِیُّ
مددگار اور دوست رکہنی والا مومنون کا نصیب بندی کا یہہ ہی کہ دوستی کری مسلمانون سی اور کوشش
کری تائید دین مین اور سعی کری حاجت روائی خلق کی مین الْحَمِیدُ تعریف کری والا ذات وصفات کی
یا تعریف کیا گیا نصیب بندی کا یہہ ہی کہ ہمیشہ تعریف کرنی والا حق کا ہو اور آراستہ ہو ساتہہ صفتون کمال کی
یا تعریف کیا گیا ہو نزدیک خدا اور بندون کی الْمُحْصِی گہیرنی والا ہی علم اوسکا ہر چیز کو اور ظاہر ہی نزدیک
اوسکی گنتی سب مخلوقات کی نصیب بندی کا یہہ ہی کہ شمار کری اعمال اپنی کو پہلی اس سی کہ آگہی جاوین
اور کوشش کری اسمین کہ اعمال اور احوال باطن اپنی پر اطلاع پاوی الْمُبْدِئُ الْمُعِیدُ پیدا کرنی والا
پہلی بار اور دوبارہ پیدا کرنی والا نصیب بندی کا یہہ ہی کہ سعی کری بیچ پیدا کرنی نیکیون مین اور اعادہ
کری یعنی ادا کری جو اوس سی رہ گیا ہی او قصور ہوا ہی الْمُحْیِی زندہ کرنی والا اولیا کا ساتہہ [illegible]
اور پیدا کرنی والا مخلوقات کا بدنون مین نصیب بندی کا یہہ ہی کہ زندہ کری جہان کو ساتہہ قائم رکہنی کی

علم سے اور ___ لکے ساتھ معرفت الٰہی کے المُمِیتُ مارنے والا بدنوں کا اور دلوں کا ساتھ خواب غفلت اور
نادانی کے نصیب بندے کا یہہ ہے کہ مار ڈالے خواہشوں نفسانی اور خطروں شیطانی کو الحیّ مسعود زندہ سب سے
پہلے اور سب سے بعد ہے نصیب بندے کا یہہ ہے کہ زندہ ہووے ساتھ یاد پروردگار تعالیٰ کی اور خرچ کرے جان اپنی
اوسکی راہ میں تا حیات ابدی پاوے القیّوم قائم رہنے والا ذات وصفات میں اور خبرگیری کرنے والا
مخلوقات کا نصیب بندے کا یہہ ہے کہ بے پروا ہو ماسوای اللہ سے اور سنوارے امور بندوں کے الواجِد
غنی اور بے پروا کہ محتاج کسی کا کسی چیز میں نہیں نصیب بندے کا یہہ ہے کہ بیچ حاصل کرنے کمال ضروری کے بہت
سعی کرے الماجِد بزرگ نصیب بندے کا وہی ہے جو پہلے کہا الواحد الاحد یکا صفات میں
اور ذات میں نصیب بندے کا یہہ ہے کہ یکا ہووے بندگی میں جیسے کہ وہ یکا ہے خدائی میں اور موصوف
ہووے ساتھ فضائل کے کہ ہم جنس اوسکے ویسے نہوں الصَّمَد بے پروا کہ نہیں محتاج کسی کا اور سب اوسکے محتاج
نصیب بندے کا یہہ ہے کہ بے نیاز ہووے خلق سے اور سعی کرے کارسازی نیازمندوں اور برلانے حاجت حاجتمندوں
میں القادر المقتدر قدرت والا قدرت ظاہر کرنے والا نصیب بندے کا یہہ ہے کہ قادر ہووے اوپر باز
رکھنے نفس کی خواہشوں اور لذتوں سے المقدّم المؤخّر آگے کرنے والا دوستوں کا ساتھ نزدیکی رحمت کے
اور پیچھے ڈالنے والا دشمنوں کا الطف اپنے سے نصیب بندے کا ان دونوں اسم مقدس سے یہہ ہے کہ آگے
کرے اپنے تئیں ساتھ سبقت کرنے نیکیوں کی اور اونکو کہ مقرب درگاہ عزت کی ہیں اور پیچھے ڈالے نفس اور
شیطان اور مردودوں درگاہ کے تئیں الاوّل الآخر پہلے سب سے پیچھے سب سے نصیب بندے کا
یہہ ہے کہ جلدی کرے طاعتوں میں اور بجالانے اوامر میں اور جان خرچ کرے اوسکے لیے تا حیات ابدی
پاوے الظاهر الباطن آشکارا باعتبار مصنوعات کے کہ دلالت کرتے ہیں اوپر کمال صنعتوں اوسکے کے
[illegible] خیال سے باعتبار کنہ ذات کے نصیب بندے کا یہہ ہے کہ باطن اپنا [illegible] ظاہر
اور [illegible] کہ تصفیہ سے ساتھ صفات [illegible] کے پہچانا اوسکا مشکل ہے الوالی کارساز اور [illegible]

نصیب بندی کا مثل نصیب الوکیل کی ہی المتعالی بہت بلند نصیب بندی کا وہی ہی جو العلی مین کہا البر نیکی کرنی والا
کہ ہونا نیکی اور احسان کا اوسکی ذات سی ہی نصیب بندیکا یہہ ہی کہ نیکی کری ماں باپ کی حق مین اور استاد اور مشائخ اور
اقارب اور تمام خلق والونکی حق مین التواب توبہ قبول کرنی والا نصیب بندیکا یہہ ہی کہ قبول کری عذر خلق کا
اگرچہ کئی بار ہو المنتقم بدلا لینی والا کافرون اور سرکشونسی ساتہہ عذاب کی نصیب بندیکا یہہ ہی کہ بدلا لی بڑی دشمنونسی کہ
نفس و شیطان ہین العفو درگذر کرنی والا گناہون اور تقصیرات سی نصیب بندیکا وہی ہی جو عفو مین گذرا الرؤف مہربان
نصیب بندیکا مثل نصیب الرحیم کی ہی مالک الملک خداوند جہان کا نصیب بندیکا اسم الملک مین گذرا ذو الجلال والاکرام
صاحب بزرگی اور بخشش کا نصیب بندیکا یہہ ہی کہ حاصل کری اپنی نفس کی لئی بزرگی اور اکرام کری بندگان خدا کو جیسا کہ لائق ہی
المقسط عدل کرنی والا نصیب بندیکا اسم العدل مین گذرا الجامع جمع کرنیوالا لوگونکا قیامت مین نصیب بندیکا یہہ ہی کہ جمع کری درمیان علم و
عمل کی اور کمالات نفسانیہ اور جسمانیہ کی اور جمع کری وظائف عبادات اور اوراد مین اور سعی کری بیچ
جمع کرنی فکر اور تسکین دل اور جمعیت مع اللہ کی بیت جمعیت کوش تا اہل ذات شوی ور نہ تن کہ پراگندہ
شوی مات شوی الغنی المغنی بی پروا ہر چیز سی بی پروا کرنی والا جسکو چاہی نصیب بندیکا یہہ ہی کہ استغنا
حاصل کری ماسوا اللہ سی المانع باز رکہنی والا ہلاک و نقصان کا بندونسی دین و دنیا مین نصیب بندی کا
یہہ ہی کہ نفس و طبیعت کو خواہشون نفسانی سی باز رکہی الضار النافع ضرر پہونچانی والا اور فائدہ
پہونچانی والا جسکو چاہی نصیب بندی کا ظاہر ہی النور روشن کرنی والا زمین و آسمان کا ساتہہ
ستارون کی اور روشن کرنی والا دل مومنون کا ساتہہ نور معرفت اور طاعت کی نصیب بندیکا
یہہ ہی کہ روشن ہووی ساتہہ نور ایمان اور عرفان کی الہادی راہ دکہانی والا نصیب بندی کا یہہ ہی
کہ بندگان خدا تعالی کو طرف اوسکی راہ دکہاوی البدیع پیدا کرنی والا عالم کا بدون مثال کی نصیب
بندی کا بیان ہو چکا الباقی ہمیشہ رہنی والا الوارث باقی بعد فنای موجودات کی [illegible]
نصیب بندی کا یہہ ہی کہ اون اعمال مین کہ جملہ باقیات صالحات سی ہین کوشش کری مثل تعلیم علم اور صدقہ

جا

جا بیہ وغیر ہا کی الرَّشیدُ رہنما ہی عالم کا نصیب بندی کا ظاہر ہی الصَّبُوْرُ ف ق مس حب
بہو بار گستہ ... کرلی گنہکارون کی نصیب بندی کا ظاہر ہی نقل کی بیہ ترمذی ابن
ماجہ حاکم ابن حبان نی الحمد للہ تمام ہوا بیان اسما حسنی کا شرح شیخ عبد الحق اور شیخ فخر الدین رح
کیسی یا اسد عمل نصیب کر ہم سب کو اسپر وَسَمِعَ رَجُلًا وَهُوَ يَقُولُ يَا ذَا الْجَلَالِ وَالْإِكْرَامِ
فَقَالَ قَدِ اسْتُجِيبَ لَكَ فَسَلْ ت اور سنا نبی صلی اللہ علیہ وسلم ایک شخص کو کہ وہ کہتا تہا
یا ذا الجلال والاکرام پس فرمایا تحقیق قبولیت کی گئی تیری لئی یعنی مستحق قبولیت کا ہوا پس مانگ جو
چاہی نقل کی بیہ ترمذی سے إِنَّ لِلّٰهِ مَلَكًا مُوَكَّلًا بِمَنْ يَقُولُ يَا أَرْحَمَ الرَّاحِمِينَ فَمَنْ قَالَهَا
ثَلَاثًا قَالَ لَهُ الْمَلَكُ إِنَّ أَرْحَمَ الرَّاحِمِينَ قَدْ أَقْبَلَ عَلَيْكَ فَسَلْ مس تحقیق واسطی
اسد کی فرشتہ ہی متعین ساتہہ اوس شخص کی کہ کہتا ہی یا ارحم الراحمین پس جو کوئی کہتا ہی اسکو تین بار
کہتا ہی اوسکی لئی فرشتہ تحقیق ارحم الراحمین متوجہ ہوا تجہ پر یعنی ساتہہ قبولیت اور عنایت کی
پس مانگ جو چاہی نقل کی بیہ حاکم نی وَمَرَّ بِرَجُلٍ وَهُوَ يَقُولُ يَا أَرْحَمَ الرَّاحِمِينَ فَقَالَ لَهُ
سَلْ قَدْ نَظَرَ اللّٰهُ إِلَيْكَ مس اور گذری نبی صلی اللہ علیہ وسلم ایک شخص پر اوس حال میں
کہ وہ کہتا تہا یا ارحم الراحمین پس فرمایا اوسکی لئی مانگ تحقیق نظر رحمت و عنایت کی کی اللہ تعالی نی
طرف تیری نقل کی یہ حاکم نی مَنْ سَأَلَ اللّٰهَ الْجَنَّةَ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ قَالَتِ الْجَنَّةُ اَللّٰهُمَّ
أَدْخِلْهُ الْجَنَّةَ وَمَنِ اسْتَجَارَ مِنَ النَّارِ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ قَالَتِ النَّارُ اَللّٰهُمَّ أَجِرْهُ مِنَ
النَّارِ ت س ق حب مس جو کوئی مانگی اللہ تعالی سی بہشت تین بار کہتی ہی بہشت یا اللہ
داخل کر اوسکو بہشت میں اور جو کوئی پناہ مانگی دوزخ کی آگ سی تین بار کہتی ہی آگ یا اللہ بچا اوسکو
آگ ... سی نقل کی یہ ترمذی نسائی ابن ماجہ ابن حبان حاکم نی مَنْ دَعَا بِهٰؤُلَاءِ الْكَلِمَاتِ الْخَمْسِ لَمْ
يَسْأَلِ اللّٰهَ شَيْئًا إِلَّا أَعْطَاهُ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ

وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ * ط طس * جو کوئی دعا
کرے اور یاد کرے اللہ تعالی کو ساتھہ ان کلمون پانچ کی نہ مانگے اللہ تعالی سے کوئی چیز مگر کہ دیتا ہے اللہ اوسکو
وہ پانچ کلمے یہہ ہین نہین کوئی معبود مگر اللہ ایک ہے وہ نہین کوئی شریک اوسکا اوسیکے لیے پادشاہت
ہے اور اوسیکے لیے سب تعریف ہے اور وہ ہر چیز پر قادر ہے نہین کوئی معبود مگر اللہ اور نہین ہے پھرنا گناہ
سے اور نہ قوت عبادت پر مگر ساتھہ مدد اللہ کی نقل کی یہہ طبرانی نے کبیر مین اور اوسط مین **ف**
دوسرا کلمہ مصنف نے له الملك کو لکھا ہے اور ملا علی قاری رح نے وله الحمد کا دوسرا ہونا بہتر کہا ہے

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ عَلٰى اِجَابَةِ الدُّعَاءِ یہہ بیان ہے الحمد للہ کہنے کا قبولیت دعا پر مَا يَمْنَعُ اَحَدَكُمْ
اِذَا عَرَفَ الْاِجَابَةَ مِنْ نَفْسِهِ فَشُفِيَ مِنْ مَرَضٍ اَوْ قَدِمَ مِنْ سَفَرٍ اَنْ يَقُوْلَ الْحَمْدُ
لِلّٰهِ الَّذِيْ بِعِزَّتِهٖ وَجَلَالِهٖ تَتِمُّ الصَّالِحَاتُ * مس ی * کون سی چیز منع کرتی ہے ایک
تمہارے کو کہ جب پہچانے قبولیت نفس اپنے سے یعنی شفا پانے بیمار کے لیے یا سفر سے کسیکے یا اپنے آنے کی لیے
دعا کرتا تہا پس شفا دیا جاوے بیماری سے یا آوے سفر سے اس سے کہ کہے سب تعریف ہے اوس خدا کے لیے کہ
بسبب غلبہ اور بزرگی اوسکی پوری ہوتی ہین کام اچھے یعنی حاجتین اچھی بر آتی ہین نقل کی یہہ حاکم اور ابن
سنی نے **ف** یعنی لائق نہین ہے کہ جسکی مراد بر آوے بعد دعا کرنے کے وہ ان کلمات کے کہنے کو چھوڑ دے

اَلَّذِيْ يُقَالُ فِيْ صَبَاحِ كُلِّ يَوْمٍ وَمَسَائِهٖ یہہ بیان ہے اوس چیز کا کہ پڑھی جاوے ہر روز کی صبح مین
اور شام مین بِسْمِ اللّٰهِ الَّذِيْ لَا يَضُرُّ مَعَ اسْمِهٖ شَيْءٌ فِي الْاَرْضِ وَلَا فِي السَّمَاءِ وَهُوَ
السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ ثَلٰثَ مَرَّاتٍ * عه حب مس مص * صبح یا شام کے کہنے ساتھہ نام اوس خدا کے
کہ نہین ضرر کرتی ہے ساتھہ ذکر کرنے نام اوسکے کوئی چیز یعنی قسم کھانے سے ہو یا دشمن وغیرہ سے ہو زمین
مین اور نہ آسمان مین اور وہ سننے والا اور جاننے والا ہر چیز کو ہے پڑھے اسکو تین بار نقل کی یہہ حاکم نے
اور ابن حبان حاکم ابن ابی شیبہ نے **ف** صبح کے پڑھنے مین بسم اللہ کے پہلے لفظ اصبحنا کا مقدر کر لیوے

الحمد للہ کہنا قبولیت دعا پر

بیان صبح شام کی دعا کا جن سے ضرر نہ پہنچے

صبح کی ہی اور شام کی پڑہی ہین لفظ امسینا کا بھی شام کی ہی اور فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ
جو کوئی صبح شام کو تین تین بار یہہ دعا پڑہا کرے تو اوسکو دن رات مین ناگہانی بلا نہین پہونچتی ہی کذا
فی المشکوۃ أَعُوذُ بِكَلِمَاتِ اللّٰهِ التَّامَّاتِ مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ ط س و فِي الْمَسَاءِ فقط
مع ط س ی ی ثلث مرات ت ی ی پناہ مانگتا ہون مین ساتہہ کلمون اللہ کی
یعنی تو دونامون اور کتابون اوتری ہوئی کی کہ پوری ہین یعنی بے نقصان برائی اوس چیز کی سی کہ پیدا کی
نقل کی یہہ طبرانی نے اوسط مین اور صبح شام کی فقط نقل کی یہہ مسلم نے اور چارون نے اور طبرانی نے اوسط
مین اور دارمی ابن سنی نے یعنی پہلی روایت مین صبح شام مین یہہ دعا پڑہنی آئی ہی اور ان کتاب
والون نے فقط شام ہی کو پڑہنی روایت کی ہی تین بار پڑہی نقل کی یہہ ترمذی دارمی ابن سنی نے
ف روایت ہی معقل بن یسار صحابی سی کہ جسنی یہہ دعا پڑہی متعین ہوتی ہین اوسپر ستر ہزار
فرشتی کہ دعا بخشش کے کرتی ہین اوسکی لئی اور اگر مرتا ہی شہید مرتا ہی لفظ حدیث کی یہہ ہین
مَنْ قَالَ لَهُ وُكِّلَ بِهِ سَبْعُونَ أَلْفَ مَلَكٍ يُصَلُّونَ عَلَيْهِ وَإِنْ مَاتَ مَاتَ شَهِيدًا اور صحیح مسلم مین
روایت کی ہی کہ ایک شخص نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پاس حاضر ہوکر عرض کیے کہ آج کی رات
ایک بچہو کی کاٹنی سی کیا ایذا اوٹہائی مینی فرمایا آگاہ ہو اگر کہتا تو جسوقت کہ شام کرتا اعوذ بکلمات اللہ
التامات من شر ما خلق تو ضرر نہ پہونچتا تجکو اور جو کوئی منزل پر اوترکر یہہ پڑہی تو نہین ضرر کرتی
کوئی چیز جبتک کہ کوچ کری کذا فی المشکوۃ وشرح القاری أَعُوذُ بِاللّٰهِ السَّمِيعِ الْعَلِيمِ
مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ ثلث مرات هُوَ اللّٰهُ الَّذِي لَا إِلٰهَ إِلَّا هُوَ عَالِمُ الْغَيْبِ
وَالشَّهَادَةِ هُوَ الرَّحْمٰنُ الرَّحِيمُ هُوَ اللّٰهُ الَّذِي لَا إِلٰهَ إِلَّا هُوَ الْمَلِكُ الْقُدُّوسُ السَّلَامُ
الْمُؤْمِنُ الْمُهَيْمِنُ الْعَزِيزُ الْجَبَّارُ الْمُتَكَبِّرُ سُبْحَانَ اللّٰهِ عَمَّا يُشْرِكُونَ هُوَ اللّٰهُ الْخَالِقُ
الْبَارِئُ الْمُصَوِّرُ لَهُ الْأَسْمَاءُ الْحُسْنٰى يُسَبِّحُ لَهُ مَا فِي السَّمٰوَاتِ وَالْأَرْضِ وَهُوَ الْعَزِيزُ

الرجیم ت می ی ۔ پناہ مانگتا ہون مین ساتھہ اللہ سننی والی جاننی والی کی شیطان راندی گئی
سی یعنی ہانکی ہوی سی در وازہ خدا سی پڑہی یہہ اعوذ تین بار پہر یہہ آیت پڑہی ھو اللہ جو نہین کوئی معبود
مگر وہ جاننی والا غیب کا یعنی جو بندون سی پوشیدہ ہی اور ظاہر کا وہی ہی بخشش کرنی والا مہربان
وہ ہی خدا جو نہین کوئی معبود مگر وہ پادشاہ ہی نہایت پاک سلامت سب عیب سی امن مین رکہنی والا
نگہبان غالب زبردست بزرگوار پاکی ہی خدا کو اوس چیز سی کہ شریک کرتی ہین جاہل یعنی بت وغیرہ کو
شریک ٹہیراتی ہین وہ خدا ہی پیدا کرنی والا درست کرنی والا صورت بنانی والا واسطی اوسکی نام ہین
اچہی ساتھہ پاکی کی یاد کرتی ہی اوسکو وہ چیز کہ بیچ آسمانون اور زمین کی ہی اور وہ غالب ہے
دانا نقل کیے یہہ ترمذی دارمی ابن سنی نی ف فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ جو شخص اس
اعوذ کو مع ان تین آیتون اخیر سورہ حشر کی پڑہتا ہی صبح کو متعین کرتا ہی اللہ تعالی ساتہہ اوسکی ستر ہزار
فرشتی کہ دعا بخشش کی کرتی ہین شام تلک اور اگر اوس دن مین مرتا ہے شہید مرتا ہے اور جو کوئی شام کو پڑہتا ہی یہی درجہ
پاتا ہی کذا فی المشکوۃ والشرحین قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ ثَلٰثَ مَرَّاتٍ قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ ثَلٰثَ مَرَّاتٍ
قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ ثَلٰثَ مَرَّاتٍ ۔ د ت س ی ۔ قل ہو اللہ تین بار پڑہی اور قل اعوذ برب الفلق
تین بار اور قل اعوذ برب الناس تین بار نقل کی یہہ ابوداود ترمذی نسائی ابن سنی نے ف فرمایا رسولخدا صلی اللہ علیہ
وسلم نی کہ قل ہو اللہ اور قل اعوذ برب الفلق اور قل اعوذ برب الناس کا صبح شام کو تین تین بار پڑہنا کفایت
کرتا ہی ہر چیز سی یعنی دفع کرتا ہی ہر برائی کو کذا فی المشکوۃ فَسُبْحٰنَ اللّٰهِ حِيْنَ تُمْسُوْنَ وَحِيْنَ تُصْبِحُوْنَ
وَلَهُ الْحَمْدُ فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَعَشِيًّا وَّحِيْنَ تُظْهِرُوْنَ يُخْرِجُ الْحَيَّ مِنَ الْمَيِّتِ وَ
يُخْرِجُ الْمَيِّتَ مِنَ الْحَيِّ وَيُحْيِ الْاَرْضَ بَعْدَ مَوْتِهَا وَكَذٰلِكَ تُخْرَجُوْنَ ۔ د ی ۔ پس تسبیح کرو تم
اللہ کو جسوقت کہ رات کرتی ہو تم یعنی نماز مغرب اور عشا کی پڑہو اور جسوقت کہ صبح کرتی ہو تم یعنی نماز فجر کی پڑہو اور
اوسی کی لئی سب تعریف ہی بیچ آسمانون کے اور زمین کی اور تسبیح کرو تیسری پہر یعنی نماز عصر کی پڑہو اور جسوقت

[illegible] یعنی نماز ظہر کی پڑہو نکالتاہی اللہ زندہ کو مردی سی یعنی جانور کو انڈی سی اور حیوان کو نطفی سی یا مرغی کو
انڈی سی [illegible] ذاکر کو غافل سی اور نکالتاہی مردی کو زندی سی یعنی انڈی کو جانور سی اور نطفہ کو حیوان سی
اور کافر کو مومن سی اور غافل کو ذاکر سی اور جلاتا ہی زمین کو یعنی سرسبز کرتا ہی پیچھی مرنی اوسکیکی یعنی
خشک ہونی کی اور اسیطرح یعنی مثل اس نکالنی کی نکالی جاؤگی تم یعنی قبرون سی نقل کی یہہ ابوداؤد نی
[illegible] ف مراد تسبیح سی پاکی بیان کرنی ہی اللہ کی بری باتون سی یا نماز پڑہنی اور لفظ وعشیا کا
عطف کیا گیا ہی حین پر اور وله الحمد آخر تک جملہ معترضہ ہی یعنی اسکی یاد کرو وقت عشا کی فرمایا آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ جو کوئی صبح کو پڑہتا ہی فَسُبْحَانَ اللّٰہِ حِیْنَ تُمْسُوْنَ کو تُخْرَجُوْنَ تلک پاتا ہی ثواب
اوس چیز کا کہ فوت کرتا ہی قسم نیکی اور وظیفہ اوس دن کی سی اور جو کوئی پڑہتا ہی اسکو شام کو
پاتا ہی ثواب اوس چیز کی کو کہ فوت کرتا ہی اوس رات مین کذا فی المشکوۃ اَللّٰہُ لَاۤ اِلٰہَ اِلَّا
ھُوَ الْحَیُّ الْقَیُّوْمُ اٰیَةُ الْکُرْسِیِّ ط یعنی پڑہی اللہ لا الہ الا ہو الحی القیوم مراد رکہتا ہون آیة
الکرسی نقل کی یہہ طبرانی نی وَاٰیَةَ الْکُرْسِیِّ وَالْاٰیَةَ مِنْ اَوَّلِ سُوْرَةِ غَافِرٍ اِلٰی قَوْلِہٖ
اِلَیْہِ الْمَصِیْرُ حب ات ی یعنی اور پڑہی آیة الکرسی اور آیة ابتداء سورہ غافر کی بیچ قول
اوسکی الیہ المصیر تک نقل کی یہہ ابن حبان احمد ترمذی ابن سنی نی ف ساری آیت یون
ہی حٰمٓ تَنْزِیْلُ الْکِتٰبِ مِنَ اللّٰہِ الْعَزِیْزِ الْعَلِیْمِ غَافِرِ الذَّنْبِ وَقَابِلِ التَّوْبِ شَدِیْدِ الْعِقَابِ ذِی الطَّوْلِ
لَاۤ اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ اِلَیْہِ الْمَصِیْرُ آیا ہی حدیث شریف مین کہ جو شخص پڑہی دونو آیتین یعنی آیة الکرسی اور آیة ابتداء
غافر کی صبح کو پڑہتا ہی محفوظ رہتا ہی یعنی سب بلیات سی اور شیطانون سی بسبب برکت انکی کی شام تلک
اور جو شام کو پڑہتا ہی صبح تلک محفوظ رہتا ہی بسبب برکت انکی کی کذا فی المشکوۃ اَصْبَحْنَا
وَاَصْبَحَ الْمُلْکُ لِلّٰہِ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ لَاۤ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ لَہُ الْمُلْکُ
وَلَہُ الْحَمْدُ وَھُوَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ رَبِّ اَسْئَلُکَ خَیْرَ مَا فِیْ ھٰذَا الْیَوْمِ وَخَیْرَ مَا بَعْدَہٗ

وَاَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّ مَا فِيْ هٰذَا الْيَوْمِ وَشَرِّ مَا بَعْدَهٗ رَبِّ اَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْكَسَلِ وَسُوْءِ

الْكِبَرِ رَبِّ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ عَذَابٍ فِي النَّارِ وَعَذَابٍ فِي الْقَبْرِ م د ت س مص

صبح کی ہمنی اور صبح کی ملک نی واسطی اللہ کی اور سب تعریف اللہ ہے کی لئی ہی نہین کوئی معبود مگر اللہ تنہا نہین کوئی شریک اوسکا اوسیکی لئی بادشاہت ہی اور اوسیکی لئی سب تعریف ہی اور وہ ہر چیز پر قادر ای پروردگار میری مانگتا ہون مین تجہسی بہلائی اوس چیز کی کہ اس دن مین ہی یعنی جو مقدر ہی کہ اسدن مین واقع ہوگا اور بہلائی اوس چیز کی کہ پیچہی اسکی ہی اور پناہ مانگتا ہون مین ساتہہ تیری برائی اوس چیز کی سی کہ اسدن مین ہی اور برائی اوس چیز کی سی کہ پیچہی اسکی ہی ای پروردگار میری پناہ مانگتا ہون ساتہہ تیری کاہلی سی کہ طاعت مین ہو اور برائی بڑہاپی کی سی ای رب میری پناہ مانگتا ہون مین ساتہہ تیری عذاب سی کہ آگ مین ہی اور عذاب سی کہ قبر مین ہی نقل کی یہہ مسلم ابوداود ترمذی نسائی ابن ابی شیبہ نی ف اَصْبَحْنَا وَاَصْبَحَ الْمُلْكُ وغیرہما کی اوپر کی لفظات کی پڑہنی کی ہین یعنی صبح کی وظیفہ مین اَصْبَحْنَا وَاَصْبَحَ الْمُلْكُ پڑہینگے اور شام کی وظیفہ مین اَمْسَيْنَا وَاَمْسَى الْمُلْكُ سب جاہی اسطرح سمجہہ اور دنکی وظیفہ مین ہذا الیوم اور رات کی وظیفہ مین ہذہ اللیلۃ اور دنکو ما بعدہ اور رات کو ما بعدہا اور برائی رات دن اور ما بعد اونکی کی مراد ہی اوس چیز سی کہ ضرر کری دین و دنیا مین اور باز رکہی خدمت مولی کسی اور برائی بڑہاپی کی یہہ ہی کہ بسبب بڑہاپی کی عقل جاتی رہی اور بندگی اللہ تعالی کی اچہی طرح ہو سکی پس پناہ مانگی ہی بڑہاپی کی برائی سی و الا نفس بڑہاپی کی فضیلت آئی ہی کہ خوشحال ہی اوس شخص کا کہ طویل ہو عمر او اور اچہی ہون عمل اوسکی کذا ذکرہ العسلی

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْكَسَلِ وَالْهَرَمِ وَسُوْءِ الْكِبَرِ وَفِتْنَةِ الدُّنْيَا وَعَذَابِ الْقَبْرِ هد

یا اللہ تحقیق مین پناہ مانگتا ہون ساتہہ تیری کاہلی سی اور بہت بڑہاپی سی کہ بعضی اعضا کام سی باز رہین اور برائی بڑہاپی کی سی اور فتنہ دنیا کی سی یعنی فتنہ پڑنی سی بسبب محبت دنیا کی یا فتنہ سی کہ دنیا مین ہو کہ باز رکہی بندگی اللہ کی سی اور عذاب قبر کی سی

هذه الليلة امسينا امسى

نقل کے یہہ مسلم نی اَصْبَحْنَا وَاَصْبَحَ الْمُلْكُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْئَلُكَ خَيْرَ هٰذَا الْيَوْمِ فَتْحَهٗ وَنَصْرَهٗ وَنُوْرَهٗ وَبَرَكَتَهٗ وَهُدَاهُ وَاَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّ مَا فِيْهِ وَشَرِّ مَا بَعْدَهٗ

ت ٭ اور صبح کی ہمنی اور صبح کی ملک نی واسطی اللہ کی پروردگار ہی سارے جہان کا یا اللہ تحقیق مین مانگتا ہون تجہسی بہلائی اسدن کی فتح اوسکی اور مدد اوسکی یعنی دشمن ظاہری باطنی کی دفع پر مدد کری تو اسدن مین اور روشنی اوسکی اور برکت اوسکی یعنی ہمیشگی طاعت کی اور ہدایت اوسکی اور پناہ مانگتا ہون مین ساتہہ تیری برائی اوس چیز کی سی کہ اوسمین ہی اور برائی اوس چیز کیسی کہ پیچہی اوسکی ہی نقل کی یہہ ابوداود نی **ف** فتح رات دن کی یہہ ہی کہ اسد تعالی مراد برلاوی بندی کی موافق مقصد اوسکی کی رات دن مین اور نور جبر دار کرنا اللہ تعالی کا ہی بندی کو کہ دیکہی اوسسی راہ حق کی اور ہدایت راہ دکہانی ہی طرف راہ استقامت کی ہمیشہ کو یہان تلک کہ خاتمہ بخیر ہو کذا قال العلی اَللّٰهُمَّ بِكَ اَصْبَحْنَا وَبِكَ اَمْسَيْنَا وَبِكَ نَحْيٰی وَبِكَ نَمُوْتُ وَاِلَيْكَ النُّشُوْرُ ٭ عہ حب اعو ٭ یا اسد بسبب قدرت تیری کی صبح کی ہمنی اور بسبب مدد تیری کے شام کی ہمنی اور بسبب تیری جیتی ہین ہم اور بسبب تیری مرتی ہین ہم اور طرف تیری اوٹہنا ہی بعد مرنی کی نقل کی یہہ چارون نی اور ابن حبان احمد ابوعوانہ نی ٭ **ف** شام کی وظیفہ مین اولٹا یہ ہی یعنی بک امسینا وبک اصبحنا اور کہا مصنف نی مناسب یہہ ہی کہ صبح مین کہا جاوی والیہ النشور اور شام مین والیہ المصیر اور یہی صحیح ہی اوس حدیث مین کہ روایت کی ابوعوانہ نی ذکر ملا علی قاری نی اس قول کا جو شبہہ کیا ہی اور کہا عکس اسکا ثابت ہوا ہی ٭ اللہم اَصْبَحْنَا وَاَصْبَحَ الْمُلْكُ لِلّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ لَا شَرِيْكَ لَهٗ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ وَاِلَيْهِ النُّشُوْرُ ٭ صبح کی ہم نی اور صبح کی ملک نی واسطی اللہ کی اور سب تعریف اللہ کی لئی ہی نہین شریک کوئی اوسکا نہین کوئی معبود مگر وہ اور طرف اوسیکی اوٹہنا ہی نقل کی یہہ بزار ابن سنی نی اَللّٰهُمَّ فَاطِرَ السَّمٰوَاتِ وَالْاَرْضِ عَالِمَ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ رَبَّ كُلِّ شَيْءٍ وَمَلِيْكَهٗ اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّ

نفسي وشر الشيطان وشركه ❊ د ت س حب مس مص ❊ یا اللہ پیدا کرنے والے آسمانوں
اور زمین کے جاننے والے پوشیدہ اور ظاہر کے اے پروردگار ہر چیز کے اور مالک اوسکے گواہی دیتا ہوں میں یہہ
کہ نہیں کوئی معبود مگر تو پناہ مانگتا ہوں میں ساتھہ تیرے برائی نفس اپنے کی سے یعنی خواہش نفس کی سے جو خلاف
ہدایت کے ہو اور برائی شیطان کیسے اور شرک اوسکے سے یعنی شرک اور کفر میں ڈالنے اوسکے سے نقل کی یہہ ابوداؤد
ترمذی نسائی ابن حبان حاکم ابن ابی شیبہ نے **ف** عرض کیا حضرت ابوبکر رض نے جناب سرور عالم صلی اللہ
علیہ وسلم سے کہ فرمائیے کوئی دعا کہ پڑھوں میں صبح وشام فرمایا یہہ دعا پڑھ اور بعضی روایت میں یہہ زیادہ
آیا ہے وَاَنْ نَقْتَرِفَ عَلٰی اَنْفُسِنَا سُوْءًا اَوْ نَجُرَّهٗ اِلٰی مُسْلِمٍ **ت** ❊ اور پناہ مانگتے ہیں ہم اس سے کہ حاصل
کریں ہم اوپر نفسوں اپنی کے برائی کو یعنی گناہ یا ظلم کو یا کھینچیں برائی کو طرف مسلمان کے یعنی نسبت کریں
برائی کو طرف مسلمان کے کہ پاک ہو اوس سے یا ضرر پہونچاویں اسکو نقل کی یہہ ترمذی نے اَللّٰھُمَّ
اِنِّیْ اَصْبَحْتُ (امسیت) اُشْهِدُكَ وَاُشْهِدُ حَمَلَةَ عَرْشِكَ وَمَلَائِكَتَكَ وَجَمِيْعَ خَلْقِكَ بِاَنَّكَ
اَنْتَ اللّٰهُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ وَاَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُكَ وَرَسُوْلُكَ ❊ **طس ت** ❊ یا اللہ تحقیق میں نے صبح کی
اوس حالت میں کہ گواہ کرتا ہوں میں تجھکو اور گواہ کرتا ہوں اوٹھانے والوں عرش تیرے کو اور تمام فرشتوں
تیرے کو اور تمام مخلوق تیری کو ساتھہ اسکے کہ تحقیق تو معبود ہے نہیں کوئی معبود مگر تو اور تحقیق محمد بندے
تیرے ہیں اور رسول تیرے نقل کی یہہ طبرانی نے اوسط میں اور ترمذی نے **ف** اُشْهِدُكَ کہ گواہ کرتا ہوں
تجھکو اپنے اقرار پر ساتھہ وحدانیت تیری کی بیچ الوہیت اور ربوبیت کے پس یہہ نیا کرنا اسلام کا اور اقرار گواہی کا
ہے ہر صبح وشام اور عرض نفس اپنے سے یہہ ہے کہ میں غافلوں سے نہیں ہوں اور اوٹھانے والے عرش کے آٹھہ
فرشتے ہیں کہ درمیان کان اور کندھے اونکے کے فرق دو ہزار برس کا ہے اور ایک روایت میں سات ہزار
برس کا اور جو کوئی پڑھے اسکو بخشتا ہے اللہ تعالی گناہ رات دن کے کذا قال العلی اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَمْسَیْتُ
اُشْهِدُكَ وَاُشْهِدُ حَمَلَةَ عَرْشِكَ وَمَلَائِكَتَكَ وَجَمِيْعَ خَلْقِكَ اَنَّكَ اَنْتَ اللّٰهُ لَا

اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ وَحْدَكَ لَا شَرِيْكَ لَكَ وَاَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُكَ وَرَسُوْلُكَ اَرْبَعَ مَرَّاتٍ ٭
٭ د ت س ق ٭ یا اللہ تحقیق میں صبح کی اس حال میں کہ گواہ کرتا ہوں میں تجھکو اور گواہ کرتا ہوں اوٹھانے
والوں عرش تیرے کو اور فرشتوں تیرے کو اور تمام خلق تیری کو ساتھ اسکی کہ تحقیق تو معبود ہے نہیں کوئی معبود مگر تو تنہا ہے
تو نہیں شریک کوئی تیرا اور تحقیق محمد بندے ہیں تیرے اور رسول تیرے ہیں پڑھے یہہ دعا چار بار نقل کی یہہ ابوداؤد ترمذی
نسائی نے **ف** حدیث شریف میں آیا ہے کہ جو کوئی یہہ دعا ایک بار پڑھے چوتھائی اوسکا آزاد کرتا ہے اللہ تعالی اوسکو آگ سے اور جو کوئی دو بار پڑھے
آزاد کرتا ہے آدھا اوسکو آگ سے اور جو کوئی تین بار پڑھے تین چوتھائی اور جو کوئی چار بار پڑھے سارے کو آزاد کرتا ہے اللہ تعالی آگ سے ذکر کیا اسکو
میرک نے کذا قال العلی اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْئَلُكَ الْعَافِيَةَ فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْئَلُكَ
الْعَفْوَ وَالْعَافِيَةَ فِيْ دِيْنِيْ وَدُنْيَايَ وَاَهْلِيْ وَمَالِيْ اَللّٰهُمَّ اسْتُرْ عَوْرَتِيْ وَاٰمِنْ رَوْعَتِيْ اَللّٰهُمَّ
احْفَظْنِيْ مِنْ بَيْنِ يَدَيَّ وَمِنْ خَلْفِيْ وَعَنْ يَمِيْنِيْ وَعَنْ شِمَالِيْ وَمِنْ فَوْقِيْ وَاَعُوْذُ بِعَظَمَتِكَ اَنْ
اُغْتَالَ مِنْ تَحْتِيْ ٭ د ق س حب مس مص ٭ یا اللہ مانگتا ہوں میں تجھسے سلامتی سب آفات
وبلیات ظاہر و باطن کے بیچ دنیا اور آخرت میں یعنی امور دنیا اور آخرت میں یا اللہ تحقیق میں مانگتا ہوں تجھسے بخشش
ہونا گناہوں کا اور عافیت دین اپنی میں اور دنیا اپنی میں اور اہل اپنے میں یعنی قرابتی اور خدام اور مال اپنے میں
یا اللہ ڈھانک عیب میرے کو اور نڈر کر خوف میرے کو یعنی خوف کی چیزوں سے مجھکو امن میں رکھیو یا اللہ حفاظت
کر میری آگے میرے سے اور پیچھے میرے سے اور داہنے میرے سے اور بائیں میرے سے اور اوپر میرے سے اور پناہ مانگتا ہوں
میں ساتھ بزرگی تیری کے اس سے کہ دھسایا جاؤں میں زمین میں نقل کی یہہ ابوداؤد ابن ماجہ نسائی ابن حبان
حاکم ابن ابی شیبہ نے **ف** مراد پہلی عافیت سے نہ ہونا عذاب کا ہے اور دوسری سے خلاصی عیبوں سے
اور کہا مصنف نے کہ معنی عافیت کے ہیں سلامتی پس دین میں سلامتی ہو گناہوں سے اور دنیا میں سلامتی ہو بیماری و آفات سے
اور بات [illegible] عورت اوسکو کہتے ہیں کہ شرم کرے آدمی اور برا جانے جسکے ظاہر ہو جانے سے اور یہہ طرفین [illegible] سے
بیان [illegible] ہے نہیں طرف سے آتی ہے اور نہیں تھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کہ چھوڑتے ان کلمات

پڑھی کو صبح اور شام مین کذا ذکرا لعلی د الفجر لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ يُحْيِيْ وَيُمِيْتُ وَهُوَ حَيٌّ لَا يَمُوْتُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ • د س ق مص ي • نہین کوئی معبود مگر اللہ تنہا ہی وہ نہین شریک کوئی اوسکا اوسیکی لئی سلطنت ہے اور اوسیکی لئی تعریف ہی جلاتا ہی اور مارتا ہی اور وہ زندہ ہی نہین مرتا اور وہ ہر چیز پر قادر ہی نقل کی یہہ ابو داؤد نسائی ابن ماجہ ابن ابی شیبہ ابن سنی نی اور لفظ یحیی سی لا یموت تلک فقط ابن سنی نی روایت کیا ہی **ف** فضیلت اس کلمہ کی حدیث شریف مین یہہ آئی ہی کہ جس شخص نی صبح کو پڑھا تو ہی ثواب برابر آزاد کرنی غلام کی کہ اولاد حضرت اسمعیل کیسی ہو اور دس نیکیان لکھی جاتی ہین اور دس درجی بلند ہوتی ہین اور محفوظ رہتا ہی شیطان سی رات تلک اور جو شام کو پڑھتا ہی یہی ثواب پاتا ہی اور صبح تلک شیطان سی محفوظ رہتا ہی روایت کیا اس حدیث کو ابن عباسؓ نی اور ایک شخص نی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو خواب مین دیکھا پوچھا کہ یا رسول اللہ ابن عیاشؓ آپسی یہہ حدیث روایت کرتا ہی فرمایا سچ کہتا ہی ابن عیاشؓ کذا فی المشکوٰۃ رَضِيْنَا بِاللّٰهِ رَبًّا وَبِالْاِسْلَامِ دِيْنًا وَبِمُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَسُوْلًا نَبِيًّا • عه مس ا ط • راضی ہوی ہم ساتھہ اللہ کی ازروی رب ہونی کی یعنی خوب تصدیق کی ہمنی اللہ کی رب ہونی کی اور ساتھہ اسلام کی ازروی دین ہونی کی اور ساتھہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی ازروی رسول ہونیکی یعنی خوب تصدیق کی ہمنی رسالت اونکی کی نقل کی یہہ چار نی اور حاکم احمد طبرانی نی **ف** اکثر نسخون مین بعد لفظ رسولا کی لفظ نبیا کا بھی ساتھہ رہا احمد اور طبرانی کی ہی مصنف ہی کہ دونو کو جمع کر لی کذا قال النووی رَضِيْتُ بِاللّٰهِ رَبًّا وَبِالْاِسْلَامِ دِيْنًا وَبِمُحَمَّدٍ نَبِيًّا ثَلٰثَ مَرَّاتٍ • مص ي • راضی ہوا مین ساتھہ اللہ کی ازروی رب ہونی کی اور ساتھہ اسلام کی ازروی دین ہونی کی اور ساتھہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی ازروی نبی ہونی کی یہہ ہی تین بار نقل کی یہہ ابن ابی شیبہ ابن سنی نی **ف** فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ جسنی صبح شام کو تین تین بار

[illegible] ہر کہ ادا نہ کریگا اوسکو قیامت کی دن کذا فی المشکوۃ اَللّٰهُمَّ مَا أَصْبَحَ بِي
مِنْ نِعْمَةٍ أَوْ بِأَحَدٍ مِنْ خَلْقِكَ فَمِنْكَ وَحْدَكَ لَا شَرِيكَ لَكَ فَلَكَ الْحَمْدُ وَلَكَ
الشُّكْرُ ۔ د س حب سني ۔ یا اللہ جس چیز نے صبح کی ساتھ میری کسی نعمت سے یا ساتھ کسی تیرے مخلوق
تیری سے پس تیری ہی طرف سے ہے تو ایک ہے یعنی جو نعمت دین و دنیا کی کہ حاصل ہوئی ہے مجکو یا کسی اور کو
مخلوق سے پس وہ خاص تیری ہی عنایت سے ہے نہیں کوئی شریک تیرا پس تیری ہی لئے تعریف ہے اور تیری
لئے شکر ہے یعنی لازم ہے شکر ہم پر زبان و دل و اعضا سے مقابلہ میں اس نعمت کی نقل کی یہہ ابو داؤد و نسائی
ابن حبان ابن سنی نے ف فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جسنے صبح کو یہہ دعا پڑھی شکر
اوس دنکا ادا کیا اور جسنے شام کو پڑھی شکر اوس رات کا ادا کیا کذا فی المشکوۃ اور بعضی روایت میں
آیا ہے کہ حضرت داؤد علیہ السلام نے کہا خداوندا نعمتیں تیری مجہہ پر بہت ہوئیں شکر اونکا کیونکر ادا کروں
حکم ہوا اے داؤد جو جانا تو نے کہ جو نعمت تیری پاس ہے میری ہی طرف سے ہے شکر اوسکا ادا کیا تو نے
کذا قال الفخر اَللّٰهُمَّ عَافِنِي فِي بَدَنِي اَللّٰهُمَّ عَافِنِي فِي سَمْعِي اَللّٰهُمَّ عَافِنِي فِي بَصَرِي لَا إِلٰهَ
إِلَّا أَنْتَ ثَلٰثَ مَرَّاتٍ اَللّٰهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنَ الْكُفْرِ وَالْفَقْرِ اَللّٰهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنْ
عَذَابِ الْقَبْرِ لَا إِلٰهَ إِلَّا أَنْتَ ثَلٰثَ مَرَّاتٍ ۔ د س ي ۔ یا اللہ سلامتی دے مجکو بدن میری میں یعنی
تمام اعضا سے کوئی چیز گناہ کی نہو یا اللہ سلامتی دے مجکو سماعت میری میں یعنی بہرا نہو جاؤں یا اوس چیز کی
سننے سے کہ سننا درست نہو مثل غیبت اور جھوٹ اور گانے بجانے کی یا اللہ سلامتی دے مجکو بینائی میری
میں نہیں کوئی معبود مگر تو یعنی تجھہ ہی سے عافیت مانگتے ہیں نہ غیر تیری سے پڑھے اسکو تین بار یا اللہ تحقیق میں پناہ
مانگتا ہوں ساتھ تیری کفر سے اور محتاجگی سے یا اللہ تحقیق میں پناہ مانگتا ہوں ساتھ تیری عذاب
قبر سے نہیں کوئی معبود مگر تو یعنی پس نہیں پناہ مانگی جاتی ہے مگر تجھی سے پڑھے یہہ تین بار نقل کی یہہ ابو داؤد
[illegible] سنی نے ف مراد سلامتی بینائی سے سلامتی ہے اندھے پن سے یا نہ دیکھنے ناشایستہ کو

قدرت کیسی یا نظر کرنی سے طرف حرام چیزون کی مانند عورت اجنبی اور لڑکے کی یا سننی ناشی کی اور مراد
کفر سے یا کفر شہوت ہی اور محتاجگی سے محتاجگی دل کی کہ آدمی کو بے صبر کر کے گلہ تقدیر کا اور اللہ تعالی کا کروا
دے یا کفر سے کفران نعمت اور محتاجگی سے محتاجگی طرف خلق کی یا کم ہونا مال کا ساتھ نہونی قناعت
اور نہونی صبر کی اور کثرت حرص کے کذا ذکر العلی سبحان اللہ وبحمدہ لا قوۃ الا باللہ
ما شاء اللہ کان وما لم یشأ لم یکن اعلم ان اللہ علی کل شیء قدیر وان اللہ
قد احاط بکل شیء علما ۔ د س ی ۔ پاک ہے اللہ اور تسبیح کرتا ہون ساتھ تعریف اوسکی کے
نہین ہے قوت بندے کو حرکت اور سکون پر مگر ساتھ قدرت دینی اللہ کی جو چاہا اللہ نے ہوا اور جو نہ چاہا
نہ ہوا جانتا ہون مین کہ تحقیق اللہ ہر چیز پہ قادر ہے اور تحقیق اللہ نے گھیرا ہر چیز کو از روے جاننے کے
یعنی وہ ہر چیز کو جانتا ہے نقل کیے اسے ابو داود نسائی ابن سنی نے ف ۔ جو چاہا ہوا اور جو نہ چاہا نہ ہوا
یعنی برابر ہے کہ بندہ چاہے یا نہ چاہے اور یہی معنی ہین اس آیت کی وما تشاؤن الا ان یشاء اللہ یعنی
نہین چاہتے ہو تم مگر اوسوقت کہ چاہے اللہ اور حدیث قدسی مین ہے تُرید وارید ولا یکون الا ما ارید
فمن رضی فله الرضا ومن سخط فله السخط ویفعل اللہ ما یشاء ویحکم ما یرید یعنی اے بندے ارادہ
کرتا ہے تو ایک کام کا اور ارادہ کرتا ہون مین اور نہین ہوتا مگر جو چاہتا ہون مین پس جو شخص راضی
ہوا یعنی میری ارادے پر پس اوسکے لیے خوشنودی میری ہے اور جو خفا ہوا میری ارادے سے پس اوسکے لیے
خفگی میری ہے اور کرتا ہے اللہ جو چاہتا ہے اور حکم کرتا ہے جو ارادہ کرتا ہے اور حدیث شریف مین آیا ہے
کہ جسنی یہ دعا صبح کو پڑہی شام تلک محفوظ رہا اور جسنی شام کو پڑہی صبح تلک محفوظ رہا کذا ذکرہ
العلی اصبحنا علی فطرۃ الاسلام وکلمۃ الاخلاص وعلی دین نبینا محمد صلی
اللہ علیہ وسلم وعلی ملۃ ابینا ابراہیم حنیفا مسلما وما کان من المشرکین
۱۰ ط ۔ فی الصباح والمساء ۔ س ۔ فی الصباح فقط ۔ صبح کی ہمنی اوپر پیدایش اسلام کے

[illegible] لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ اور اوپر دین نبی اپنے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی اور
[illegible] کی کہ وہ توحید کرنے والی تھی اور تابعدار تھی اپنے پیغمبر کی مشرکون سے نکل
گئی احمد طبرانی نے [illegible] اور نقل کیا نسائی نے بیچ صبح کی فقط ف یعنی دعا اصبحنا علی
فطرۃ الاسلام آخر تک کو احمد اور طبرانی نے صبح شام کا پڑھنا نقل کیا ہے اور نسائی نے فقط صبح پڑھنا
یا قیوم جدی عبارت جلی پہلی عبارت سے اسکے علاوہ نہیں ایسا ہی کہا مصنف نے اور یہ بھی حضرت نے
دنیا کا لوگ سنکر سیکہیں اور ظاہر یہ ہے کہ حضرت بھی اپنے اوپر ایمان لانیکے کام کہی گئی تھی جیسے کہ
جواب اذان میں آیا ہے کہ جب موذن اشہد ان لا الٰہ الا اللہ اشہد ان محمدا رسول اللہ کہتا تہا
حضرت جواب دیتے تھے انا انا یعنی میں بھی گواہی دیتا ہوں کذا ذکرہ العلی یَا حَیُّ یَا قَیُّوْمُ بِرَحْمَتِکَ
اَسْتَغِیْثُ اَصْلِحْ لِیْ شَاْنِیْ کُلَّهٗ وَلَا تَکِلْنِیْ اِلٰی نَفْسِیْ طَرْفَةَ عَیْنٍ ن س مس مرہ ا ی
اے ہمیشہ رہنے والے بسبب رحمت تیری کی فریاد کرتا ہوں میں اور مدد چاہتا ہوں درست کر میری سنوار دے
میری تمام حالت میرا اور نہ سونپ مجکو طرف نفس میری کی ایک پلک مارنے یعنی نہ محروم کر مجکو نعمت ابد
سے افضل کی ہے نسائی حاکم بزار نے ف حضرت انس رض روایت کرتے ہیں کہ جنگ بدر میں لڑا
میں کافرون سے پہر حاضر ہوا حضرت کے پاس دیکھا میں نے کہ سجدہ میں یا حی یا قیوم پڑہ رہے تہے پہر گیا
میں اور لڑا میں پہر آکر دیکھا کہ حضرت یا حی یا قیوم سجدے میں پڑھتے تھے پس فتح دی اللہ تعالیٰ نے اوسکو
کذا ذکرہ العلی اَللّٰهُمَّ اَنْتَ رَبِّیْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ خَلَقْتَنِیْ وَاَنَا عَبْدُکَ وَاَنَا عَلٰی عَهْدِکَ
وَوَعْدِکَ مَا اسْتَطَعْتُ اَبُوْءُ لَکَ بِنِعْمَتِکَ عَلَیَّ وَاَبُوْءُ بِذَنْبِیْ فَاغْفِرْ لِیْ فَاِنَّهٗ لَا
یَغْفِرُ الذُّنُوْبَ اِلَّا اَنْتَ اَعُوْذُ بِکَ مِنْ شَرِّ مَا صَنَعْتُ خ س مد یا اللہ تو رب میرا ہے
نہیں کوئی معبود مگر تو پیدا کیا تو نے مجکو اور میں بندہ تیرا ہوں اور میں اوپر عہد تیرے کے ہوں اور
وعدے تیرے کے ہوں یعنی [illegible] اقرار لاتا ہوں [illegible] نعمت [illegible] اقرار کرتا ہوں [illegible]

مستقیم ہوں بقدر طاقت اپنی کے یعنی یہہ اقرار ہی اپنی عاجزی کا کہ جسطرح واجب ہی ویسا نہیں ادا ہوتا اقرار
کرتا ہوں مین واسطی تیری ساتھہ نعمت تیری کی کہ اوپر میری ہی اور اقرار کرتا ہوں مین ساتھہ گناہ اپنی کے
پس بخش مجکو پس تحقیق نہیں بخشتا گناہوں کو کوئی مگر تو پناہ مانگتا ہوں مین ساتھہ تیری برائی اوس ناچیزی
سی یعنی بخش گناہ میری نقل کی یہہ بخاری نسائی نی اَللّٰهُمَّ اَنْتَ رَبِّيْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ خَلَقْتَنِيْ
وَاَنَا عَبْدُكَ وَاَنَا عَلٰى عَهْدِكَ وَوَعْدِكَ مَا اسْتَطَعْتُ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّ مَا صَنَعْتُ
اَبُوْءُ بِنِعْمَتِكَ عَلَيَّ وَاَبُوْءُ بِذَنْبِيْ فَاغْفِرْ لِيْ اِنَّهٗ لَا يَغْفِرُ الذُّنُوْبَ اِلَّا اَنْتَ ۔ ترجمہ یا اللہ تو
میرا ہی نہین کوئی معبود مگر تو پیدا کیا تو نی مجکو اور مین بندہ تیرا ہون اور مین عہد تیری پر ہون اور وعدی تیری پر
بقدر طاقت اپنی کی پناہ مانگتا ہون ساتھہ تیری برائی کردار اپنی کی سی اقرار کرتا ہون مین ساتھہ نعمت
تیری کی کہ مجپر ہی اور اقرار کرتا ہون مین ساتھہ گناہ اپنی کی پس بخش مجکو تحقیق نہین بخشتا گناہون کو کوئی
مگر تو نقل کی یہہ ابوداؤد ابن سنی نی اَللّٰهُمَّ اَنْتَ اَحَقُّ مَنْ ذُكِرَ وَاَحَقُّ مَنْ عُبِدَ وَاَنْصَرُ مَنِ ابْتُغِيَ
وَاَرْاَفُ مَنْ مَلَكَ وَاَجْوَدُ مَنْ سُئِلَ وَاَوْسَعُ مَنْ اَعْطٰى اَنْتَ الْمَلِكُ لَا شَرِيْكَ لَكَ
وَالْفَرْدُ لَا نِدَّ لَكَ كُلُّ شَيْءٍ هَالِكٌ اِلَّا وَجْهَكَ لَنْ تُطَاعَ اِلَّا بِاِذْنِكَ وَلَنْ تُعْصٰى اِلَّا
بِعِلْمِكَ تُطَاعُ فَتَشْكُرُ وَتُعْصٰى فَتَغْفِرُ اَقْرَبُ شَهِيْدٍ وَاَدْنٰى حَفِيْظٍ حُلْتَ دُوْنَ النُّفُوْسِ
وَاَخَذْتَ بِالنَّوَاصِيْ وَكَتَبْتَ الْاٰثَارَ وَنَسَخْتَ الْاٰجَالَ اَلْقُلُوْبُ لَكَ مُفْضِيَةٌ وَ
السِّرُّ عِنْدَكَ عَلَانِيَةٌ اَلْحَلَالُ مَا اَحْلَلْتَ وَالْحَرَامُ مَا حَرَّمْتَ وَالدِّيْنُ مَا شَرَعْتَ
وَالْاَمْرُ مَا قَضَيْتَ وَالْخَلْقُ خَلْقُكَ وَالْعَبْدُ عَبْدُكَ وَاَنْتَ اللّٰهُ الرَّءُوْفُ الرَّحِيْمُ اَسْاَلُكَ
بِنُوْرِ وَجْهِكَ الَّذِيْ اَشْرَقَتْ لَهُ السَّمٰوَاتُ وَالْاَرْضُ وَبِكُلِّ حَقٍّ هُوَ لَكَ وَبِحَقِّ السَّائِلِيْنَ
عَلَيْكَ اَنْ تُقِيْلَنِيْ فِيْ هٰذِهِ الْغَدَاةِ اَوْ فِيْ هٰذِهِ الْعَشِيَّةِ وَاَنْ تُجِيْرَنِيْ مِنَ النَّارِ
بِقُدْرَتِكَ ۔ ط ب ۔ ترجمہ یا اللہ تو ہی لائق ہی ساتھہ ذکر کی ایسے کہ سی کیا یاد کیا جاوی یعنی لائق

[illegible] تہی ساتھہ عبادت کی اوس سی کہ عبادت کیا جاتا ہی یعنی سوا تیری
عبادت کل عبادت ... ہوتی باطل ہی اور تو بہت مدد کرنی والا ہی اوس سی کہ مدد ڈہونڈہی جاتی
اوس سی اور تو بہت مہربان اوس سی کہ مالک ہی یعنی مالکون مجازی سی تو زیادہ مہربان ہی
اور تو سب سے ... اوس سی کہ مانگا جاتی اور تو فراخ تر ہی عطا مین اوس سی کہ دیتا ہی تو پادشاہ ہی نہین کوئی
شریک تیرا اور تو ایک ہی نہین کوئی ہمسر تیرا ہر چیز ہلاک ہونی والی ہی مگر ذات تیری ہرگز نہین عبادت
کیا جاتا ہی تو مگر ساتھہ توفیق اپنی کے اور ہرگز نہین نافرمانی کیا جاتا ہی تو مگر ساتھہ علم اپنی کی اطاعت
کیا جاتا ہی تو پس جزا دیتا ہی اور نافرمانی کیا جاتا ہی تو پس بخشتا ہی تو قریب تر ہی ہر حاضر سی یعنی اشارہ
ہی نَحْنُ اَقْرَبُ اِلَیْہِ مِنْ حَبْلِ الْوَرِیْدِ پر اور تو نزدیکتر ہر نگہبان سی ہی حائل ہوا تو نزدیک نفسونکی اور پکڑی
تو نی بال پیشانیون کی یعنی سب تیری قبضۂ قدرت مین ہین اور لکہا تو نی عملون کو یعنی لوح محفوظ مین اور لکہین
تو نی عمرین لوح محفوظ مین اور دل بسبب تیری تجلیات کی ہونی کی فراخ ہین اور پوشیدہ نزدیک تیری
ظاہر ہی حلال وہ چیز ہی کہ حلال کی تو نی اور حرام وہ چیز ہی کہ حرام کی تو نی اور دین وہ چیز ہی کہ مقرر کیا تو نی
اور کام وہ چیز ہی کہ حکم کیا تو نی یعنی تمام امور کہ دنیا مین ہوتی ہین تیری ہی حکم اور ارادہ سی ہوتی ہین اور سب
مخلوق پیدایش تیری ہی اور سب بندی بندی تیری ہین اور تو ہی اللہ بہت مہربان بخشنی والا مانگتا
ہون مین تجہسی ساتھہ وسیلۂ نور ذات تیری کی وہ جو روشن ہوگئی بسبب اوسکی آسمان اور زمین اور
مانگتا ہون ساتھہ وسیلۂ ہر حق کی کہ وہ واسطی تیری ہی سب مخلوق پر یعنی اطاعت عبادت وغیرہما
اور ساتھہ وسیلۂ حق مانگنی والون کے کہ تجہپر ہی یعنی از راہ کرم اور وعدہ ہی تیری کی جو حق رکہتی ہین اوپر
تجہپر کسکا حق ہی یہہ کہ معاف کری تو مجکو اس دن مین یا اس رات مین یعنی صبح کی وظیفہ مین فی ہذہ الغداۃ
کہی اور شام کی وظیفہ مین فی ہذہ العشیۃ اور یہہ کہ امان دی تو مجکو آگ سی ساتھہ قدرت اپنی کی
نقل کی یہہ طبرانی نی کبیر مین اور کتاب الدعا مین ف حدیث شریف مین آیا ہی کہ جو کوئی پڑہی

بہہ دعا لیکن چاہتے ہیں اوسکی لئے سب نیکیاں اور دوسری چاہتیں ہین دنیا کی بہتریان اور ثواب پاتا ہے
وسخ الہام ازراہ کرمبیا اور بنیاد دنیا ہی اللہ تعالی شیطان سے کذا ذکر العلی اور یہہ جو کہا کہ نہین
نافرمانی کیا جاتا مگر ساتھ علم اپنی کی اسمین اشارہ ہے اسپر کہ طاعت نہین ہے مگر بسبب ارادہ
اور امر اللہ تعالی کی اور معصیت بسبب ارادہ کی ہے نہ امر کی اور حائل ہوا تو نزدیک نفسون کے
یعنی حائل ہوا تو درمیان لوگونکی اور خواہشون نفس اونکی کی پس نہین طاقت رکھتے ہین یہہ کہ ایمان
لاوین یا کفر کرین مگر ساتھ ارادہ تیری کی حاصل یہہ ہے کہ مالک ہے دلون کا پہیرتا ہے جدہر چاہتا ہے حسبی

اللہ لا الہ الا ہو علیہ توکلت وہو رب العرش العظیم سبع مرات ٭٭ ی ٭
کفایت ہے مجکو اللہ نہین کوئی معبود مگر وہ اوسپر بہروسا کیا مینے اور نہین بہراوسکی پر مین امید رکہتا ہون
اور نہ ڈرتا ہون کسی سے مگر اوسی سے اور وہ پروردگار عرش بڑا کا ہے پڑہے یہہ سات بار نقل کی ہے ابن
سنی نے ف حدیث شریف مین آیا ہے کہ جو کوئی صبح شام یہہ آیت سات سات بار پڑہے تو کفایت
کرتا ہے اللہ تعالی غم دنیا اور آخرت اوسکا اور بعض مشائخ شاذلیہ نے لکہا ہے کہ اگر کسی شخص کو
سوا اسکی اور ورد نہو تو یہہ کافی ہے کذا ذکر العلی اور اللہ تعالی نے ہی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو
فرمایا اسکی پڑہنی کو اس آیتین فان تولوا فقل حسبی اللہ آخر تک لا الہ الا اللہ وحدہ

لا شریک لہ لہ الملک ولہ الحمد وہو علی کل شیء قدیر عشر مرات ٭٭ س حب اطی ٭
نہین کوئی معبود مگر اللہ تنہا نہین شریک کوئی اوسکا اوسیکی لئے بادشاہت ہے اور اوسیکی لئے سب
تعریف اور وہ سب چیز پر قادر ہے پڑہے اسکو دس بار نقل کی یہہ نسائی ابن حبان احمد طبرانی ابن سنی نے
دعا
سبحان اللہ العظیم وبحمدہ مائۃ مرۃ ٭٭ مردت س مس حب عو ٭ پاکی ہے
اللہ بزرگ کو اور پاکی بیان کرتا ہون ساتھ تعریف اوسکی کی پڑہے یہہ سو بار نقل کی یہہ مسلم ابوداود
ترمذی نسائی حاکم ابن حبان ابوعوانہ نے ف حدیث شریف مین آیا ہے کہ جسنے صبح شام ...

دن جیسے سو سو بار پڑھا اور نہیں لاویگا کوئی قیامت کو عمل بہتر اس چیز کی کہ لاویگا یہہ اوسکو لیکن وہ شخص کہ
مثل اسکے پڑھی یعنی وہ برابر اسکی ہوگا یا زیادہ اس سے پڑھی یعنی پس وہ افضل اس سے ہوگا انتہی
اور اگر ان تسبیحات وغیرہا کو گنتی نقل کی گئی ہے زیادہ بھی پڑھیگا تو بھی ثواب پاویگا اور زیادتی کا حد
بے گنتی اوس قبیلہ کی نہیں ہے کہ اس سے زیادہ پڑھنا منع ہو مثل زیادتی طہارت کی کہ تین بار سے زیادہ
اعضا کو دھونا منع ہے کذا قال العسقلانی اور ایسے طرح شیخ فخر الدین نے بسم اللہ الذی لا یضر کے بیان میں قول
مصنف کا نقل کیا ہے اور بعضی عمل اسکی کہتے ہیں واللہ اعلم سُبْحَانَ اللّٰہِ مِائَۃَ مَرَّۃٍ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ مِائَۃَ
مَرَّۃٍ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مِائَۃَ مَرَّۃٍ اَللّٰہُ اَکْبَرُ مِائَۃَ مَرَّۃٍ ت ف ۔ سبحان اللہ سو بار پڑھی
الحمد للہ سو بار لا الہ الا اللہ سو بار اللہ اکبر سو بار نقل کی یہہ ترمذی نے ف فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
نے کہ جو کوئی صبح شام کو سو سو بار سبحان اللہ پڑھی ہوگا اوسی ثواب مانند سو حج کرنے والی کی اور جو صبح شام کو
سو سو بار الحمد للہ پڑھی ہوگا مانند ثواب اوس شخص کی کہ سو گھوڑے جہاد کی لئے دئے یا فرمایا اس مضمون کے
جگہ یہہ کہ سو جہاد کئے اور جو لا الہ الا اللہ صبح شام کو سو سو بار پڑھی ہوگا ثواب مانند سو غلام آزاد کرنے والی
کہ وہ غلام اولاد حضرت اسمٰعیل علیہ السلام کیسے ہوں اور جو اللہ اکبر سو سو بار صبح شام کو پڑھے نہیں ہوگا کوئی بہتر عمل میں
اوس دن اس شخص سے لیکن وہ شخص کہ مثل اسکی پڑھی یعنی وہ برابر اسکی ہوگا یا زیادہ اس سے پڑھی یعنی
وہ افضل اس سے ہوگا کذا فی المشکوٰۃ وَتُصَلِّیْ عَلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَشْرَ مَرَّاتٍ
ط ۔ اور درود بھیجے اوپر نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی دس بار نقل کیے یہہ طبرانی نے ف فرمایا آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جو صبح شام کو دس دس بار مجھ پر درود بھیجے پاویگے اوسکو شفاعت میری دن قیامت کے
اور فرمایا کہ جو کوئی مجھ پر صبح کی نماز کی بعد پہلی بات کرنے کی درود بھیجتا ہے روا کرتا ہے اللہ تعالی سو حاجتیں
...دیتا ہے تیس حاجتیں سو میں سے اور ستر کو تاخیر دیتا ہے اور بعد نماز مغرب کے بھی ایسا ہی ہے
...ن کذا ذکر المصنف فی المنتہی مناسب اس مقام کی ایک درود لکھا جاتا ہے اگر وہ پڑھے بہت مناسب

ہیں دارقطنی نے افراد میں اور ابن نجّار نے اپنی تاریخ میں حضرت ابوبکر سے روایت کی ہے کہا اونہوں نے
کہ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بیٹھا تھا کہ ایک شخص حاضر ہوا اور سلام کیا اوسکو حضرت نے
جواب دیا اور خوش ہو کر اپنے پہلو میں بٹھایا جب وہ شخص اپنی حاجت عرض کر کر اوٹھا تو آنحضرت صلی اللہ
علیہ وسلم نے فرمایا کہ اے ابوبکر یہہ شخص ہے کہ بلند کیے جاتے ہیں عمل اسکے لیے مانند عمل سب روے زمین
والوں کے عرض کیا میں نے کیا ہے سبب اسکا فرمایا کہ جب صبح ہوتی ہے تو پھر ایک درود دس بار بھیجتا ہے
کہ مانند درود سب خلق کے ہوتا ہے پوچھا میں نے وہ کیا ہے فرمایا یہہ ہے اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ النَّبِيِّ عَدَدَ مَنْ صَلّٰى عَلَيْهِ
مِنْ خَلْقِكَ وَصَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ النَّبِيِّ كَمَا يَنْبَغِيْ لَنَا اَنْ نُصَلِّيَ عَلَيْهِ وَصَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ النَّبِيِّ كَمَا اَمَرْتَنَا اَنْ نُصَلِّيَ عَلَيْهِ یعنی
یا اللہ رحمت خاص بھیج اوپر حضرت محمد کے کہ نبی ہیں بقدر گنتی اونکی کہ درود بھیجتے ہیں اوپر مخلوق تیری سے
اور رحمت خاص بھیج اوپر محمد کے کہ نبی ہیں جیسا کہ لائق ہے ہمکو کہ درود بھیجیں اوپر اور رحمت خاص بھیج
اوپر محمد کے جو نبی ہیں جیسا کہ حکم کیا تو نے ہمکو یہہ کہ درود بھیجیں ہم اوپر کذا فی درالمنثور وَاِنِ ابْتُلِيَ بِهَمٍّ
اَوْ دَيْنٍ فَلْيَقُلْ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْهَمِّ وَالْحُزْنِ وَاَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْعَجْزِ
وَالْكَسَلِ وَاَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْجُبْنِ وَالْبُخْلِ وَاَعُوْذُ بِكَ مِنْ غَلَبَةِ الدَّيْنِ وَقَهْرِ الرِّجَالِ ۔ د
اور اگر مبتلا کیا جاوے کوئی غم میں یا قرض میں پس کہے یا اللہ تحقیق میں پناہ مانگتا ہوں ساتھہ تیرے فکر کی
اور غم سے اور پناہ مانگتا ہوں ساتھہ تیرے عاجزی سے یعنی کمال کے حاصل کرنے میں اور کاہلی سے یعنی اعمال
میں اور پناہ مانگتا ہوں ساتھہ تیرے نامردی سے یعنی ڈر دشمن سے کہ باز رہے لڑائی دشمن سے
اور بخیلی سے اور پناہ مانگتا ہوں ساتھہ تیرے بوجہہ قرض کے سے اور قہر آدمیوں کے سے یعنی قہر یادشاہوں
اور غلبہ ظالموں اور جورو بیگموں کی سے نقل کی یہہ ابوداؤد نے ف حدیث شریف میں آیا ہے
کہ ایک شخص نے حضرت رسالتمآب صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا کہ بہت سے غم اور قرض لاحق ہوئے ہیں مجھکو
فرمایا کہ کیا نہ سکھلاوں تجھے وہ کلام کہ جب پڑہے تو اوسکو اللہ تعالی دور کرے غم تیرا

ادا کرے تجھسے قرض تیرا اوسنے عرض کیا فرمائیے فرمایا صبح شام یہہ دعا پڑھا کر وہ شخص روایت کرتا ہے کہ
پڑھی مینے یہہ دعا پس اللہ تعالی نے دور کیا غم میرا اور ادا کیا قرض میرا تمام ہوئی حدیث کہا مصنف نے
کہ عجز ترک کرنا اوس چیز کا ہے کہ کرنا اوسکا خوب ہو اور بیان علیہ قرض سے اصلی ہے کہ حدیث شریف میں
آیا ہے الدین شین الدین یعنی قرض عیب دین کا ہے اور فرمایا ہے لا ہم الا ہم الدین ولا وجع الا وجع العین
یعنی قرض کی غم برابر کوئی غم نہیں اور آنکھ کی درد برابر کوئی درد نہیں تمام ہوا علاوہ حدیث پہلی کا ایک
روایت میں آیا ہے کہ فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جسنے جمعہ کی ستر بار پڑھا اللہم اغننی بحلالک
عن حرامک واغننی بفضلک عمن سواک نہیں کہ نکلی اوسپر دو جمعہ کہ غنی کردیگا اوسکو اللہ تعالی کہا اذکر
العلی عن الفردوس الی ہہنا یقال فی الصباح والمساء جمیعا ولکن یقال فی المساء مکان
اصبح امسی ومکان ہذا الیوم ہذہ اللیلۃ ومکان التذکیر التانیث و
النشور المصیر کما کتبناہ بالحمرۃ فوق کل کلمۃ یعنی یہانتک پڑھا جاوے صبح اور
شام کی دونوں کی ولیکن پڑھا جاوے شام کی دعامیں جگہہ اصبح کی لفظ امسی کا اور جگہہ اصبحت کی امسیت
اور جگہہ اصبحنا کی امسینا اور جگہہ ہذا الیوم کی ہذہ اللیلہ اور جگہہ مذکر کی مونث یعنی ہ کی جگہہ ہا اور جگہہ
نشور کی مصیر جیسے کہ لکہا ہمنے اوسکو ساتھ سرخی کی اوپر ہر کلمہ کی وتمیناہ فی المساء فقط امسینا
وامسی الملک للہ والحمد للہ اعوذ باللہ الذی یمسک السماء ان تقع علی الارض الا
باذنہ من شر ما خلق وذرا وبرا [illegible] اور زیادہ کی جاوے شام میں فقط یعنی صبح میں
یہہ دعا شام کی ہے اور شام کی ملک واسطے اللہ کی اور سب تعریف اللہ کی ہے پناہ مانگتا ہوں
میں ساتھ اللہ کی جسنے تہام رکہا ہے یعنی بچہ رکہا ہے آسمان کو اوسسے کہ گر پڑے اوپر زمین کے مگر
ساتھ حکم اوسکی کی برائی اوس چیز کی سے کہ پیدا کیا اور [illegible] اور پیدا کیا [illegible] فقط
[illegible] فی الصباح فقط اصبحنا واصبح الملک للہ [illegible]

وَاللَّيْلِ وَالنَّهَارِ وَمَا يَضْحٰى فِيْهِمَا لِلّٰهِ وَحْدَهُ اَللّٰهُمَّ اجْعَلْ اَوَّلَ هٰذَا النَّهَارِ صَلَاحًا وَ
اَوْسَطَهُ فَلَاحًا وَاٰخِرَهُ نَجَاحًا اَسْئَلُكَ خَيْرَ الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ يَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ ٭ مص

اور زیادہ کی جاوی صبح مین فقط یعنی نہ شام مین یہہ دعا صبح کی آئی اور صبح کی ملک نی واسطی اللہ کی اور بزرگ ذات کی اور بزرگ صفات کی اور مخلوق اور حکم اور رات و دن اور وہ چیز کہ ظاہر ہوتی ہی دن رات مین واسطی اللہ کی ہین کہ ایک ہی وہ یا اللہ کر اول اس دن کا سبب نیکی کا یعنی خرچ کرین اوسکو طاعت مین اور درمیان اوسکے کو سبب مطلب پانی کا اور آخر اوسکی کو سبب نجات کا آفتون سی مانگتا ہون مین تجھسی بھلائی دنیا اور آخرت کی ای بہت مہربان مہربانون کی نقل کی یہہ ابن ابی شیبہ نی لَبَّيْكَ اَللّٰهُمَّ لَبَّيْكَ لَبَّيْكَ وَسَعْدَيْكَ
وَالْخَيْرُ فِيْ يَدَيْكَ وَمِنْكَ وَاِلَيْكَ اَللّٰهُمَّ مَا قُلْتُ مِنْ قَوْلٍ اَوْ حَلَفْتُ مِنْ حَلِفٍ اَوْ نَذَرْتُ
مِنْ نَذْرٍ فَمَشِيَّتُكَ بَيْنَ يَدَيْ ذٰلِكَ كُلِّهِ مَا شِئْتَ كَانَ وَمَا لَمْ تَشَأْ لَا يَكُوْنُ وَلَا
حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِكَ اِنَّكَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ اَللّٰهُمَّ مَا صَلَّيْتُ مِنْ صَلٰوةٍ فَعَلٰى
مَنْ صَلَّيْتَ وَمَا لَعَنْتُ مِنْ لَعْنٍ فَعَلٰى مَنْ لَعَنْتَ اَنْتَ وَلِيِّيْ فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ
تَوَفَّنِيْ مُسْلِمًا وَاَلْحِقْنِيْ بِالصَّالِحِيْنَ ٭ ی مس اط مہ حاضر ہون مین خدمت تیری مین

یا اللہ حاضر ہون مین خدمت تیری مین پھر حاضر ہون مین اور مستعد ہون طاعت تیری پر اور بھلائی ہاتھون تیری مین ہی یعنی تصرف اور قدرت تیری مین ہی اور بھلائی پہنچنی والی تجھسی ہی اور طرف تیری ہی رجوع کرتی ہی احوال ہمارا اور مآل کار ہمارا یا اللہ جو کچھ کہی مینی بات یا کہائی مینی قسم یا مانی کوئی نذر پس خواہش تیری آگی اس سبکی ہی جو چاہا تو نی ہوا اور جو نہ چاہا تو نی نہ ہو سکا اور نہین قوت پھرنا گناہون سی اور نہ قوت عبادت پر مگر ساتھ مدد تیری کی تحقیق تو ہر چیز پر قادر ہی یا اللہ جو کچھ کی مینی دعا مین جا لگی اوسکو کہ دعا کی تونی اوسپر اور اگر دعا کی یا ہی اوسکو اور جو کچھ کی مینی لعنت پس کر اوپر اوسکی کہ لعنت کی تونی اوسپر تو مالک ہی میرا دنیا اور آخرت مین مار مجھکو مسلمان اور ملا

مجکو ساتھ نیکبختون کی یعنی ساتھ نبیون اور رسولون کی نقل کیے یہہ ابن سنی حاکم احمد طبرانی نی
ف آیا ہی کہ اخیر کلام مرتی دم حضرت ابو بکر رض کا یہہ تہا رَبِّ تَوَفَّنِيْ مُسْلِمًا وَّاَلْحِقْنِيْ بِالصّٰلِحِيْنَ کذا
ذکر العلی اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْئَلُكَ الرِّضَا بَعْدَ الْقَضَاءِ وَبَرْدَ الْعَيْشِ بَعْدَ الْمَوْتِ وَلَذَّةَ
النَّظَرِ اِلٰى وَجْهِكَ وَشَوْقًا اِلٰى لِقَائِكَ فِيْ غَيْرِ ضَرَّاءَ مُضِرَّةٍ وَّلَا فِتْنَةٍ مُّضِلَّةٍ
یا اللہ تحقیق مین مانگتا ہون تجہسی خوشنودی اپنی پیچہی تقدیر کی یعنی جو مصیبت و بلا کی تقدیر جاری ہو
اوسپر راضی رہون اور ٹہنڈک عیش کی پیچہی مرنیکی اور مزہ دیکہنی کا طرف ذات تیری کی اور شوق
طرف ملنی تیری کی بیچ غیر حالت سخت کی کہ زیان پہونچانی والی ہو اور غیر فتنہ گمراہ کرنی والی سے
ف معنی عیش کی زندگانی ہین پس مراد ساتہہ ٹہنڈک عیش کے بعد مرنی کی اچہا ہونا زندگانی کا ہے
بعد مرنیکی کہ یہانکی زندگانی فانی ہی اور وہانکی باقی پس اصل چین آرام وہین کا ہی اسی لئی حضرت نی وہانکا
آرام مانگا بیچ غیر حالت سخت کی کہ زیان پہونچانی والی ہو یعنی ایسا شوق مانگتا ہون کہ نقصان نکری سلوک
میری مین اور استقامت میری مین راہ ادب پر اور احکام پر اسلئی کہ کبہی شوق مین حالت سکر کی ہو کر خلاف
ادب کی باتین ہو جاتی ہین اور یہی مراد ہی جملہ ما بعد سی اور غیر فتنہ یعنی نہ لاحق ہو رنج و بلا کہ سبب گمراہی میرے کیا یا غیر
میرے کا ہو کذا ذکر العلی وَاَعُوْذُ بِكَ اَنْ اَظْلِمَ اَوْ اُظْلَمَ اَوْ اَعْتَدِيَ اَوْ يُعْتَدٰى عَلَيَّ اَوْ اَكْسِبَ
خَطِيْئَةً اَوْ ذَنْبًا لَا تَغْفِرُهٗ اَللّٰهُمَّ فَاطِرَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ عَالِمَ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ
ذَا الْجَلَالِ وَالْاِكْرَامِ فَاِنِّيْ اَعْهَدُ اِلَيْكَ فِيْ هٰذِهِ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَاُشْهِدُكَ وَكَفٰى بِكَ
شَهِيْدًا اَنِّيْ اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ وَحْدَكَ لَا شَرِيْكَ لَكَ لَكَ الْمُلْكُ وَلَكَ
الْحَمْدُ وَاَنْتَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ وَّاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُكَ وَرَسُوْلُكَ وَاَشْهَدُ اَنَّ
وَعْدَكَ حَقٌّ وَّلِقَاءَكَ حَقٌّ وَّالسَّاعَةَ اٰتِيَةٌ لَّا رَيْبَ فِيْهَا وَاَنَّكَ تَبْعَثُ مَنْ فِي الْقُبُوْرِ
وَاَنَّكَ اِنْ تَكِلْنِيْ اِلٰى نَفْسِيْ تَكِلْنِيْ اِلٰى ضَعْفٍ وَّعَوْرَةٍ وَّذَنْبٍ وَّخَطِيْئَةٍ وَّاِنِّيْ لَا اَثِقُ

إِلَّا بِرَحْمَتِكَ فَاغْفِرْ لِي ذُنُوبِي كُلَّهَا إِنَّهُ لَا يَغْفِرُ الذُّنُوبَ إِلَّا أَنْتَ وَتُبْ عَلَيَّ إِنَّكَ أَنْتَ التَّوَّابُ
الرَّحِيمُ ۔ مس اط ۔ یہ اور پناہ مانگتا ہون مین ساتھہ تیری اس سے کہ ظلم کرون مین یا ظلم کیا جاؤن
مین یا زیادتی کرون مین یعنی بیچ حق نفس اپنی کی یا غیر اپنی کی یا زیادتی کی جاوی مجہپر یا حاصل کرون مین
گناہ خطاً یا گناہ قصداً کہ نہ بخشی تو اوسکو یعنی شرک یا اے پیدا کرنی والی آسمانون اور زمین کی اے جاننے
والی پوشیدہ اور ظاہر کی اے صاحب بزرگی اور بخشش کی پس تحقیق مین عہد کرتا ہون طرف تیری بیچ
اس زندگانی دنیا کی اور گواہ کرتا ہون مین تجہکو اور کافی ہی تو گواہ اسپر کہ تحقیق مین گواہی دیتا ہون اسکی
کہ نہین کوئی معبود مگر تو تنہا ہی تو نہین کوئی شریک تیرا تیری ہی لئی ہی بادشاہت اور تیری ہی لئی ہی
تعریف اور تو ہر چیز پر قادر ہی اور گواہی دیتا ہون مین اسکی کہ تحقیق محمد بندہ تیرا اور رسول تیرا اور گواہی
دیتا ہون مین اسکی کہ تحقیق وعدہ تیرا حق ہی اور ملنا تیرا یعنی حضور تیرا یا دیکھنا تجہکو حق ہی اور قیامت
آنی والی ہی نہین شک اوسمین اور تحقیق تو اوٹہاویگا اونکو کہ قبرون مین ہین اور گواہی دیتا ہون مین کہ
تحقیق تو اگر سونپی کا مجہکو طرف نفس میری کے تو سونپیگا مجہکو طرف ناتوانی اور عیب اور گناہ
کی اور چوک کی اور گواہی دیتا ہون مین کہ تحقیق مین نہین اعتماد کرتا ہون مگر ساتھہ رحمت تیری کی یعنی انعام
واحسان تیری کی پس بخش واسطی میری سب گناہ میری تحقیق نہین بخشتا گناہون کو کوئی مگر تو اور توبہ قبول
کر میری یا توفیق دی مجہکو توبہ کی تحقیق تو توبہ قبول کرنی والا مہربان ہی نقل کی یہہ حاکم احمد طبرانی نی
روایت ہی زید بن ثابت سی کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی انکو یہہ دعا تعلیم فرمائی اور فرمایا کہ
مواظبت کرنا اسپر اور مراد سونپنی سی طرف نفس کے یہان یہہ ہی کہ منقطع ہو بندہ سی نظر عنایت رب کی نہ
بالکل سونپنا مراد نہین ہی اسلئی کہ اگر بالکل اسکی امر اسکی نفس کے طرف سپرد ہون سب تباہ ہون اور نا موجود
معدوم ہو جاوین کذا قال العلی فَإِذَا طَلَعَتِ الشَّمْسُ قَالَ الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي أَقَالَنَا يَوْمَنَا هٰذَا وَلَمْ
يُهْلِكْنَا بِذُنُوبِنَا ۔ مو ۔ پس جب نکلی آفتاب کہی سب تعریف اللہ کی لئی ہی جسنی عفو کی گناہ ہمارے

اس دن ہمارے مین اور نہ ہلاک کیا ہمکو بسبب گناہون ہمارے کی نقل کی یہہ موقوفاً مسلم نے الحمد لله الذي
وهبنا هذا اليوم و اقالنا فيه عثراتنا و لم يعذبنا بالنار موطے نے پسبب تعریف
ثابت ہے واسطے اللہ کی جسنے بخشا ہمکو یہہ دن اور درگذر کی اوسمین لغزشین ہماری یعنی چوک اور نہ
اور نہ عذاب کیا ہمکو ساتھہ آگ کی نقل کی یہہ موقوفاً طبرانی اوسط نے ثم يصلي ركعتين ہو ف
طا وہ پھر نماز پڑھے دو رکعت نقل کی یہہ ترمذی طبرانی نے ف نماز صبح کی پڑھکر طلوع آفتاب تک ذکر مین مشغول
رہے پھر دو رکعت پڑھ کر اوٹھے کہ اوسکو اشراق کہتے ہین ثواب حج اور عمرے کا پاویگا یہہ ہے مضمون حدیث کا
کہ مشکوۃ مین ہے عن الله تعالى ابن آدم اركع لي اربع ركعات اول النهار اكفك آخره
ت د ع ہ یہہ روایت کی حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے خدا تعالی سے اے بیٹے آدم کی پڑھ میرے لئے چار رکعت
اول دن مین کفایت کرونگا مین تجھکو آخر اوسکی تک نقل کی یہہ ترمذی ابوداؤد نسائی نے ف
یعنی سب حاجتین تیری برلاؤنگا اور بخشش کرونگا دل تیرا اسلئے کہ جو اللہ تعالی کی طرف رجوع کرتا ہے
اوسپر انعام فرماتا ہے اور اس حدیث مین اشارہ اسپر ہے کہ جسنے صرف کی جوانی اپنی اللہ کی بندگی
مین روا کریگا اللہ تعالی حاجتین اوسکی بیچ ضعیفی اور اخیر عمر اوسکی کی اور ایسے ہی جو قائم رہا
اوسکی بندگی مین دنیا مین کفایت کریگا اللہ تعالی مہمات اوسکی عقبی مین اور یہہ ہے نماز اشراق کے
ہے یا چاشت کی کذا ذکر العلی اور وارد ہوا ہے کہ پڑھے اسمین والشمس وضحیہا اور والضحی اور آیۃ الکرسی
اور قل یا ایہا ہو اللہ کذا فی وظائف النبی ما يقال في النهار یہہ بیان ہے اوسکا جو کہ
کہ پڑھے جاوین دن مین یعنی قید صبح کی نہین سارے دن مین جب چاہے پڑھے لا اله الا الله وحده
لا شريك له له الملك و له الحمد و هو على كل شيء قدير مائة مرة خ م
ت س ق مص ہ مائتي مرة ا ہ نہین کوئی معبود مگر اللہ اکیلا ہے وہ نہین شریک کوئی اوسکا اوسی کی
یعنی بادشاہت ہے اور اوسیکی لئے تعریف ہے اور وہ ہر چیز پر قادر ہے پڑھے یہہ کلمہ سو بار نقل کی بخاری مسلم ترمذی نسائی ابن ماجہ

ابن ابی شیبہ نے اور احمد نے دو سو بار پڑھنا اسکا روایت کیا ہی ف فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حاصل اوسکا یہہ ہی جو کوئی دنکو یہہ کلمہ سو بار پڑہی ہوتا ہی اوسکو ثواب دس غلام آزاد کرنے کا اور سو نیکیاں لکہی جاتی ہیں اور سو گناہ دور کئے جاتی ہین اور پناہ مین رہتا ہی شیطان سی تمام دن شام تلک اور نہین لاتا کا کوئی قیامت کو عمل بہتر اس سی مگر وہ کوئی کہ عمل زیادہ کری اس سی کذا فی المشکوۃ سُبْحَانَ اللّٰہِ وَبِحَمْدِہٖ مِائَۃَ مَرَّۃٍ ت س مص پاک ہی اللہ اور تسبیح کرتا ہون ساتھ تعریف اوسکی پڑہی یہہ تسبیح سو بار نقل کی یہہ مسلم ترمذی نسائی ابن ابی شیبہ نے مَنِ اسْتَعَاذَ بِاللّٰہِ فِی الْیَوْمِ عَشْرَ مَرَّاتٍ مِنَ الشَّیْطَانِ وَکَّلَ اللّٰہُ بِہٖ مَلَکًا یَرُدُّ عَنْہُ الشَّیَاطِیْنَ ص جو کوئی پناہ مانگی ساتھ اللہ کی دن مین دس بار شیطان سی متعین کرتا ہی اللہ ساتھ اوسکی ایک فرشتہ کہ رد کرتا ہی اوس سی شیطانون کو یعنی وسوسہ شیطانون کو نقل کی یہہ ابو یعلی نے ف یعنی اعوذ باللہ من الشیطان کہی یا استعیذ باللہ یا التجئ الی اللہ یا الوذ باللہ معنی سبکی پناہ مانگنی کے ہین مگر اول افضل ہی اور پہلی پڑہنی کلام اللہ کی اعوذ کی لفظ مین اختلاف ہی نزدیک جمہور کی اعوذ باللہ اولی ہی اور بعض علما حنفیہ نے استعیذ باللہ اختیار کیا ہی کذا قال العلی مَنِ اسْتَغْفَرَ لِلْمُؤْمِنِیْنَ وَالْمُؤْمِنَاتِ کُلَّ یَوْمٍ سَبْعًا وَعِشْرِیْنَ مَرَّۃً اَوْ خَمْسًا وَعِشْرِیْنَ مَرَّۃً اَحَدَ الْعَدَدَیْنِ کَانَ مِنَ الَّذِیْنَ یُسْتَجَابُ لَھُمْ وَیُرْزَقُ بِھِمْ اَھْلُ الْاَرْضِ ط جو کوئی بخشش چاہی مومن مردونکی لئی اور مومن عورتونکی لئی ہر دن بیچ ستائیس یا پچیس بار فرمایا ایک دو عددونکا ہوتا ہی اون لوگون مین سی کہ قبول کی جاتی ہی دعا اونکی اور رزق دئی جاتی ہین بسبب برکت اونکی کی زمین والی یعنی اولیا اور برگزیدہ مومنین سی ہوتا ہی نقل کی یہہ طبرانی نے ف ظاہر یہہ ہی کہ اوشک راوی کا ہی یعنی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ستائیس بار فرمایا یا پچیس بار اور ایک روایت مین آیا ہی کہ جو کوئی استغفار کرتا ہی مومنین اور مومنات کی لئی لکہتا ہی اللہ تعالی بدل ہر مومن مرد اور مومن عورت کے ایک ایک نیکی کذا ذکرہ العلی اَیَعْجِزُ اَحَدُکُمْ اَنْ یَّکْسِبَ کُلَّ یَوْمٍ اَلْفَ حَسَنَۃٍ یُسَبِّحُ مِائَۃَ تَسْبِیْحَۃٍ فَیُکْتَبُ لَہٗ اَلْفُ حَسَنَۃٍ اَوْ یُحَطُّ عَنْہُ اَلْفُ خَطِیْئَۃٍ

خَطِيْئَةٍ د ت س حب یہ کیا عاجز ہوتا ہی ایک تم مین کا یعنی کیا نہین طاقت رکہتا ہی یہہ کہ حاصل

کری ہر دن ہزار نیکیان پہر فرمایا وہ یہہ ہی کہ سبحان اللہ سو بار کہی پس لکہی جاتی ہین اوسکی لئی ہزار نیکیان یا دور

کی جاتی ہین نقل کی یہہ مسلم نی اور دور کی جاتی ہین نقل کی یہہ ترمذی نسائی ابن حبان نی اور سی ہزار گناہ نقل کیا

یہہ تمام روایت ساتہہ اختلاف مذکور کی مسلم ترمذی نسائی ابن حبان نی ف او یحط مین لفظ او کا یا تنویع کی لئی

یعنی حسنات متقی کی لئی لکہی جاتی ہین اور دور ہوتی ہین خطائین گنہگار سی یا او بمعنی واو جمع کی ہی یعنی دونو باتین ہوتی

ہین جیسی کہ دلالت کرتی ہی اوسپر روایت ویحط کی کذا ذکرہ القاری لیقل عند اذان المغرب اللھم

هٰذَا اِقْبَالُ لَيْلِكَ وَاِدْبَارُ نَهَارِكَ وَاَصْوَاتُ دُعَاتِكَ فَاغْفِرْ لِي د ت مس

اور چاہئی کہ کہا جاوی نزدیک اذان مغرب کی یا اللہ یہہ وقت ہی تیری رات کی آنی کا اور تیری دن کی پیٹہہ پہیرنی کا

اور تیری پکارنی والوں کی آوازون کا یعنی مؤذنونکا پس بخش مجکو نقل کی یہہ ابو داؤد ترمذی حاکم نی ما یقال

فِي اللَّيْلِ اٰمَنَ الرَّسُوْلُ اِلٰى الْاٰيَتَيْنِ اٰخِرَ الْبَقَرَةِ ع وہ چیز کہ پڑہی جاتی ہی رات مین خواہ اول مین ہو

یا اوسط یا آخر رات مین یعنی قید نہین جب چاہی پڑہی آمن الرسول سی مراد رکہتا ہون دو آیتین کہ آخر سورہ بقر کی ہین

نقل کی یہہ صحاح ستہ نی ف حدیث شریف مین آیا ہی کہ جسنی پڑہین وہ آیتین اخیر سورہ بقر کی رات مین

کفایت کرینگی اوسکو یعنی قیام لیل سی یا کفایت کرینگی ہر بری چیز سی کذا فی المشکوۃ قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ

خ م س مہ اور پڑہنا قل ہو اللہ کا نقل کی یہہ بخاری مسلم نسائی نی وَقِرَاءَةُ مِائَةِ اٰيَةٍ مس

وَقِرَاءَةُ عَشْرِ اٰيَاتٍ مس اور پڑہنا سو آیتون کا ہی نقل کی یہہ حاکم نی اور پڑہنا دس آیتون کا ہی نقل کی یہہ حاکم نی

ف حدیث شریف مین آیا ہی جسنی پڑہین سو آیتین رات مین نہ لکہا گیا تہا غافلین سی اور یہی ثواب دس آیتون کا

آیا ہی حاکم کی روایت مین اور ایک روایت مین آیا ہی کہ جسنی سو آیتین پڑہین رات مین لکہا جاویگا اوسکی لئی ثواب

فرمان برداری کا کذا ذکرہ العلی وَقِرَاءَةُ عَشْرِ اٰيَاتٍ اَرْبَعٌ مِّنْ اَوَّلِ الْبَقَرَةِ وَاٰيَةِ الْكُرْسِيِّ وَاٰيَتَيْنِ

بَعْدَهَا وَخَوَاتِيْمِهَا مو ط مو اور پڑہنا دس آیتونکا ہی کہ چار آیتین اول بقرہ کی یعنی ہون یعنی مفلحون تک

اور ایک آیت آیۃ الکرسی اور دو آیتین کہ پیچہے آیۃ الکرسی کی ہین یعنی خالدون تلک اور آخر بقرہ کی تین آیتین یعنی للہ ما فی السموات
آخر سورہ تلک نقل کیا ہے ہو قاً طبرانی نے ف مضمون حدیث طبرانی کا ابن مسعود سی یہہ ہی کہ جسی یہہ پڑہین
نہین داخل ہوتا شیطان اوسکی گہر مین صبح تلک کذا ذکر العسلی فی قراءۃ یٰس حب اور پڑہنا
یٰس کا ہی نقل کیا ہے ابن حبان نے ف جو کوئی اخیر سورہ کہف کا اِنَّ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا سی آخر تلک سوتی وقت پڑہی
تو جسوقت چاہیگا اوسیوقت اوٹہیگا کذا فی جامع الصغیر مَا یُقَالُ فِی اللَّیْلِ وَالنَّھَارِ جَمِیْعًا سَیِّدُ
الْاِسْتِغْفَارِ اَللّٰھُمَّ اَنْتَ رَبِّیْ لَآ اِلٰہَ اِلَّآ اَنْتَ خَلَقْتَنِیْ وَاَنَا عَبْدُكَ وَاَنَا عَلٰی عَھْدِكَ
وَوَعْدِكَ مَا اسْتَطَعْتُ اَعُوْذُبِكَ مِنْ شَرِّ مَا صَنَعْتُ اَبُوْءُ لَكَ بِنِعْمَتِكَ عَلَیَّ وَاَبُوْءُ بِذَنْبِیْ
فَاغْفِرْلِیْ فَاِنَّهٗ لَا یَغْفِرُ الذُّنُوْبَ اِلَّآ اَنْتَ مَنْ قَالَھَا مِنَ النَّھَارِ مُوْقِنًا بِھَا فَمَاتَ فَھُوَ
مِنْ اَھْلِ الْجَنَّۃِ وَمَنْ قَالَھَا مِنَ اللَّیْلِ وَھُوَ مُوْقِنٌ بِھَا فَمَاتَ فَھُوَ مِنْ اَھْلِ الْجَنَّۃِ

ف یہہ وہ چیز کہ پڑہی جاتی ہی رات دن مین دونو مین سید الاستغفار ہی کہ وہ یہہ ہی یا اللہ تو پروردگار
میرا ہی نہین کوئی معبود مگر تو پیدا کیا تو نی مجکو اور مین بندہ تیرا ہون اور مین اوپر عہد تیری کی ہون اور وعدی تیری کے
بقدر طاقت اپنی کی پناہ پکڑتا ہون مین ساتہہ تیری برائی کرتوت اپنی کی سی اقرار کرتا ہون مین واسطی تیری ساتہہ نعمت تیری کے
کہ مجھپر ہی اور اقرار کرتا ہون ساتہہ گناہون اپنی کی بس بخشش واسطی میری پس تحقیق نہین بخشتا ہی گناہونکو کوئی مگر تو جو شخص پڑہی اس استغفار کو یعنی
اللھم انت سے توا الا انت تک دنکو در حالیکہ یقین کرنیوالا ہو ساتہہ مضمون اسکی کی پہر مرے پس وہ اہل بہشت سی ہی اور جو کوئی پڑہی اسکو رات مین اور وہ یقین
کرنی والا ہو ساتہہ اسکی پہر مری پس وہ اہل بہشت سی ہی نقل کی یہہ بخاری نسائی نی ف لفظ موقنا مین
اشارہ اسپر ہی کہ مدار اس ثواب کا سمجہنی اور یقین کرنی معانی پر ہی اگرچہ بزرگی لفظونکی بہی خالی ثواب سی نہین کذا
ذکر الفخر مَنْ قَالَ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاللّٰہُ اَكْبَرُ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَهٗ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَلَا
شَرِیْكَ لَهٗ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ
فِیْ یَوْمٍ اَوْ فِیْ لَیْلَۃٍ اَوْ فِیْ شَھْرٍ فَمَاتَ فِیْ ذٰلِكَ الْیَوْمِ اَوْ فِیْ تِلْكَ اللَّیْلَۃِ اَوْ فِیْ ذٰلِكَ الشَّھْرِ

وظیفہ استغفار

غُفِرَ لَهُ ذَنْبُهُ یعنی نہین کوئی معبود مگر اللہ اور اللہ بڑا ہی نہین کوئی معبود مگر اللہ یگانہ نہین کوئی معبود مگر اللہ
اور نہین شریک کوئی اوسکا نہین کوئی معبود مگر اللہ اوسیکی لئی بادشاہت ہی اور اوسی کی لئی تعریف ہی نہین کوئی معبود
مگر اللہ اور نہین ہی پہرنا گناہون سی اور نہ قوت عبادت پر مگر ساتہہ اللہ کی جو کوئی پڑہی یہہ کلمہ یعنی لا الہ الا اللہ
الا باللہ تک دن مین یا رات مین یا مہینی مین پہر مری اوس دن مین یا اوس رات مین یا اوس مہینی مین
بخشی جاوین وسطی اوسکی گناہ اوسکی نقل کی یہہ فی الدعا صلی اللہ علیہ وسلم
سَلْمَانَ فَقَالَ اِنَّ نَبِيَّ اللّٰهِ يُرِيْدُ اَنْ يَّمْنَحَكَ كَلِمَاتٍ مِنَ الرَّحْمٰنِ تَرْغَبُ اِلَيْهِ فَيُعْطِيْكَ وَتَدْعُوْ
بِهِنَّ فِي اللَّيْلِ وَالنَّهَارِ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْئَلُكَ صِحَّةً فِيْ اِيْمَانٍ وَاِيْمَانًا فِيْ حُسْنِ خُلُقٍ وَنَجَاحًا
يَتْبَعُهَا فَلَاحٌ وَرَحْمَةً مِنْكَ وَعَافِيَةً وَمَغْفِرَةً مِنْكَ وَرِضْوَانًا ط یعنی فرمایا
صلی اللہ علیہ وسلم نی سلمان صحابی کو پس فرمایا کہ تحقیق نبی اللہ کا چاہتا ہی یہہ کہ دیوی یعنی سکہاوی تجہکو کلمہ
کہ اوترے ہین خدا کی طرف سی تو کہ رغبت کری تو طرف اللہ کی بیچ مواظبت اونکی کی یعنی جو مداومت ان کلمات پر کریگا
محبت اور شوق اللہ تعالی کا تیری دل مین پیدا ہوگا اور دعا کری تو ساتہہ اونکی رات مین اور دن مین وہ یہہ ہین
یا اللہ تحقیق مین مانگتا ہون تجہسی صحت ایمان مین یعنی کمال ایمان کا اور تصدیق کہ جسمین شبہہ نہو اور
مانگتا ہون ایمان بیچ اچہی خلق کے یعنی ایمان کامل کہ ملا ہو ساتہہ حسن خلق کی اور مانگتا ہون خلاصی پاسی
کہ پیچہی آوی اوسکی مراد پانی یعنی چہٹکارا عقبی مین اور مانگتا ہون رحمت تجہسی اور سلامتی یعنی آفتون دنیا اور
آخرت کیسی اور مانگتا ہون بخشش تجہسی اور رضامندی تیری یعنی سبب طاعت کی نقل کی یہہ طبرانی نی اوسط مین
وسطی رحمہ اللہ نی نقل کیا ہی کہ خلق حسن ترک کرنا خصومت کا ہی ساتہہ خلق کے اور راضی رکہنا انکا خدمت اور
مین کذا ذکرہ الفجر وَاِذَا دَخَلَ بَيْتَهُ فَلْيَقُلِ اللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْئَلُكَ خَيْرَ الْمَوْلِجِ وَخَيْرَ الْمَخْرَجِ
بِسْمِ اللّٰهِ وَلَجْنَا وَبِسْمِ اللّٰهِ خَرَجْنَا وَعَلَى اللّٰهِ رَبِّنَا تَوَكَّلْنَا ثُمَّ لِيُسَلِّمْ عَلٰى اَهْلِهِ ط اور جب آوی اپنی
گہر تو چاہئی کہ کہی اللہم سی توکلنا تک کہ معنی یہہ ہین یا اللہ تحقیق مین مانگتا ہون تجہسی بہلائی [illegible]

یعنی داخل ہونا اور نکلنا دونو اچھی ہوں اور سبب بہلائی کی ہوں ساتھ نام اللہ کی داخل ہوئی ہم اور ساتھ نام اللہ کے
نکلی ہم اور اوپر اللہ کی کہ پروردگار ہمارا ہی توکل کیا ہمنی یعنی اوسپر بھروسا کیا آنی اور نکلنی میں اور سبب امور میں پھر
سلام کہی اوپر گھروالون اپنی کی نقل کیے ابوداود نی ف اور ایک روایت بیہقی میں آیا ہی
کہ جب آؤ تم گھر میں سلام کرو اپنی اہل پر اور جب نکلو گھر سی رخصت کرو اہل اپنی کو ساتھ سلام کی اور کہا ہی بعضے
علما نی کہ اگر گھر میں کوئی نہو کہی السلام علینا وعلی عباد اللہ الصالحین ساتھ نیت ملائکہ کی کذا ذکر الطیبی اور روایت ہی
سہل بن سعد سی کہ ایک شخص نی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پاس آکر شکوہ محتاجگی اور تنگدستی کا کیا فرمایا کہ
جب داخل ہووی تو گھر میں سلام علیک کر خواہ گھر میں کوئی ہووی یا نہ ہووی بعد اوسکی سلام مجھپر بھیج اور قل ہو اللہ
ایکبار پڑہ پس یہی کیا اوس شخص نی پس بہت دیا اللہ تعالی نی اوسکو رزق یہان تک کہ بانٹا اوپر ہمسایون اور
قرابتیون اپنی کی کذا ذکر المصنف فی المنبہ وَاِذَا دَخَلَ الرَّجُلُ بَیْتَہٗ فَذَکَرَ اللّٰہَ عِنْدَ دُخُوْلِہٖ وَعِنْدَ طَعَامِہٖ قَالَ
الشَّیْطَانُ لَا مَبِیْتَ لَکُمْ وَلَا عَشَاءَ وَاِذَا دَخَلَ فَلَمْ یَذْکُرِ اللّٰہَ عِنْدَ دُخُوْلِہٖ قَالَ الشَّیْطَانُ اَدْرَکْتُمُ
الْمَبِیْتَ وَاِذَا لَمْ یَذْکُرِ اللّٰہَ عِنْدَ طَعَامِہٖ قَالَ الشَّیْطَانُ اَدْرَکْتُمُ الْمَبِیْتَ وَالْعَشَاءَ م د س ق ی اور جب آدمی
آدمی گہر اپنی میں یعنی سکونت کی جگہہ میں خواہ گہر اصلی ہو یا عارضی پس یاد کری اللہ کو نزدیک داخل ہونی گہر اپنی کی اور نزدیک کہانا کہانی اپنی
کی کہتا ہی شیطان یعنی اپنی تابعین سی کہ نہیں ہی جگہہ رات کی رہنیکی تمکو اور نہ کہانا رات کا یعنی تمہارا حصہ ان
گھر والون کی ہان کچہہ نہین ہی پس جب داخل ہووی پس نہ یاد کری خدا کو نزدیک داخل ہونی گھر اپنی کی کہتا ہی
شیطان پائی تمنی جگہہ رات کی رہنی کی اور جب نہ یاد کری خدا کو نزدیک کہانا کہانی اپنی کی کہتا ہی شیطان پائی
تمنی جگہہ رات کی رہنی کی اور کہانا رات کا یعنی پس نہ جدا ہوا اس گھر سی اور گھر والون سی امیدوار ہو شریک ہونی
گھر میں اور کہانی میں نقل کی ہی مسلم ابو داود نسائی ابن ماجہ ابن سنی نی اِذَا کَانَ جُنْحُ اللَّیْلِ فَکُفُّوْا صِبْیَانَکُمْ
فَاِنَّ الشَّیَاطِیْنَ تَنْتَشِرُ حِیْنَئِذٍ فَاِذَا ذَھَبَ سَاعَۃٌ مِّنَ الْعِشَاءِ فَخَلُّوْھُمْ وَاَغْلِقْ بَابَکَ
وَاذْکُرِ اسْمَ اللّٰہِ وَاَطْفِ مِصْبَاحَکَ وَاذْکُرِ اسْمَ اللّٰہِ وَاَوْکِ سِقَاءَکَ وَاذْکُرِ اسْمَ اللّٰہِ وَخَمِّرْ اِنَاءَکَ وَاذْکُرِ اسْمَ اللّٰہِ

فائدہ [illegible]

وَلَوْ اَنْ تَعْرُضَ عَلَيْهِ شَيْئًا ۔ ع ۔ جب ہووے سر شام پس منع کرو تم اپنی لڑکون کو باہر نکلنے سے یعنی گھر کی باہر نکلنے

اور کو بچون کی پھرنے سے پس تحقیق شیطان پراگندہ ہوتے ہین اس وقت پس جب گذرے ایک ساعت رات سے پس

چھوڑ دو اونکو اور بند کرو دروازہ اپنا اور یاد کرو نام خدا کا یعنی بسم اللہ کہو وقت بند کرنی کی اور بجھا چراغ اپنا اور یاد کرو نام

اللہ کا اور موہنہ باندہ مشک اپنی کا اور یاد کرو نام خدا کا اور ڈھانک برتن اپنا اور یاد کرو نام اللہ کا اور اگرچہ چوڑا ہووین

رکھے تو اوسپر کچھ یعنی لکڑی وغیرہ برتن پر رکھہ اگر ڈھکنا نہو نقل کی یہہ صحاح ستہ مین ف ایک روایت مین

آیا ہے کہ شیطان نہین کہولتا ہے دروازے بند کو پس اسپر قیاس کر اور چیزون کو اور چراغ بجھا اسلئے کہ نہ لگ جاوے

آگ اور بسبب اسراف سے ہے اور احتیاط ہے اس سے کہ مبادا چوہا بتی لیجاوے اور گھر جلا دے کذا ذکرہ العلی والفخر

عِنْدَ النَّوْمِ ۔ یہہ بیان ہے اوس چیز کا کہ پڑہی جاوے اور کی جاوے نزدیک سونے کی اِذَا اَتٰى فِرَاشَهٗ

وَهُوَ طَاهِرٌ ۔ د ۔ جب ارادہ کرے کوئی اپنی بچھونے پر آنے کا حال یہہ کہ وہ پاک ہو تو کرے جو مذکور ہوا ہے اور

پڑہے نقل کی یہہ ابوداؤد نے ف یہہ ٹکڑا ہے حدیث کا باقی حدیث رہ گئی ہے غرض مصنف کی اس سے

ثابت کرنا طہارت کا ہے اور ایک روایت مین بعد لفظ فراشہ کی یون آیا ہے اَوْ فَلْيَتَطَهَّرْ ۔ طس ۔

یا پس چاہیے کہ پاک ہووے نقل کی یہہ طبرانی نے اوسط مین اَوْ فَلْيَتَوَضَّأْ وُضُوْءَهٗ لِلصَّلٰوةِ ۔ ع

یا پس چاہیے کہ وضو کرے مانند وضو اپنے کی نماز کی لئے یعنی وضو کامل نقل کی یہہ صحاح ستہ مین ف حدیث مین

آیا ہے کہ جو طہارت کرتا ہے اس بدن کی رات گذارتا ہے ساتھ اوسکے فرشتہ سبب یہہ کروٹ لیتا ہے

کہتا ہے اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لَهٗ یعنی یا اللہ بخش اسکو اور ایک روایت مین آیا ہے کہ جو کوئی طہارت سے سوتا ہے اور اوس رات مین

مر گیا شہید مرتا ہے کذا ذکرہ العلی اور لفظ اَوْ کا کلام مصنف سے ہے واسطے تنویع روایت کی یعنی بعضی روایت مین

یون آیا ہے اور بعضی مین یون ثُمَّ يَأْتِيْ اِلٰى فِرَاشِهٖ فَلْيَنْفُضْهُ بِصَنِفَةِ ثَوْبِهٖ ثَلٰثَ مَرَّاتٍ ثُمَّ

لِيَقُلْ بِاسْمِكَ رَبِّيْ وَضَعْتُ جَنْبِيْ وَبِكَ اَرْفَعُهٗ اِنْ اَمْسَكْتَ نَفْسِيْ فَاغْفِرْ لَهَا

وَاِنْ اَرْسَلْتَهَا فَاحْفَظْهَا بِمَا تَحْفَظُ بِهٖ عِبَادَكَ الصَّالِحِيْنَ ۔ ع ۔ صنفہ ۔ پہر آوے طرف بچھونے

اپنی کی سے جہاڑے اوسکو ساتہہ کونے کپڑے اپنی کی یعنی جو کونہ اندر کی طرف کا ہو تین بار پہر کہے باسمک ربی آخر تک کہ
معنی یہہ ہین ساتہہ نام تیرے کی اے رب میرے رکہا مینی پہلو اپنا اور ساتہہ مدد تیری کے اوٹہاؤنگا اوسکو یعنی بچہونے سے
اگر بند کرے تو بات میری یعنی قبض روح کرے پس بخش اوسکو اور اگر چہوڑے تو اوسکو پس نگہبانی کر اوسکی ساتہہ اوس
طرح کے کہ نگہبانی کرتا ہے تو ساتہہ اوسکی اپنی اچہی بندونکی نقل کی یہہ صحاح ستہ نے اور ابن ابی شیبہ نے ف
یعنی جیسے کہ محفوظ رکہتا ہے تو نیک بندونکو گناہ سے اور مدد کرتا ہے اور توفیق دیتا ہے ویسے ہی میری نفس کو محفوظ رکہہ
اور مدد کر اور توفیق اچہی دے اور یہہ جو فرمایا کہ پہر کہے یعنی بعد رکہنے پہلو کی یا پہلو رکہنے کے پہلے اس صورت مین معنی
وضعت جنبی کے یہہ ہونگی کہ ارادہ کیا مینی پہلو رکہنے کا کذا ذکر العلی وَ لْيَضْطَجِعْ عَلَى شِقِّهِ الْأَيْمَنِ ہ مـ
ع اور چاہئے کہ لیٹے اوپر داہنے پہلو اپنے کی نقل کیے یہہ مسلم نے اور صحاح ستہ نے ف نیند مین موت کی ہی اسطرح کے
لیٹنے سے وقت موت کا یاد آتا ہے کذا ذکر العلی وَ يَتَوَسَّدُ يَمِينَهُ مـ د اَیْ يَضَعُهَا تَحْتَ خَدِّهِ د ت
مص اور تکیہ کرے داہنے ہاتہہ اپنے کو نقل کی یہہ ابوداود نے یعنی رکہے ہاتہ کو نیچے گال اپنے کے نقل کی یہہ ابوداود
ترمذی نسائی نے ثُمَّ يَقُولُ بِسْمِ اللّٰهِ وَضَعْتُ جَنْبِي اَللّٰهُمَّ اغْفِرْلِي ذَنْبِي وَاَخْسِأْ شَيْطَانِي وَ
فُكَّ رِهَانِي وَثَقِّلْ مِيْزَانِي وَاجْعَلْنِي فِي النَّدِيِّ الْاَعْلٰى د مس پہر کہے یعنی بعد لیٹنے کی ساتہہ نام
اللہ کے رکہا مینی پہلو اپنا یا اللہ بخش میرے لیے گناہ میری اور دور کر شیطان میرے کو اور چہڑا گردن میری کو اور بہاری کر
ترازو عملون میرے کی اور کر مجہکو مجلس بلند مین یعنی مجلس فرشتون مقرب اور انبیا کی مین نقل کی یہہ ابوداود حاکم نے
ف مراد گردن سے نفس آدمی کا ہے کہ عوض عمل کے گرو ہے معنی یہہ ہین کہ خلاص کر نفس میرا حقوق اپنی سے اور حقوق
بندون کے سے اور گناہون سے کذا ذکر العلی اَللّٰهُمَّ قِنِي عَذَابَكَ يَوْمَ تَبْعَثُ عِبَادَكَ ر مص
ثَلٰثَ مَرَّاتٍ د س ت یا اللہ بچا مجکو عذاب اپنی سے اوسدن کہ اوٹہاویگا تو بندون اپنی کو
نقل کی یہہ بزار ابن ابی شیبہ نے تین بار پڑہتے ہے یہہ دعا نقل کی یہہ ابوداود نسائی ترمذی نے بِاسْمِكَ رَبِّي فَاغْفِرْلِي
ذَنْبِي مـ ا ساتہہ نام تیرے کے پہلو رکہا مینی اے رب میرے پس بخش میرے لیے گناہ میری نقل کی یہہ احمد نے باسناد حسن

وَضَعْتُ جَنْبِي فَاغْفِرْ لِي ۔ ص ۔ ساتھ نام تیرے کے رکھا میں نے پہلو اپنا پس بخش مجکو نقل کی یہہ ابن ابی شیبہ نی
اَللّٰهُمَّ بِاسْمِكَ اَمُوْتُ وَاَحْيٰى ۔ خ م د ت س ۔ یا اللہ ساتھ نام تیرے کے مرتا ہوں میں اور جیتا
ہوں میں یعنی سوتا ہوں اور جاگتا ہوں نقل کے بخاری مسلم ابو داؤد ترمذی نسائی نی سُبْحَانَ اللّٰهِ ثَلٰثًا وَّثَلٰثِيْنَ
وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ ثَلٰثًا وَّثَلٰثِيْنَ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ اَرْبَعًا وَّثَلٰثِيْنَ ۔ خ م د ت س حب ۔ سبحان اللہ
پڑہی تینتیس بار اور الحمد للہ پڑہی تینتیس بار اور اللہ اکبر پڑہی چونتیس بار نقل کی یہہ بخاری مسلم ابو داؤد ترمذی نسائی
ابن حبان نے ۔ ف ۔ کتاب ابو داؤد میں لکہا ہی کہ حضرت علی نی فرمایا ابن اعبد کو کیا نہ بیان کروں میں یہہ ویر تیری
ایکبات اپنی اور فاطمہ بیٹی حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اور تہیں فاطمہ بہت پیاری حضرت کی اونکی اہل میں سی اور
تہیں میری پاس اور پیستی تہیں چکی یہاں تلک کہ نشان ہو گیا تھا اونکی ہاتھوں میں اور پانی لاتی تہیں مشک میں
یہاں تلک کہ نشان ہو گیا تہا اونکی سینی میں اور جہاڑو دیتی تہیں گہر میں یہاں تلک کہ خاک آلودہ ہوئی
کپڑی اونکی اور پکاتی تہیں ہانڈی یہاں تلک کہ میلی ہو گئی تہی کپڑی اونکی اور پہونچی تہی اونکو سبب ان چیزوں کے
مشقت اور محنت اور ایذا پس سنا میں نے کہ غلام لونڈی آئی ہیں کسی غزوہ سی حضرت کی پاس کہا میں نے کہ جاؤ تم اپنی باپ کے
پاس اور مانگو اونسی ایک خادم کہ کفایت کری تمکو ان کاموں سی پس آئیں فاطمہ حضرت کی پاس پس پایا اونکی پاس
کتنی نوجوانوں کو کہ بیٹھی تہی پس حیا کی اور پہر آئیں لیکن حضرت عائشہ نی یہہ قصہ روبرو حضرت کی بیان کیا حضرت
یہہ قصہ سنکر حضرت فاطمہ کی گہر تشریف لائی کہتی ہیں حضرت علی کہ آئی حضرت ہماری پاس اور ہم لیٹی ہوئی تہی اپنی
بچہونوں میں کہڑی اوٹہی ارادہ کیا ہمنی کہ کہڑی ہوں فرمایا اسیطرح لیٹی رہو پس تشریف لائی اور بیٹہ گئی درمیان
میری اور فاطمہ کی یہاں تلک کہ پائی میں نی ٹہنڈک دونوں پاؤں حضرت کی اپنی سینہ میں پہر فرمایا فاطمہ سی کہ کیا حاجت
لائی تہی تو طرف ہماری کل پس یہہ چپکی رہیں دوبار ماری حیا کی کچھ نہ کہہ سکیں حضرت علی نی کہا قسم ہے خدا کی میں
بیان کروں گا روبرو تمہاری حاجت انکی یا رسول اللہ تحقیق یہہ نزدیک میری پیستی ہیں چکی کہ نشان ہو گیا انکے
ہاتہوں میں اور پانی لاتی ہیں مشک میں کہ نشان ہو گیا انکی سینہ میں اور جہاڑو دیتی ہیں گہر کی کہ غبار آلودہ

ہوتی ہیں کپڑی انکی اور بیکار ہوتی ہیں کہا تا کہ میلی ہوتی ہیں کپڑی انکی اور یہہ پہنچی تہی خبر کہ آئی ہیں تمہاری پاس لونڈی
غلام پس کہا تہا علی نی کہ مانگو تم ایک خادم حضرت سی فرمایا حضرت نی کیا نہ بتاؤں میں تمکو بہتر اوس چیز کی
کہ مانگتی ہو تم فرمایا جب ارادہ کرو سونی کا اور لیٹو اپنی بچہونوں میں کہو تینتیس بار سبحان اللہ اور کہو الحمد للہ
تینتیس بار اور اللہ اکبر چونتیس بار پس یہہ بہتر ہی تمہاری لئی خادم سی پس آیا ہی اور روایت میں کہ حضرت
فاطمہ اور حضرت علی کبہی اسکو چہوڑتی نہ تہی تمام ہوئی حدیث اور ایک روایت میں آیا ہی کہ فرمایا حضرت نی دو
خصلتیں ایسی ہیں کہ جو اونپر محافظت کرتا ہی جنت میں داخل ہوتا ہی ایک یہہ ہی کہ دس دس بار سبحان اللہ الحمد للہ
اللہ اکبر ہر نماز کی پیچہی پڑہی کہ جمع بابت پانچ نمازوں کی ڈیڑہ سو ہوتی ہیں اور میزان اعمال میں ڈیڑہ ہزار نیکیاں
اسکی تلیں گے اور دوسری خصلت یہہ ہی کہ سونی کی وقت سبحان اللہ تینتیس بار اور الحمد للہ تینتیس بار اور
اللہ اکبر چونتیس بار پس جمیع اسکی سو ہوئی اور ہزار ہیچ میزان کی کذا فی المشکوٰۃ وَيَجْمَعُ كَفَّيْهِ ثُمَّ
يَنْفِثُ فِيْهِمَا فَيَقْرَأُ قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ وَ قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ وَ قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ
ثُمَّ يَمْسَحُ بِهِمَا مَا اسْتَطَاعَ مِنْ جَسَدِهٖ يَبْدَأُ بِهِمَا عَلٰى رَأْسِهٖ وَ وَجْهِهٖ وَمَا اَقْبَلَ مِنْ
جَسَدِهٖ يَفْعَلُ ذٰلِكَ ثَلٰثَ مَرَّاتٍ خ ع ہ اور جمع کری دونو ہتھیلیاں اپنی یعنی جب جگہہ
پکڑی بچہونی پر پہر پہونکی بیچ اونکی پس پڑہی قل ہو اللہ احد اور قل اعوذ برب الفلق اور قل اعوذ برب الناس
پہر پہیری دونو ہاتہہ جہان تلک قدرت رکہی یعنی جہان تلک ہاتہہ پہونچی بدن اپنی سی شروع کری پہیرنا ہاتہہ کا
سر اپنی پر اور موہنہ اپنی پر اور اگلی جانب پر بدن اپنی سی یعنی پہر تمام کری پیچہی کی جانب مانند غسل مسنون کی
کری یہہ یعنی جو کچہہ کہ مذکور ہوا جمع کرنا ہاتہوں کا اور پڑہنا پہونکنا ہاتہہ پہیرنا اسکو کری تین بار نقل کی یہہ
اور چاروں نی ف پہلی پہونکنا پہر پڑہنا اس لئی ہی کہ ساحروں کی ساتہہ مشابہت ہو یا معنی یہہ ہیں کہ جمع
کری دونو ہتیلیوں کو پہر قصد کری پہونکنی کا پہر پڑہی پہر پہونکی اس صورت میں پہونکنا بعد پڑہنی کی ہوگا کذا ذکر
العلی وَيَقْرَأُ آيَةَ الْكُرْسِيِّ خ س مص ہ اور پڑہی آیۃ الکرسی نقل کی یہہ بخاری نسائی ابن ابی شیبہ ف

ف حدیث شریف مین آیا ہی حاصل اسکا یہہ ہی کہ جسنی سوتی وقت آیۃ الکرسی پڑہی اللہ تعالی کی طرف سی
ایک فرشتہ نگہبان رہتا ہی اور شیطان نہین پاس آتا صبح تک اور جو پڑہی اسکو جب جگہہ پکڑی بستر
تو امن مین رکہتا ہی اللہ تعالی گہر اوسکی کو اور گہر ہمسایہ اوسکیکو اور کتنی گہر گرد اوسکی کو کذا فی المشکوۃ الحمد
لِلّٰهِ الَّذِي أَطْعَمَنَا وَسَقَانَا وَكَفَانَا وَآوَانَا فَكَمْ مِمَّنْ لَا كَافِيَ لَهُ وَلَا مُؤْوِيَ م د ت س
سب تعریف ہی خدا کی جسنی کہلایا ہمکو اور پانی پلایا ہمکو اور کفایت کیا مہمات ہماری کو اور ٹکانا
رکہا ہمکو برائی اور نقصان سی اور جگہہ دی ہمکو پس بہت ہین وہ لوگ کہ نہین کفایت کرتا ہی کوئی اونکو اور نہ جگہہ دیتا
نقل کی مسلم ابو داود ترمذی نسائی نی اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِي كَفَانِي وَآوَانِي وَأَطْعَمَنِي وَسَقَانِي وَالَّذِي
مَنَّ عَلَيَّ وَأَفْضَلَ وَالَّذِي أَعْطَانِي فَأَجْزَلَ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ عَلَى كُلِّ حَالٍ اَللّٰهُمَّ رَبَّ كُلِّ شَيْءٍ وَمَلِيكَهُ
وَإِلٰهَ كُلِّ شَيْءٍ أَعُوذُ بِكَ مِنَ النَّارِ د ت س حب مس عو سب تعریف ہی خدا کی کہ
جسنی کفایت کیا مجہکو اور جگہہ دی مجہکو اور کہلایا مجہکو اور پلایا مجہکو اور وہ خدا کہ احسان کیا مجہپر یعنی سبب دینی
اوس چیز کی کہ احتیاج پڑتی ہی اور زیادہ دیا یعنی احتیاج سی اور وہ خدا کہ دیا مجہکو پس بہت دیا شکر ہی اللہ کی
ہر حال یا اللہ پروردگار ہر چیز کی اور مالک اوسکی اور معبود ہر چیز کی پناہ مانگتا ہون مین ساتہہ تیری آگ سی نقل کی ابو داود
ترمذی نسائی ابن حبان حاکم ابو عوانہ نی اَللّٰهُمَّ رَبَّ السَّمٰوَاتِ وَالْأَرْضِ عَالِمَ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ
أَنْتَ رَبُّ كُلِّ شَيْءٍ أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا أَنْتَ وَحْدَكَ لَا شَرِيكَ لَكَ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا
عَبْدُكَ وَرَسُولُكَ وَالْمَلٰئِكَةُ يَشْهَدُونَ أَعُوذُ بِكَ مِنَ الشَّيْطَانِ وَشِرْكِهِ وَأَعُوذُ
بِكَ أَنْ أَقْتَرِفَ عَلَى نَفْسِي سُوءًا أَوْ أَجُرَّهُ إِلَى مُسْلِمٍ ط ا یا اللہ پروردگار آسمانون کی اور
زمین کی جاننی والی پوشیدہ اور ظاہر کی تو ہی پروردگار ہر چیز کا گواہی دیتا ہون مین یہہ کہ نہین کوئی معبود مگر تو
ایک ہی تو نہین شریک کوئی تیرا اور گواہی دیتا ہون کہ تحقیق حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم بندی تیری ہین
اور رسول تیری اور فرشتی بہی گواہی دیتی ہین یعنی اسیکی پناہ پکڑتا ہون مین ساتہہ تیری شیطان سی یعنی پناہ سی

وسوسونسی اور شرک اوسکی سی یعنی شرک مین ڈالنی اوسکی سی ہمکو اور پناہ مانگتا ہون مین ساتہہ تیری اس سی

اوپر نفس اپنی کے برائی یا کہینچون مین اوسکو طرف کسی مسلمان کی یعنی بہتان یا ظلم کرون مین کسی پر نقل کی

طبرانی نی اَللّٰهُمَّ فَاطِرَ السَّمٰوَاتِ وَالْاَرْضِ عَالِمَ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ رَبَّ كُلِّ شَيْءٍ وَمَلِيْكَهٗ

اَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّ نَفْسِيْ وَشَرِّ الشَّيْطَانِ وَشِرْكِهٖ د ت س حب مس مص

یا اللہ پیدا کرنی والی آسمانون اور زمین کے ای جاننی والی پوشیدہ اور ظاہر کی ای پروردگار ہر چیز کی

اور مالک اوسکی پناہ پکڑتا ہون مین ساتہہ تیری برائی نفس اپنی کیسی یعنی عاجز ہون اوسکی مقابلہ سی اور پناہ مانگتا ہون برائی شیطان

اور شرک اوسکی سی نقل کی یہہ ابو داؤد ترمذی نسائی ابن حبان حاکم ابن ابی شیبہ نی اَللّٰهُمَّ اَنْتَ خَلَقْتَ نَفْسِيْ وَاَنْتَ تَوَفَّهَا

لَكَ مَمَاتُهَا وَمَحْيَاهَا اِنْ اَحْيَيْتَهَا فَاحْفَظْهَا وَاِنْ اَمَتَّهَا فَاغْفِرْ لَهَا اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْئَلُكَ الْعَافِيَةَ م س

یا اللہ تو نی پیدا کی جان میری اور تو مارے گا اوسکو تیری ہی لئی موت اوسکی ہی اور زندگی اوسکی اگر جلاوی تو

اوسکو یعنی جگاوی پس نگہبانی کر اوسکی یعنی بلیات سی اور گرفتار ہونی برائیون کی سی اور اگر مارے تو اوسکو

پس بخش اوسکو یا اللہ تحقیق مین مانگتا ہون تجہسی سلامتی یعنی سوتی جاگتی دنیا آخرت مین نقل کی یہہ مسلم نسائی

نی ف مماتہا ومحیاہا اشارہ ہی طرف اس آیت کی مَحْيَايَ وَمَمَاتِيْ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ یا معنی یہہ ہین

کہ تیری ہی لئی ہی نہ غیر تیری کی لئی مارنا اوسکا اور جلانا اوسکا کذا ذکر العلی اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُ بِوَجْهِكَ

الْكَرِيْمِ وَكَلِمَاتِكَ التَّامَّةِ مِنْ شَرِّ مَا اَنْتَ اٰخِذٌ بِنَاصِيَتِهٖ اَللّٰهُمَّ اَنْتَ تَكْشِفُ الْمَغْرَمَ وَالْمَأْثَمَ

اَللّٰهُمَّ لَا يُهْزَمُ جُنْدُكَ وَلَا يُخْلَفُ وَعْدُكَ وَلَا يَنْفَعُ ذَا الْجَدِّ مِنْكَ الْجَدُّ سُبْحَانَكَ وَبِحَمْدِكَ

د س مص یا اللہ تحقیق مین پناہ مانگتا ہون ساتہہ ذات تیری کی بزرگ ہی اور ساتہہ کلمات پوری تیری کی [illegible]

ستا ہون اور اسماء تیری کی برائی اوس ہر چیز کی کہ تو پکڑنی والا ہی بال پیشانی اوسکی کی یعنی قدرت تیری

ہی یا اللہ تو دور کرتا ہی قرض اور گناہ کو یا اللہ نہین شکست دیا جاتا ہی لشکر تیرا اور نہین خلاف کیا جاتا ہی وعدہ تیرا

اور نہین نفع دیتی دولتمند کو عذاب تیری سی دولتمندی پاک ہی تو اور ساتہہ تعریف تیری کی [illegible]

یہہ ابوداؤد ونسائی ابن ابی شیبہ نی اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ الَّذِي لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّوْمُ وَاَتُوْبُ اِلَيْهِ ثَلٰث
مَرَّاتٍ ۔ ت ۔ بخشش مانگتا ہون مین اوس اللہ سی کہ نہین کوئی معبود مگر وہ زندہ تدبیر کرنی والا اور رجوع
کرتا ہون مین طرف اوسکی پڑہی یہہ استغفار تین بار نقل کی یہہ ترمذی نی ف حدیث شریف مین آیا ہی کہ جو کوئی
پڑہتا ہی تین بار اس استغفار کو جسوقت کہ جگہہ پکڑتا ہی بچہونی پر بخشی جاتی ہین گناہ اوسکی اگرچہ برابر جہاگ دریا کی
ہون یا بقدر پتی درختون کی یا بقدر ریت جنگل عالج کی یا بقدر دنون دنیا کی کذا فی المشکوٰۃ عالج نام ایک
جنگل کا ہی زمین مغرب مین کہ وہان ریت بہت ہوتی ہی اور توبہ لغت مین کہتی ہین پہرنی کو اور شرع مین کہتی ہین پہرنیکو
گناہ سی اور پشیمان ہونا اوس سی ساتہہ عہد ان اوستا کی اور حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ سی پوچہا کہ توبہ کیا چیز ہی
فرمایا کہ فراموش کرنا گناہ کا یعنی حلاوت گناہ کی دل سی ایسی نکلی کہ گویا پہچانتا ہی نہین اوسکو کذا ذکرہ العینی لَا اِلٰهَ
اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ
اِلَّا بِاللّٰهِ سُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ ۔ حب مو س ۔ نہین
کوئی معبود مگر اللہ تنہا نہین شریک کوئی اوسکا اوسیکی لئی پادشاہت ہی اور اوسیکی لئی تعریف ہی اور وہ
ہر چیز پر قادر ہی نہین ہی پہرنا گناہون سی اور نہ قوت عبادت پر مگر ساتہہ اللہ کی پاک ہی اللہ اور تعریف ہی اوسکے
لئی اور نہین کوئی معبود مگر اللہ اور اللہ بہت بڑا ہی نقل کی ابن حبان نی اور موقوفاً نسائی نی ف حدیث
شریف مین آیا ہی کہ جسنی پڑہا اس کلمہ کو جسوقت کہ جگہ پکڑتا ہی بچہونی پر بخشی جاتی ہین گناہ اوسکی اور خطائین
اوسکی اگرچہ ہون برابر جہاگ دریا کی کذا ذکرہ العلی وَیَقُوْلُ وَهُوَ مُضْطَجِعٌ اَللّٰهُمَّ رَبَّ السَّمٰوٰتِ
وَرَبَّ الْاَرْضِ وَرَبَّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ رَبَّنَا وَرَبَّ كُلِّ شَيْءٍ فَالِقَ الْحَبِّ وَالنَّوٰى وَ
مُنْزِلَ التَّوْرٰىةِ وَالْاِنْجِيْلِ وَالْفُرْقَانِ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّ كُلِّ شَيْءٍ اَنْتَ اٰخِذٌ بِنَاصِيَتِهٖ
اَللّٰهُمَّ اَنْتَ الْاَوَّلُ فَلَيْسَ قَبْلَكَ شَيْءٌ وَاَنْتَ الْاٰخِرُ فَلَيْسَ بَعْدَكَ شَيْءٌ وَاَنْتَ
الظَّاهِرُ فَلَيْسَ فَوْقَكَ شَيْءٌ وَاَنْتَ الْبَاطِنُ فَلَيْسَ دُوْنَكَ شَيْءٌ اِقْضِ عَنَّا الدَّيْنَ وَاَغْنِنَا

مِنَ الْفَقْرِ * رعه مص ص * اور کہی حال ہیہ کہ وہ لیٹنی والا ہو کروٹ سی ہیہ دعا یا اللہ پروردگار
آسمانون کی اور ای پروردگار زمین کی اور ای پروردگار عرش بڑی کے ای پروردگار ہمارے اور ای پروردگار
ہر چیز کی ای پہاڑنی والی دانہ اور گٹھلی کی یعنی اوگانی کی لئی اور ای اوتارنی والی توریت اور انجیل اور قرآن کے
پناہ مانگتا ہون مین ساتہہ تیری برائی ہر چیز کی سی کہ تو پکڑنی والا ہی بال پیشانی اوسکی کی یعنی قبضہ قدرت تیری مین
ہی یا اللہ تو پہلی سب سی ہی پس نہین ہی پہلی تیری کوئی چیز اور توئی پیچہی ہی پس نہین ہی پیچہی تیری کوئی چیز اور تو
ظاہر ہی یعنی باعتبار صفات کی یا غالب ہی پس نہین ہی اوپر تیری کوئی چیز اور توئی پوشیدہ ہی یعنی باعتبار ذات
کی کہ پوشیدہ ہی نظرون اور وہمون خلائق کیسی پس نہین ہی نیچی تیری کوئی چیز یعنی سب سی زیادہ پوشیدہ ہی ادا کر
ہمسی قرض اور بی پروا کر ہمکو محتاجگی سی نقل کی ہیہ مسلم اور چارون اور ابن ابی شیبہ اور ابو یعلی نی **ف**
احتمال ہی کہ قرض سی مراد حق اللہ کی اور بندون کی ہون اور مراد محتاجگی سی محتاجگی طرف خلق کے ہی یا یہہ کہ محتاجگی
دل سی بی نیاز کر بسبب بی پروائی کے مخلوقات سی اور ذخائر عقبیٰ مین حضرت ابو ہریرہ سی نقل کیا ہی کہ حضرت فاطمہ
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پاس خادم مانگنی کی لئی حاضر ہوئین تہین فرمایا کہ پڑہ اَللّٰهُمَّ رَبَّ السَّمٰوٰتِ السَّبْعِ
آخر تلک کذا ذکر العلی * بِسْمِ اللّٰهِ * سی مو لیٹتا ہون مین ساتہہ نام اللہ کی نقل کی ہیہ نسائی سی نے
ف یعنی نسائی کے روایت مین دعا بعد کے مع بسم اللہ کی ہی اور اور ون کے روایت مین اللہم اسلمت سی شروع
ہی کذا قال العلی اَللّٰهُمَّ اَسْلَمْتُ وَجْهِيْ اِلَيْكَ وَفَوَّضْتُ اَمْرِيْ اِلَيْكَ وَاَلْجَأْتُ ظَهْرِيْ اِلَيْكَ
رَغْبَةً وَّرَهْبَةً اِلَيْكَ لَا مَلْجَأَ وَلَا مَنْجَا مِنْكَ اِلَّا اِلَيْكَ اٰمَنْتُ بِكِتَابِكَ الَّذِيْ اَنْزَلْتَ
وَبِنَبِيِّكَ الَّذِيْ اَرْسَلْتَ وَلْيَجْعَلْهُنَّ اٰخِرَ مَا يَتَكَلَّمُ بِهٖ * ع * ہی یا اللہ تابعدار کیا مینی آپ اپنی کو طرف تیری یعنی
مطیع حکم تیری کی لئی راضی قضا تیری پر قانع ساتہہ قدرت تیری کے اور سونپی مینی سب کام دین و دنیا اپنی کی طرف
تیری اور بہروسا کیا مینی تجہپر واسطی خواہش کرنی کی طرف ثواب تیری کی اور ڈرنی کی عذاب تیری سی نہین ہی
پناہ اور نہ نجات عذاب تیری سی مگر طرف تیری ایمان لایا مین ساتہہ کتاب تیری کی جو اوتاری تو نی اور ساتہہ

بنی بیتری ہے جسکو بہچانتو نی اور چاہیی کہ پڑہی ان کلمات کو آخر اوس چیز کی کہ کلام کرتا ہی ساتہہ اوسکی نقل کی

یہہ صحاح ستہ مین **ف** یعنی سب دعاؤنکی پیچہی اس دعا کو پڑہی اور بعد اسکی او سکلام نکری مگر آیت قرآن

کی مثل قل یا وغیرہ کی اگر پڑہی مضائقہ نہین کذا قال الفخر اور حدیث شریف مین آیا ہی کہ جب تو بستر پر آوی وضو کر

مانند وضو نماز کی پہر لیٹ دائین کروٹ پر پہر پڑہ اللّٰہم اسلمت لفظ اسلمت تلک پس اگر اوس رات مین مریگا

تو دین اسلام پر مریگا اور اگر صبح کریگا تو پہونچیگا بہلائی کو کذا فی المشکوٰۃ و لیقرأ قل یا ایھا الکافرون

ط یہہ اور چاہیی کہ پڑہی قل یا یعنی نزدیک ارادہ سونی کی نقل کی یہہ طبرانی نی ثم لینم علی خاتمتھا

د ت س حب مس مص یہہ پہر چاہیی کہ سووی اوپر ختم قل یا کی نقل کی یہہ ابو داؤد ترمذی نسائی ابن

حبان حاکم ابن ابی شیبہ نی **ف** حدیث شریف مین آیا ہی حاصل اوسکا یہہ ہی کہ آدمی اسکی پڑہنی سی شرک سی

پاک ہوتا ہی کذا فی المشکوٰۃ وکان النبی صلی اللّٰہ علیہ وسلم یقرأ المسبحات قبل ان یرقد

ویقول ان فیھن آیۃ خیر من الف آیۃ **د ت س** یہہ اور تہی حضرت نبی صلی اللّٰہ علیہ وسلم

کہ پڑہتی تہی مسبحات یعنی جن سورتونکی سری پر لفظ سبحان کا یا یسبح یا سبح کا ہی پہلی سونی کی اور فرماتی

تہی کہ تحقیق انمین ایک آیت ہی بہتر ہزار آیتون سی نقل کی یہہ ابو داؤد ترمذی نسائی نی **ف** وہ آیت غیر معلوم ہی

مانند لیلۃ القدر کی اور ساعت جمعہ کی جب سب پڑہی تو اوسکا ثواب پاوی کذا ذکر العلی وھن

الحدید والحشر والصف والجمعۃ والتغابن والاعلی [illegible] یہہ اور وہ مسبحات

سورہ حدید ہی اور سورہ حشر اور سورہ صف اور سورہ جمعہ اور تغابن اور سبح اسم ربک الاعلی نقل

کی یہہ موقوفاً نسائی نی وحتی یقرأ الم السجدۃ و تبارک الذی بیدہ الملک یہہ س **ت** [illegible]

مس یہہ اور نہین سوتی تہی نبی صلی اللّٰہ علیہ وسلم یہان تلک کہ پڑہین الم السجدہ اور سورہ تبارک نقل کی

یہہ نسائی ترمذی ابن ابی شیبہ حاکم نی **ف** روایت ہی خالد جہنی صحابی سی کہ پڑہو تم سورہ نجات

دینی والی کو یعنی عذاب دنیا اور آخرت کیسی کہ وہ الم تنزیل السجدہ ہی سنا ہی مینی کہ ایسکو ایک شخص پڑہتا تہا

اپنا چہرہ کیا تہا اسکی سی آگہا اور پہرہ دو نہین پڑہتا تہا اور وہ شخص بہت گناہگار تہا پس جب مرا اس سورہ نی
تہا پر پہیلائی اوسپر یعنی اپنی پناہ مین کرلیا اوسکو اور عرض کیا کہ ای رب میری بخش اسکو کہ بہت
پڑہا کرتا تہا مجہکو پس اللہ تعالی نی اوسکی شفاعت قبول کی اور فرمایا فرشتون کو کہ اسکی لئی عوض گناہ
کی ایک نیکی لکہو اور بلند کرو درجہ اسکا اور یہہ بہی کہا خالد نی کہ یہہ سورت اپنی پڑہنی والی کی لئی قبر مین
جہگڑتی ہی عرض کرتی ہی ای بارخدایا اگر مین تیری کتاب سی ہون شفاعت میری اسکی لئی قبول کر اور اگر تیری
کتاب سی نہین ہون مٹا ڈال مجہکو کتاب سی اور یہہ سورت مثل جانور کی پہیلاتی ہی پر اپنی اوسپر
پس شفاعت کرتی ہی اوسکی پس بچاتی ہی اوسکو عذاب قبر سی اور سورہ تبارک کی بہی یہی
فضیلت بیان کی اور خالد سوتی نہین تہی جب تلک کہ نہ پڑہتی تہی ان دونون کو اور کہا طاؤس تابعی نی
کہ فضیلت دی گئی ہین یہہ دونو سورتین سب سورتون پر ساتہ ساتہ نیکیون کی کذا فی المشکوۃ ف
یقرأ بنی اسرائیل والزمر ت س حس ۰ اور نہ سوتی تہی حضرت صلی اللہ علیہ وسلم یہان
تلک کہ پڑہتی سورہ بنی اسرائیل اور سورہ زمر نقل کی یہہ ترمذی و نسائی و حاکم نی ماکنت أری احدا یعقل
ینام قبل ان یقرأ الآیات الثلث الاواخر من سورۃ البقرۃ ۰ مو صحیح ۰ حضرت علی
فرماتی ہین کہ نہین تہا مین کہ جانون کسی کو کہ عقل رکہتا ہو کہ سووی پہلی اسکی کہ پڑہی تین آیتین آخر سورہ بقرہ
کی یعنی للہ ما فی السموات سی آخر سورہ تلک یہہ حدیث موقوف اور صحیح ہی ف فرمایا آنحضرت صلی
علیہ وسلم نی کہ دو آیتین آخر سورہ بقرہ کی مجہکو خزانہ عرش سی ملی ہین یعنی آمن الرسول سی آخر تلک پس سیکہو
اور سکہاؤ عورتون اپنی کو کہ اسمین طلب بخشش کی ہی اور تقرب ہی اللہ تعالی کا اور دعا ہی اور نہ کوئی
سوا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی یہہ آیتین نہین ملی ہین جو آیتین دعا کی اسمین ہین پڑہنا ہی قبول کی
جاتی ہین کذا فی المشکوۃ اذا وضعت جنبک علی الفراش وقرأت فاتحۃ الکتاب و
قل ہو اللہ احد فقد امنت من کل شیء الا الموت ۰ حس ۰ فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم

جب بستر پر آوے اپنا بچھونا پر اور پڑھے الحمد اور سورۂ اخلاص پس تحقیق امن میں ہوا ہر چیز سے یعنی ہر بلا سے
سے مگر موت سے نقل کی یہہ بزار نے مَا مِنْ رَجُلٍ يَأْوِي إِلَى فِرَاشِهِ فَيَقْرَأُ سُورَةً مِنْ كِتَابِ اللهِ
إِلَّا بَعَثَ اللهُ إِلَيْهِ مَلَكًا يَحْفَظُهُ مِنْ كُلِّ شَيْءٍ يُؤْذِيهِ حَتَّى يَهُبَّ مِنْ نَوْمِهِ مَتَى هَبَّ ﴿
آ﴾ نہیں کوئی آدمی کہ جگہہ پکڑے طرف بچھونے اپنی کی پس پڑھے کوئی سورت کتاب سے مگر کہ بھیجتا ہے اللہ تعالی واسطے
اوسکے ایک فرشتہ کہ نگہبانی کرتا ہے اوسکی ہر چیز سے کہ ایذا دے اوسکو یہاں تک کہ جاگے نیند سے جب جاگے
نقل کی یہہ احمد نے إِذَا أَوَى الرَّجُلُ إِلَى فِرَاشِهِ ابْتَدَرَهُ مَلَكٌ وَشَيْطَانٌ فَيَقُولُ الْمَلَكُ اخْتِمْ
بِخَيْرٍ وَيَقُولُ الشَّيْطَانُ اخْتِمْ بِشَرٍّ فَإِنْ ذَكَرَ اللهَ ثُمَّ نَامَ بَاتَ الْمَلَكُ يَكْلَؤُهُ الْحَدِيثَ
يَأْتِي تَتِمَّتُهُ ﴿ س حب مس ص ﴾ جب آتا ہے آدمی طرف بچھونے اپنے کے دوڑتا ہے اوسکی
فرشتہ اور شیطان یعنی دونو حملہ کرتے ہیں تا مسلط ہوویں اوسپر پس کہتا ہے فرشتہ ختم کر یعنی عمل اپنا اوپر
اپنا ساتھہ بھلائی کے یعنی سوتے وقت ذکر میں مشغول ہو اور نیکی کر اور کہتا ہے شیطان ختم کر ساتھہ برائی کے
پس اگر یاد کرے خدا کو پہر سووے رات گذارتا ہے فرشتہ کہ نگہبانی کرتا ہے اوسکی یہہ حدیث ہے کہ آویگا بقیہ اوسکا
نقل کی یہہ نسائی ابن حبان حاکم ابو یعلی نے **ف** بقیہ اس حدیث کا مصنف نے کتاب عُدّہ میں بیان کیا
وہ یہہ فَإِنْ وَقَعَ عَنْ سَرِيرِهِ فَمَاتَ دَخَلَ الْجَنَّةَ یعنی پس اگر گر پڑا تخت اپنے سے پہر مر جاویگا داخل ہوگا بہشت میں
کذا فی فتح المبین اور سمجھا گیا اس سے کہ اگر ذکر اللہ تعالی کا نہ کیا فرشتہ نگہبانی نہیں کرتا ہے بلکہ شیطان
شب گذارتا ہے منتظر رہتا ہے بہکانے اور وسوسہ ڈالنے اوسکی کا وقت بیدار ہونیکی کذا ذکر العلی اور حدیث شریف میں
آیا ہے کہ جو کوئی سورۂ دخان رات کو پڑھتا ہے صبح کرتا ہے اوس حال میں کہ بخشش مانگتے ہیں اوسکے لیے
ستر ہزار فرشتے اور جو کوئی آخر سورۂ آل عمران کا یعنی إِنَّ فِي خَلْقِ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ سے آخر تک پڑھتا
رات کو لکھا جاتا ہے اوسکے لیے ثواب قیام لیل کا یہہ دونو روایتیں مشکوٰۃ میں ہیں ف إِذَا رَأَى أَحَدُكُمْ
فَإِنَّمَا هِيَ مِنَ اللهِ فَلْيَحْمَدِ اللهَ عَلَيْهَا وَلْيُحَدِّثْ بِهَا ﴿ خ م س ﴾ اور جب دیکھے کوئی خواب

اپنی کے اوس چیز کو کہ دوست رکہتا ہی یعنی اچھی چیز پس چاہیئی کہ شکر کری خدا کا اوسپر اور بیان کری اوسکو
نقل کی یہہ بخاری مسلم نسائی نی وَلَا یُحَدِّثْ بِهَا اِلَّا مَنْ یُحِبُّ خ م اور نہ بیان کری اوسکو
مگر اوس شخص سی کہ دوست رکہتا ہی نقل کی یہہ بخاری مسلم نی ف اسلئی کہ دوست اچہی تعبیر کہیگا اور
دشمن بُری وہ سبب غم کا ہوگا اور جیسی تعبیر بیان کریگا وہ واقع ہوگی کیونکہ حدیث مین آیا ہی کہ رؤیا اوپر
پاؤن طائر کی ہی جب تلک کہ نہین تعبیر کہا گیا ہی یعنی استقرار نہین رکہتا ہی پس جب تعبیر کہی گئی واقع ہوتا ہی
موافق تعبیر کی چنانچہ ایک روایت مین آیا ہی کہ ایک عورت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت مین حاضر ہوئی اور
عرض کیا کہ خواب مین دیکہا مینی کہ گویا آستانہ گہر میری کا ٹوٹ گیا ہی پس حضرت نی فرمایا غائب تیرا آویگا پس
خاوند اوسکا سفر سی آیا بعد اوسکی پہر سفر کو گیا اور عورت اوسکی نی پہر وہی خواب دیکہا پس جناب رسالتمآب
پاس حاضر ہوئی حضرت کو نپایا پس حضرت صدیق رضی سی عرض کیا حضرت صدیق نی فرمایا کہ خاوند تیرا مریگا بعد اوسکی
خواب حضرت سی عرض کیا فرمایا کہ کیا خواب اپنا کسی سی کہا ہی کہا اوسنی ہان فرمایا کہ ویسا ہی ہوگا جیسی تعبیر
کہی ہی قاعدہ ہی کہ خواب بُرا کسی سی نکہی اور اچہا دوست سی کہی چنانچہ حضرت صحابہ کرام سی خواب بیان فرماتی
اور تعبیر بہی فرماتی اور راوی کی خواب پوچہتی اور تعبیر کہتی کذا ذکر الفرق اِذَا رَاٰی مَا یَکْرَہُ فَلْیَتْفُلْ خ م
اَوْ لِیَبْصُقْ م اَوْ لِیَنْفِثْ سع ثَلٰثًا ثَلٰثًا عَنْ یَسَارِہٖ ع اور جب دیکہی خواب مین وہ چیز
کہ بُرا جانتا ہی پس تہتکاری نقل کی یہہ بخاری مسلم نی یا تہوکی نقل کی یہہ مسلم نی یا چاہیئی کہ پہونکی نقل کی یہہ صحاح
مین یعنی بعضی روایت مین بدلی لیتفل کی لیبصق آیا ہی اور بعضی مین لینفث تین تین بار بائین طرف اپنی نقل کی
یہہ صحاح ستہ مین وَلْیَتَعَوَّذْ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطَانِ وَمِنْ شَرِّھَا ع ثَلٰثًا ثَلٰثًا وَلَا یَذْکُرْ
... م د س ق اور پناہ مانگی ساتہہ خدا کی شیطان سی اور برائی خواب کی سی
... من الشیطان الرجیم ومن شر ہذہ الرؤیا پڑہی نقل کی یہہ صحاح ستہ والون نی پڑہی اعوذ مین تین بار
اور نہ ذکر کری اوسکو کسی سی نقل کی یہہ بخاری مسلم ابو داؤد نسائی ابن ماجہ نی فَاِنَّھَا لَا تَضُرُّہٗ ع پس تحقیق وہ

خواب نہیں کسی سے کہیگا اوسکو نقل کیے یہہ صحاح ستہ نے ولیتحول عن جنبه الذي كان عليه *

ہ یعنی اور چاہئے کہ پہر جاوے اوس کروٹ سے کہ تہا اوسپر نقل کی یہہ مسلم نے اور بعضی روایت مین یہی آئی

عبارت کی یون آئی او ليقم فليصل م خ یعنی یا چاہئے کہ کھڑا ہو جاوے پس نماز پڑہے نقل کی یہہ بخاری نے

ف کروٹ لینی کو تغیر حال مین بڑا دخل ہے اور نماز کی برکت سے ضرر دفع ہوتا ہے واذا فزع او وجد

وحشة او ارق فليقل اعوذ بكلمات الله التامة من غضبه وعقابه وشر عباده

ومن همزات الشياطين وان يحضرون ٥ وكان عبد الله بن عمرو يلقنها من عقل من

ولده ومن لم يعقل كتبها في صك ثم علقها في عنقه * د ت س مس * اور جب

ڈر جاوے یا پاوے وحشت یا نیند اوچٹ جاوے پس چاہئے کہ کہے اعوذ بکلمات اللہ تا ان یحضرون کہ معنی یہہ ہین پناہ مانگتا

ہون مین ساتھہ کلمون پورے خدا کے یعنی کتابون اور اسماء الٰہی کے غصہ اوسکے سے اور عذاب اوسکے سے اور

برائی بندون اوسکے سے اور وسوسہ شیطانون کے سے اور حاضر ہونے انکے سے میرے پاس یعنی ظاہر مین تصرف

کرنے انکے سے نقل کیے یہہ احمد نے اور تہے عبد اللہ بن عمرو بن عاص سکہاتے تہے یہہ کلمے بیٹون عقل والے اپنے کو اور

جو بیٹا کہ نہین عقل رکہتا تہا لکہتے تہے عبد اللہ انکو کاغذ مین پہر لٹکاتے اوسکو گلے مین اوسکے نقل کیے یہہ ابو داؤد و ترمذی

نسائی حاکم نے ف اس سے تعویذ باندہنا لڑکون کی گلے مین جائز معلوم ہوا مگر شرط یہی ہے کہ تعویذ مین سوا آیت یا اسماء

الٰہی کے کچہہ نہو اور منتر وغیرہ ڈالنی حرام ہین کذا ذکر العلی والفخر اعوذ بكلمات الله التامات التي لا يجاوزهن

بر ولا فاجر من شر ما ينزل من السماء وما يعرج فيها ومن شر ما ذرأ في الارض وما يخرج

منها ومن شر فتن الليل وفتن النهار ومن شر طوارق الليل والنهار الا طارقا يطرق

بخير يا رحمن * ط یعنی پناہ مانگتا ہون مین ساتھہ کلمون پورے خدا کے وہ کلمے نہین خلاف کرتا ہے اونسے نیک اور نہ برا

برائی اوس چیز کی سے کہ اوترتی ہے آسمان سے یعنی بلیات اور حادثے اور برائی اوس چیز کی سے کہ چڑہتی ہے آسمان مین یعنی اعمال

برے وغیرہ اور برائی اوس چیز کی سے کہ پیدا کی زمین مین اور برائی اوس چیز کی سے کہ نکلتی ہے اوس سے اور برائی فتنون رات کی

اور ان دونوں وظیفوں کو پڑھا کرے اور دونوں ہات اور منہ پر ملا کرے تو آدمی سانپ بچھو سی بچا رہے کیونکہ ابن عباس رضی اللہ عنہ نے نقل کیا ہے کہ طبرانی
ف آیا ہے کہ رات کو ایک جن کو ایک شیطان نے شعلہ آگ کا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سامنے لا کر ضرر
پہونچانا چاہا جب حضرت جبرئیل نے آکر یہ دعا پڑھائی اسکی پڑھنی سے وہ شعلہ آتشی بجھ گیا اور وہ بھاگ گیا ذکر

بیان نیند اچٹنی کا

الطبرانی فی الاوسط اَللّٰهُمَّ رَبَّ السَّمٰوٰتِ السَّبْعِ وَمَا اَظَلَّتْ وَرَبَّ الْاَرَضِيْنَ وَمَا اَقَلَّتْ
وَرَبَّ الشَّيٰطِيْنِ وَمَا اَضَلَّتْ كُنْ لِّيْ جَارًا مِّنْ شَرِّ خَلْقِكَ اَجْمَعِيْنَ اَنْ يَّفْرُطَ عَلَيَّ اَحَدٌ مِّنْهُمْ اَوْ
اَنْ يَّطْغٰى عَزَّ جَارُكَ وَتَبَارَكَ اسْمُكَ ٭ طس مس ٭ اور پڑھے جب نیند اچٹنی ہو یا اللہ پروردگار ساتوں
آسمانوں کی اور اون چیزوں کی کہ سایہ ڈالا ہے آسمانوں نے اوپر اور ای پروردگار زمینوں کی اور اون چیزوں کی
کہ اوٹھایا ہے زمینوں نے یعنی مخلوقات اور ای پروردگار شیطانوں کی اور اون لوگوں کی کہ گمراہ کیا
شیاطین نے اونکو ہو میری لئی نگہبان برائی سب مخلوقات اپنی سے اس بات سی کہ غالب آوی مجھ پر کوئی
یا یہ کہ حد سی کوئی تجاوز کری غالب ہی پناہ چاہنی والا تیرا اور بابرکت ہی نام تیرا نقل کی یہہ طبرانی نے اوسط
مین اور ابن ابی شیبہ نے اَللّٰهُمَّ غَارَتِ النُّجُوْمُ وَهَدَاَتِ الْعُيُوْنُ وَاَنْتَ حَيٌّ قَيُّوْمٌ لَا تَاْخُذُ
سِنَةٌ وَّلَا نَوْمٌ يَا حَيُّ يَا قَيُّوْمُ اَهْدِئْ لَيْلِيْ وَاَنِمْ عَيْنِيْ ٭ می ٭ یا اللہ چھپ گئی ستارے یعنی ڈوب گئی
اور آرام پکڑا آنکہوں نے اور تو زندہ تدبیر کرنی والا ہی نہیں آتی ہی تجکو اونگہہ اور نہ نیند ای زندہ ای تدبیر کرنی والی
آرام دی رات میری کو یعنی آرام دی مجکو سبب نیند آنی کی رات مین اور سلا آنکہہ میری کو نقل کی یہہ ابن سنی

بیان جاگنی کا

نے وَاِذَا انْتَبَهَ مِنَ النَّوْمِ فَقَالَ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ رَدَّ اِلَيَّ نَفْسِيْ وَلَمْ يُمِتْهَا فِيْ مَنَامِهَا اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ
يُمْسِكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ اَنْ تَزُوْلَا وَلَئِنْ زَالَتَا اِنْ اَمْسَكَهُمَا مِنْ اَحَدٍ مِّنْ بَعْدِهٖ
اِنَّهٗ كَانَ حَلِيْمًا غَفُوْرًا اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ يُمْسِكُ السَّمَآءَ اَنْ تَقَعَ عَلَى الْاَرْضِ اِلَّا بِاِذْنِهٖ اِنَّ اللّٰهَ
بِالنَّاسِ لَرَءُوْفٌ رَّحِيْمٌ ٭ س حب مس ص ٭ اور جب جاگی نیند سی تو پڑہی
سب تعریف ہی اللہ کی لئی جسنی پہیری طرف میری جان میری اور نہ مارا اوسکو بیچ وقت سونی اوسکی کی

سب تعریف ہی اللہ کی لیی جسنی تہام رکہا ہی آسمانون کو اور زمین کو یعنی محافظت کرتا ہی اس سے
کہ ٹل جاوین جگہہ اپنی سی اور البتہ اگر ٹل جاوین نہین تہامیگا اونکو کوئی پیچہی اوسکی تحقیق وہ ہی بردبار
بخشنی والا سب تعریف ہی اللہ کی لیی جسنی تہام رکہا ہی آسمان کو اس سی کہ گر پڑی زمین پر مگر ساتہہ ارادہ اوسکی کی تحقیق اللہ ساتہہ لوگون کے
البتہ بہت مہربان ہی مہربان نقل کی یہہ نسائی ابن حبان حاکم ابو یعلی نی الحمد للہ الذی یحیی الموتی وھو علی کل شیء قدیر مس
سب تعریف ہی واسطی اللہ کی جو زندہ کرتا ہی مردونکو اور وہ ہر چیز پر قادر ہی نقل کی یہہ حاکم نی الحمد للہ الذی
احیانا بعد ما اماتنا والیہ النشور ع ح د ت س مص سب تعریف ہی واسطی خدا کے
جسنی زندہ کیا ہمکو یعنی جگایا بعد اسکی کہ مارا ہمکو یعنی سلایا اور طرف اوسکی پراگندہ ہونا ہی نقل کی یہہ بخاری ابو داود
ترمذی نسائی ابن ابی شیبہ نی لا الہ الا انت لا شریک لک سبحانک اللھم انی استغفرک
لذنبی واسئلک رحمتک اللھم زدنی علما ولا تزغ قلبی بعد اذ ھدیتنی وھب لی
من لدنک رحمۃ انک انت الوھاب د ت س حب مس نہین کوئی معبود مگر تو نہین
کوئی شریک تیرا پاکی ہی تجہکو یا اللہ تحقیق مین بخشش مانگتا ہون تجہسی واسطی گناہون اپنی کی اور مانگتا ہون مین
تجہسی رحمت تیری یا اللہ زیادہ کر مجہکو علم اور نہ کج کر دل میرا یعنی حق سی پیچہی اسکی کہ ہدایت کیا تونی مجہکو یعنی طرف راہ
حق کی اور بخش میری لیی نزدیک اپنی سی رحمت یعنی نعمت بڑی تحقیق تو ہی بہت بخشنی والا نقل کی یہہ ابو داود ترمذی نسائی
ابن حبان حاکم نی لا الہ الا اللہ الواحد القھار رب السموات والارض وما بینھما
العزیز الغفار س حب مس نہین کوئی معبود مگر اللہ تنہا قہر کرنی والا پروردگار آسمانون اور زمین کا
اور اوس چیز کا کہ درمیان ان دونو کی ہی غالب بہت بخشنی والا نقل کی یہہ نسائی ابن حبان حاکم نی ف
ایک روایت مین آیا ہی کہ نہین کوئی بندہ کہ کسی وقت جاگی کہی لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ الملک ولہ الحمد وھو علی کل شیء
قدیر مگر کہ بخشتا ہی اللہ تعالی گناہ اوسکی اگرچہ ہون برابر جہاگ دریا کی پس جب اوٹہاوی سر اپنا طرف چہت گہر کی
کہی سبحانک اللھم بحمدک واستغفرک واتوب الیک پس جب کہڑی ہوئی کہی بسم اللہ اور اسیطرح مستحب ہی بسم اللہ کہنی ہر کام مین

اوسکو دیکہی ہینی مین ساتہہ داہنی طرف کی اور اسیطرح جوتی داہنی طرف سی پہنی پہر دعا مین لہا ہے اسکی پہنی کی پہر
اسمین ذکر ہوئی ہین پڑہی کہا نبی وظائف النبی من تعار من اللیل فقال لا اله الا الله وحده لا
شریك له له الملك وله الحمد وهو علی كل شیء قدیر الحمد لله وسبحان الله ولا اله الا الله
والله اكبر ولا حول ولا قوة الا بالله اللهم اغفر لی او دعا استجیب له فان توضأ
وصلی قبلت صلوته مخ عله یعنی جو کوئی جاگ رات مین او کروٹ لی پس کہی لا اله الا الله اغفر لی کہ معنی
یہہ ہین نہین کوئی معبود مگر الله تنہا نہین کوئی شریک اوسکا اوسیکی لئی بادشاہت ہی اور اوسیکی لئی سب تعریف
اور وہ ہر چیز پر قادر ہی سب تعریف ہی واسطی الله کی اور پاکی ہی الله کو اور نہین کوئی معبود مگر الله اور الله بہت
بڑا ہی اور نہین ہی پہرنا گناہون سی اور نہ قوت عبادت پر مگر ساتہہ مدد الله کی یا الله بخش مجکو
یا فرمایا دعا کری جو چاہی قبول کیے جاتی ہی واسطی اوسکی پس جو وضو کری اور نماز پڑہی قبول
کی جاتی ہی نماز اوسکی نقل کیے یہہ بخاری نے اور چار والون نی [illegible] الله تعالی
تعارکا اثا ہی اوس جاگنی مین کہ اوسکی ساتہہ آواز ہو جیسی کہ عادت ہی وقت بیدار ہونی کی اور او دعا کی راوی
ہی ولید بن مسلم راوی کو شک ہوا ہی کہ لفظ اللهم اغفر لی کا فرمایا تہا یا دعا کا اور فرمایا استجیب لہ یعنی جو شخص وقت
آنکہہ کہلنی کی شب کو یہہ کلمات پڑہ کر دعا کری قبول کی جاتی ہی بعضی عالمون نی کہا ہی کہ اس دعا کا نام درہم الکیس ہی
جیسی کہ آدمی اپنی کیسی مین درہم رکہتا ہی جسوقت چاہتا ہی لی لیتا ہی ایسی ہی یہہ دعا ہی کہ اجابت اسکی قریب اور جہاں ہی
کہ وقال الحسن من قال حین یتحرك من اللیل بسم الله عشر مرات وسبحان الله عشرا وامنت بالله وكفرت بالطاغوت
عشرا وقی كل شیء یتخوفه ولم ینبغ لذنب ان یدركه الی مثلها الحسن جو کوئی کہی جسوقت کہ کروٹ
لی رات مین بسم الله دس بار اور سبحان الله دس بار اور ایمان لایا مین ساتہہ الله کی اور کفر کیا مین ساتہہ معبودون باطل
یعنی خواہ بت ہون یا شیطان دس بار محفوظ ہی ہر چیز سی کہ ڈرتا ہی اوس سی اور نہین لائق ہی کسی گناہ کو کہ پا
اوسکو یعنی لاحق ہووی یا ہلاک کری اوسکو مانند اوس رات [illegible] کی ہی [illegible] اوسیکی مثل یعنی

ایک رات داہنی طرف لیٹ کر ایذا دینے والی چیزون سے اور گناہون سے نقل کی یہہ طبرانی نے اوسط مین وَاِذَا اَوٰی اَحَدُکُمْ اِلٰی فِرَاشِہٖ

اَللَّیْلِ عَنْ فِرَاشِہٖ ثُمَّ عَادَ اِلَیْہِ فَلْیَنْفُضْہُ بِصَنِفَۃِ اِزَارِہٖ ثَلٰثَ مَرَّاتٍ فَاِنَّہٗ لَا یَدْرِیْ مَا خَلَفَہٗ عَلَیْہِ

فَاِذَا اضْطَجَعَ فَلْیَقُلْ بِاسْمِکَ اللّٰھُمَّ وَضَعْتُ جَنْبِیْ وَبِکَ اَرْفَعُہٗ اِنْ اَمْسَکْتَ نَفْسِیْ فَارْحَمْھَا

وَاِنْ رَدَدْتَھَا فَاحْفَظْھَا بِمَا تَحْفَظُ بِہٖ عِبَادَکَ الصَّالِحِیْنَ ت ی اور جب اوٹھے کوئی رات کو

بچھونے اپنے سے پھر رجوع کرے طرف اوسکی پس چاہیے کہ جہاڑے اوسکو ساتہہ کنارے لنگی اپنی کے تین بار اسلیے

کہ وہ نہین جانتا ہے کہ کون سی چیز آئی ہے پیچھے اوسکے اوسپر یعنی شاید کوئی کیڑہ وغیرہ اوسپر پڑا ہو پس جب لیٹے

پس کہے ساتہہ نام تیرے کے یا اللہ رکھا مینے پہلو اپنا اور ساتہہ نام تیرے کے اوٹہاؤنگا اوسکو جو روکے تو

جان میری یعنی قبض روح کرے پس رحم کر اوسپر اور جو پھیرے تو اوسکو یعنی جگاوے پس نگہبانی کر اوسکی ساتہہ اوسطرح

کے کہ نگہبانی کرتا ہے تو ساتہہ اوسکے بندون نیکبخت اپنے کی نقل کی یہہ ترمذی ابن سنی نے وَاِذَا قَامَ لِیَتَھَجَّدَ

فَاِنْ دَخَلَ الْخَلَاءَ فَلْیَقُلْ بِسْمِ اللّٰہِ مص ی اور جب اوٹھے تو کہ تہجد پڑھے پس اگر داخل

ہووے پاپخانہ مین یعنی ارادہ کرے داخل ہونے کا پس کہے بسم اللہ نقل کی یہہ ابن ابی شیبہ ابن سنی نے ف فرمایا پیغمبر خدا

صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ بسم اللہ کہنے سے پردہ ہو جاتا ہے درمیان ستر امت میری کے اور آنکھون جنات کے کذا ذکرہ العلی

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِکَ مِنَ الْخُبُثِ وَالْخَبَائِثِ ع مص یا اللہ تحقیق مین پناہ مانگتا ہون ساتہہ

تیرے ناپاک جنون اور ناپاک جنیون سے نقل کی یہہ صحاح ستہ مین اور ابن ابی شیبہ نے وَاِذَا خَرَجَ غُفْرَانَکَ

حب عه مص اور جب نکلے پاپخانہ سے کہے مانگتا ہون مین بخشش تیری نقل کی یہہ ابن حبان نے اور

چارون نے اور ابن ابی شیبہ نے ف پناہ چاہنے کی وقت جانے کی اسلیے ہے کہ جگہہ حاضر ہونے شیاطین کے

ہے چنانچہ یہہ مضمون زید بن ارقم نے صریح حدیث مین روایت کیا ہے اور شیخ ابن حجر نے کہا ہے کہ جو لوگ

ذکر کرنا ایسے وقت مین مکروہ جانتے ہین جیسے کہ مذہب جمہور کا ہے وہ تفصیل کرتے ہین کہ اگر اوس مکان مین

ہو کہ پاپخانہ ہی کے لیے بنا ہو پس کہے ان کلمات کو پہلے داخل ہونے کے اور غیر اوسکے مین مثل جنگل وغیرہ کے پس

فاغفر لها

چاہئے کہ وقت شروع کے کہے اور جو کوئی اوس وقت بھول جاوے اور عین اوس حالت میں یاد آوے دل میں کہے نہ زبان سے
اور نکلنے کے وقت میں بخشش چاہنی سبب اوسکے دو ہیں ایک یہہ کہ بخشش چاہتا ہے فوت ہونی ذکر زبانی
کی اوس حالت میں نہیں ہو سکتا ہے اسلئے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ ترک ذکر زبانی کا نہیں کرتے تھے مگر بیچ وقت قضاے حاجت
پس گویا کہ اپنے سے تقصیر جانکر تدارک اوسکا ساتھ استغفار کے کیا اور دوسرا سبب یہہ کہ بخشش چاہی
تقصیر سے کہ بیچ وفا کرنے شکر نعمت پہنچنے اوسکے کہانے کے اور نکلنے فضلہ کے کہ ایذا دینے والے ہوئے کذا ذکر الفخر
اور مستحب ہے کہ پاخانہ میں ایسی چیز نہ لیجاوے کہ جسمین نام اللہ اور رسول کا ہو مانند روپیہ اور روپے وغیرہ کے اور پردہ میں
بیٹھے اور دور جاوے جنگل میں کہ کوئی اسکو دیکھے نہیں اور ستر ڈہانکے ساتھ چادر کے اور کپڑا نہ اوٹھاوے یہان
تلک کہ قریب ہووے زمین سے اور تکیہ کرے بائیں ہاتھ پر اور کھڑا رکھے داہنے کو اور پشت و رو قبلہ اور بیت المقدس
اور سورج اور چاند اور ہوا کی طرف نہ کرے اور تین ڈھیلون سے پاک کرے اور ہڈی اور کوئلے اور گوبر سے پاک نکرے اور گرمیان میں
اول ڈہیلا پیچھے کو لیجاوے اور دوسرا آگے کو اور تیسرا پھر پیچھے کو اور جاڑے میں عکس اسکے کرے اور عورت ہر موسم میں
ڈھیلے لے بطور لینے مرد کے جاڑے میں اور نام اللہ تعالی کا نہ لے اور نہ کلام کرے پاخانہ میں مگر جب ایسی ہی ضرورت ہو
اور کھنکہارے نہیں اور نہ تھوکے اور نہ سنکے ناک اور نہ جواب چھینک کا دے اور نہ جواب سلام کا دے اور نہ جواب
موذن کا دے مگر دل سے اور داہنا ہاتھ ستر کو نہ لگاوے اور گہاٹ پر اور راہ میں اور سایہ درخت وغیرہ میں
کہ لوگ وہان آرام پاتے ہین پاخانہ نہ پھرے پھر ہاتھ دہووے اور استنجا کرے بائیں ہاتھ سے ڈھیلے عصا کر کر مگر جب
روزہ سے ہو تو احتیاط [illegible] کرے اور اول پیچھے کی انگلی اونچی کر کر پانی سے استنجا کرے پھر ہتھیلی کی پاس کے انگلی
سے [illegible] پھر [illegible] تک کہ خوب خاطر جمع کرے پھر ہاتھ دہوئے بعد فراغ
اور بسم اللہ کہے اول بھی اور بعد بھی پس جب نکلے پاخانہ سے داہنا پاؤن نکال کر دعا مذکورہ پڑھے اور داخل
ہوتے ہوئے بایان پاؤن پہلے رکھے اور پیشاب کرنے میں قبلہ وغیرہ کی طرف پشت و منہ نکرے اور ہوا کی سمت
سے بچے تا چھینٹین نہ پڑین اور نرم زمین پر پیشاب کرے پتھر پر اور پانی جاری اور غیر جاری میں نہ کرے اور

فصل بیان وضو

نیچے درخت میوہ دار کی اور کنارہ نہر جاری کی اور نہانے کی جا میں نہ کرے اور کھڑے ہوکر اور نیچے پرنالہ کی اور کھیت
مسئلہ نجاست کی پر نکلے اور پیشاب برتن میں جمع نکرے اور کلام وغیرہ جو پہلے گذرا نکرے بعد ازان ڈھیلے خشک
کرے چل قدم کر کر کھنکھار کر پانی سے دھووے کہ قطرہ کی بند ہونے کی لئے بمنزلہ داغ دینے کے ہے کذا فی وظائف
النبی الحمد لله الذي أذهب عني الأذى وعافاني ۔ نقل ن ی مو مص ۔ سب تعریف
واسطے خدا کی جسنے دور کی مجسے ایذا دینے والی چیز اور چین دیا مجکو نقل کی یہہ نسائی ابن سنی نے اور موقوفا ابن
ابی شیبہ نے وإذا توضأ فليسم الله ۔ د ت ق ۔ اور جب وضو کرے پس چاہئے کہ بسم الله کہے نقل کی
یہہ ابوداود ترمذی ابن ماجہ نے ف بسم الله پڑہنی پہلی وضو کی سنت موکدہ ہے نزدیک جمہور کے اور
ہدایہ میں مستحب لکہی ہے مذہب حنفی میں اور نزدیک حنبلیوں کے فرض ہے پس ایسی سنت ترک نکرے اور منقول
سلف سے ہے بیچ بسم الله وضو کی یہہ الفاظ ہیں بسم الله العظيم والحمد لله على دين الإسلام اور بعضون نے کہا ہے افضل
بسم الله الرحمن الرحيم ہے کذا ذکر العلي والفجر ثم يقول اللهم اغفر لي ذنبي ووسع لي في داري وبارك
لي في رزقي ۔ س ی ۔ پہر کہے یعنی وضو کرتے میں یا الله بخش میرے لئے گناہ میرے اور فراخی کر میرے لئے گہر
میرے میں یعنی دنیا میں اور قبر میں اور آخرت میں اور برکت دے میرے لئے بیچ رزق میرے کے یعنی دنیا کا ہو یا آخرت کا
یا ظاہر کا یا باطن کا نقل کی یہہ نسائی ابن سنی نے ف ابو موسی اشعری روایت کرتے ہیں کہ پانی لایا
میں حضرت صلی الله علیہ وسلم کے لئے واسطے وضو کی پس وضو کیا اور سنا میں نے کہ پڑہتے تہے یہہ دعا اللهم اغفر لي آخر تلک
عرض کیا میں نے کہ یا رسول الله سنا میں نے کہ ایسی ایسی دعا آپ پڑہتے تہے فرمایا کہ کیا چہوڑا میں نے کچہہ یعنی ایسی دعا کی میں نے کہ
جمع کرنے والی بہلائیون دنیا اور آخرت کی ہے کذا ذکر العلي وإذا فرغ من الوضوء رفع نظره إلى السماء
د س ۔ وليقل أشهد أن لا إله إلا الله وحده لا شريك له وأشهد أن محمدا عبده
ورسوله ۔ م د س ق مص ی ثلث مرات ۔ ق مص ی ۔ اور جب فراغت پاوے
وضو سے اوٹہاوے نظر اپنی طرف آسمان کی نقل کی یہہ ابوداود نسائی نے یعنی [illegible] ان دونے روا

آیا ہی اور کہی گواہی دیتا ہون مین یہہ کہ نہین کوئی معبود مگر اللہ ایک ہی وہ نہین کوئی شریک اوسکا اور کہی گواہی دیتا ہون مین
کہ تحقیق محمد بندی اوسکی ہین اور رسول اوسکی نقل کی یہہ ابو داؤد و نسائی ابن ماجہ ابن ابی شیبہ ابن سنی نی اور
تین بار پڑہنا اس کلمہ کا روایت کیا ہی ابن ماجہ ابن ابی شیبہ ابن سنی نی **ف** حدیث شریف مین آیا ہی کہ جو کوئی
بعد وضو کی اس کلمہ کو پڑہی آٹہون دروازی بہشت کی کہل جاتی ہین جس دروازی سی چاہی داخل ہووی کذا فی المشکوٰۃ
اور بعضی روایت مین اس کلمہ کی ساتہہ یہہ دعا پڑہنی آئی ہی اَللّٰھُمَّ اجْعَلْنِیْ مِنَ التَّوَّابِیْنَ وَاجْعَلْنِیْ مِنَ
الْمُتَطَہِّرِیْنَ ٭ ت ٭ یا اللہ کر مجکو توبہ کرنی والون مین سی اور کر مجکو پاکیزگی کرنی والون سی نقل کی یہہ ترمذی نے
سُبْحَانَکَ اللّٰھُمَّ وَبِحَمْدِکَ اَشْھَدُ اَنْ لَّا اِلٰہَ اِلَّا اَنْتَ اَسْتَغْفِرُکَ وَاَتُوْبُ اِلَیْکَ ٭ مس ین
پاکی تجکو یا اللہ اور ساتہہ تعریف تیری کی تسبیح کرتا ہون مین گواہی دیتا ہون مین اسکی کہ نہین کوئی معبود مگر تو بخشش
مانگتا ہون مین تجہسی اور توبہ کرتا ہون طرف تیری نقل کیے یہہ حاکم نسائی نے مَنْ تَوَضَّأَ فَقَالَ سُبْحَانَکَ اللّٰھُمَّ
وَبِحَمْدِکَ اَسْتَغْفِرُکَ وَاَتُوْبُ اِلَیْکَ کُتِبَ لَہٗ فِیْ رَقٍّ ثُمَّ جُعِلَ فِیْ طَابَعٍ فَلَمْ یُکْسَرْ اِلٰی یَوْمِ الْقِیٰمَۃِ
طس ٭ جو کوئی وضو کری پس کہی سُبْحَانَکَ اللّٰھُمَّ وَبِحَمْدِکَ اَسْتَغْفِرُکَ وَاَتُوْبُ اِلَیْکَ لکہا جاتا ہی اوسکی لئی یعنی
یہہ بعینہ یا ثواب اسکا پرچہ کاغذ مین پہر کیا جاتا ہی مہر بہر پس نہین توڑی جاتی ہی مہر قیامت تلک یعنی نہین باطل
کرتی ہی اسکو کوئی چیز نقل کی یہہ طبرانی نی اوسط مین **ف** وضو مین مسواک کرنی ہی سنت ہی فرمایا آنحضرت صلی اللہ
علیہ وسلم نی کہ لازم کرو اپنی پر مسواک کرنی اسلئی کہ اوسمین دس خصلتین ہین پاک کرتی ہی منہہ کو اور راضی ہوتا ہی رب
اور ناخوش ہوتا ہی شیطان اور دوست رکہتی ہین ملائکہ اعمال لکہنی والی اور مضبوط ہوتی ہین مسوڑہی اور قطع ہوتا ہی بلغم
اور خوشبو مونہہ مین آتی ہی اور دور کرتی ہی پت کو اور روشن کرتی ہی بینائی کو اور دور کرتی ہی دانتونکی مرض کو
اور وہ سنت ہی ہی پہر فرمایا کہ نماز مسواک سی افضل ہی ستر درجہ اوس نماز پر کہ بغیر مسواک کی ہو کذا
فی المنہیات اور جو کوئی وضو پر وضو کرتا ہی دس نیکیان لکہی جاتی ہین اور رو بقبلہ اونچی پر وضو کی لئی بیٹہی اور کوئی
شخص دینا نکرو اوسی مگر بعذر اور کلام غیر ضروری نکری اور پہلی آنی وقت نماز کی وضو کری اور بہت ہین آداب وضو

فقہ مین دیکہا جاتا ہی اور بعضی فقہا نی مستحسن لکہا ہی پڑہنا دعاؤن منقولہ کا انکی علما رسی وضو مین پس کہی بعد بسم
اللہ کی اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ جَعَلَ الْمَاءَ طَہُوْرًا اور وقت کلی کی اَللّٰہُمَّ اسْقِنِیْ مِنْ حَوْضِ نَبِیِّکَ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَأْسًا لَا
اَظْمَأُ بَعْدَہٗ اَبَدًا اَللّٰہُمَّ اَعِنِّیْ عَلٰی تِلَاوَۃِ الْقُرْاٰنِ وَذِکْرِکَ وَشُکْرِکَ وَحُسْنِ عِبَادَتِکَ اور وقت پانی دینی ناک کی اَللّٰہُمَّ لَا تَحْرِمْنِیْ
رَائِحَۃَ نِعَمِکَ وَجَنَّاتِکَ اور مونہہ دہوتی وقت اَللّٰہُمَّ بَیِّضْ وَجْہِیْ یَوْمَ تَبْیَضُّ وُجُوْہٌ وَلَا تُسَوِّدْ وَجْہِیْ یَوْمَ تَسْوَدُّ وُجُوْہٌ
اور داہنی ہاتہہ پر پانی ڈالنی کی وقت اَللّٰہُمَّ اَعْطِنِیْ کِتَابِیْ بِیَمِیْنِیْ وَحَاسِبْنِیْ حِسَابًا یَّسِیْرًا اور بائین ہاتہہ پر پانی ڈالنی کی
وقت اَللّٰہُمَّ لَا تُعْطِنِیْ کِتَابِیْ بِشِمَالِیْ وَلَا مِنْ وَّرَاءِ ظَہْرِیْ اور مسح سر کی وقت اَللّٰہُمَّ حَرِّمْ شَعْرِیْ وَبَشَرِیْ عَلَی النَّارِ وَاَظِلَّنِیْ
تَحْتَ عَرْشِکَ یَوْمَ لَا ظِلَّ اِلَّا ظِلُّکَ اور وقت مسح کانون کی اَللّٰہُمَّ اجْعَلْنِیْ مِنَ الَّذِیْنَ یَسْتَمِعُوْنَ الْقَوْلَ فَیَتَّبِعُوْنَ اَحْسَنَہٗ
اور وقت مسح گردن کی اَللّٰہُمَّ اَعْتِقْ رَقَبَتِیْ مِنَ النَّارِ اور وقت داہنی پانو دہونی کی اَللّٰہُمَّ ثَبِّتْ قَدَمِیْ عَلَی
الصِّرَاطِ یَوْمَ تَزِلُّ الْاَقْدَامُ اور بائین پانو پر اَللّٰہُمَّ اجْعَلْ ذَنْبِیْ مَغْفُوْرًا وَسَعْیِیْ مَشْکُوْرًا وَتِجَارَتِیْ لَنْ تَبُوْرَ
اور درود بہیجی نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر وقت دہونی ہر عضو کی اور کنگہی کرنی بعد وضو کی حضرت سی ثابت نہین
ہوئی ہی بلکہ فرمایا ہی کہ ایکدن ہیچ کیا کری پہر نماز پڑہی دو رکعت تحیۃ الوضوء کہ ثابت ہوا ہی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سی
کہ تحقیق جبرئیل اول جو وحی حضرت پر لائی سکہایا اونکو وضو اور حکم کیا ساتہہ دو رکعتون کی بعد اوسکی اور فرمایا آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ نہین کوئی مسلمان کہ وضو کری پس اچہی طرح وضو کری یعنی برعایت سنت پہر کہڑا ہووی
پس پڑہی دو رکعت حضور دلسی اور بی ریا اور اخلاص سی مگر کہ واجب ہوتی ہی اوسکی لئی جنت اور مستحب ہی کہ
اول رکعت مین پڑہی بعد فاتحہ کی وَالَّذِیْنَ اِذَا فَعَلُوْا فَاحِشَۃً اَوْ ظَلَمُوْا اَنْفُسَہُمْ وَنِعْمَ اَجْرُ الْعَامِلِیْنَ تک اور دوسری مین
وَلَوْ اَنَّہُمْ اِذْ ظَّلَمُوْا اَنْفُسَہُمْ جَآءُوْکَ فَاسْتَغْفَرُوا اللّٰہَ تَوَّابًا رَّحِیْمًا تک کذا فی لطائف اشرفی

التہجد

یہ بیان ہی تہجد کا اَفْضَلُ الصَّلٰوۃِ بَعْدَ الْمَکْتُوْبَۃِ الصَّلٰوۃُ فِیْ جَوْفِ اللَّیْلِ ح بہترین نماز
ثواب مین پیچہی فرض کی نماز درمیان رات کی ہی نفل کی پہیلانی ف فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی
کہ گرہ لگاتا ہی شیطان اوپر گدی سر ایک تمہاری کی جسوقت کہ وہ سوتا ہی تین گرہ ڈالتا ہی اوپر ہر گرہ کی

اس مضمون کی کہ اوپر تیری رات دراز ہی پس سو رہ پس اگر جاگا وہ اور یاد کیا اللہ تعالی کو کھل جاتی ہی ایک گرہ پس اگر
وضو کیا دوسری گرہ کھلتی ہی پس اگر نماز پڑھی تیسری گرہ کھلتی ہی اور صبح کرتا ہی شادمان خوشدل اور نہین تو
صبح کرتا ہی بد دل کاہل اور فرمایا کہ لازم کرو اپنی پر قیام رات کا یعنی نماز تہجد کی کیونکہ طریقہ اچھی لوگونکا ہی کہ پہلی تم سی
تھی اور سبب نزدیکی تمہاری کا ہی طرف پروردگار تمہاری کی اور سبب دور ہونی گناہونکا ہی اور سبب باز رہنی کا
گناہ سی اور قیام رات کا کیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی یہانتک کہ سوج گئی پاؤن مبارک حضرت کی عرض کیا لوگون نی
کہ کیون کرتی ہین آپ ایسا اللہ تعالی نی تو بخش دئی ہین آپکی گناہ اگلی پچھلی فرمایا کیا نہون مین بندہ شکر کرنی والا
اور حضرت کی سامنی ایک شخص کا مذکور ہوا کہ تمام رات سوتا رہتا ہی صبح تک نہین اوٹھتا نماز تہجد کی لئی فرمایا کہ
پیشاب کر جاتا ہی شیطان اوسکی کانون مین اور فرمایا کہ تین لوگ ہین کہ راضی ہوتا ہی اللہ اونسی ایک وہ شخص کہ
قیام کری رات کو نماز کی لئی اور ایک وہ قوم کہ صف باندھین جماعت مین اور ایک وہ قوم کہ صف باندھین
جہاد مین اور فرمایا کہ رحم کری اللہ اوس شخص پر کہ اوٹھا رات کو پس نماز پڑھی اور جگایا بی بی اپنی کو پس نماز
پڑھی اوسنی پس اگر انکار کیا اوسنی چھڑکا خاوند نی اوسکی مونہہ پر پانی اور رحم کری اللہ اوس عورت پر کہ
اوٹھی رات کو پس نماز پڑھی اور جگایا خاوند اپنی کو پس نماز پڑھی اوسنی پس اگر انکار کیا اوسنی چھڑکا بی بی نی
اوسکی مونہہ پر پانی اور فرمایا کہ جنت مین بالاخانی ہین کہ دیکھا جاتا ہی باہر کا رخ اونکا اندر سی اور اندر کا
باہر سی یعنی ایسی صاف و لطیف ہین طیار کیا ہی اونکو اللہ تعالی نی اون لوگون کی لئی کہ نرم کرتی ہین کلام اور کھلاتی
ہین طعام اور پی در پی رکھتی ہین صیام یعنی بہت روزی رکھتی ہین اور نماز پڑھتی ہین رات کو اوس حال مین کہ لوگ
سوتی ہین اور فرمایا کہ اللہ تبارک و تعالی نزول فرماتا ہی یعنی رحمت نازل ہوتی ہی اوسکی ہر شب طرف آسمان دنیا
کی جس وقت کہ باقی رہتی ہی تہائی رات آخر کی اور فرماتا ہی کون ہی کہ دعا کری مجھسی پس قبول کرون دعا اوسکی اور
کون ہی کہ سوال کری مجھسی پس دون مین اوسکو کون ہی کہ بخشش مانگی مجھسی پس بخشون مین اوسکو پھر دراز
کرتا ہی ہاتھ اپنی اور فرماتا ہی کون ہی کہ قرض دی اوسکو کہ نہ مفلس ہی نہ ظالم یعنی اپنی ذات مبارک مراد رکھتا کہ ہر

کہ میری عبادت کیتنی ہین بدلا دونکا ضائع نہین کرنیکا صبح تلک تو نہین فرماتا ہی اور فرمایا کہ جب جگاتا ہی آدمی
اہل اپنی کو پس دونو نماز پڑہتی ہین لکہی جاتی ہین ذاکرین و ذاکرات مین یعنی اوسکی یاد کرنی والون مین لکہی جاتی ہین کہ
بڑی بزرگی اونکی آئی ہی اور فرمایا کہ اشراف امت میری کی اوٹہانی والی قرآن کی ہین یعنی جو یاد کرین اور عمل کرین
اوسپر اور اصحاب لیل ہین یعنی تہجد گزار کذا فی المشکوٰۃ اور کسی شخص نی حضرت جنید بغدادی رح کو بعد انتقال کی
خواب مین دیکہا پوچہا کہ کہو اللہ تعالی نی کیا تمہاری ساتہہ معاملہ کیا فرمایا اونہون نی کہ وہ جو حقائق معارف کے
باتین کرتا تہا مین سب فنا ہوئین کچہہ نہ کام آئین مگر کئی رکعتین خفیف تہجد کی کہ پڑہتا تہا مین آدہی رات مین وہی کام
آئین اللہ تعالی ہم سبکو اسپر عمل نصیب کری آمین آمین آمین کذا ذکر العلی اَفْضَلُ الصَّلٰوۃِ صَلٰوۃُ الْمَرْءِ فِیْ بَیْتِہٖ
اِلَّا الْمَکْتُوْبَۃَ ٭ خ م ٭ بہترین نماز کی نماز آدمی کی بیچ گہر اوسکی کی ہی مگر فرض نقل کی یہہ بخاری
مسلم نی ف یعنی فرض مسجد ہی مین افضل ہین اور سنتین موکدہ بہی اسی حکم مین داخل ہین ہماری زمانی مین
یعنی مسجد ہی مین پڑہی تا تہمت رافضی ہونی کی نہ لگی کذا ذکر العلی صَلٰوۃُ اللَّیْلِ خ م ٭ وَالنَّہَارِ
ا ٭ مَثْنٰی مَثْنٰی ٭ خ م ا ٭ نماز رات کی نقل کی یہہ بخاری مسلم اور نماز دنکی نقل کی یہہ احمد نی دو دو رکعت
ہین نقل کی یہہ بخاری مسلم نی ف امام شافعی اور امام مالک اور امام احمد رح کی نزدیک رات دن مین نفل دو دو
رکعت پڑہنی افضل ہین اور امام اعظم صاحب رح کی نزدیک چار چار افضل ہین اور صاحبین کی نزدیک رات کو
دو رکعت پڑہنی افضل ہین اور دن مین چار اور ہر ایک حدیث سی سند لائی ہین کذا ذکر العلی وَکَانَ اِذَا
قَامَ مِنَ اللَّیْلِ یَتَہَجَّدُ قَالَ اَللّٰہُمَّ لَکَ الْحَمْدُ اَنْتَ قَیِّمُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَمَنْ فِیْہِنَّ وَلَکَ الْحَمْدُ
اَنْتَ مَلِکُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَمَنْ فِیْہِنَّ وَلَکَ الْحَمْدُ اَنْتَ نُوْرُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَمَنْ
فِیْہِنَّ وَلَکَ الْحَمْدُ اَنْتَ الْحَقُّ وَوَعْدُکَ الْحَقُّ وَلِقَاءُکَ حَقٌّ وَقَوْلُکَ حَقٌّ وَالْجَنَّۃُ حَقٌّ وَالنَّارُ
حَقٌّ وَالنَّبِیُّوْنَ حَقٌّ وَمُحَمَّدٌ حَقٌّ وَالسَّاعَۃُ حَقٌّ اَللّٰہُمَّ لَکَ اَسْلَمْتُ وَبِکَ اٰمَنْتُ وَعَلَیْکَ
تَوَکَّلْتُ وَاِلَیْکَ اَنَبْتُ وَبِکَ خَاصَمْتُ وَاِلَیْکَ حَاکَمْتُ اَنْتَ رَبُّنَا وَاِلَیْکَ الْمَصِیْرُ فَاغْفِرْلِیْ

مَا قَدَّمْتُ وَمَا أَخَّرْتُ وَمَا أَسْرَرْتُ وَمَا أَعْلَنْتُ وَمَا أَنْتَ أَعْلَمُ بِهِ مِنِّي أَنْتَ الْمُقَدِّمُ وَأَنْتَ الْمُؤَخِّرُ
أَنْتَ إِلٰهِي لَا إِلٰهَ إِلَّا أَنْتَ ؎ ع خ م د اور تہی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جب اوٹھتی رات مین تہجد پڑہنی
پڑہتی تہی یا اللہ تیری لئی سب تعریف ہی توہی قائم رکہنی والا آسمانون اور زمین کا اور جو کچہہ انمین ہی اور تیری
لئی سب تعریف ہی توہی پادشاہ آسمانون اور زمین کا اور جو کچہہ انمین ہی اور تیرہی ہی لئی سب تعریف ہی
توہی روشن کرنیوالا آسمانون اور زمین کا اور جو کچہہ انمین ہی یعنی تجہہ ہی سی سب ہدایت پاتی ہین اور تیری ہی لئی سب تعریف ہی توہی ثابت وموجود یعنی
تیری سوا سب کو فنا لگی ہی اور وعدہ تیرا سچا ہی اور دیدار تیرا حق ہی اور کلام تیرا سچا ہی اور جنت حق ہی اور موجود اور دوزخ حق ہی اور سب نبی حق
ہین اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم حق ہین اور قیامت حق ہی یا اللہ واسطی تیری فرمانبردار ہوا مین اور ساتہہ
تیری ایمان لایا مین اور تجہی پر کام اپنی سونپی مینی اور طرف تیری رجوع کی مینی اور ساتہہ مدد تیری کی
جہگڑا ہون مین ساتہہ دشمنون دین کی اور طرف تیری فریاد لایا مین تو رب ہمارا ہی اور طرف تیری بازگشت ہی
پس بخش میری لئی وہ گناہ کہ پہلی کئی مینی اور جو پیچہی کئی مینی اور جو پوشیدہ کئی مینی اور جو ظاہر کئی مینی اور وہ
گناہ کہ تو خوب جانتا ہی اوسکو مجہہ سی یعنی مین ویسا نہین جانتا توہی آگی بڑہانی والا یعنی جسکو چاہی اور دوسری
پہلی بخشی یا شفاعت پہلی قبول کری اور توہی پیچہی رکہنی والا توہی معبود میرا نہین کوئی معبود مگر تو نقل کی یہہ
صحاح ستہ مین اور ابو عوانہ نی اور ایک روایت مین پہلی دعا کی ساتہہ یہہ زیادہ آیا ہی وَلَا حَوْلَ وَلَا
قُوَّةَ إِلَّا بِاللّٰهِ ؎ خ م د اور نہین ہی پہرنا گناہون سی اور نہ قوت عبادت پر مگر ساتہہ مدد اللہ کی نقل کی
یہہ بخاری نی ف فتح الباری مین لکہا ہی کہ بعضی حدیثون سی سمجہا جاتا ہی کہ یہہ دعا بعد تکبیر تحریمہ کی
پڑہتی تہی اور تکرار حمد کی اصلی یہ ہی کہ یہہ تمام امور کہ حمد اونکی سمری پر آئی ہی موجب حمد کی ہین اور أَنْتَ رَبُّنَا
وَإِلَيْكَ الْمَصِيرُ فقط ابو عوانہ نی زیادہ کیا ہی اور طرف تیری فریاد لایا مین یعنی جو کوئی انکار حق کا کری اوسکی
نام وفیصلہ کو تیری پاس لایا مین نہ غیر تیری کی پاس کہ وہ کاہن وغیرہ ہین اور جملہ أنت إلهي فقط مسلم نی زیادہ
کیا ہی لہذا قال المؤید ... سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهُ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ ؎ ت قبول کی اللہ تعالی نی

تعریف اوس شخص کی کہ تعریف کی اوس کی سب تعریف ہی واسطی خدا کی جو پروردگار ہی سارے جہان کا نقل کی یہہ حدیث
نی یعنی بعضی روایت مین یہہ دعا پڑہنی آئی ہی سُبْحَانَ اللّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهِ ۔ د س
پاکی ہی اللہ کو جو پروردگار ہی عالمون کا پاکی ہی اللہ اور ساتھ تعریف اوسکی کی پاکی بیان کرتا ہون مین نقل کی یہہ ابو داؤد
نسائی نی وَقَعَدَ الثُّلُثَ الْآخِرَ مِنَ اللَّيْلِ فَنَظَرَ إِلَى السَّمَاءِ فَقَالَ إِنَّ فِي خَلْقِ السَّمٰوَاتِ وَالْأَرْضِ
وَاخْتِلَافِ اللَّيْلِ وَالنَّهَارِ لَآيَاتٍ لِأُولِي الْأَلْبَابِ الْعَشْرَ الْآيَاتِ أَوَاخِرَ آلِ عِمْرَانَ حَتّٰى خَتَمَهَا ثُمَّ
قَامَ فَتَوَضَّأَ وَاسْتَنَّ فَصَلّٰى إِحْدٰى عَشْرَةَ رَكْعَةً ثُمَّ أَذَّنَ بِلَالٌ فَصَلّٰى رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ خَرَجَ فَصَلّٰى
الصُّبْحَ ۔ خ م د س ق ۔ اور بیٹھی نبی صلی اللہ علیہ وسلم پچھلی تہائی رات مین پس دیکہا طرف آسمان کی پس پڑہا
یہہ آیتین تحقیق بیچ پیدا کرنی آسمانونکی اور زمین کی اور آنی جانی رات دن کی البتہ نشانیان ہین واسطی صاحبون
عقل کی پڑہین دس آیتین کہ آخر سورۂ آل عمران کی ہین یہان تلک کہ تمام کیا اوسکو پہر کہڑی ہوئی پس وضو کیا اور مسواک کی
یعنی بعد اوٹہنی کی سوتی سی یا وضو مین وقت ارادہ کلی کی یا وقت کہڑی ہونی کی نماز مین پس پڑہین گیارہ رکعتین یعنی
تہجد کی اور تین وتر کی پہر اذان دی صبح کی بلال نی پس پڑہین حضرت نی دو رکعتین یعنی سنت صبح کی پہر نکلی طرف
مسجد کی پس نماز پڑہی صبح کی نقل کی یہہ بخاری مسلم ابو داؤد نسائی ابن ماجہ نی **ف** اختلاف رات دن کا
یہہ ہی کہ دن میں رات ہوتی ہی رات سی دن کبہی اوجالا ہوتا ہی کبہی اندہیرا کبہی گرمی کبہی جاڑا اور مراد اولی الالباب
کی باقی آیتین یون ہین الَّذِينَ يَذْكُرُونَ اللّٰهَ قِيَامًا وَقُعُودًا وَعَلٰى جُنُوبِهِمْ وَيَتَفَكَّرُونَ فِي خَلْقِ السَّمٰوَاتِ وَالْأَرْضِ رَبَّنَا
مَا خَلَقْتَ هٰذَا بَاطِلًا سُبْحَانَكَ فَقِنَا عَذَابَ النَّارِ رَبَّنَا إِنَّكَ مَنْ تُدْخِلِ النَّارَ فَقَدْ أَخْزَيْتَهُ وَمَا لِلظَّالِمِينَ مِنْ
أَنْصَارٍ رَبَّنَا إِنَّنَا سَمِعْنَا مُنَادِيًا يُنَادِي لِلْإِيمَانِ أَنْ آمِنُوا بِرَبِّكُمْ فَآمَنَّا رَبَّنَا فَاغْفِرْ لَنَا ذُنُوبَنَا وَكَفِّرْ عَنَّا
سَيِّئَاتِنَا وَتَوَفَّنَا مَعَ الْأَبْرَارِ رَبَّنَا وَآتِنَا مَا وَعَدْتَنَا عَلٰى رُسُلِكَ وَلَا تُخْزِنَا يَوْمَ الْقِيَامَةِ إِنَّكَ لَا تُخْلِفُ الْمِيعَادَ
اور شرح ہدایہ مین ابن ہمام نی لکہا ہی کہ شعبی نی کہا پوچہا مینی عبد اللہ بن عمر اور عبد اللہ بن عباس سی نماز تہجد آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم کی پس دونون نی کہا تیرہ رکعت پڑہتی تہی آٹہہ اونمین سی تہجد اور تین وتر اور دو سنت فجر کی

ذکر العلی وکان یصلی من اللیل ثلاث عشرۃ رکعۃ یوتر من ذلک بخمس لا یجلس فی شیء الا
فی اٰخرھن ۔ خ م ۔ اور تھی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کہ نماز پڑھتی تھی آپ یعنی کبھی کبھی تیراں رکعت وتر کرتی تھی اون مین
سی ساتھ پانچ کی نہین بیٹھتی تھی کسی رکعت مین یعنی بقصد سلام کی نہین بیٹھتی تھی مگر بیچ آخر اونکی کی نقل کی یہہ بخاری
مسلم نی ف حنفی یہہ معنی کہتی ہین کہ وتر انمین سی تین ہوتی تہی مگر دو رکعت تہجد کی کہ ملی ہوئی ہوتی تہین اوس سے
اونکو بہی اسی مین شمار کر کر پانچ وتر کی کہین واللہ اعلم کذا ذکر العلی وکان یصلی من اللیل احدی عشرۃ
رکعۃ یوتر بواحدۃ ۔ خ م ۔ اور تہی پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کہ نماز پڑہتی تہی رات سی یعنی کبھی گیارہ رکعت وتر کرتی
تہی ساتھ ایک کی نقل کی یہہ بخاری مسلم نی ف یعنی پانچ دوگانی کہ پڑہتی اخیر دوگانی کی ساتھ ایک رکعت
اور ملا لیتی پس وتر کرتی ساتھ اس رکعت کی اوس دوگانی کو کہ پہلی ہوتا پس واقع مین تین ہوتی تہین مگر وتر اخیر ہی رکعت
سی ہوتا اسی لئی یوتر بواحدۃ کہا کذا ذکر العلی فاذا قام لصلوۃ اللیل کبر عشرا وحمد عشرا وسبح عشرا
واستغفر عشرا ۔ د س ق مص حب ۔ اور جب اوٹہتی واسطی نماز رات کی یعنی تہجد کی اللہ اکبر کہتی دس بار
اور الحمد کہتی دس بار اور سبحان اللہ پڑہتی دس بار اور استغفر اللہ پڑہتی دس بار نقل کی یہہ ابو داؤد نسائی ابن ماجہ ابن ابی شیبہ
ابن حبان نی وقال اللھم اغفر لی واھدنی وارزقنی وعافنی ۔ د س ق مص ۔ عشرا
حب ۔ اور پڑہتی یا اللہ بخش مجکو اور راہ دکہا مجکو اور رزق دی مجکو اور عافیت دی مجکو یعنی دنیا کی بلیات سی کہ
باز رکہتی ہین نعمتون آخرت کیسی نقل کی یہہ ابو داؤد نسائی ابن ماجہ ابن ابی شیبہ نی اور نقل کی ابن حبان نی یہہ دعا
دس بار پڑہتی ویتعوذ باللہ من ضیق المقام یوم القیامۃ ۔ د س ق مص ۔ عشرا ۔ حب
اور پناہ مانگتی ساتھ اللہ کی تنگی مکان کیسی دن قیامت کی نقل کی یہہ ابو داؤد نسائی ابن ماجہ ابن ابی شیبہ نی
اور نقل کی ابن حبان نی یہہ دعا دس بار پڑہنی ف یعنی پڑہتی اعوذ باللہ من ضیق المقام یوم القیامۃ اور لکہا ہے
کہ میدان حشر کا لوگون پر ایسا تنگ ہوگا کہ اوسکی سختی اور ہول سی آرزو کرینگی دوزخ مین داخل ہونی کی اور [illegible]
[illegible] کہتی ہین کہ حاضر ہوا مین حضرت عائشہ کی پاس پس پوچہا مین اونسی کہ ساتھ کس چیز کی ابتدا کرتی تہی آنحضرت

صلی اللہ علیہ وسلم جب جاگتے رات کو پس کہا انہوں نے کہ پوچھی تو نے مجھ سے ایک چیز کہ نہیں پوچھی کسی نے پہلی تیری
بھی حضرت جب جاگتے رات کو اللہ اکبر دس بار پڑھتے اور الحمد للہ دس بار اور سبحان اللہ وبحمدہ دس بار اور
سبحان الملک القدوس دس بار اور استغفار پڑھتے دس بار اور لا الہ الا اللہ دس بار اور اللہم انی اعوذ
بک من ضیق الدنیا وضیق یوم القیامۃ دس بار پھر نماز پڑھتے کذا فی المشکوٰۃ پس یہ عشرات یعنی مقابلہ میں
مسبعات عشر کی یعنی صوفیہ کرام کی نزدیک سات سات بار دس چیزیں پڑھی جاتی ہیں کہ مشہور ہیں ویسی ہی یہ
چیزیں دس دس بار پڑھی جاتی ہیں وَاِذَا افْتَتَحَ صَلٰوۃَ اللَّیْلِ قَالَ اللّٰھُمَّ رَبَّ جِبْرَئِیْلَ وَمِیْکَائِیْلَ
وَاِسْرَافِیْلَ فَاطِرَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ عَالِمَ الْغَیْبِ وَالشَّھَادَۃِ اَنْتَ تَحْکُمُ بَیْنَ عِبَادِکَ فِیْمَا کَانُوْا
فِیْہِ یَخْتَلِفُوْنَ اِھْدِنِیْ لِمَا اخْتُلِفَ فِیْہِ مِنَ الْحَقِّ بِاِذْنِکَ اِنَّکَ تَھْدِیْ مَنْ تَشَاءُ اِلٰی صِرَاطٍ مُّسْتَقِیْمٍ
م عہ حب * اور جب شروع کرتے نماز تہجد کی پڑھتے یا اللہ پروردگار جبرئیل اور میکائیل اور اسرافیل کی
پیدا کرنے والے آسمانوں اور زمین کی جاننے والے پوشیدہ اور ظاہر کی تو حکم کریگا یعنی قیامت کو درمیان بندوں
اپنی کی بیچ اوس چیز کی کہ ہیں وے اوسمیں اختلاف کرتے راہ دکہا مجکو اوس چیز کی کہ اختلاف کیا گیا ہے اوسمیں
حق سے ساتھ حکم اور توفیق اپنی کی تحقیق تو راہ دکہاتا ہے جسکو چاہتا ہے طرف راہ سیدہی کی
اور ابن حبان نے **ف** اوسمیں کہ اختلاف کرتے ہیں یعنی دین حق میں جو اختلاف کرتے ہیں اوس دن
کہ اہل حق کو نجات دیگا اور اہل باطل کو عذاب کریگا اور من الحق بیان ہے ما کا یعنی مختلف فیہ میں جو کچھ کہ حق ہو مجکو اوس کی
راہ بتا اور اوسپر ثابت رکھ کذا قال الطیبی والفخر وَاِذَا صَلَّی الْوِتْرَ ثَلٰثًا قَرَأَ فِی الْاُوْلٰی سَبِّحِ اسْمَ
رَبِّکَ وَفِی الثَّانِیَۃِ قُلْ یٰاَیُّھَا الْکٰفِرُوْنَ وَفِی الثَّالِثَۃِ قُلْ ھُوَ اللّٰہُ اَحَدٌ * د ت س
ا ق حب ی * والمعوذتین * دا ق ت حب * اور جب پڑھتے وتر تین رکعت بیس پڑھتے پہلی میں
سبح اسم ربک الاعلیٰ اور دوسری میں قل یا ایہا الکافرون اور تیسری میں قل ہو اللہ احد نقل کی یہہ ابوداؤد
ترمذی نسائی احمد ابن ماجہ ابن حبان ابن سینے نے اور قل اعوذ برب الفلق اور قل اعوذ برب الناس نقل کی

احمد ابن ماجہ ترمذی ابن حبان نے یعنی ان کتابوں میں ہیں اون سورتوں تیسری رکعت میں پڑھنی ہو میں تفصیل ابن حبان

وَالْوِتْرُ بِتَسْلِيمَةٍ يُسْمِعُنَاهَا ﴿ا﴾ اور سید اپنی کرے درمیان دو رکعت کی وتر کی پہلی ہوتی ہیں اوسکے درمیان نماز وتر

ساتہہ سلام پہیرنی کی کہ سنا دے سلام لوگوں کو نقل کی یہہ احمد نے وَلَا يُسَلِّمُ إِلَّا فِي آخِرِهِنَّ ﴿س﴾ ی

یا نہ سلام پہیرے یعنی وتر کی نماز میں مگر بیچ آخرین رکعت وتر کی نقل کی یہہ نسائی ابن سنی نی ﴿ف﴾ ملا علی قاری نی

لکہا ہی کہ ولا یسلم وادہ موافق روایت اور درایت کی ہی اور جس صورت میں اوسکو توزیع روایت کی لی ہی یعنی بعضی

روایت میں یوں بہی آیا ہی کذا ذکر العلی أَوْ يُوتِرُ بِوَاحِدَةٍ ﴿خ م﴾ أَوْ بِخَمْسٍ أَوْ بِسَبْعٍ ﴿قط﴾ سنی

أَوْ بِتِسْعٍ أَوْ إِحْدَى عَشْرَةَ رَكْعَةً أَوْ أَكْثَرَ مِنْ ذَلِكَ ﴿یہ﴾ یا وتر کرے ساتہہ ایک کی یعنی ایک رکعت وتر کا

اوسمیں ملا ہوا نقل کی یہہ بخاری مسلم نی یا وتر کرے ساتہہ پانچ رکعت کی یا سات کی نقل کیا یہہ دارقطنی بیہقی نی

یا وتر کرے ساتہہ نو رکعت کی یا گیارہ کی یا زیادہ اس سے یعنی تیرہ رکعت نقل کی یہہ بیہقی نی ﴿ف﴾ یعنی

تین رکعت انمیں سے وتر کی ہوں اور باقی تہجد کی پس تہجد کی نماز کہ وتر کی ساتہہ ملی ہوئی ہوتی تہی کسی راوی نی سارے

نماز کو وتر گنا ہی اور نماز تہجد کی زیادہ تیرہ رکعت سے ثابت نہیں ہوئی ہی اور دیکہ اسمیں بہی اختلاف واقع ہوا

بعضوں نے لکہا ہی مع وتر اور سنت فجر کی تیرہ ہوتی تہیں اور بعضوں نے سوا سنت کی مگر صحیح یہہ ہی کہ

سوا سنت فجر کی ہو تہجد تیرہ ہوتی تہیں کذا ذکر العلی والشیخ عبد الحق رح وَيَقْنُتُ فِي الْآخِرَةِ

إِذَا رَفَعَ رَأْسَهُ مِنَ الرُّكُوعِ ﴿مس﴾ یہہ اور دعاء قنوت پڑہی اخیر رکعت میں جب اوٹہا دے سر اپنا رکوع

سے نقل کی یہہ حاکم نی ﴿ف﴾ یہہ حدیث موافق مذہب امام شافعی رح کی ہی اور امام اعظم صاحب رح نی اور بہت

حدیثوں سے پہلی رکوع کی دعاء قنوت پڑہنی ثابت کی ہی چنانچہ شروح میں نقل کی گئیں ہیں کذا ذکر العلی رح

فَيَقُولُ اللَّهُمَّ اهْدِنِي فِيمَنْ هَدَيْتَ وَعَافِنِي فِيمَنْ عَافَيْتَ وَتَوَلَّنِي فِيمَنْ تَوَلَّيْتَ وَبَارِكْ لِي

فِيمَا أَعْطَيْتَ وَقِنِي شَرَّ مَا قَضَيْتَ إِنَّكَ تَقْضِي وَلَا يُقْضَى عَلَيْكَ وَإِنَّهُ لَا يَذِلُّ مَنْ وَالَيْتَ

وَلَا يَعِزُّ مَنْ عَادَيْتَ تَبَارَكْتَ رَبَّنَا وَتَعَالَيْتَ نَسْتَغْفِرُكَ وَنَتُوبُ إِلَيْكَ ﴿عه حب س﴾

مص * وَصَلَّى اللهُ عَلَى النَّبِيِّ * س * پس کہی یعنی یہہ دعاء قنوت پڑہی یا اللہ راہ دکہا مجکو بیچ اون لوگون کی
کہ راہ دکہائی تونی یعنی کر مجکو ہدایت والون سی اور عافیت دی مجکو بیچ اون لوگون کی کہ عافیت دی تونی اور دوست
رکہہ مجکو اون لوگون مین کہ دوست رکہا تونی اور برکت دی میری لئی اوس چیز مین کہ دی تونی اور بچا مجکو برائی
اوس چیز کیسی کہ مقدر کی تونی تحقیق تو حکم کرتا ہی یعنی جو چاہتا ہی اور نہین حکم کیا جاتا ہی تجہ پر اور تحقیق نہین ذلیل ہوتا
وہ شخص کہ دوست رکہا تونی اور نہین عزیز ہوتا وہ شخص کہ دشمن رکہا تونی برکت والا ہی تو ای رب ہمارے اور برتر
ہی تو بخشش مانگتی ہین ہم تجہسی اور رجوع کرتی ہین ہم طرف تیری نقل کی یہہ چارون نی اور ابن حبان نی اور حاکم ابن ابی
شیبہ نی اور رحمت خاص بہیجی اللہ حضرت نبی صاحب پر نقل کی یہہ نسائی نی ف یعنی نسائی کی روایت مین
بعد دعاء قنوت کی درود بہی پڑہنا آیا ہی اور سیوطی رح نی کتاب عمل الیوم واللیلہ مین یہہ درود بعد قنوت کی روایت
کیا ہی صَلَّى اللهُ عَلَى النَّبِيِّ مُحَمَّدٍ وَّآلِهِ وَسَلَّمَ اور نووی نی لکہا ہی کہ مستحب ہی اسی درود کا پڑہنا بعد قنوت کی اور مراد
برائی تقدیر کیسی یہہ ہی کہ تقدیر پر راضی نہو اور بی صبری کری اور جزع فزع ہو اور نووی نی لکہا ہی کہ اگر قنوت پڑہنی والا
امام ہو تو ضمیرین جمع کی کہی مثلاً اہدنا بجای اہدنی کی اور سوا اسکی اسیطرح اور اگر [illegible] کرا
کیونکہ امام کو فقط اپنی نفس کیلئی دعا کرنی نچاہئی اور مستحب ہی کہ اللہم انا نستعینک کی ساتھ [illegible] کو بہی
ملالی اور چاہئی کہ مقدم کری اسکو جیسی کہ تصریح کی ہی بعض علماء ہمارے نی اور ابن ہمام نی لکہا ہی کہ موخر کری
اسکو اسلئی کہ اتفاق کیا ہی صحابہ کرام نی اوپر اللہم انا نستعینک کی اور اگر کبہی یہہ دعا قنوت پڑہی اور کبہی
تو بہی جائز ہی کذا ذکر الفخر والعلی اور بعضی روایت مین یہہ دعاء قنوت آئی ہی اللَّهُمَّ اغْفِرْ لَنَا وَلِلْمُؤْمِنِينَ وَالْمُؤْمِنَاتِ
وَالْمُسْلِمِينَ وَالْمُسْلِمَاتِ وَأَلِّفْ بَيْنَ قُلُوبِهِمْ وَأَصْلِحْ ذَاتَ بَيْنِهِمْ وَانْصُرْهُمْ عَلَى عَدُوِّكَ
وَعَدُوِّهِمْ اللَّهُمَّ الْعَنِ الْكَفَرَةَ الَّذِينَ يَصُدُّونَ عَنْ سَبِيلِكَ وَيُكَذِّبُونَ رُسُلَكَ وَ
يُقَاتِلُونَ أَوْلِيَاءَكَ اللَّهُمَّ خَالِفْ بَيْنَ كَلِمَتِهِمْ وَزَلْزِلْ أَقْدَامَهُمْ وَأَنْزِلْ بِهِمْ بَأْسَكَ
الَّذِي لَا تَرُدُّهُ عَنِ الْقَوْمِ الْمُجْرِمِينَ بِسْمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ اللَّهُمَّ إِنَّا نَسْتَعِينُكَ [illegible]

وَنَثْنِي عَلَيْكَ الْخَيْرَ وَلَا نَكْفُرُكَ وَنَخْلَعُ وَنَتْرُكُ مَنْ يَفْجُرُكَ بِسْمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ اللّٰهُمَّ اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَلَكَ
نُصَلِّي وَنَسْجُدُ وَاِلَيْكَ نَسْعٰى وَنَحْفِدُ وَنَخْشٰى عَذَابَكَ الْجِدَّ وَنَرْجُوْ رَحْمَتَكَ اِنَّ عَذَابَكَ الْجِدَّ بِالْكُفَّارِ مُلْحِقٌ

م و مص سنی یا اللہ بخش ہمکو اور مومن مردون اور مومن عورتون کو اور مسلمان مردون اور مسلمان عورتون کو
اور الفت ڈال درمیان دلون اونکی کی اور اصلاح کر درمیان اونکی یعنی سنوار امور دینکی اور حالتین دنیا کی کہ واقع ہین انمین یا
سبب اسکی کہ ایک دوسری کی خبر لی اور مدد دی اونکو اور دشمنون اپنی کی اور دشمنون اونکی کی یعنی شیطان یا کافر
ای اللہ مدد سی دو کر کافرون کو جو روکتی ہین راہ تیری سی اور جھٹلاتی ہین رسولون تیری کو اور لڑتی ہین دوستون
تیری سی یا اللہ خلاف ڈال درمیان باتون اونکی کی یعنی تو کہ آپس مین اونکی خلاف واقع ہو اور اونکا توڑ دے
اور ڈگا قدم اونکی اپنی لڑائی مین ثابت قدم نہین اور اوتار اونپر عذاب اپنا وہ جو نہین روکتا ہی تو اوسکو قوم
کافرون کی سی شروع کرتا ہون مین ساتھ نام اللہ کی بخشش کرنی والی مہربان کی یا اللہ تحقیق ہم مدد مانگتی ہین تجھسی اور بخشش
مانگتی ہین تجھسی اور تعریف کرتی ہین اوپر تیری ساتھ بھلائی کی اور نہین ناشکری کرتی ہین نعمت تیری کے
الگ ہوتی ہین ہم یعنی دلسی بیزار ہوتی ہین اور چھوڑتی ہین ہم یعنی ظاہر مین اوسکو کہ نافرمانی کرتا ہی تیری شروع کرتا ہون
مین ساتھ نام اللہ بخشش کرنی والی مہربان کی یا اللہ تجھی کو عبادت کرتی ہین ہم اور تیری ہی لئی نماز پڑھتی ہین ہم
اور سجدہ کرتی ہین ہم اور طرف عبادت تیری کی کوشش کرتی ہین ہم اور طرف خدمت تیری کے دوڑتی
ہین ہم اور ڈرتی ہین ہم عذاب تیری سی کہ حق ہی اور امید رکھتی ہین ہم رحمت تیری کی تحقیق عذاب تیرا کہ حق ہے
ساتھ کافرون کے ملنی والا ہی نقل کی یہہ ہو تو وا ابن ابی شیبہ اور بیہقی نے **ف** دونو جا ی اللہم کی پہلی
بسم اللہ خاص بیہقی کی روایت مین آئی ہی اور بعضی روایت مین آیا ہی کہ یہہ دونو صورتین قرآن کی ہین کہ تلاوت
انکی منسوخ ہوگئی تھی اور مدد مانگنی ہین یعنی طاعت کی کرنی پر اور ترک کرنی معصیت پر اور اوپر غالب ہونی
اوپر نفس اور شیطان اور تمام کافرون کی اذا ذکر الفجر واذا سلم منہ قال سُبْحَانَ الْمَلِكِ الْقُدُّوْسِ

ثَلٰثَ مَرَّاتٍ يَمُدُّ صَوْتَهٗ فِي الثَّالِثَةِ وَيَرْفَعُ د مص قط رَبِّ الْمَلٰئِكَةِ وَالرُّوْحِ

فــا: او یہہ سبحان الملک القدوس پڑھی وتر کا کی پاک ہی بادشاہ نہایت پاک تین بار کہی آواز اپنی سیتی تیسری دفعہ کی
اور بلند کری نقل کی یہہ نسائی ابو داؤد و ابن ابی شیبہ دارقطنی نی وہ پروردگار فرشتون کا اور جبرئیل کا ہی نقل کی یہہ
دارقطنی نے ف یعنی دارقطنی کی روایت مین آیا ہی کہ رب الملائکۃ والروح کو سبحان الملک القدوس کے
ساتھہ ملا کر کہی ہی کذا ذکرہ العسقلانی اور یہہ دعا بھی بعد وتر کی پڑھی اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِرِضَاکَ مِنْ سَخَطِکَ
وَبِمُعَافَاتِکَ مِنْ عُقُوْبَتِکَ وَاَعُوْذُ بِکَ مِنْکَ لَا اُحْصِیْ ثَنَاءً عَلَیْکَ اَنْتَ کَمَا اَثْنَیْتَ عَلٰی
نَفْسِکَ ۔ عہ ط س مص ۔ یا اللہ تحقیق مین پناہ مانگتا ہون ساتھہ تیری ساتھہ خوشنودی تیری کی
غضب تیری سے یعنی مانگتا ہون یہہ کہ راضی ہووی تو اور غصہ نکری اور ساتھہ عافیت تیری کی عذاب تیری
اور پناہ مانگتا ہون مین ساتھہ رحمت تیری کے عذاب تیری سے نہین گن سکتا ہون مین تعریف تیری تو ویسا ہی
ہی جیسی کہ تعریف کی تونی اوپر نفس اپنی کی نقل کی یہہ چارون نے اور طبرانی نی اوسط مین اور ابن ابی شیبہ
ف یعنی نہین طاقت رکھتا ہون کہ تعریف تیری لائق تیری بتفصیل ادا کرسکون بالکل ہان
کہ تو ویسا ہی ہے جیسی کہ تعریف کی تونی اوپر اپنی کذا ذکرہ الفخر اِذَا صَلّٰی رَکْعَتَیِ الْفَجْرِ قَرَأَ فِی الْاُوْلٰی
قُلْ یَا اَیُّھَا الْکَافِرُوْنَ وَفِی الثَّانِیَۃِ قُلْ ھُوَ اللّٰہُ اَحَدٌ ۔ مرحب ۔ اور جب پڑھی دو رکعت
سنت فجر کی پڑھی پہلی رکعت مین قل یا اور دوسری مین قل ھو اللہ نقل کی یہہ مسلم ابن حبان نے اَوْ فِی الْاُوْلٰی
قُوْلُوْا اٰمَنَّا بِاللّٰہِ الْاٰیَۃَ وَفِی الثَّانِیَۃِ قُلْ یَا اَھْلَ الْکِتٰبِ تَعَالَوْا الْاٰیَۃَ ۔ م ۔ یا پڑھی پہلی رکعت
قولوا آمنا باللہ ساری آیت اور دوسری مین قل یا اہل الکتاب تعالوا ساری آیت نقل کی یہہ مسلم نی
ف پہلی آیت ساری یون ہی قُوْلُوْا اٰمَنَّا بِاللّٰہِ وَمَا اُنْزِلَ اِلَیْنَا وَمَا اُنْزِلَ اِلٰی اِبْرَاھِیْمَ وَاِسْمٰعِیْلَ وَاِسْحٰقَ
وَیَعْقُوْبَ وَالْاَسْبَاطِ وَمَا اُوْتِیَ مُوْسٰی وَعِیْسٰی وَمَا اُوْتِیَ النَّبِیُّوْنَ مِنْ رَّبِّھِمْ لَا نُفَرِّقُ بَیْنَ اَحَدٍ مِّنْھُمْ وَنَحْنُ لَہٗ مُسْلِمُوْنَ
اور دوسری آیت ساری یون ہی قُلْ یَا اَھْلَ الْکِتٰبِ تَعَالَوْا اِلٰی کَلِمَۃٍ سَوَاءٍ بَیْنَنَا وَبَیْنَکُمْ اَلَّا نَعْبُدَ اِلَّا اللّٰہَ
وَلَا نُشْرِکَ بِہٖ شَیْئًا وَّلَا یَتَّخِذَ بَعْضُنَا بَعْضًا اَرْبَابًا مِّنْ دُوْنِ اللّٰہِ فَاِنْ تَوَلَّوْا فَقُوْلُوا اشْھَدُوْا بِاَنَّا مُسْلِمُوْنَ

وَيَقُوْلُ وَهُوَ جَالِسٌ اَللّٰهُمَّ رَبَّ جِبْرَئِيْلَ وَمِيْكَائِيْلَ وَاِسْرَافِيْلَ وَمُحَمَّدٍ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَعُوْذُ بِكَ مِنَ النَّارِ ثَلٰثَ مَرَّاتٍ ۔ مس ی ۔ اور پڑہے بعد سلام سنت فجر کے
حال یہہ کہ وہ بیٹھا ہوا ہو یا اللہ پروردگار جبرئیل کے اور میکائیل کی اور اسرافیل کے اور محمدؐ کی کہ نبی ہین خاص
بہیجی خدا اونپر اور سلام پناہ پکڑتا ہون مین ساتہہ تیری آگ سی پڑہی یہہ تین بار نقل کی یہہ حاکم ابن سنی نے
ثُمَّ يَضْطَجِعُ عَلَى الشِّقِّ الْاَيْمَنِ ۔ د ت ۔ پہر چاہیی کہ لیٹی داہنی پہلو اپنی پر نقل کی یہہ ابو داؤد ترمذ
ی نی ف ۔ یہہ لیٹنا آرام کی لئی ہے بامحنت قیام لیل کیسی آرام پاکر فرض بہ نشاط ادا کری یہ لیٹنا مستحب ہے

ذکر العلی والفجر وَاِذَا خَرَجَ مِنْ بَيْتِهٖ قَالَ بِسْمِ اللّٰهِ تَوَكَّلْتُ عَلَى اللّٰهِ اَللّٰهُمَّ اِنَّا نَعُوْذُ بِكَ مِنْ اَنْ نَزِلَّ
اَوْ نُزَلَّ اَوْ نَضِلَّ اَوْ نَظْلِمَ اَوْ نُظْلَمَ اَوْ نَجْهَلَ اَوْ يُجْهَلَ عَلَيْنَا ۔ عه مس ی ۔ اور جب نکلی گھر اپنی سی کہے
ساتہہ نام اللہ کے نکلتا ہون مین توکل کیا مینی خدا پر یا اللہ تحقیق ہم پناہ مانگتی ہین ساتہہ تیری اس سی کہ پہسلین
ہم [illegible] گناہ [illegible] یا گمراہ کرین ہم یعنی غیر اپنی کو گناہ مین ڈالین یا گمراہ کرین ہم یا ظلم کرین ہم یا جہالت کرین
ہم [illegible] یا [illegible] وین یا جہالت کی جاوی ہمپر یعنی لوگ ہمسی معاملہ کرین مانند معاملہ
جاہلون کے نقل کی یہہ [illegible] اور حاکم ابن سنی نی بِسْمِ اللّٰهِ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ التُّكْلَانُ عَلَى
اللّٰهِ ۔ مس ق ی ۔ ساتہہ نام اللہ کی نکلتا ہون مین نہین ہی پہرنا گناہون سی اور نہ قوت عبادت پر مگر
ساتہہ مدد اللہ کی توکل اوپر خدا کی ہی نقل کیے یہہ حاکم ابن ماجہ ابن سنی نی بِسْمِ اللّٰهِ تَوَكَّلْتُ عَلَى اللّٰهِ لَا حَوْلَ
وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ ۔ د ت س حب ی ۔ ساتہہ نام خدا کی نکلتا ہون مین بہروسا کیا مینی خدا پر نہین ہے
پہرنا گناہون سی اور نہ قوت عبادت پر مگر ساتہہ مدد اللہ کی نقل کی یہہ ابو داؤد ترمذی نسائی ابن حبان
ابن سنی نی ف ۔ حدیث شریف مین آیا ہی جو کوئی گہر سی نکلنی کی وقت یہہ کلمات پڑہتا ہی کہا جاتا ہی اوسکے
لئی کہ راہ راست دکہایا گیا تو اور کفایت کیا گیا تو جمیع مہمات مین او محفوظ رہا تو سب برائیون سی پس کنارہ
ہو جاتا ہی اوس سے شیطان اور باز رہتا ہی اسکا نی گمراہ کرنی ایذا دینی سی اور دوسرا شیطان اوس

شیطان کی تسلی کی لئی کہتا ہی کہ کیونکر میسر ہوگا تجکو تسلط اور تعرض اوس شخص پر کہ کفایت اور ہدایت کیا
اور محفوظ رہا سب برائیون سے اور مثل اسکی ترمذی نی روایت کی ہی کہ جب مدد مانگتا ہی بندہ ساتھ اللہ تعالی
کی اور نام مبارک اوسکی کی ہدایت کرتا ہی اللہ اوسکو اور راہ نیک دکھاتا ہی اور مدد کرتا ہی اوسکی بیچ امور دینی اور
دنیوی کے اور جب توکل کرتا ہی اور سونپتا ہی کام اپنا طرف اوسکی کفایت کرتا ہی اوسکو اللہ تعالی پس ہوتا ہی کافی
اوسکا وَمَنْ يَتَوَكَّلْ عَلَى اللّٰهِ فَهُوَ حَسْبُهٗ یعنی اور جو کوئی بھروسا کرتا ہی اللہ پر پس وہ کافی ہی اوسکو اور جو شخص کہتا ہے
لا حول ولا قوۃ الا باللہ بچاتا ہی اوسکو اللہ تعالی برائی شیطان کیسی اور نہین مسلط کرتا ہی شیطان کو اوسپر کذا ذکر
الطیبی مَا خَرَجَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ بَيْتِي قَطُّ اِلَّا رَفَعَ طَرْفَهٗ اِلَى السَّمَاءِ فَقَالَ اَللّٰهُمَّ اِنِّي اَعُوذُ
بِكَ اَنْ اَضِلَّ اَوْ اُضَلَّ اَوْ اَزِلَّ اَوْ اُزَلَّ اَوْ اَظْلِمَ اَوْ اُظْلَمَ اَوْ اَجْهَلَ اَوْ يُجْهَلَ عَلَيَّ ۝ د ق ۝
حضرت ام سلمہ روایت کرتی ہین کہ نہین نکلتی تہی پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم گہر میری سی کبہی مگر کہ اوٹہاتی تہی نظر اپنی طرف
آسمان کی پس کہتی تہی یا اللہ تحقیق مین پناہ پکڑتا ہون ساتہہ تیری اس سی کہ گمراہ ہون مین یا گمراہ کیا جاؤن یعنی
اور کوئی مجہی گمراہ کردی یا پہسلون مین یا پہسلایا جاؤن مین یا ظلم کرون مین یا ظلم کیا جاؤن مین یا جہالت کرون مین
یا جہالت کیجاوی مجہپر نقل کی یہہ ابوداود و ابن ماجہ نی فَاِذَا خَرَجَ لِلصَّلٰوةِ قَالَ اَللّٰهُمَّ اجْعَلْ فِي قَلْبِي نُوْرًا
وَفِي بَصَرِي نُوْرًا وَفِي سَمْعِي نُوْرًا وَعَنْ يَمِيْنِي نُوْرًا وَعَنْ شِمَالِي نُوْرًا وَخَلْفِي نُوْرًا وَاجْعَلْ لِي نُوْرًا ۝
خ م د س ق ۝ وَفِي عَصَبِي نُوْرًا وَفِي لَحْمِي نُوْرًا وَفِي دَمِي نُوْرًا وَفِي شَعْرِي نُوْرًا وَفِي بَشَرِي نُوْرًا
خ م س ق وَفِي لِسَانِي نُوْرًا وَاجْعَلْ فِي نَفْسِي نُوْرًا وَاَعْظِمْ لِي نُوْرًا ۝ م ۝ وَاجْعَلْنِي نُوْرًا
س مس ۝ یعنی جب نکلتی گہر اپنی سی واسطی نماز فجر کی بعد پڑہنی سنت کی کہتی یا اللہ کر دل میری مین روشنی اور
بینائی میری مین روشنی اور سماعت میری مین روشنی اور داہنی طرف میری روشنی اور بائین طرف میری روشنی اور پیچہی میری روشنی
اور کر واسطی میری روشنی نقل کی یہہ بخاری مسلم ابوداود و نسائی ابن ماجہ نی اور انہون نی ایک روایت مین اسی دعا مین [illegible]
نقل کی ہین اور کر بیچ پٹہون میری کی روشنی اور بیچ گوشت میری کی روشنی اور لہو میری مین روشنی اور بالون میری مین روشنی اور [illegible]

میں بھی روشنی نقل کیے یہہ بہی بخاری مسلم ابوداؤد نسائی ابن ماجہ نی اور ایک روایت میں یہہ بہی زیادہ آیا ہی اور کر
زبان میری میں روشنی اور کر جان میری میں روشنی اور بڑی کر واسطی میری روشنی نقل کی یہہ مسلم نی اور نسائی حاکم نی بیہقی
اسمین روایت کیا ہی اور کر مجکو روشنی ف کر دل میری مین روشنی کہ اچہی طرح احکام اللہ تعالی کی دریافت
کری اور اخلاق بری جگہہ نہ پکڑین اور مراد طلب کرنی نور اعضا سی یہہ ہی کہ روشن ہون ساتہہ نور معرفت اور
طاعت کی اور خالی ہون تاریکی جہالت اور گناہون اور غفلت کیسی اور کر واسطی میری روشنی اپنی روشنی بڑی
کہ گہیر لی سب اعضا کو پس گویا یہہ اجمال ہی بعد تفصیل کی اور کر مجکو روشنی یعنی انوار اپنی اپنی تعیب کر ظاہر
و باطن و جسم و روح او سب طرفون میری کو گہیر لی بلکہ خود مجکو نور کر دے حضرت شیخ شہاب الدین سہروردی
نی کتاب عوارف میں لکہا ہی کہ دیکہا میں نی کسیکو کہ مواظبت کرتا ہو اس دعا پر مگر نزدیک اوسکی ایک برکت اور نورانیت
ہوتی ہی کذا ذکر العلی و الحرز اَللّٰھُمَّ اجْعَلْ فِیْ قَلْبِیْ نُوْرًا وَفِیْ لِسَانِیْ نُوْرًا وَاجْعَلْ فِیْ سَمْعِیْ نُوْرًا وَاجْعَلْ فِیْ بَصَرِیْ
نُوْرًا وَاجْعَلْ مِنْ خَلْفِیْ نُوْرًا وَمِنْ اَمَامِیْ نُوْرًا وَاجْعَلْ مِنْ فَوْقِیْ نُوْرًا وَمِنْ تَحْتِیْ نُوْرًا اَللّٰھُمَّ اَعْطِنِیْ نُوْرًا
ع د مس یا اللہ کر دل میرے بیچ روشنی اور زبان میری میں روشنی اور کر سماعت میری میں روشنی اور کر
بینائی میری میں روشنی اور کر پیچہی میری روشنی اور آگی میری روشنی اور کر اوپر میری روشنی اور نیچی میری روشنی یا اللہ
دی مجکو روشنی نقل کی یہہ مسلم ابوداؤد نسائی نی وعند دخول المسجد اَعُوْذُ بِاللّٰہِ الْعَظِیْمِ وَبِوَجْھِہِ
الْکَرِیْمِ وَسُلْطَانِہِ الْقَدِیْمِ مِنَ الشَّیْطَانِ الرَّجِیْمِ د اور نزدیک داخل ہونی مسجد کی اسی وقت اور
داخل ہونی کی پڑہی پناہ پکڑتا ہون مین ساتہہ اللہ بزرگی کے اور ساتہہ ذات بزرگ اوسکی اور بادشاہت
قدیم اوسکی کی شیطان راندہ ہوئی سی نقل کیے یہہ ابوداؤد نی ف حدیث شریف میں آیا ہی کہ جب
کوئی مسجد میں داخل ہونی کی وقت یہہ دعا پڑہتا ہی تو شیطان کہتا ہی کہ یہہ محفوظ رہا مجھ سے تمام دن کذا
فی المشکوۃ اور ادب داخل ہونی مسجد کی یہہ ہین کہ داہنا پاؤن پہلی رکہی اور بایان پیچہی اور نکلنی کی وقت بایان
پاؤن پہلی نکالی اور داہنا پیچہی منقول ہی کہ ایک دفعہ حاتم نی پہلی بایان پاؤن مسجد میں رکہا اسی نہر ... اونکا

اور نکلی گھبرا کر اور دایان پانو رکھا پس لوگون نی سبب اسکا پوچھا فرمایا کہ چھوڑا تھا مینی ایک ادب ادبون سے
ڈرا مین کہ سلب کری اللہ تعالی نعمت ولایت اور فضل سے کے بچی اور مشہور ہی کہ سفیان ثوری رح نی بایان پانو
پہلی مسجد مین رکھا تھا اونکی استاد نی تنبیہا ثور کہا یعنی بیل ہی کہ ادب مسجد کا نہین جانتا جیسی سفیان ثوری مشہور
ہوئی پس حال اولیاء اللہ کا اتباع شرع شریف مین یہہ تھا کہ مستحب کی ترک سی ڈرتی تھی اور ملامت کرتی تھی بہت
کہ نام فقیری کا رکھکر بالکل شریعت کو ترک کرتی ہی اور ادب مسجد کا یہہ ہی کہ کلام دنیا کا بلا ضرورت نکری اشباہ النظائر
مین لکھا ہی کہ کلام مباح کرنا مسجد مین ایسا عملون کو کھوتا ہی جیسی آگ لکڑیون کو جلاتی ہی بلکہ چاہئی کہ جیکا متوجہ اللہ کے
طرف رہی کذا ذکر العلی اور سنت سی ہی یہہ کہ اچھی ہیئت بناوی نماز کی لیئی اور زینت کری اور چلنی مین پاس پاس
رکھی وقار سی دوڑی نہین اور نیچی نظر رکھی اور پست کری آوازکو اور متوجہ رہی راہ پر اور کھیلی نہین اور کلام مباح نکری
اور نظر بد کسی پہ نہ ڈالی اور تشبیک نکری یعنی انگلیان انگلیون مین نہ ڈالی غرض کہ حتی المقدور پرہیز کری اون چیزون سے
کہ پرہیز کرتا ہی اوس سی مصلی کیونکہ جیسی ارادہ نماز کا کیا ہی گویا کہ نماز ہی مین ہی جب داخل ہونی لگی مسجد مین دایان
پانو رکھکر دعاء مذکور پڑھی اور اسمین مشغول رہی ذکر الٰہی مین اور نماز مین اور پڑھنی قرآن اور علوم دینی مین اور امر بالمعروف
اور نہی عن المنکر مین کذا فی وظائف النبی وَاِذَا دَخَلَهُ فَلْيُسَلِّمْ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ د س ق
حب مس ی ۔ اور جب داخل ہوئی مسجد مین پس چاہئی کہ سلام بھیجی اوپر نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی نقل کی
یہہ ابو داود نسائی ابن ماجہ ابن حبان حاکم ابن سنی نی وَلْيَقُلْ اَللّٰهُمَّ افْتَحْ لِيْ اَبْوَابَ رَحْمَتِكَ
م د س ق حب مس ی ۔ اور چاہئی کہ کہی یا اللہ کھول میری لئی دروازی رحمت اپنی کے نقل کی یہہ مسلم
نسائی ابن ماجہ ابن حبان حاکم ابن سنی نی اور ایک روایت مین دعا یون آئی ہی اَللّٰهُمَّ افْتَحْ لَنَا اَبْوَابَ رَحْمَتِكَ
وَسَهِّلْ لَنَا اَبْوَابَ رِزْقِكَ ۔ عو ۔ یا اللہ کھول ہماری لئی دروازی رحمت اپنی کے
یعنی توفیق نماز کی ہو یا نماز مین حقائق نماز کی کھلین اور آسان کر ہماری لئی دروازی رزق اپنی کی یعنی اقسام
رزق کی بی مشقت اور بی طلب کے حاصل ہون نقل کی یہہ ابن ماجہ ابو عوانہ نی اَنْ يَقُوْلَ بِسْمِ اللّٰهِ وَالسَّلَامُ

عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ وَعَلٰى سُنَّةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ٭ ق ت مص مه ٭ یا لکھی یعنی بجای سلام کی یون علم
جو ساتھ نام خدا کی داخل ہوتا ہون مین اور سلام ہووی اوپر رسول خدا کی اور داخل ہوتا ہون اوپر
سنت رسول خدا کی نقل کی یہہ ابن ماجہ ترمذی ابن ابی شیبہ ابن خزیمہ نی اور جملہ وعلی سنت رسول
فقط ابن ابی شیبہ کی روایت مین ہی اللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ ٭ مه ٭ یا الٰہی رحمت
خاص بھیج اوپر حضرت محمدؐ کی اور اوپر آل حضرت محمدؐ کی نقل کی یہہ ابن خزیمہ نی ف یہہ درود بدلے
پہلی سلام کی پڑہی یا وہ بھی پڑہی اور یہہ بھی کذا ذکر الحصن اور ایک روایت مین ہی کہ بعد درود کی یہہ دعا
پڑہی اللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِيْ ذُنُوْبِيْ وَافْتَحْ لِيْ اَبْوَابَ رَحْمَتِكَ ٭ ق ت مص مه ٭ یا الٰہی بخش
میری لئی گناہ میری اور کھول میری لئی دروازی رحمت اپنی کے یعنی طاعت اپنی کے کہ سبب ہی رحمت کی
نقل کی یہہ ابن ماجہ ترمذی ابن ابی شیبہ ابن خزیمہ نی و بعد دخول کہے السَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلٰى عِبَادِ اللّٰهِ الصَّالِحِيْنَ
مو مسمو ٭ اور لکھی بیچ داخل ہونے مسجد کی سلامتی ہووی ہم پر یعنی جو حاضر ہین اور اوپر بندون خدا کی
نیک جو حاضر ہون یا غائب نقل کی یہہ موقوفاً المرء فَاِذَا خَرَجَ مِنْهُ فَلْيُسَلِّمْ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلْيَقُلِ اللّٰهُمَّ اعْصِمْنِيْ مِنَ الشَّيْطَانِ ٭ س ق حب مس ی ٭ الرَّجِيْمِ ٭
ق ٭ پس جب نکلی مسجد سی پس چاہئی کہ سلام بھیجی اوپر نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی اور کہی یا الٰہی بچا مجکو
شیطان سی نقل کی یہہ نسائی ابن ماجہ ابن حبان حاکم ابن سنی نی اور ابن ماجہ نی اس دعا کی ساتھ
لفظ الرجیم کا بھی زیادہ کیا ہی اللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْئَلُكَ مِنْ فَضْلِكَ ٭ م د س ٭ یا الٰہی تحقیق مین مانگتا ہون
تجھ سی کچھ تیری فضل کی نقل کی یہہ مسلم ابو داود نسائی نی ف یہہ احتمال ہی کہ مراد فضل سی رزق حلال ہو کہ بعد
نکلنے کی اوسکی طلب کو جانا ہی یا اوسپر آیا مشتمل ہی محقق مع اقتصر النحو اَوْ بِسْمِ اللّٰهِ وَالسَّلَامُ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ
مص ت ی ٭ یا لکھی کہ نکلتا ہون مین ساتھ نام اللہ کی اور سلام ہووی رسول خدا پر نقل کی
یہہ ابن ابی شیبہ ترمذی ابن ماجہ ابن سنی نی اللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ ٭ مه ٭ یا الٰہی رحمت خاص

بہیجے حضرت محمد پر اور تابعداروں حضرت محمد پر نقل کی یہہ ابن خزیمہ نی اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِي ذُنُوبِي وَافْتَحْ لِي أَبْوَابَ
فَضْلِكَ ۔ مص ت ق مه ۔ یا اللہ بخش میری لئی گناہ میری اور کہول میری لئی دروازی برکت اپنی کی
نقل کی یہہ ابن ابی شیبہ ترمذی ابن ماجہ ابن خزیمہ نی وَلَا يَجْلِسْ حَتَّى يُصَلِّيَ رَكْعَتَيْنِ ۔ خ م ۔ اور نہ بیٹھی
یہاں تلک کہ پڑہی دو رکعت نقل کی یہہ بخاری مسلم نی ف اس نماز کو تحیۃ المسجد کہتی ہین اور اسی حدیث سے
امام شافعی رح نی واجب ہونا اس نماز کا ثابت کیا ہی اور ہماری نزدیک مستحب ہی اور علماء رحمہم اللہ نی لکہا ہی کہ
اگر مسجد مین آکر قضا نماز پڑہی یا سنتین یا اور نماز تو بہی اسکا ثواب حاصل ہوگا اور اگر وقت کراہیت نماز
نفل کا ہو تو قضا نماز پڑہی اگر اسکے ذمہ ہو اور نہین تو پڑہی سبحان اللہ والحمد للہ ولا الہ الا اللہ واللہ اکبر
اور اولی ہی کہ جب مسجد مین آوی نیت اعتکاف کی کرلی کہ اعتکاف کیا مینی جب تک مسجد مین ہون اور کبہی من جملہ ف
اوسکا قائم مقام تحیۃ المسجد کی ہو جاتا ہی کذا ذکرہ الفخر والعلی وَإِنْ سَمِعَ مَنْ يَنْشُدُ ضَالَّةً فِي الْمَسْجِدِ فَلْيَقُلْ
لَا رَدَّهَا اللّٰهُ عَلَيْكَ فَإِنَّ الْمَسَاجِدَ لَمْ تُبْنَ لِهٰذَا ۔ م د ق ۔ اور اگر سنی کوئی آواز اوسکی
کہ ڈہونڈہتا ہی گم ہوئی چیز کو مسجد مین پس چاہئی کہ کہی نہ پہیری اوسکو اللہ تجہپر اسلئی کہ تحقیق مسجدین نہین بنائی گئین
ہین اسلئی نقل کی یہہ مسلم ابو داؤد ابن ماجہ نی ف ظاہر یہہ ہی کہ [illegible] ساتہہ اس خبر [illegible]
زبان سی دعا کری نہ دلسی اوسکی تنبیہ کی لئی کہ پہر مسجد مین ایسی [illegible] اور اگر دلسی بہی اسلئی کری کہ
یہہ شخص اپنی کام کی سزا کو پہونچی کچہہ بعید نہو واللہ اعلم اور [illegible] نہین وہ چیز کہ مسجد اوسکی لئی نہین
بنائی گئے ہی مانند بیچنی مول لینی کی اور کلام دنیا کی اور پہننی اور لکہائی کی لکہنی کے اور لڑکی پڑہانی
باجرت اور ایسی ہی جو چیز نماز پڑہنی والی کا [illegible] دی یہاں تلک کہ لکہا ہی بعضی علما ہماری نی کہ آواز بلند
کرنی اگرچہ ساتہہ ذکر کی ہو حرام ہی مسجد مین [illegible] بعضی اگلی عالم منع کرتی تہی اور حرام کہتی تہی تصدق
کرنا اس سائل پر کہ مسجد مین پکار کر گڑگڑا کر مانگی کذا ذکرہ العلی والفخر وَإِنْ رَأَى مَنْ يَبِيعُ أَوْ يَبْتَاعُ
فِي الْمَسْجِدِ فَلْيَقُلْ لَا أَرْبَحَ اللّٰهُ تِجَارَتَكَ ۔ ت ن مس حب ۔ اور اگر دیکہی اوس شخص کو کہ بیچتا ہے

[illegible]

یا خریدا ہی عیدین میں پس چاہئی کہ کہی ** فائدہ ** دی اسد سوداگری تری میں نقل کی یہہ ترمذی نسائی حاکم ابن ماجہ نے

وَ اَشْہَدُ اَنَّ … کلمۃ مشہور کی ** ع ا م ** اور اذان انیس کلمہ مشہور ہی نقل کی …

اور احمد اور ابن خزیمہ نی **ف** یہی ہی مذہب امام شافعی اور مالک کا ہی کہ شہادتین دو دو بار آہستہ کہتی

اور پہر دو دو بار پکارکر اسکو ترجیع کہتی ہین اور امام اعظم صاحب کی مذہب مین پندرہ کلمی ہین اور حدیثون مشہور

تو ہی سے ثابت کئی ہین اور اذان سنت موکدہ ہی پانچون نمازون اور جمعہ کی لئی کذا ذکرہ الفخر وَ يُزَادُ فِي أَذَانِ

الصُّبْحِ الصَّلٰوةُ خَيْرٌ مِّنَ النَّوْمِ مَرَّتَيْنِ ** د قط مه ** اور زیادہ کیا جاوی اذان صبح مین کہ نماز بہتر ہی

نیند سی دو بار نقل کے یہہ ابو داؤد دارقطنی ابن خزیمہ نی وَاِذَا سَمِعَ الْمُؤَذِّنَ فَلْيَقُلْ كَمَا يَقُوْلُ ** ع

ی ** اور جب سنی کوئی موذن کو یعنی اذان اوسکی پس چاہئی کہ کہی جیسیکہ کہتا ہی وہ نقل کی یہہ صحاح ستہ نے

اور ابن سنی نی **ف** یعنی جو کلمی کہ موذن کہی بعینہ سننی والا بہی بعد اوسکی کہی جواب دینا موذن کا سننی والا

پر واجب ہی اگرچہ جنبی ہو اور اگر کئی موذن اذان کہین ضرور جواب دینا اول ہی کا ہی اور جو سننی والا مسجد

… واجب نہین کذا فی فتاوی قاضیخان اور یہہ جواب دینی پڑھنی والی قرآن کی دو قول ہین مختار یہ ہی کہ

… جواب دی لہذا ذکرہ الفخر … زبان سی جواب دیا اور مسجد مین بلا عذر نہ حاضر ہوگا جواب نہین ادا ہوگا

… چاہئی کہ زبان سی … چاہ … سی حاضر ہو جب جواب پورا ادا ہوگا کذا فی وظائف النبی وَ لٰكِنْ فِي

الْحَيْعَلَةِ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ ** خ م د س ** اور کہی جواب مین حَیَّ عَلَی الصَّلٰوۃِ اور حَیَّ

عَلَی الْفَلَاحِ کی لا حول ولا قوۃ الا باللہ نقل کی یہہ بخاری مسلم ابو داؤد نسائی نی **ف** مشہور جمہور علما میں

کہ بعد حیعلتین کی لاحول پڑہی مگر پہلی حدیث سی معلوم ہوتا ہی کہ یہان بہی مثل کہنی موذن کی کہی پس احتمال کہتا ہی

کہ … جواب دی کبہی اسطرح اور کتاب برجندی مین … ماشاء اللہ کان وما لم یشا لم یکن نقل کیا ہی کہ یہہ اصل صحیح حدیثون …

… جاتی ہی مگر فتاوی عالمگیری مین غرائب سی نقل کیا ہی ہو الصحیح واللہ اعلم کذا قال الفخر اور جب کہی موذن الصلوۃ خیر

کی جواب مین صَدَقْتَ وَبَرَرْتَ وَبِالْحَقِّ نَطَقْتَ صدق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الصلوۃ خیر من النوم اللہم … اور تکبیر مین قد قامت الصلوۃ کہی

کہی اقامہا اللہ وادامہا کذا فی وظائف النبی اذا قال ذلک من قلبہ دخل الجنۃ * م د س ن * جب کہی
یعنی جواب اذان کو نہ دل اپنی سی یعنی ساتھ اعتقاد اور اخلاص کے داخل ہوگا بہشت میں نقل کی یہہ مسلم ابو داود نسائی نے

مَنْ قَالَ حِیْنَ یَسْمَعُ الْمُؤَذِّنَ اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِیْكَ لَهٗ وَاَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ
وَرَسُوْلُهٗ رَضِیْتُ بِاللّٰهِ رَبًّا وَّبِمُحَمَّدٍ رَّسُوْلًا وَّبِالْاِسْلَامِ دِیْنًا غُفِرَ لَهٗ ذَنْبُهٗ * م ع ہ ی

جو کوئی کہی جب سنی موذن کو یعنی اوائل اذان میں شروع کی وقت یا بعد فراغت کی کہ گواہی دیتا ہوں میں یہہ کہ نہیں کوئی معبود مگر اللہ اکیلا نہیں شریک کوئی اوسکا اور تحقیق محمد بندی اوسکی ہیں اور رسول اوسکی راضی ہوا میں ساتھ اللہ کی ازروی رب ہونی کی اور ساتھ محمد کی ازروی رسول ہونی کی اور ساتھ اسلام کی ازروی دین ہونی کی بخشی جاتی ہیں اوسکی لئی گناہ اوسکی نقل کی یہہ مسلم نی اور چاروں نی اور ابن سنی نے مَنْ قَالَ
مِثْلَ مَقَالَتِهٖ یَعْنِی الْمُؤَذِّنَ وَشَهِدَ مِثْلَ شَهَادَتِهٖ فَلَهُ الْجَنَّةُ * ص * جو کوئی کہی مانند کہنی اوسکے
مراد کلمی ہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم ساتھ ضمیر مقالہ کی موذن اور گواہی دی یعنی وحدانیت اور رسالت پر وقت جواب دینی شہادتین کی مانند گواہی دینی موذن کی پس اوسکی لئی بہشت ہی نقل کی یہہ ابو یعلی نی وَكَانَ اِذَا سَمِعَ
الْمُؤَذِّنَ یَتَشَهَّدُ قَالَ وَاَنَا وَاَنَا * د حب مس * اور تھی پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم جب سنتی تھی موذن کو کہ شہادتین کہتا ہی فرماتی تھی اور میں بھی گواہی دیتا ہوں اور میں بھی گواہی دیتا ہوں نقل کی یہہ ابو داود ابن حبان حاکم نی * ف * تکرار انا کی واسطی جواب شہادتین کی ہی یعنی جب موذن اشہد ان لا الہ الا اللہ اور اشہد ان محمدا رسول اللہ کہتا تھا حضرت اوسکی جواب میں انا انا فرماتی تھی کذا ذکرہ العلی ثُمَّ لْیُصَلِّ
عَلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ یَسْئَلِ اللّٰهَ لَهُ الْوَسِیْلَةَ * م د ت س ی * پھر درود
بھیجی یعنی بعد فراغت پانی کی جواب اذان سی حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر پھر مانگی خدا سی واسطی پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کی مقام وسیلہ نقل کی یہہ مسلم ابو داود ترمذی نسائی ابن سنی نی * ف * مراد وسیلہ سی ایک مقام ہی بہشت میں قرب درگاہ الہی کا ہی اور بلندی درجی کی نزدیک اللہ تعالی کی اور بعضی کہتی ہیں مراد وسیلہ سی مقام شفاعت ہے

دن قیامت کی اور بعضون نی کہاہی کہ وہ مکان ہی مکانون جنت سی جیسی کہ حدیث شریف مین آیاہی کہ پہر مانگو میری لی
اللہ سی وسیلہ کہ وہ ایک مکان ہی جنت مین کہ نہین لائق ہی مگر واسطی ایک بندی کے بندون اللہ کے سی اور مین امید
رکہتا ہون کہ وہ مین ہونگا پس جسنی میری لئی وسیلہ مانگا واجب ہوئی اوسکی لئی شفاعت میری کذا ذکرہ الفخر
والعلی اور وسیلہ یون مانگی یقول اللّٰھُمَّ رَبَّ ھٰذِہِ الدَّعْوَۃِ التَّامَّۃِ وَالصَّلٰوۃِ الْقَائِمَۃِ
آتِ مُحَمَّدَنِ الْوَسِیْلَۃَ وَالْفَضِیْلَۃَ وَابْعَثْہُ مَقَامًا مَّحْمُوْدَنِ الَّذِیْ وَعَدْتَّہٗ خ عہ حب سنن
اِنَّکَ لَا تُخْلِفُ الْمِیْعَادَ ترجمہ کہی سننی والا یا اللہ پروردگار اس پکار پوری کی اور نماز قائم کی دی محمد کو
وسیلہ اور فضیلت اور اوٹہا اوسکو مقام محمود مین وہ جو وعدہ کیاہی تو نی اوسی نقل کی بخاری نی اور چارون نی
اور ابن حبان اور بیہقی نی اور بیہقی نی یہہ جملہ بہی زیادہ نقل کیاہی کہ تحقیق تو نہین خلاف کرتاہی وعدی مین ف
مراد دعوت تامہ سی بلانا طرف توحید کی ہی یعنی لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ یا کلمات اذان کی مراد ہین اوس سے
کہ نماز کی طرف بلاتی ہین اور فضیلت یعنی قدر و مرتبہ بلند سب خلائق پر اور ظاہر یہہ ہی کہ فضیلت عطف تفسیری
ہی وسیلہ کا ہی یا فضیلت ... کو کہتی ہین یا مرتبہ دوسرا ہی سوائی وسیلہ کی مقام محمود یعنی وہ مقام
کہ تعریف کیا جاوی اوس مقام والا سبکی زبان پر اور رشک لیجاوین تمام خلق اور وہ مقام قرب
اور شفاعت کا ہی کہ حضرت ختم الانبیا صلی اللہ علیہ وسلم اوس مقام مین کہڑی ہوکر شفاعت کرینگی اور
اولین و آخرین حیران اور سرگردان ہونگی اور کوئی انبیا و رسولون مین سی ہمت اوس مقام کیسی دم نہین
مار سکیگا مشہور تر قول بیان مقام محمود کا یہہ ہی اور بہت سی قول علما نی لکہی ہین اور وہ جو وعدہ
کیا ہی حق تعالی نی یعنی آیت عَسٰی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا مین اگر کوئی کہی کہ جب اللہ تعالی نی وعدہ فرمایا
اور اوسکی دعا کی کیا احتیاج جواب یہہ کہ امت بہی ثواب پاوی یا تواضعا اور کسر نفسی سی حضرت نی فرمایا کہ باوجود
اس وعدہ کی بہی احتیاج بی نیازی سی رکہتا ہون کذا ذکرہ العلی والفخر اور فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی
کہ جسنی بعد سننی اذان کی یہہ دعا پڑہی لائق اور واجب ہوئی اوسکو شفاعت میری دن قیامت کی کذا

ما من مسلم يسمع النداء فيكبر ويكبر ويقول أشهد أن لا إله إلا الله وأشهد
أن محمدا رسول الله ثم يقول اللهم أعط محمدا الوسيلة والفضيلة واجعل في الأعلين
درجته وفي المصطفين محبته وفي المقربين ذكره إلا وجبت له الشفاعة يوم القيامة

طب۔ نہیں کوئی مسلمان کہ سنے اذان پس اللہ اکبر کہے مؤذن اور اللہ اکبر کہے سننے والا اور کہے سننے والا
جواب مؤذن کا جب کہ شہادتین سنے اس طرح اشہد ان لا الہ الا اللہ اور اشہد ان محمدا رسول اللہ
پھر کہے یعنی بعد فراغت اذان کی اور تمام کرنے جواب کی یا اللہ دے حضرت محمد کو وسیلہ اور فضیلت اور کر انکو
بیچ بلند ترین مرتبہ والوں کے مرتبہ انکا یعنی ثابت رکھ درجہ انکا اعلی علیین درمیان رسولوں میں اور کر بیچ دل
برگزیدوں کی محبت انکی اور کر بیچ زبان مقربوں کی یعنی انبیا اور اولیا کی ذکر انکا مگر واجب ہوئی
اوسکے لیے شفاعت دن قیامت کی یعنی نہ کریگا کوئی مسلمان جو کہ مذکور ہوا مگر کہ واجب ہوگی اوسکے لیے شفاعت
حضرت کی نقل کیا یہ طبرانی نے من قال حين ينادي المنادي اللهم رب هذه الدعوة القائمة والصلاة
النافعة صل على محمد وارض عني رضا لا تسخط بعده استجاب الله دعوته ۔ا

طس ی ۔ جو کوئی کہے جسوقت کہ اذان دے مؤذن یعنی وقت شروع اذان کے پڑھے یا بعد فراغت کی یا اللہ پروردگار
اس پکار ہمیشہ رہنے والی کی اور اے پروردگار اس نماز فائدہ دینے والی کی یعنی پہنچنے والا اوسکا ثواب
نجات پانا ہے رحمت خاص بھیج اوپر محمد کے اور راضی ہو مجھ سے یعنی ساتھ تھوڑے عمل کے راضی ہونا کہ نہ غضب
ہووے تو پیچھے اوسکے قبول کرتا ہے خدا دعا اوسکی یعنی جو کوئی وقت اذان کی ان کلمات کو پڑھکر دعا کریگا
دعا اوسکی قبول ہوگی خواہ یہہ دعا ہو یا اور ہو نقل کیا یہہ احمد اور طبرانی نے اوسط میں اور ابن سنی نے
من نزل به كرب أو شدة فليتحين المنادي فإذا كبر كبر وإذا تشهد تشهد وإذا قال
حي على الصلاة قال حي على الصلاة وإذا قال حي على الفلاح قال حي على الفلاح ثم يقول
اللهم رب هذه الدعوة الصادقة المستجاب لها دعوة الحق وكلمة التقوى أحينا

وَاَمِتْنَا عَلَيْهَا وَابْعَثْنَا عَلَيْهَا وَاجْعَلْنَا مِنْ خِيَارِ اَهْلِهَا اَحْيَاءً وَاَمْوَاتًا ثُمَّ يَسْئَلُ اللّٰهَ حَاجَتَهٗ ححصين

ت جسیں پیا او ترمی عمر پا تھی پر طو ہی کو لاش کر ہی وقت ہو وینکا یعنی منتظر وقت اذانکا ہی جب سنی کہی

موذن اللّٰہ اکبر کہی تو سننی والا اوسی طرح جیسا شہادتین کہی موذن شہادتین کہی سننی والا اور جب کہی موذن حی

علی الصلوٰۃ کہی سننی والا لا حول علی الصلوٰۃ اور جب کہی موذن حی علی الفلاح کہی سننی والا حی علی الفلاح پہر کہی سننی والا

یعنی بعد جواب دینی ساری اذان کی پڑہی یہہ دعا یا اللّٰہ پروردگار اس دعا سچی مقبول کی کہ دعا حق ہی اور کلمہ

تقویٰ کا ہی زندہ رکہہ ہمکو اسپر یعنی مستقیم کہہ اسکی اعتقاد پر اور عمل پر بمقتضای اسکی زندگی میں اور مار ہمکو

اسپر اور اوٹہا ہمکو اسپر اور کر ہمکو بہترین اہل دعا میں سی یعنی کر ہمکو جملہ مومنین کاملین سی حالت زندگی میں اور

حالت موت میں پہر مانگی خدا تعالیٰ سی حاجت اپنی کہ جسمیں مبتلا ہی نقل کیا یہہ حاکم ابن سنی نی **ف**

کلمہ تقویٰ کا ہی یعنی کلمہ تقویٰ والون کا ہی جو تقویٰ کرتی ہین شرک سی یا اضافت کلمہ کی تقویٰ کی طرف اسلئی ہی

کہ اسکی سبب سی آدمی آگ سی بچتا ہی اور مراد دونو جملون سی کلمہ شہادت کا ہی کذا ذکر العلی وَالدُّعَاءُ

بَيْنَ الْاَذَانِ وَالْاِقَامَةِ لَا يُرَدُّ ﴿ د ت س حب ص ﴾ فَادْعُوْا ﴿ ص ﴾ فَاسْئَلُوا اللّٰهَ

الْعَافِيَةَ فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ ﴿ ت ﴾ اور دعا درمیان اذان اور تکبیر کی رد نہین کی جاتی نقل کیا

ابوداؤد ترمذی نسائی ابن حبان ابو یعلی نی اور ایک روایت مین ابو یعلی نی بعد اسکی یہہ بہی نقل کیا کہ پس دعا

کرو پس مانگو اللّٰہ تعالیٰ سی عافیت دنیا اور آخرت مین نقل کیا یہہ ترمذی نی یعنی بجای فادعوا کی **ف** ظاہر

اس حدیث سی معلوم ہوتا ہی کہ دعا قبول ہوتی ہی درمیان اذان اور تکبیر کے خواہ متصل اذان کی ہو یا فرق سی مگر

متصل اولیٰ ہی تا موافق ہو اس حدیث الدُّعَاءُ مُسْتَجَابٌ عِنْدَ النِّدَاءِ کی یعنی دعا قبول ہوتی ہی نزدیک

اذان کی ... اللّٰہ اکبر کذا ذکر العلی ... اَللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ

اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ حَيَّ عَلَى الصَّلٰوةِ حَيَّ عَلَى الْفَلَاحِ قَدْ قَامَتِ الصَّلٰوةُ قَدْ قَامَتِ

الصَّلٰوةُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ ﴿ ق مه ت ﴾ اور تکبیر میں سب جب برای

اللہ بہت بڑا ہی گواہی دیتا ہوں میں یہہ کہ نہیں کوئی معبود مگر اللہ گواہی دیتا ہوں میں یہہ کہ تحقیق محمد رسول اللہ کی ہیں آؤ تم
نماز پر آؤ تم مراد ملنے پر تحقیق قائم ہوئی نماز تحقیق قائم ہوئی نماز اللہ بہت بڑا ہی اللہ بہت بڑا ہی نہیں کوئی معبود
مگر اللہ نقل کی یہہ احمد ابو داؤد و ابن ماجہ ابن خزیمہ ترمذی نے ف یہہ موافق مذہب شافعی کی ہی اور مذہب امام اعظم
رحمہ اللہ کے میں تکبیر کی یہی کلمے دو دو ہیں جیسا کہ حدیث ابو محذورہ سے ثابت ہوتی ہی اور امام طحاوی نے کہا ہی کہ متواتر آثار
سے ثابت ہی کہ بلال تکبیر دو دو بار کہتے تھے مرتے دم تک اور یہہ حدیث اگر صحیح ہو منسوخ ہی ساتھ حدیث ابو محذورہ کی کذا ذکرہ

العلی [illegible] كالاذان الا في الترجيع وزيادة قد قامت الصلوة قد قامت الصلوة [illegible]
[illegible] تکبیر مانند اذان کی ہی مگر ترجیع کی اور زیادتی قد قامت الصلوۃ قد قامت الصلوۃ کی نقل کیا یہہ احمد
ابو داؤد نے اور ابن خزیمہ نے ف مگر یہ ترجیع کی یعنی تکبیر میں ترجیع نہیں یعنی شہادتین مکرر نہیں کی جاتی
ہیں تکبیر میں مثل اذان کی پس اس صورت میں اذان کی انیس کلمے ہوئے جیسا کہ مذہب شافعی میں ہی او تکبیر کی سترہ کلمے
جیسا مذہب حنفی میں ہی کذا ذکرہ العلی وَإِذَا قَامَ إِلَى الصَّلوٰةِ الْمَكْتُوبَةِ حب ت قال م

عه حب بعد التكبير م ت وَجَّهْتُ وَجْهِيَ لِلَّذِي فَطَرَ السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضَ
حَنِيفًا وَمَا أَنَا مِنَ الْمُشْرِكِينَ إِنَّ صَلَاتِي وَنُسُكِي وَمَحْيَايَ وَمَمَاتِي لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ لَا شَرِيكَ
لَهُ وَبِذٰلِكَ أُمِرْتُ وَأَنَا مِنَ الْمُسْلِمِينَ اللّٰهُمَّ أَنْتَ الْمَلِكُ لَا إِلٰهَ إِلَّا أَنْتَ أَنْتَ رَبِّي وَ
أَنَا عَبْدُكَ ظَلَمْتُ نَفْسِي وَاعْتَرَفْتُ بِذَنْبِي فَاغْفِرْ لِي ذُنُوبِي جَمِيعًا إِنَّهُ لَا يَغْفِرُ الذُّنُوبَ
إِلَّا أَنْتَ وَاهْدِنِي لِأَحْسَنِ الْأَخْلَاقِ لَا يَهْدِي لِأَحْسَنِهَا إِلَّا أَنْتَ وَاصْرِفْ عَنِّي سَيِّئَهَا
لَا يَصْرِفُ عَنِّي سَيِّئَهَا إِلَّا أَنْتَ لَبَّيْكَ وَسَعْدَيْكَ وَالْخَيْرُ كُلُّهُ فِي يَدَيْكَ وَالشَّرُّ لَيْسَ
إِلَيْكَ أَنَا بِكَ وَإِلَيْكَ تَبَارَكْتَ وَتَعَالَيْتَ أَسْتَغْفِرُكَ وَأَتُوبُ إِلَيْكَ م عه حب

ط ۔ اور جب کھڑا ہوتے کو ہی طرف نماز فرض کی نقل کی یہہ ابن حبان ترمذی نے کہی نقل کیا یہہ [illegible]
اور ابن حبان نے پیچھے تکبیر تحریمہ کی نقل کی یہہ مسلم ترمذی نے یعنی مراد حدیث کا بعضوں نے قال کہا اور بعضوں نے [illegible]

کیا اعد اوسکی جہہ ہی متوجہ کیا مینی مونہہ اپنا طرف اوس قدرت کی پیدا کیا آسمانون اور زمین کو در حالی کہ ...
کرنی والا ہون اور نہین ہون مین شرک کرنی والون سی تحقیق نماز میری اور عبادتین میری اور زندہ رہنا میرا اور مرنا میرا واسطی
خدا پروردگار عالمون کی ہی یعنی جس چیز پر کہ حالت زندگی مین ہون اور جس پر کہ مرونگا یعنی طاعت اور ایمان
سب خالص خدا کی لئی ہی نہین کوئی شریک اوسکا اور ساتھ اسیکی یعنی ساتہہ توحید اور اخلاص کی
حکم کیا گیا ہون مین اور مین مسلمانون سی ہون یا اللہ تو بادشاہ ہی نہین کوئی معبود مگر تو تو پروردگار میرا ہی
اور مین بندہ تیرا ہون ستم کیا مینی جان اپنی پر یعنی بسبب قصور کرنیکی بندگی اور طاعت مین اور اقرار
کیا مینی ساتہہ گناہون اپنی کی یعنی بسبب امید مغفرت کی کہ فرمایا ہی تو نی کہ جو کوئی معترف گناہون کا ہو کر میری درگاہ
مین آتا ہی بسبب صدق اوسکی کی بخشتا ہون مین پس بخشش میری لئی گناہ میری سب یعنی صغیرہ ہون یا کبیرہ
خطا ہون یا عمدا تحقیق نہین بخشتا گناہون کو کوئی مگر تو اور راہ دیکہا مجکو طرف اچہی خلقون کی نہین راہ دیکہاتا طرف اچہی
خلقون کی کوئی مگر تو اور دور کر مجسی بری اخلاق نہین دور کرتا مجسی بری اخلاق مگر تو حاضر ہون مین خدمت تیری مین اور بجالانی حکم تیری
مین اور تمام بہلائیان بیچ ہاتہہ تیری کی ہین یعنی تیری قبضہ قدرت مین ہین اور برائی نہین نسبت کیجاتی طرف تیری
مین بسبب تیری موجود ہون اور طرف تیری رجوع کرتا ہون مین بابرکت ہی تو اور بلند ہی تو بخشش چاہتا ہون
ف
مین تجہسی اور توبہ کرتا ہون مین طرف تیری نقل کیے یہہ مسلم اور چارون نی اور ابن حبان طبرانی نی
واسطی رحمہ اللہ نی لکہا ہی کہ ادنی مرتبہ حسن خلق کا یہہ ہی کہ جہگڑا ساتہہ خلق کی ترک کری اور راضی رکہی
اونکو بیچ وراحت مین اور سہیل تستری رحمہ اللہ نی لکہا ہی کہ ادنی مرتبہ حسن خلق کا یہہ ہی کہ خلق سی
جفا کہینچی اور بدلا نہ لی اور رحمت اور شفقت کری ظالم پر اور بخشش چاہی اوسکی لئی اور برائی نہین نسبت کیجاتی
طرف تیری یعنی اگرچہ خالق شر کا بہی اللہ ہی ہی مگر بپاس ادب کی نہین کہا جاتا خالق الشر جیسیکہ خالق
القردۃ یعنی پیدا کرنی والا بندرون کا نہین کہا جاتا اور یہہ معنی ہین کہ شر تیری درگاہ مین مقبول نہین اور اونچا نہین
[illegible] اصلا کہ ہلکی بلکہ اچہی بات تو قبول کرتا ہی جیسیکہ فرمایا ہی الیہ یصعد الکلم الطیب یعنی

اوسکی چرہتی ہین باتین اچھی اور تکبیر کی بعد جو دعا پڑہتی ہین اوسکو دعاء استفتاح کہتی ہین وہ کتنی وجہ صحیح سی روایت کی گئی ہی کہ ہر وقت مین حضرت مختلف پڑہتی تہی یعنی کبہی کوئی کبہی کوئی نہ یہہ کہ سبکو ہمیشہ پڑہتی تہی اور اگر کوئی جمع بہی کری جائز ہوگی اور یہہ جو اختیار کیا ہی بعض مشائخ نی کہ پڑہتی ہین وجہت وجہی کو پہلی شروع کرنی نیت کی پس وہ خلاف روایت اور درایت کی ہی اور لازم آتی ہی اسمین تاخیر تکبیر کے اقامت سے نزدیک قائم ہونی جماعت کی کذا ذکر العلی والفقیر اَللّٰهُمَّ بَاعِدْ بَيْنِي وَبَيْنَ خَطَايَايَ كَمَا بَاعَدْتَ بَيْنَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ اَللّٰهُمَّ اغْسِلْ خَطَايَايَ بِالْمَاءِ وَالثَّلْجِ وَالْبَرَدِ ★ خ م د س ن ق ★

یا اللہ دور ہی ڈال درمیان میری اور درمیان گناہون میری کی جیسی کہ دور ہی ڈالی تونی درمیان مشرق اور مغرب کی یا اللہ دہو گناہ میری ساتہہ پانی اور برف اور اولی کے نقل کیے یہہ بخاری مسلم ابوداود نسائی ابن ماجہ نی **ف** دونو جا ہی مراد مبالغہ ہی مٹ جانی گناہون مین اسلئی کہ مشرق مغرب مین بڑا فرق ہی اسی طرح گناہ دور ہون اور جو کپڑا تین چیزون سی کئی بار دہویا جاتا ہی نہایت صاف ہوتا ہی اسی طرح مخلوق پاک کر اور طرح طرح کی بخششین نازل کر یہہ بطریق تمثیل کے فرمایا ہی حقیقت اسکے مراد نہین کذا ذکر العلی

سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِكَ وَتَبَارَكَ اسْمُكَ وَتَعَالٰى جَدُّكَ وَلَا إِلٰهَ غَيْرُكَ ★ د ت ق مس ط مو هر پاک ہی تو یا اللہ اور پاکی بیان کرتا ہون ساتہہ تعریف تیری کے اور بابرکت ہی نام تیرا اور بلند ہی بزرگی تیری اور نہین کوئی معبود سوا تیری نقل کیے یہہ ابو داود ترمذی ابن ماجہ حاکم طبرانی نے اور موقوفا مسلم نی **ف** مذہب امام اعظم اور محمد رحمہما اللہ کا اور ظاہر مذہب امام مالک اور امام احمد رحمہما اللہ کا یہہ ہی کہ بعد تکبیر تحریمہ کی سبحانک اللہم آخر تک پڑہی اور وجہت وجہی آخر تک نہ پڑہی اور نزدیک ابو یوسف کے یہہ ہی کہ دونو پڑہی اور مختار طحاوی کا بہی یہی ہی مگر سبحانک پہلی پڑہنا اولی ہی اور ہر ایک سند حدیث کی تہی مین طعن ذکر کی اور شرح مین اس مقام کو دیکہی کذا ذکر الفقیر اَللّٰهُ أَكْبَرُ كَبِيرًا وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ كَثِيرًا وَسُبْحَانَ اللّٰهِ بُكْرَةً وَأَصِيلًا ★ م ت س ★ اللہ بہت بڑا ہی اور تعریف [illegible]

اور ساتھہ پاکی کی یاد کرتا ہون مین اسکو صبح اور شام مین نقل کیا ہیہ مسلم ترمذی نسائی نی اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ حَمْدًا كَثِيرًا
طَيِّبًا مُبَارَكًا ۔ م د مص ۔ فِيهِ د س ۔ سب تعریف اللہ کی لئی ہے تعریف بہت
پاک یعنی آمیزش ریاسی نا بابرکت نقل کی ہیہ مسلم ابو داود نسائی نی اور ایک روایت مین ابو داود نسائی نے
لفظ فیہ کا بھی زیادہ کیا ہی معنی وہی ہین اسلئی کہ وہان فیہ مقدر ہی اور یہان مذکور ہی اَللّٰهُمَّ بَاعِدْ بَيْنِي وَبَيْنَ
ذُنُوبِي كَمَا بَاعَدْتَ بَيْنَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ وَنَقِّنِي مِنْ خَطِيئَتِي كَمَا نَقَّيْتَ الثَّوْبَ مِنَ الدَّنَسِ ط ۔
یا اللہ دوری ڈال درمیان میری اور درمیان گناہون میری کے جیسی کہ دوری ڈالی تو نی درمیان مشرق اور مغرب
کی اور پاک کر مجکو گناہون میری سے جیسی کہ پاک کیا تو نی کپڑی کو میل سی نقل کیے ہیہ طبرانی نی وَفِي صَلٰوةِ التَّطَوُّعِ
د ۔ اَللّٰهُ أَكْبَرُ كَبِيرًا ثَلٰثًا اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ كَثِيرًا ثَلٰثًا سُبْحَانَ اللّٰهِ بُكْرَةً وَأَصِيلًا ثَلٰثًا أَعُوذُ بِاللّٰهِ
مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ مِنْ نَفْخِهِ وَنَفْثِهِ وَهَمْزِهِ ۔ د ق حب مس مص ش ی ۔ اور بیچ
نماز نفل مین نقل کی ہیہ ابو داود نی یعنی مخصوص ہونا اس دعا کا نفل مین فقط روایت ابو داود مین آیا ہی اللہ بہت
بڑا ہی بڑا تین بار پڑھی سب تعریف اللہ کو ہی بہت پڑھی تین بار پاکی بیان کرتا ہون اسکی صبح اور شام مین
تین بار پڑھی پناہ مانگتا ہون مین ساتھہ اللہ کی شیطان راندے ہوئی سی تکبر اسکی سی اور سحر اسکی سی اور وسوسہ
اسکی سی نقل کی ہیہ ابو داود ابن ماجہ ابن حبان حاکم ابن ابی شیبہ بیہقی نے ف اکثر استعمال تطوع کا
غیر سنتون رواتب یعنی غیر مقرری مین آتا ہی اور لفظ الرجیم کا فقط ابن ماجہ اور بیہقی نی نقل کیا ہی مراد پھونکی سے
جاتی ہی اور مراد نفخ ہی کبر شیطان کا ہی یعنی تکبر اور خود پسندی کہ شیطان آدمی کو اس ورطہ مین ڈالتا ہی پس وہ
اپنی کو اورون سی بڑا جانتا ہی اور اورون کو حقیر گنتا ہی اور مراد نفث سی سحر ہی کہ شیطان آدمی پر سحر کر کر اپنا تابعدار
کر لیتا ہی یا باعث ہوتا ہی سحر پر کہ لوگون سی سحر کروا تا ہی کذا ذکرہ العلی والقر سُبْحَانَ ذِي الْمُلْكِ وَالْمَلَكُوتِ وَالْجَبَرُوتِ
وَالْكِبْرِيَاءِ وَالْعَظَمَةِ ۔ طس ۔ پاک ہی صاحب پادشاہت کا اور صاحب غلبہ کا اور بزرگواری کا اور بڑائی
نقل کی ہیہ طبرانی نی اوسط مین ف جبروت مبالغہ ہی جبر مین یعنی قہر کی اور کبریا برتری کی ذات کی اور عظمت

صفت کی کذا ذکرہ العینی ق اِذَا قَالَ الْاِمَامُ غَیْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَیْہِمْ وَلَا الضَّآلِّیْنَ فَلْیَقُلِ الْمَأْمُوْمُ آمِیْنَ یُحِبُّہُ اللّٰہُ
مر دس ق ۔ اور جب کہی امام غیر المغضوب علیہم ولا الضالین پس چاہیے کہ کہی مقتدی آمین قبول کریگا اسد تعالی و تا او
نقل کی یہہ مسلم ابو داؤد و نسائی ابن ماجہ نی ق اِذَا اَمَّنَ الْاِمَامُ فَلْیُؤَمِّنِ الْمَأْمُوْمُ فَمَنْ وَافَقَ تَأْمِیْنُہٗ تَأْمِیْنَ
الْمَلٰٓئِکَۃِ غُفِرَ لَہٗ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِہٖ خ مر ۔ اور جب آمین کہی امام پس چاہیے کہ آمین کہی مقتدی پس جو شخص کہ ہوا
ہی آمین کہنی اوسکی آمین کہنی فرشتون کی بخشا ہی اسد واسطی اوسکی جو پہلی گذری گناہ اوسکی نقل کی یہہ بخاری مسلم نی
ف یعنی جب امام آمین کہتا ہی فرشتی بہی آمین کہتی ہین پس اوس وقت مقتدیون کو بہی موافقت اونکی کرنی چاہیی
کہ سبب ہی بخشش کی کذا ذکرہ العینی ق لَمَّا قَالَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ آمِیْنَ مَدَّ بِہَا صَوْتَہٗ ا د ت
مص رَفَعَ بِہَا صَوْتَہٗ د ۔ اور جب کہی پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم آمین دراز کرتی ہی ساتھہ اوسکی آواز اپنی نقل کی یہہ
ابو داؤد و ترمذی ابن ابی شیبہ نی بلند کرتی تہی ساتھہ آمین کی آواز اپنی نقل کی یہہ ابو داؤد نی ف مذہب امام اعظم
یہہ ہی کہ آمین چپکی کہی مقتدی ہو یا امام نماز سری ہو یا جہری اور سند انکی یہہ ہی کہ حضرت عمر اور حضرت عبد اسد ابن مسعود
رضی اسد عنہما فرماتی تہی کہ چار چیزین ہین کہ اخفا کری ساتھہ اونکی امام بسم اسد اور اعوذ اور آمین اور تشہد اور ایک
روایت مین آیا ہی کہ حضرت عمر اور حضرت علی جہر نہین کرتی تہی ساتھہ بسم اسد اور اعوذ کی اور آمین کی اور احمد اور ابو یعلی
اور طبرانی اور دارقطنی اور حاکم نی علقمہ سی اونہون وائل سی روایت کی ہی کہ مینی آنحضرت صلی اسد علیہ وسلم کی ساتھہ نماز پڑہی
جب ولا الضالین کہا آمین چپکی کہی اور ایک دلیل انکی یہہ ہی کہ آمین دعا ہی کہ معنی اسکے یہہ ہین یا اسد قبول کر اور دعا
چپکی ہی اولی ہی جیسکہ فرمایا اللہ تعالی نی اُدْعُوْا رَبَّکُمْ تَضَرُّعًا وَّخُفْیَۃً یعنی پکارو رب اپنی کو عاجزی اور پوشیدہ اور مبسوط
مین شیخ الاسلام نی لکہا ہی کہ مذہب ہمارا مذہب علی اور عمر اور عبد اسد بن مسعود رضی اسد عنہم کا ہی اور ابن مسعود نی فرمایا
کہ صحابہ نی آمین پکار کر کہنی موقوف کی ہی اسلیے کہ جانتی تہی جہر آمین منسوخ ہوا اور حدیثین جہر کی بہی بہت اور صحیح ہین
اور مذہب امام شافعی اور احمد کا یہی ہی پس ہوسکتا ہی کہ جہر اول تعلیم صحابہ کی لیے ہوا ہو جیسی کہ اور دعائین
تہا پہر جب سیکہہ لی صحابہ اخفا کیا پس اسطرح جہر اور اخفا دونو ثابت ہوی واسد اعلم کذا ذکرہ المظہری ق کَانَ اِذَا قَالَ

يَسْمَعُ مَنْ يَلِيهِ مِنَ الصَّفِّ الْأَوَّلِ * د ق * فَيَرْتَجُّ بِهَا الْمَسْجِدُ * ق * اور تہی پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم
جب آمین کہتی تہی سنتا تہا وہ شخص کہ قریب اونکی ہوتا تہا صف پہلی مین سے نقل کی یہہ ابو داود ابن ماجہ نی پس گونجتی
تہی ساتہہ اوسکی مسجد نقل کی یہہ ابن ماجہ نی وَقَالَ آمِينَ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ * ط * اور کہتی تہی حضرت یعنی کہی
آمین تین بار نقل کی یہہ طبرانی نی وَحِينَ قَالَ وَلَا الضَّالِّينَ قَالَ رَبِّ اغْفِرْ لِي آمِينَ * ط * اور جب کہتی
تہی پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم ولا الضالین فرماتی تہی یعنی کہی ای رب میری بخش مجہکو قبول کر دعا میری نقل کی یہہ
طبرانی نی وَإِذَا رَكَعَ سُبْحَانَ رَبِّيَ الْعَظِيمِ * م عه حب مس ر * ثَلَاثًا * ر * وَذَلِكَ
أَدْنَاهُ * د * اور جب رکوع کری کہی پاک ہی پروردگار میرا بڑا نقل کی یہہ مسلم اور چاروں نے اور ابن حبان حاکم بزار نے
اور ایک روایت مین بزار نی تین بار پڑہنا اسکا نقل کیا ہی اور تین بار کہنا ادنی درجہ اسکا ہی نقل کی یہہ ابو داود نے
ف مراد ادنی سی ادنی درجہ کمال سنت کا ہی نہ ادنی درجہ جواز کا اسلئی کہ اصل جواز ایکبار سی اور تین بار کہنا
داخل کمال کے ہی لیکن ادنی کمال کا اور افضل پانچ بار ہی یا سات بار اور اعلی درجہ کمال کے حد نہین بعضون نے
دس تلک کہا ہی اور بعضون نی قریب بقدر قیام کی اور ملا علی قاری نی مظہر سی نقل کیا ہی کہ نہایت کمال کی سات بار
ہی اور یہہ سب حالتین تنہائی مین ہین اور امام رعایت حال مقتدیون کی کری سفیان ثوری نی کہا ہی کہ امام
تسبیحات رکوع سجود کی پانچ بار کہی کذا ذکر الفخر اور ایک روایت مین رکوع کی یہہ تسبیح آئی ہی سُبْحَانَكَ اللَّهُمَّ
رَبَّنَا وَبِحَمْدِكَ اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِي * خ م د س ق * پاکی ہی تجہکو یا اللہ رب ہمارے اور پاکی بیان
کرتا ہون ساتہہ تعریف تیری کی یا اللہ بخش مجہکو نقل کی یہہ بخاری مسلم ابو داود نسائی ابن ماجہ نی سُبْحَانَ اللَّهِ
وَبِحَمْدِهِ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ * ا ط * یا پڑہی سبحان اللہ وبحمدہ تین بار نقل کی یہہ احمد طبرانی نی اللَّهُمَّ لَكَ رَكَعْتُ
وَبِكَ آمَنْتُ وَلَكَ أَسْلَمْتُ خَشَعَ لَكَ سَمْعِي وَبَصَرِي وَمُخِّي وَعَظْمِي وَعَصَبِي * م د س
یا اللہ تیری ہی لئی رکوع کیا مینی اور ساتہہ تیرے ایمان لایا مین اور تیری ہی لئی اسلام لایا مین اور تابعدار ہوئی
اور فروتنی کی واسطی تیری سماعت میری نی اور بینائی میری نی اور گودی میری نی اور ہڈی میری نی اور پٹہی میری نی نقل کی یہہ مسلم

فصل رکوع کا بیان

ابوداود ونسائی نے ف یہ کنایہ ہی کمال خضوع وخشوع سی کہ تمام اعضا طرف اوسکی فروتنی کرتی ہین سُبُّوحٌ قُدُّوسٌ
رَبُّ الْمَلَائِكَةِ وَالرُّوحِ م د س تو ہی پاک نہایت پاک پروردگار فرشتون اور جبرئیل کا نقل کی یہ مسلم
ابوداود ونسائی نے رَكَعَ لَكَ سَوَادِي وَخَيَالِي وَآمَنَ بِكَ فُؤَادِي أَبُوءُ بِنِعْمَتِكَ عَلَيَّ هٰذِهِ يَدَايَ وَمَا
جَنَيْتُ عَلَى نَفْسِي ہمے یا رکوع کیا تیرے لیے ظاہر میری نی اور باطن میری نی اور ایمان لایا ساتھہ تیری دل میرا اقرار کرتا
ہون مین ساتھہ نعمت تیری کے کہ مجھہ پر ہی یہہ ہین ہاتھہ میری اور جو کچھہ کہ گناہ کیا ہین اونہون نے اپنی جان پر نقل کی یہ بزار نی
یعنی گناہ میری اس سبب موجود ہین اور مین اقرار کرتا ہون اوسکا ... اظہار کرنا عجز کا ہی اور اقرار کرنا ساتھہ
تقصیر کی طاعات مین اور نہ بجالانی اوامر ونواہی کے کذا ذکرہ العلی سُبْحَانَ ذِي الْجَبَرُوتِ وَالْمَلَكُوتِ وَالْكِبْرِيَاءِ
وَالْعَظَمَةِ د س پاک ہی صاحب غلبہ اور صاحب بادشاہت اور صاحب بڑائی اور بزرگی کا نقل کی یہ
ابوداود ونسائی نے وَإِذَا قَامَ مِنَ الرُّكُوعِ قَالَ سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهُ م ع ط اور جب کھڑا ہو
رکوع سے کہی قبول کیا اللہ نی واسطی اوسکی کہ تعریف کی اوسکی نقل کی یہ مسلم اور چارون نی اور طبرانی
اللّٰهُمَّ رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ خ م ت س د رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ خ م رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ ج
رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ حَمْدًا كَثِيرًا طَيِّبًا مُبَارَكًا فِيهِ خ د س یا اللہ پروردگار ہمارے تیری ہی لیے
تعریف ہی نقل کی یہ بخاری مسلم ترمذی نسائی ابوداود نی ای رب ہمارے اور تیری ہی لیے تعریف ہی نقل کی
یہ بخاری مسلم نی ای رب ہمارے تیری ہی لیے تعریف ہی نقل کی یہ بخاری نی ای پروردگار ہمارے اور تیری ہی لیے
تعریف ہی تعریف بہت پاکیزہ یعنی خالی ریا اور شرک سی بابرکت یعنی ساتھہ زیادتی خلوص اور حضور کی نقل کی
بخاری ابوداود ونسائی نی ف نقل کیا شیخ فخر الدین نی کہ فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ جب امام
سمع اللہ لمن حمدہ کہی کہو اللہم ربنا لک الحمد کہ جس کسی کا قول موافق ہوا قول ملائکہ کی ساتھہ بخشی جاتی ہین گناہ
اوسکی پہلی کی اور امام اعظم کی مذہب مین امام سمع اللہ لمن حمدہ کہی اور مقتدی ربنا اور اگر اکیلا نماز پڑھتا ہو
دونو کہی اور صاحبین کے نزدیک امام بہی دونو کہی چنانچہ امام طحاوی نی بہی اختیار کیا ہی لیکن پہلا اصح ہی

كذا في الهداية وشرحها اور وظائف النبی ﷺ مین لکھا ہی کہ امام دونون مین بھی یہی پڑھی اللهم لك الحمد ملء
السموات وملء الارض وملء ما شئت من شيء بعد اللهم طهرني بالثلج والبرد والماء البارد
اللهم طهرني من الذنوب والخطايا كما ينقى الثوب الابيض من الوسخ + م د ت ق
یا اللہ تیری ہی لئی سب تعریف ہی آسمانون بھر اور زمین بھر اور بقدر بھرنی اوس چیز کی کہ چاہی تو کسی چیز سی
پیچھی آسمان و زمین کی یا اللہ پاک کر مجھکو ساتھہ برف اور اولی اور پانی ٹھنڈی کی یا اللہ پاک کر مجھکو گناہون
سی اور چوکون سی جیسی پاک کیا جاتا ہی کپڑا سفید میل سی نقل کی یہہ مسلم ابو داود ترمذی ابن ماجہ نی ف
کہ چاہی تو کسی چیز سی پیچھی آسمان و زمین کی یعنی مانند عرش کی اور اوپر اوسکی اور تحت الثری کی یہ تمثیل ہی
اور مراد کثرت حمد کی ہی یعنی اگر حمد کا جسم فرض کیا جاوی تو اس قدر ہووی کہ یہہ چیزین بھر جاوین كذا
في المرقات اللهم ربنا لك الحمد ملء السموات وملء الارض وملء ما بينهما وملء ما شئت
من شيء بعد اهل الثناء والمجد احق ما قال العبد وكلنا لك عبد لا مانع لما اعطيت ولا معطي
لما منعت ولا ينفع ذا الجد منك الجد + م د س + یا اللہ پروردگار ہماری تیری ہی لئی سب تعریف
ہی آسمانون اور زمین بھر اور بقدر بھرنی اوس چیز کی کہ درمیان اونکی ہی اور بقدر بھرنی اوس چیز کی کہ چاہی تو
کسی چیز سی بعد اسکی ای صاحب تعریف اور بزرگی کی تو لائق تر ہی اوس چیز سی کہ کہی بندہ اور ہم سب واسطی تیری
تیری بندی ہین نہین کوئی روکنی والا اوس چیز کو کہ دی تو نی اور نہین کوئی دینی والا اوس چیز کو کہ روکی تو
اور نہین فائدہ دیتی ہی دولتمند کو عذاب تیری سی دولتمندی نقل کی یہہ مسلم ابو داود و نسائی نی اللهم
ربنا لك الحمد ملء السموات وملء الارض وملء ما بينهما وملء ما شئت بعد اهل
الثناء واهل الكبرياء والمجد لا مانع لما اعطيت ولا ينفع ذا الجد منك الجد + ط + اور
حضرت [illegible] کی یہہ دعا پڑھتی تھی یا اللہ پروردگار ہماری تیری ہی لئی تعریف ہی آسمانون
اور زمین بھر اور بقدر بھرنی اوس چیز کی کہ درمیان انکی ہی اور بقدر بھرنی اوس چیز کی کہ چاہی تو بعد اسکی

لائق تعریف کی اور ای صاحب بڑائی اور بزرگی کی نہین کوئی روکنی والا اوس چیز کو کہ وی توفی اور نہین نفع
دیتی ہی دولتمند کو عذاب تیری سی دولتمندی اوسکی نقل کیے ہیہ طبرانی نی وَاِذَا سَجَدَ سُبْحَانَ رَبِّیَ
الْاَعْلٰی ثَلٰثًا ٭ م ع ه رحب مس ٭ ثَلٰثًا ٭ وَذٰلِكَ اَدْنَاهُ ٭ د ٭ اور جب سجدہ کری
کہی پاکی ہی پروردگار بلند میرا نقل کیے ہیہ مسلم نی اور چارون نی اور بزار ابن حبان حاکم نی اور ایک روایت مین
بزار نی تین بار پڑہنا اسکا نقل کیا ہی اور تین بار کہنا ادنی درجہ اوسکا ہی نقل کی ہیہ ابو داود نی اَللّٰهُمَّ اَعُوْذُ
بِرِضَاكَ مِنْ سَخَطِكَ وَبِمُعَافَاتِكَ مِنْ عُقُوْبَتِكَ وَاَعُوْذُبِكَ مِنْكَ لَا اُحْصِيْ ثَنَاءً عَلَيْكَ
اَنْتَ كَمَا اَثْنَيْتَ عَلٰى نَفْسِكَ ٭ م ع ه ٭ اور کبہی سجدہ مین فرماتی آنحضرت یا اللہ پناہ مانگتا ہون ساتہہ
خوشنودی تیری کی غضب تیری سی اور ساتہہ عافیت تیری کی یعنی نجات تیری کی عذاب تیری سی اور پناہ
مانگتا ہون مین ساتہہ تیری عذاب تیری سی نہین گن سکتا مین تعریف تجہپر تو ویسا ہی ہی جیسیکہ تعریف کی
تو نی اوپر نفس اپنی کی نقل کیے ہیہ مسلم نی اور چارون نی اَللّٰهُمَّ لَكَ سَجَدْتُّ وَبِكَ اٰمَنْتُ وَلَكَ
اَسْلَمْتُ سَجَدَ وَجْهِيْ لِلَّذِيْ خَلَقَهٗ وَصَوَّرَهٗ فَاَحْسَنَ صُوَرَهٗ وَشَقَّ سَمْعَهٗ وَبَصَرَهٗ تَبَارَكَ
اللّٰهُ اَحْسَنُ الْخَالِقِيْنَ ٭ م د س ٭ یا اللہ تیرے ہی لئی سجدہ کیا مینی اور ساتہہ تیری ایمان لایا مین
اور واسطی تیری اسلام لایا مین یعنی اطاعت کی ظاہر مین سجدہ کیا موہنہ میری نی یعنی ذات میری نی اوس
ذات کو کہ پیدا کیا اوس کو اور صورت بنائی اوسکی پس اچہی بنائین صورتین اوسکی اور کہولی کان اوسکی
اور آنکہین اوسکی بہت برکت والا ہی خدا بہترین پیدا کرنی والون کا نقل کیے ہیہ مسلم ابو داود نسائی نی ف
فاحسن صوره فقط ابو داود نسائی نی روایت کیا ہی یعنی خاص کیا اوسکو سب مخلوقات مین سی ساتہہ
نصب کرنی قد کی اور دینی خوب صورتی کی اور معتدل کرنی مزاج کی وغیر ذلک بہترین پیدا کرنی والون کا
پیدا کرنی والا اللہ ہی ہی مگر مجازاً باعتبار ظاہر کی فرمایا گویا خالقین بمعنی صانعین کی ہی کذا ذکره الطیبی
خَشَعَ سَمْعِيْ وَبَصَرِيْ وَدَمِيْ وَلَحْمِيْ وَعَظْمِيْ وَعَصَبِيْ وَمَا اسْتَقَلَّتْ بِهٖ قَدَمِيْ [illegible]

مص حصن • عاجزی کی کان میری نی اور آنکھوں میری نی اور لہو میری نی اور گوشت میری نی اور ہڈی میری نی
اور پٹھوں میری نی اور اوس چیز نی کہ اوٹھایا اوسکو پانو میری نی یعنی تمام اعضا نی واسطی خدا پروردگار عالموں کے
نقل کیا مسلم نسائی ابن حبان نی ف لام تعد کا خشوع سی لگتا ہی یعنی ان سب چیزوں نی فروتنی کی واسطی اللہ تعالی
سُبُّوْحٌ قُدُّوْسٌ رَبُّ الْمَلٰٓئِكَةِ وَالرُّوْحِ • مدس تو پاک ہی نہایت پاک پروردگار فرشتوں اور
جبرئیل کا نقل کیا مسلم ابو داود نسائی نی سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ رَبَّنَا وَبِحَمْدِكَ • ح مدس ق
پاک ہی تو ای اللہ پروردگار ہمارے اور پاکی بیان کرتا ہوں میں ساتھ تعریف تیری کی نقل کیا بخاری مسلم ابو داود
نسائی ابن ماجہ نی اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِيْ ذَنْبِيْ كُلَّهٗ دِقَّهٗ وَجِلَّهٗ وَاَوَّلَهٗ وَاٰخِرَهٗ وَعَلَانِيَتَهٗ وَسِرَّهٗ
م د ہ • یا اللہ بخش واسطی میری گناہ میری سب چھوٹی اور بڑی اور اگلی اور پچھلی یعنی جو کر چکا ہوں اور جو
مقدر ہین آیندہ کو اور ظاہر اور پوشیدہ نقل کیا مسلم ابو داود نی ف جناب سرور عالم صلی اللہ علیہ
وسلم پاک تھی گناہوں سی کہ بخشی گئی تھی اگلی پچھلی گناہ لیکن یہہ دعا کرتی تھی فقط واسطی ظاہر کرنی بندگی
کی اور احتیاج کی طرف اللہ تعالی کی باوجود اس رتبی کے اور واسطی ادای شکر نعمت مغفرت کے
یا واسطی تعلیم امت کی کذا ذکرہ الفخر اَللّٰهُمَّ سَجَدَ لَكَ سَوَادِيْ وَخَيَالِيْ وَبِكَ اٰمَنَ فُؤَادِيْ
اَبُوْءُ بِنِعْمَتِكَ عَلَيَّ وَهٰذَا مَا جَنَيْتُ عَلٰى نَفْسِيْ يَا عَظِيْمُ يَا عَظِيْمُ اغْفِرْ لِيْ فَاِنَّهٗ لَا يَغْفِرُ الذُّنُوْبَ
الْعَظِيْمَةَ اِلَّا الرَّبُّ الْعَظِيْمُ • مص • یا اللہ سجدہ کیا واسطی تیری ظاہر میری نی اور باطن میری نی اور
ساتھ تیری ایمان لایا دل میرا اقرار کرتا ہوں میں ساتھ نعمت تیری کی کہ مجھ پر ہی اور یہہ ہی جو کچھ کہ گناہ کیا میں نی
اوپر نفس اپنی کے یعنی گناہ میری پاس ہیں جو دیدہ اور میں معترف ہوں اونکا ای بزرگ ای بزرگ بخش
مجھکو سواتی تیری نہیں بخشتا بڑی گناہوں کو کوئی مگر پروردگار بزرگ نقل کیا حاکم نی سُبْحَانَ ذِي
الْمُلْكِ وَالْمَلَكُوْتِ سُبْحَانَ ذِي الْعِزَّةِ وَالْجَبَرُوْتِ سُبْحَانَ الْحَيِّ الَّذِيْ لَا يَمُوْتُ اَعُوْذُ بِعَفْوِكَ
مِنْ عِقَابِكَ وَاَعُوْذُ بِرِضَاكَ مِنْ سَخَطِكَ وَاَعُوْذُ بِكَ مِنْكَ جَلَّ وَجْهُكَ • مص پاک ہی

صاحب سلطنت ظاہر کا اور باطن کا پاک ہی صاحب غلبہ اور قدرت کا پاک ہی وہ زندہ کہ نہ مری پناہ مانگتا ہون
مین ساتھہ عفو تیری کی عذاب تیری سی اور پناہ مانگتا ہون ساتھہ خوشنودی تیری کے غضب تیری سے
اور پناہ مانگتا ہون ساتھہ تیری عذاب تیری سی بزرگ ہی ذات تیری نقل کی مسلم نی رَبِّ اٰعْطِ نَفْسِیْ تَقْوٰیھَا
زَکِّھَا اَنْتَ خَیْرُ مَنْ زَکّٰھَا اَنْتَ وَلِیُّھَا وَمَوْلٰھَا ۔ ا ۔ ای رب میری دی نفس میری کو تقوی اوسکا
پاک کر اوسکو یعنی بُری باتون ظاہر اور باطن کیسی تو بہتر ین اون شخصون کا ہی کہ پاک کیا ہی اونہن نفس کو ہی گیا ہون
تو ہی کارساز اوسکا اور مالک اوسکا نقل کی مسلم احمد نی **ف** تقوی یعنی نیک بخت کر دی اور پرہیزگار کر حرام
چیزون سی اور احتراز زیادتی حرص و ہواسی او محقق لکہتی ہین کہ تزکیہ نفس کا سبب ہوتا ہی تصفیہ دل کا جبکہ نفس
آمیزش ہوا اور ریاسی پاک ہوتا ہی فی الحال دل آلودگی ماسوای حق سی صاف ہوجاتا ہی **بیت** تا نفس سرّ از ہوا ہے
نشود ۔ دل آیینہ نور الٰہی نشود ۔ مالک سی یہہ اشارہ ہی کہ پاک اور با ادب رکہہ اوسکو جیسی کہ با ادب رکہتا ہے
مولی بندی اپنی کو کذا ذکرہ العلی والفخر اَللّٰھُمَّ اغْفِرْ لِیْ مَا اَسْرَرْتُ وَمَا اَعْلَنْتُ ۔ **مص** ۔ یا اللہ
بخش واسطی میری وہ گناہ کہ پوشیدہ کئی مینی اور جو ظاہر کئی مینی نقل کی ابن ابی شیبہ نی اَللّٰھُمَّ اجْعَلْ فِیْ قَلْبِیْ
نُوْرًا وَّاجْعَلْ فِیْ سَمْعِیْ نُوْرًا وَّاجْعَلْ فِیْ بَصَرِیْ نُوْرًا وَّاجْعَلْ اَمَامِیْ نُوْرًا وَّاجْعَلْ خَلْفِیْ نُوْرًا
وَّاجْعَلْ مِنْ تَحْتِیْ نُوْرًا وَّاَعْظِمْ لِیْ نُوْرًا ۔ **مص** ۔ یا اللہ کر دل میری مین روشنی اور کر سماعت میری مین
روشنی اور کر بینائی میری مین روشنی اور کر آگی میری روشنی اور کر پیچہی میری روشنی اور کر نیچی میری روشنی اور
بڑی کر میری لئی روشنی نقل کی یہہ ابن ابی شیبہ نی آداب رکوع سجود کی یہہ ہین کہ اچھی طرح رکوع سجود مین اور رکوع کے
بعد اور درمیان دونون سجدون کی ٹہیری جلدی نکری کہ جلدی مین وعید شدید آئی ہی اور امام کی پہلے رکوع سجود
نکری کہ سر اوسکا گدہی کا ہوگا قیامت کو کذا فی وظائف النبی اور باقی آداب فقہ مین دیکہنی چاہئین **فائدہ**
سَجَدَ وَجْھِیْ لِلَّذِیْ خَلَقَہٗ وَصَوَّرَہٗ وَشَقَّ سَمْعَہٗ وَبَصَرَہٗ بِحَوْلِہٖ وَقُوَّتِہٖ
سق د ت حص مرتا ۔ فَتَبَارَكَ اللّٰهُ اَحْسَنُ الْخَالِقِیْنَ **حص** ۔ اور سجدی قرآن کے

ہی وہ نہین یہہ دعا کہ سجدہ کیا منہ میرے نے واسطے اوس ذات کی کہ پیدا کیا اوسکو اور صورت دی اوسکو اور
کہولے کان اوسکے اور آنکھین اوسکے ساتھہ قدرت اپنی کے اور قوت اپنی کے نقل کیے یہہ نسائی ابوداؤد ترمذی
حاکم نے اور ایک روایت مین ابوداؤد نے کئی بار پڑھنا اسکا نقل کیا اور ایک روایت مین حاکم نے یہہ جملہ زیادہ
کیا ہے جسکا پڑھنا بہتر ہے واسطے سجدہ کرنیوالون کا اللّٰهُمَّ اكْتُبْ لِي عِنْدَكَ بِهَا أَجْرًا وَضَعْ عَنِّي
بِهَا وِزْرًا وَاجْعَلْهَا لِي عِنْدَكَ ذُخْرًا وَتَقَبَّلْهَا مِنِّي كَمَا تَقَبَّلْتَهَا مِنْ عَبْدِكَ دَاوُدَ ترجمہ
حب شخص ہو یا اللہ لکھ میری لئی نزدیک اپنی بسبب سجدہ کی ثواب اور دور کر مجھسی بسبب اوسکی بوجھ گناہ کا
اور کر اوسکو میری لئی نزدیک اپنی ذخیرہ اور قبول کر اوسکو مجھسی جیسی قبول کیا تونی اوسکو بندی اپنی داود
سے نقل کیے یہہ ترمذی ابن ماجہ ابن حبان حاکم نے ف حدیث شریف مین آیا ہی کہ ایک شخص نے جناب رسالت
مآب علیہ الف الف صلوٰۃ کی پاس حاضر ہوکر عرض کیا آجکی رات خواب مین دیکھا مینی کہ گویا ایک درخت کی پیچھی
نماز پڑھتا ہون مین اور جب سجدہ کیا مینی اوس درخت نی بہی سجدہ کیا اور یہہ دعا پڑھی پس جناب سرور عالم نی
آیت سجدہ کی قصدا پڑھی اور سجدہ کرکی یہی دعا پڑھی کذا فی المشکوٰۃ وشرح الفخر مَا وَضَعَ رَجُلٌ جَبْهَتَهُ
لِلّٰهِ سَاجِدًا فَقَالَ يَا رَبِّ اغْفِرْ لِي ثَلَاثًا إِلَّا رَفَعَ رَأْسَهُ وَقَدْ غُفِرَ لَهُ + موقوف ترجمہ نہین رکھی
کسی آدمی نی پیشانی اپنی واسطے اللہ کی حال یہہ کہ سجدہ کرنی والا ہی پس کہا اوسنے اے رب میرے بخش مجکو تین بار
مگر کہ اوٹھایا سر اپنا اوس حال مین کہ تحقیق بخشی گئی واسطے اوسکی گناہ اوسکی نقل کیے یہہ موقوفا ابن ابی شیبہ نے
ف یعنی جو کوئی سجدے مین اس دعا کو تین بار پڑھی پہلے سر اوٹھانی کی گناہ اوسکی بخشی جاتی ہین اور علما کو سجدہ
تلاوت مین اختلاف ہی امام اعظم اور صاحبین رحمہم اللہ کی نزدیک واجب ہی چودہ جگہین سننی والون پر اور پڑھنی والون
اور اورونکی نزدیک سنت ہی اور اگر تسبیحات نماز کی سجدہ کی پڑھی تو کافی ہین مگر جو دعائیں کہ حضرت سی اس سجدہ مین ثابت
ہوئی ہین پڑھنی افضل ہین اور چودہ جگہہ سجدہ کی یہہ ہین آخر سورہ اعراف مین اور سورہ رعد مین اور نحل مین اور بنی
اسرائیل مین اور مریم مین اور پہلا سجدہ حج کا اور فرقان اور نمل اور الم تنزیل السجدہ اور ص اور حم سجدہ

اور نجم اور اذا السماء انشقت اور اقرأ باسم ربک کا اسیطرح مصحف حضرت عثمان میں لکھی ہین
اور امام احمد کی نزدیک بھی چودہ ہین مگر فرق یہہ ہی کہ اونکی نزدیک بجای سجدہ ص کی دوسرا سجدہ
سورہ حج کا ہی ص مین اونکی نزدیک موکد نہین ہے اور امام مالک کی ہان گیارہ ہین سورہ نجم اور اذا
السماء انشقت اور اقرأ مین اونکی نزدیک نہین کذا ذکر الفخر و اذا جلس بین السجدتین یقول اللهم
اغفر لی وارحمنی وعافنی واهدنی وارزقنی ۔ د ت ق مس ۔ ت مس و اجبرنی
ت مس و ارفعنی ۔ مس ق مس ۔ اور جب بیٹھے بیچ دو سجدہ
پڑھی یا اللہ بخش مجکو اور رحم کر مجپر اور چین دی مجکو اور راہ دکہا مجکو اور رزق دی مجکو نقل کی ابوداؤد
ترمذی ابن ماجہ حاکم بیہقی نے اور یعنی کرمجکو نقل کیے یہہ ترمذی بیہقی نے اور بر تبہ دے مجکو نقل کے
یہہ حاکم ابن ماجہ بیہقی نے یعنی ان کتاب والون نے یہہ الفاظ پہلی دعا مین زیادہ نقل کیے ہین و
فی الفجر ۔ مس مو مص ۔ اور دعای قنوت پڑہی فجر کی نماز مین نقل کیے یہہ بزار حاکم نے اور
موقوفا ابن ابی شیبہ نے ف دعای قنوت صبح کی نماز مین پڑہنا سنت موکدہ ہی مذہب شافعی مین اور
امام اعظم کی نزدیک بدعت ہی یہہ اپنی سند سے بہت حدیثین لاتی ہین اور ان حدیثون کو محمول اسپر کیا
ہی کہ رعل اور ذکوان نے کہ قاریون کو شہید کیا تہا اونپر حضرت نے ایک مہینے تک بد دعا کی قنوت مین
پہر منع کی گئی اور چھوڑ دی چنانچہ حضرت ابوبکر اور حضرت عمر اور حضرت عثمان اور حضرت علی نے بھی نہین پڑہی
تہی کذا ذکر الفخر و فی سائر الصلوات ان نزل نازلة اذا قال سمع الله لمن حمده فی الرکعة
الاخیرة ۔۔۔ من خلفه ۔ د ۔ اور قنوت پڑہی تمام نمازون مین اگر اوتری کوئی حادثہ
قوی یعنی ۔۔۔ لئی جب کہی امام سمع اللہ لمن حمدہ بیچ رکعت آخر کی اور آمین کہین وہ لوگ
کہ پیچہے ہین یعنی مصدی نقل کیے یہہ احمد ابوداؤد نے و اذا جلس للتشهد التحیات لله والصلوٰة
والطیبات السلام علیک ایها النبی ورحمة الله وبرکاته السلام علینا وعلی عباد الله

الصَّالِحِينَ اَشْهَدُ اَنْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُولُهٗ ع سنی ہو اور جب
بیٹھی واسطے التحیات کی یہہ ہی سب عبادتین زبان کی اور عبادتین بدن کے اور عبادتین مال کی ثابت ہین واسطی خدا
سلام ہووی تہرا ای نبی اور رحمت خدا کی اور برکتین اوسکی سلام ہی ہمپر یعنی جو حاضر ہین مسلمان اور اوپر بندو
نیکبخت خدا کی گواہی دیتا ہون مین یہہ کہ نہین کوئی معبود مگر اللہ اور گواہی دیتا ہون مین یہہ کہ تحقیق محمد
بندی اوسکی ہین اور رسول اوسکی نقل کیے یہہ صحاح ستہ مین اور بیہقی نی **ف** مذہب حنفیہ میں
تشہد یہی ہی جسکی روایت کی ہی ابن مسعود سی اور اوپر بندون نیکبخت خدا کی یعنی خواہ حاضر ہون یا غائب
اور بندہ صالح وہ ہی کہ حق بندگی کا ویسا ادا کری جیسی حکم کیا گیا ہی ساتھ اسکی اور استقامت کری کہ کسی طرح
خلل اور فساد ظاہر اور باطن اوسکے مین راہ نپاوی اور حضرت غوث الثقلین رض نی لکہا ہی کہ صلاح ایک
حالت ہی کہ زوال اور فنا ارادہ اپنی کا ہو اور قائم ہو مراد حق پر کذا ذکر الفخر اَلتَّحِيَّاتُ الْمُبَارَكَاتُ
اَلصَّلَوَاتُ الطَّيِّبَاتُ لِلّٰهِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ اَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهٗ اَلسَّلَامُ عَلَيْنَا
وَعَلٰى عِبَادِ اللّٰهِ الصَّالِحِينَ اَشْهَدُ اَنْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللّٰهِ م ع ه
حب ہہ عبادتین زبان کی بابرکت اور عبادتین بدن کے اور عبادتین مالی واسطی خدا کی ہین سلام ہووے
تہرا ای نبی اور رحمت اللہ کی اور برکتین اوسکی سلام ہے ہمپر اور اوپر بندون نیکبخت خدا کی گواہی دیتا ہون مین یہہ کہ
نہین کوئی معبود مگر اللہ اور گواہی دیتا ہون مین یہہ کہ تحقیق محمد رسول اللہ کی ہین نقل کیے یہہ مسلم اور چارون نے
اور ابن حبان نے **ف** مختار اکثر شافعیہ کی یہی تشہد ہی اَلتَّحِيَّاتُ الطَّيِّبَاتُ الصَّلَوَاتُ لِلّٰهِ اَلسَّلَامُ
عَلَيْكَ اَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهٗ اَلسَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلٰى عِبَادِ اللّٰهِ الصَّالِحِينَ اَشْهَدُ
[illegible] اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيكَ لَهٗ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُولُهٗ م د س
[illegible] عبادتین زبانی اور عبادتین مالی اور عبادتین بدنی واسطی خدا کی ہین سلام ہووے تہرا ای نبی اور رحمت اللہ کی
اور برکتین اوسکی سلام ہی ہمپر اور اوپر بندون نیکبخت خدا کی گواہی دیتا ہون مین یہہ کہ نہین کوئی معبود

مگر اللہ اکیلا ہی وہ نہیں کوئی شریک اوسکا اور تحقیق محمد بندی ہی اوسکی ہین اور رسول اوسکی نقل کی یہہ مسلم ابو داؤد نسائی
ابن ماجہ نی اَلتَّحِیَّاتُ الطَّیِّبَاتُ وَالصَّلَوَاتُ وَالْمُلْکُ لِلّٰہِ ۔ ت : عبادتین زبانی اور بدنی
اور مالی اور عبادتین بدنی اور بادشاہت واسطی خدا کی ہی نقل کی یہہ ابو داؤد نی بِسْمِ اللّٰہِ وَبِاللّٰہِ اَلتَّحِیَّاتُ
لِلّٰہِ وَالصَّلَوٰتُ وَالطَّیِّبَاتُ اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ اَیُّهَا النَّبِیُّ وَرَحْمَةُ اللّٰہِ وَبَرَکَاتُهٗ اَلسَّلَامُ
عَلَیْنَا وَعَلٰی عِبَادِ اللّٰہِ الصَّالِحِیْنَ اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰہُ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ
مو مس ۔ شروع کرتا ہون مین ساتھ نام اللہ کی اور ساتھ توفیق اسکی عبادتین زبانی
واسطی خدا کی ہین اور عبادتین بدنی اور عبادتین مالی بھی سلام ہووی تمہاری نبی اور رحمت خدا کی اور برکتین اوسکی
سلام ہی ہمپر اور اوپر بندون نیکبخت خدا کی گواہی دیتا ہون مین یہہ کہ نہین کوئی معبود مگر اللہ اور گواہی دیتا ہون
مین یہہ کہ محمد بندی ہی اوسکی ہین اور رسول اوسکی نقل کی یہہ نسائی ابن ماجہ حاکم نی ف : بیچ اذکار نووی کی ہی کہ نسائی
اور بخاری نی کہا ہی کہ زیادتی بسم اللہ کی اول تشہد مین صحیح نہین ہی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سی اور کسی محدث نی
تشہد اختیار بھی نہین کیا ہی کذا ذکر الفخر اَلتَّحِیَّاتُ لِلّٰہِ الزَّاکِیَاتُ لِلّٰہِ الطَّیِّبَاتُ الصَّلَوَاتُ لِلّٰہِ
اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ اَیُّهَا النَّبِیُّ وَرَحْمَةُ اللّٰہِ وَبَرَکَاتُهٗ اَلسَّلَامُ عَلَیْنَا وَعَلٰی عِبَادِ اللّٰہِ الصَّالِحِیْنَ
اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰہُ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ ۔ مو مس طا : عبادتین زبانی
خدا کی لئی ہین اور عبادتین مالی خدا کی لئی ہین او عبادتین مالی خدا کی لئی ہین اور عبادتین بدنی خدا کی لئی ہین سلام ہووی
تمہاری نبی اور رحمت اللہ کی اور برکتین اوسکی سلام ہی ہمپر اور اوپر نیک بندون خدا کی گواہی دیتا ہون مین یہہ کہ نہین کوئی معبود
مگر خدا اور گواہی دیتا ہون مین یہہ کہ تحقیق محمد بندی خدا کی ہین اور رسول اوسکی نقل کی یہہ موقوفا حاکم اور موطا نی ف : تشہد
امام مالک نی اختیار کی ہی اور مراد پہلی عبادت مالی سی شاید وہ ہو کہ ملک ہو ریاسی اور دوسری سی حلال واللہ اعلم بسم اللہ
وَبِاللّٰہِ خَیْرِ الْاَسْمَاءِ اَلتَّحِیَّاتُ الطَّیِّبَاتُ الصَّلَوَاتُ لِلّٰہِ اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰہُ
وَحْدَهٗ لَا شَرِیْكَ لَهٗ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ اَرْسَلَهٗ بِالْحَقِّ بَشِیْرًا وَّنَذِیْرًا وَّاَنَّ السَّاعَةَ

لاریب فیہا السلام علیک ایہا النبی ورحمۃ اللہ وبرکاتہ السلام علینا وعلی عباد اللہ الصالحین

اللہم اغفرلی واہدنی + طٰس * شروع کرتا ہون مین ساتہہ نام خدا کی اور ساتہہ توفیق خدا کی کہ بہترین نامونکا

ہی عبادتین زبانی کی اور عبادتین مالی کی اور عبادتین بدنی کی واسطی خدا کی ہین گواہی دیتا ہون مین یہہ کہ نہین کوئی معبود مگر

خدا تنہا نہین کوئی شریک اوسکا اور گواہی دیتا ہون مین یہہ کہ تحقیق محمد بندی خدا کی ہین اور رسول اوسکی بہیجا

اونکو ساتہہ دین حق کی حال یہہ کہ وہ خوشخبری دینی والی ہین یعنی مومنون کو ساتہہ بہشت کی اور ڈرانی والی

ہین یعنی کافرون کو ساتہہ دوزخ کی اور گواہی دیتا ہون کہ تحقیق قیامت آنی والی ہی نہین شک اوسمین سلام

ہووی تمہاری نبی اور رحمت خدا کی اور برکتین اوسکی سلام ہووی ہمپر اور اوپر بندون نیکبخت خدا کی یا اللہ بخش مجکو

اور راہ دکہا مجکو نقل کی ہی طبرانی نی کبیر مین اور اوسط مین ف ازبس کہ اس زمانی کی متعصبون کی مزاج

مین اوٹہانی اونگلی کی بیچ التحیات مین انحراف واقع ہوا ہی لیکن اونہون نی [illegible] اور درستی کا دیا ہی اسلی

ضرور ہی کہ بہائی مسلمانونکی خیرخواہی کی لئی کتنی ایک روایتین حدیث اور فقہ کی کہ اسکی سنت ہونی مین واقع ہو

ئی بیان ہووین تا راہ راست پر مستقیم ہووین شیخ مجد الدین فیروزآبادی قاموس کی مصنف نی کہ سردار

محدثین کی ہین سفر السعادت مین کہ اوسمین عبادتین اور عادتین آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی جو کہ حدیثون صحیح

سی ثابت ہوئی ہین قطع نظر مذاہب فقہا سی کرکر لکہین ہین لکہا ہی کہ جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم التحیات مین بیٹہتی

دایان ہاتہہ داہنی ران پر رکہتی اور بطور گنتی ترپن کی تین اونگلیان بند کرتی اور اونگلی شہادت کو کلمہ

شہادت مین اوٹہاتی اور حرکت دیتی شارح اس کتاب کی یعنی حضرت شیخ عبد الحق یہہ فرماتی ہین کہ عقد اونگلیون کا

داہنی ہاتہہ کا کیفیت مذکورہ پر اور اشارہ ساتہہ اونگلی شہادت کی حدیثون صحیح مین واقع ہوا ہی

[illegible] شی اس باب مین حدیثین وارد ہوئی ہین اور یہی مذہب ائمہ حدیث کا اور فقہای مجتہدین کا

[illegible] صحابیون اور تابعیون کا اور حق یہہ ہی کہ مذہب ا [illegible] حنفین کا یہی ہی اور متقدمین

[illegible] نی تصریح کی ہی ساتہہ اسکی مگر متاخرین مین ایک ذرہ خلاف واقع ہوا ہی تمام ہوا کلام شیخ

اور امام محمد نی موطا اور کتاب مشیخت مین صریح بیان کیا ہی اشارہ سبحہ کا اور حدیث آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سی ثابت
کی ہی کہ کرتی تہی حضرت اشارہ بعد اوسکی کہا کہ جو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کرتی تہی ہم بہی کرتی ہین اور یہی ہی قول ابو حنیفہ کا
اور قول ہمارا اور اسیطرح صغانی شارح ہدایہ نی اور نہایہ مین مبسوط سی شیخ الاسلام نی بہی اسیطرح نقل کیا ہی اور
شیخ ابو المکارم نی شرح مختصر وقایہ مین مضمرات سی نقل کیا ہی کہ یہہ سنت ہی بموجب قول امام اعظم اور امام محمد
رحمہما اللہ کی اور علامہ نجم الدین زاہدی نے نقل کیا ہی کہ متفق ہین روایتین تینون اماموں کی کہ یہہ سنت ہی اور
اسی طرح بہت مدینہ والی اور کوفہ والی اسکا عقیدہ رکہتے ہین اور معدن شرح کنز مین مجتبی سی نقل کیا ہی کہ سنت ہی نماز مین اوٹہانا
سبابہ داہنی ہاتہہ کا التحیات مین نزدیک ابو حنیفہ اور محمد اور شافعی [redacted] اور روایت کیا گیا ہی ابو یوسف
اور مالک اور احمد بن حنبل وغیرہم سی اور فتوی اسی پر ہی کذا فی الدرر اور بعضی شروح نقایہ مین مذکور ہی کہ
جمیع اصحاب ہمارے سی روایت کی گئی ہی کہ اوٹہانا سبابہ کا سنت ہی اور تحفہ مین لکہا ہی مستحب ہی وہو الاصح اور
بہت سی روایتین آئی ہین اختصار کی لئی اسی پر کفایت کیا ورنہ اگر سب لکہی جاتین تو ایک دفتر بن جاتا پس ضرور ہوا
عمل کرنا اسپر اللہ تعالی ہم سبکو اتباع رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کی توفیق دی اور فعل رسول صلی اللہ علیہ وسلم
کو خلاف وقار کی کہنا کمال نادانی ہی اس لئی کہ بحسب اس قول کی رکوع سجود مین بہی خلاف وقار وسکون کا لازم
آتا ہی عین ادب اور سکون محض اتباع سرور عالم مین ہی کمال نفسانیت ہی کہ اتنی روایتون پر کہ قریب تواتر کی ہین عمل نکرنا اور
دلیل عقلی کو اسکی مقابلی مین لانا اپنی سخن پروری کی لئی ایسی سنت کو ترک کرنا کہ جسکی حق مین وارد ہوا ہی کہ اوسکا اوٹہانا شیطان پر
دشوار تر ہی لوہی سی یعنی نیزہ وغیرہ مارنی سی کذا ذکرا الفخر وکیفیۃ الصلوۃ علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم اللہم صل علی محمد وعلی ال
محمد کما صلیت علی ابراہیم وعلی ال ابراہیم انک حمید مجید * اللہم بارک علی محمد وعلی ال محمد کما بارکت علی ابراہیم وعلی
ال ابراہیم انک حمید مجید * ع * اور طریق درود بہیجنی کا حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر یہہ ہی یا اللہ رحمت
خاص بہیج حضرت محمد پر اور اونکی آل پر جیسی رحمت بہیجی تو نی ابراہیم اور ابراہیم کی آل پر بیشک تو ہی
ستودہ بزرگ اور برکت نازل کر محمد پر اور اونکی آل پر جیسی برکت نازل کی تو نی ابراہیم اور ابراہیم کی آل پر

برکت اوتاری تو نی اوپر ابراہیم کی اور اوپر آل ابراہیم کی تحقیق تو تعریف کیا گیا بزرگ ہی یعنی درود بہیج
موافق کمال اور بزرگی اپنی کی نقل کیے یہہ صحاح ستہ مین **ف** صلوۃ اصل مین بمعنی استغفار اور دعا
اور رحمت اور درود بہیجنی کی پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم پر ہی اور بعضون نی کہا ہی کہ صلوۃ اللہ تعالی کی طرف سے
بمعنی رحمت کی ہی اور بندون کی طرف سی مانگنا رحمت دنیا اور آخرت کا ہی جناب حق سبحانہ سی اور حبیب اوسکی کی
صلی اللہ علیہ وسلم اور معنی اللہم صل علی محمد کی یہہ ہین کہ ای اللہ تعظیم کر اونکی دنیا مین بسبب بلند کرنی ذکر
اونکی کے اور ظاہر کرنی دین اونکی کی اور باقی رکہنی شریعت اونکی کی اور آخرت مین بسبب بہت ثواب دینی
اور شفاعت قبول کرنی امت کی اور ظاہر کرنی اونکی مقام محمود مین اور مختار نزدیک جمہور علما محققین کے یہہ ہی کہ صلوۃ
اور سلام خاص شعار انبیا علیہم الصلوۃ والسلام کا ہی غیر کی لئی درست نہین مگر انکی ساتھہ درست ہی
جیسیکہ اللہم صل وسلم علی آل محمد واصحاب محمد درست نہین اور اللہم صل علی محمد وعلی آل محمد واصحاب محمد درست
ہی اور صحاح مین لکہا ہی کہ لغت مین آل سی مراد اہل و عیال اور تابعدار ہوتی ہین اور ظاہر یہہ ہی کہ مراد حدیث مین
تابعدار ہون اور بعضون نی تفسیر کیا ہی اوسکو ساتہہ اہلبیت کی اور اہلبیت آنحضرت کی بنی ہاشم مین جن پر صدقہ
[illegible] نی کہا ہی کہ اولی یہہ ہی کہ اہلبیت آنحضرت کی اولاد اور ازواج ہین صلی اللہ علیہ وسلم اور برکت
اوتار یعنی زیادہ کر خیر اور نعمت اپنی برکت کی معنی زیادتی کی ہین اور بعضون نی ہمیشگی اور لزوم کی لکہی ہین اور اس
درود کی پہلی لانی مین اشارہ ہی اسپر کہ یہہ صحیح ترین کیفیت صلوۃ کا ہی پس لائق یہہ ہی کہ طالب فضیلت کا اوسپر مداومت
کر کر حاصل کرنا انوار اور اسرار اوسکا کرے کذا ذکر الفخر اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰى
اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ اَللّٰهُمَّ بَارِكْ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ
حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ خ مس یا اللہ رحمت خاص بہیج اوپر محمد کی [illegible] تابعدارون محمد کی جیسی کہ رحمت بہیجی
[illegible] تو تعریف کیا گیا بزرگ ہی یا اللہ برکت اوتار اوپر محمد کی اور [illegible] کی جیسی کہ برکت
[illegible] ابراہیم پر تحقیق تو تعریف کیا گیا بزرگ ہی نقل کیے یہہ بخاری مسلم نسائی اللہم صل علی محمد وآل

مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ عَلَى اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَجِيْدٌ اَللّٰهُمَّ بَارِكْ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ
حَمِيْدٌ مَجِيْدٌ * خ س * یا اللہ رحمت خاص بھیج حضرت محمد پر اور تابعداروں محمد کی پر جیسی کہ رحمت بھیجی تو نے ابراہیم
پر تحقیق تو تعریف کیا گیا بزرگ ہی یا اللہ برکت اوتار حضرت محمد پر اور تابعداروں محمد کی پر جیسی کہ برکت اوتاری تو نے ابراہیم پر تحقیق
تو تعریف کیا گیا بزرگ ہی نقل کی یہہ بخاری نسائی نے ف آل ابراہیم میں لفظ آل کا زائد ہی مراد حضرت ابراہیم علیہ السلام ہیں یا آل ابراہیم
کی مراد ذات اونکی اور تابعدار اونکی ہیں جیسی کہ آیت وَنَجَّيْنَاكُمْ مِنْ آلِ فِرْعَوْنَ وَاَغْرَقْنَا آلَ فِرْعَوْنَ میں ذات فرعون کی اور تابعدار
اوسکی مراد ہیں کذا ذکرہ الفخر اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اَزْوَاجِهٖ وَذُرِّيَّتِهٖ كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰى اٰلِ اِبْرَاهِيْمَ وَبَارِكْ
عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اَزْوَاجِهٖ وَذُرِّيَّتِهٖ كَمَا بَارَكْتَ عَلٰى اٰلِ اِبْرَاهِيْمَ * خ م د س ق حب * اِنَّكَ حَمِيْدٌ
مَجِيْدٌ * هر * یا اللہ رحمت خاص بھیج اوپر محمد کی اور اوپر بیبیوں اونکی کے اور اولاد اونکی کے جیسی کہ رحمت
بھیجی تو نے اوپر ابراہیم کی اور برکت اوتار اوپر محمد کی اور اوپر بیبیوں اونکی کی اور اولاد اونکی کی جیسی کہ برکت
اوتاری تو نے ابراہیم پر نقل کی یہہ بخاری مسلم ابوداؤد نسائی ابن ماجہ ابن حبان نے اور ایک روایت
مسلم کی میں انک حمید مجید ہی زیادہ آیا ہی اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ عَبْدِكَ وَرَسُوْلِكَ كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰى
اٰلِ اِبْرَاهِيْمَ وَبَارِكْ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلٰى اٰلِ اِبْرَاهِيْمَ * خ س ق
یا اللہ رحمت خاص بھیج حضرت محمد پر کہ بندہ تیری ہیں اور رسول تیری جیسی کہ رحمت بھیجی تو نے ابراہیم پر اور برکت
اوتار محمد پر اور تابعداروں محمد کی پر جیسی کی برکت اوتاری تو نے ابراہیم پر نقل کی یہہ بخاری نسائی ابن
ماجہ نے اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ وَبَارِكْ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ
وَاٰلِ اِبْرَاهِيْمَ * خ * یا اللہ رحمت خاص بھیج حضرت محمد پر جیسی کہ رحمت بھیجی تو نے حضرت ابراہیم پر اور
برکت اوتار محمد پر اور اوپر تابعداروں محمد کی جیسی کہ برکت اوتاری تو نے ابراہیم اور تابعداروں ابراہیم پر یہہ
نقل کی یہہ بخاری نے اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰى اٰلِ اِبْرَاهِيْمَ وَبَارِكْ
وَعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلٰى اٰلِ اِبْرَاهِيْمَ فِي الْعَالَمِيْنَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ * م د ت ق

یا اللہ رحمت خاص بھیج اوپر محمد کی اور اوپر تابعداروں محمد کی جیسی کہ رحمت بھیجی تو نے ابراہیم پر اور برکت
اوتار اوپر محمد کی اور اوپر تابعداروں محمد کی جیسی کہ برکت اوتاری تو نے ابراہیم پر کہ پیغمبر ہیں بیچ عالموں کے
تحقیق تو تعریف کیا گیا بزرگ ہے نقل کی یہہ مسلم ابوداؤد ترمذی نسائی نے اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدِ النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ
وَعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ * د س * یا اللہ رحمت خاص بھیج محمد پر کہ نبی امی ہیں اور اوپر تابعداروں محمد کی نقل کی یہہ
ابوداؤد نسائی نے اور ایک روایت میں یہہ بھی اسمیں زیادہ آیا ہے كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ وَبَارِكْ
عَلٰى مُحَمَّدِ النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ كَمَا بَارَكْتَ عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ * س * جیسیکہ رحمت بھیجی تو نے ابراہیم پر
اور برکت اوتار اوپر محمد نبی امی کے جیسیکہ برکت اوتاری تو نے ابراہیم پر تحقیق تو تعریف کیا گیا بزرگ ہے نقل کی یہہ
نسائی نے **ف** امی اوسکو کہتے ہیں جو لکھہ پڑھہ نجانے یہہ لقب خاص آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ہے کہ مذکور
ہوا توریت و انجیل میں اور تمام کتابوں اللہ تعالی کی میں اور یہہ فضیلت ہے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی
کہ بغیر سیکھے علم اولین و آخرین کی یاد تھی كذا ذكر الفخر اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَبَارِكْ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ
كَمَا صَلَّيْتَ وَبَارَكْتَ عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ * مر * یا اللہ رحمت خاص بھیج محمد پر اور برکت اوتار
محمد پر اور اوپر تابعداروں محمد کی جیسی کہ رحمت بھیجی تو نے اور برکت اوتاری تو نے ابراہیم پر تحقیق تو تعریف
کیا گیا بزرگ ہے نقل کی یہہ بزار نے اَقْبَلَ رَجُلٌ حَتّٰى جَلَسَ بَيْنَ يَدَيْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ وَنَحْنُ عِنْدَهُ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَمَّا السَّلَامُ عَلَيْكَ فَقَدْ عَرَفْنَاهُ فَكَيْفَ نُصَلِّيْ عَلَيْكَ
اِذَا نَحْنُ صَلَّيْنَا عَلَيْكَ فِيْ صَلٰوتِنَا صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْكَ قَالَ فَصَمَتَ حَتّٰى اَحْبَبْنَا اَنَّ الرَّجُلَ لَمْ يَسْئَلْهُ
ثُمَّ قَالَ اِذَا صَلَّيْتُمْ عَلَيَّ فَقُوْلُوْا اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدِ النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ وَعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ
وَعَلٰى اٰلِ اِبْرَاهِيْمَ [illegible] وَبَارِكْ عَلٰى مُحَمَّدِ النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ وَعَلٰى اٰلِ [illegible] كَمَا بَارَكْتَ عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ وَعَلٰى اٰلِ اِبْرَاهِيْمَ
[illegible] * حصن * آیا ایک آدمی یہاں تک کہ بیٹھا [illegible] صلی اللہ علیہ وسلم
اور ہم صحابہ نزدیک حضرت کے تھے پس عرض کیا اوسنے ای رسول اللہ [illegible] پس ہمنے پہچانا

اوسکو یعنی کیفیت اور الفاظ اوسکی بسبب تعلیم تمہاری کے التحیات مین پس کیونکر درود بہیجین ہم تم پر جب ہم درود بہیجنا
یعنی ارادہ درود بہیجنیکا کرین بیچ نماز اپنی کے رحمت خدا کی ہو وی تمپر کہا ابو سعید انصاری راوی نی پس چپکی رہی
حضرت یعنی بسبب انتظار وحی کی یہان تلک کہ دوست رکہا ہمنی کہ کاشکی یہہ آدمی نہ پوچہتا پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم
سی پہر فرمایا حضرت نی جب درود بہیجو تم مجپر یعنی نماز مین یا غیر نماز مین پس کہو یا اللہ رحمت خاص بہیج اوپر محمد نبی
اُن پڑہ کی اور اوپر اولاد اون محمد کی جیسیکہ رحمت بہیجی تونی اوپر ابراہیم کی اور اوپر اولاد ابراہیم کی
اور برکت اوتار اوپر محمد نبی اُن پڑہ کی اور اوپر اولاد اون محمد کی جیسیکہ برکت بہیجی تونی ابراہیم پر اور اوپر اولاد
ابراہیم کی تحقیق تو تعریف کیا گیا بزرگی نقل کی یہہ ابن حبان حاکم احمد نی کیونکر درود بہیجین ہم
کلام اللہ مین اللہ تعالی نی جو فرمایا ہی یَا اَیُّہَا الَّذِیْنَ آمَنُوْا صَلُّوْا عَلَیْہِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِیْمًا یعنی ای ایمان والو درود
بہیجو محمد پر اور سلام بہیجو سلام بہیجنا اسپر عمل کرنا ضرور ہی لیکن سلام تو معلوم کیا ہمنی کہ التحیات مین آپ نی کہا ہا
یعنی السلام علیک ایہا النبی اور درود کیونکر بہیجین ہم سکہائی اوسکو کہ حکم کئی گئی ہین ہم ساتہہ اوسکی یہانتلک
کہ دوست رکہا ہمنی یعنی اسلئی کہ ڈری ہم کہ شاید سوال اس شخص کا حضرت کو ناخوش آیا کہ سکوت کیا کذا ذکرہ الشیخ

مَنْ سَرَّہُ اَنْ یُّکْتَالَ بِالْمِکْیَالِ الْاَوْفٰی اِذَا صَلّٰی عَلَیْنَا اَہْلَ الْبَیْتِ فَلْیَقُلْ اَللّٰہُمَّ صَلِّ عَلٰی
مُحَمَّدِنِ النَّبِیِّ وَاَزْوَاجِہٖ اُمَّہَاتِ الْمُؤْمِنِیْنَ وَذُرِّیَّتِہٖ وَاَہْلِ بَیْتِہٖ کَمَا صَلَّیْتَ عَلٰی اٰلِ اِبْرَاہِیْمَ
اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ ٭ تر جسکو خوش آوی یہہ کہ اپنی ثواب کو ساتہہ پیمانی پوری کی یعنی جسکو بہت سا ثواب
لینا منظور ہو جب کہ درود بہیجی ہمپر اہل بیت نبوت کی ہین پس چاہئی کہ پڑہی یہہ درود یا اللہ رحمت خاص بہیج اوپر محمد نبی
اور اوپر بیبیون اونکی کی کہ مائین ہین ایمان والون کی اور اوپر اولاد اونکی کی اور اوپر اہل بیت اونکی کی جیسی رحمت کہ
بہیجی تونی اوپر ابراہیم کی تحقیق تو تعریف کیا گیا بزرگی نقل کیے یہہ ابو داود نی ف مائین یعنی
بزرگی اور عزت کرنی لازم ہی اور نکاح اونسی حرام ہی ویسی ہی اونکی توقیر اور عزت کرنی لازم ہی
کرنا حرام تہا اور اوپر اہل بیت اونکی کی یہہ خاص کیے بعد عام کہ دیا کہ غلام لونڈی ملک آپ مین داخل ہو

... اَلْمُقَرَّبَ عِنْدَكَ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَجَبَتْ لَهٗ شَفَاعَتِيْ
مرحلہ ... درود بھیجے ... اور کہے بعد درود کے یا اللہ اتار اونکو اوس مقام میں کہ نزدیک
کیا جاوے نزدیک تیرے یعنی مقام محمود میں دن قیامت کے واجب ہووے اوسکے لیے شفاعت میری نقل کیا
بزار نے اور طبرانی نے کبیر اور اوسط میں ثُمَّ لْيَتَخَيَّرْ مِنَ الدُّعَاءِ أَعْجَبَهٗ إِلَيْهِ فَيَدْعُوْ خ پھر چاہیے کہ
اختیار کرے دعا سے جو کچھ پسندیدہ تر ہو طرف اوسکی پس دعا کرے نقل کیے بخاری نے ف یعنی قعدہ نماز میں بعد
درود کے جو دعا اچھی معلوم ہووے پڑہے مگر مشابہ کلام لوگوں کے نہ ہو یعنی ایسی دعا نہ ہو کہ ایک آدمی دوسرے سے مانگ
لیا کرتا ہے جیسے کہے اَللّٰهُمَّ أَعْطِنِيْ مِائَةً أَوْ خُبْزًا یعنی یا اللہ دے مجھکو مال یا روٹی اس سے نماز فاسد ہوتی ہے امام اعظم صاحب
کے مذہب میں اور اولی یہ ہے کہ وہ دعا پڑہے جو حضرت سے نقل کی گئی ہے کذا ذکر الفقہ وَلْيَسْتَعِذْ اَللّٰهُمَّ إِنِّيْ أَعُوْذُ
بِكَ مِنْ عَذَابِ جَهَنَّمَ وَمِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ وَمِنْ فِتْنَةِ الْمَحْيَا وَالْمَمَاتِ وَمِنْ شَرِّ فِتْنَةِ الْمَسِيْحِ الدَّجَّالِ
م عہ حب اور پناہ مانگے اسی طرح یا اللہ تحقیق میں پناہ مانگتا ہوں ساتھ تیرے عذاب دوزخ کے سے
اور عذاب قبر کے سے اور فتنہ زندگانی کے سے اور فتنہ موت کے سے اور برائی فتنہ کانے دجال کے سے نقل کیے مسلم اور ابوداؤد اور
ابن ماجہ اور ابن حبان نے ف فتنہ زندگانی کا پھر جانا ہے حق سے اور نہ ہونا صبر کا اور راضی برضا نہ ہونا اور آفتوں دنیا میں
گرفتار ہونا اور سب سے بڑا فتنہ خاتمہ بخیر نہ ہونا ہے اور فتنہ موت کا وسوسہ شیطان کا وقت مرنے کے ہے اور عذاب
قبر اور سوال منکر نکیر کا اور دہشت عذاب کی چیزوں سے اور دجال بعضے جزائر شام میں زنجیروں سے بندھا ہوا ہے قریب
قیامت کے نکل کے دعوی خدائی کا کریگا اور بہتوں کا ایمان لیگا بڑا تہلکہ مسلمانوں میں پڑیگا قصہ اوسکا بڑا ہے
آخر کو حضرت عیسی علیہ السلام مارینگے نعوذ باللہ منہ کذا ذکر الفقہ اَللّٰهُمَّ إِنِّيْ أَعُوْذُ بِكَ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ وَأَعُوْذُ
بِكَ مِنْ فِتْنَةِ الْمَسِيْحِ الدَّجَّالِ وَأَعُوْذُ بِكَ مِنْ فِتْنَةِ الْمَحْيَا وَالْمَمَاتِ اَللّٰهُمَّ إِنِّيْ أَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْمَأْثَمِ
... خ م د س ق یا اللہ تحقیق میں پناہ مانگتا ہوں ... پناہ مانگتا ہوں ساتھ تیرے
... دجال کے سے اور پناہ مانگتا ہوں ساتھ تیرے فتنہ زندگانی اور موت کے سے ... پناہ مانگتا ہوں

ساتھہ تیری گناہ سی اور قرض سی نقل کی یہہ بخاری مسلم ابو داؤد نسائی نی ف قرض سی کہ خلاف رضامندی اللہ تعالی کی ہین ہووی جیسی ناچ رنگ اور خلاف شرع کی چیزون کی لئی قرض کرتی ہین یا دس قرض سی پناہ ہی کہ طاقت اوسکی ادا کی نہ رکہی اور جو قرض ضرورت کی لئی کیا ہی اور ادا کی طاقت رکہتا ہی تو نہین نہ اوس سی پناہ مانگنی مراد ہی کذا ذکرہ الفخر اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِيْ مَا قَدَّمْتُ وَمَا اَخَّرْتُ وَمَا اَسْرَرْتُ وَمَا اَعْلَنْتُ وَمَا اَسْرَفْتُ وَمَا اَنْتَ اَعْلَمُ بِهٖ مِنِّيْ اَنْتَ الْمُقَدِّمُ وَاَنْتَ الْمُؤَخِّرُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ م د ت س ت یعنی یا اللہ بخش میری لئی وہ گناہ کہ پہلی کئی ہین مینی اور وہ کہ پیچہی کئی ہین مینی اور وہ کہ پوشیدہ کئی مینی اور وہ کہ ظاہر کئی مینی اور جو کچہہ کہ فضول خرچی کی مینی اور وہ گناہ کہ تو بہت جاننی والا ہی اوسکو مجہسی تو ہی آگی کرنی والا یعنی جسکو چاہی ساتہہ توفیق اور مدد اور قرب درگاہ کی اور تو ہی پیچہی ڈالنی والا یعنی جسکو چاہی لطف اپنی سی نہین کوئی معبود مگر تو نقل کیے یہہ مسلم ابو داؤد ترمذی نسائی نی ف پہلی پیچہی کے گناہ یعنی برائی یا پہلی سی وہ مراد ہین کہ واقع نہین ہوئی جب واقع ہووین تو بخش کذا ذکرہ الفخر اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ ظَلَمْتُ نَفْسِيْ ظُلْمًا كَثِيْرًا وَلَا يَغْفِرُ الذُّنُوْبَ اِلَّا اَنْتَ فَاغْفِرْ لِيْ مَغْفِرَةً مِّنْ عِنْدِكَ وَارْحَمْنِيْ اِنَّكَ اَنْتَ الْغَفُوْرُ الرَّحِيْمُ خ م ت س ق یعنی یا اللہ تحقیق مینی ظلم کیا جان اپنی پر ظلم کرنا بہت اور نہین بخشتا گناہون کو کوئی سوا تیری پس بخش مجکو بخشنا خاص نزدیک اپنی سی یعنی محض اپنی رحمت سی بخشدی بغیر مداخلت کسی چیز کی اور رحم کر مجہپر تحقیق تو بخشنی والا مہربان ہی نقل کیے یہہ بخاری مسلم ترمذی نسائی ابن ماجہ نی ف کہا نووی نی کہ بعضی روایت مسلم کی مین کبیرا بے آیا ہی پس اولی یہہ ہی کہ دعا کرنی والا دونو کو جمع کرلی یعنی ظلما کثیرا کبیرا کہی اور ملا علی قاری نی کہا ہی کہ ظاہر یہہ ہی کہ کبہی کبیرا کہی نبی سی اور کبہی کثیرا نبی سی کذا ذکرہ الفخر حضرت ابوبکر نی عرض کی یا رسول اللہ سکہاؤ مجکو ایک دعا کہ پڑہون مین نماز اپنی مین پس حضرت نی یہی دعا اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ ظَلَمْتُ نَفْسِيْ آخر تک سکہائی کذا فی المشکوۃ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْئَلُكَ يَا اَللّٰهُ الْاَحَدُ الصَّمَدُ الَّذِيْ لَمْ يَلِدْ وَلَمْ يُوْلَدْ وَلَمْ يَكُنْ لَّهٗ كُفُوًا اَحَدٌ اَنْ تَغْفِرَ لِيْ ذُنُوْبِيْ اِنَّكَ اَنْتَ الْغَفُوْرُ الرَّحِيْمُ د س مس یعنی یا اللہ تحقیق مین مانگتا ہون تجہسی ای خدای یگانہ بی نیاز وہ جو نہین جنا اور نہ جنا گیا اور نہین ہی

اوسکی آنحضرت نی یہ کہ بخشی تو میری لیئی گناہ میری تحقیق تو بخشنی والا مہربان ہی نقل کیے یہہ ابو داؤد ونسائی حاکم
نی اَللّٰھُمَّ حَاسِبْنِیْ حِسَابًا یَّسِیْرًا * مس * یا اللہ حساب کر مجہسی حساب آسان یعنی قیامت کو نقل کی
یہہ حاکم نی ف حدیث شریف مین آیا ہی کہ حساب آسان یہہ ہی کہ نامۂ اعمال بندی کو دکہاوینگی یا دیکہیگا عملونکی
پہر در گذر کریگا اللہ تعالی اور مطالبہ نکریگا کذا ذکرا لفجر اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِکَ مِنْ عَذَابِ جَھَنَّمَ وَاَعُوْذُبِکَ
مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ وَاَعُوْذُبِکَ مِنْ فِتْنَۃِ الْمَسِیْحِ الدَّجَّالِ وَاَعُوْذُبِکَ مِنْ فِتْنَۃِ الْمَحْیَا وَالْمَمَاتِ *
م * یا اللہ تحقیق مین پناہ مانگتا ہون ساتہہ تیری عذاب دوزخ کیسی اور پناہ مانگتا ہون ساتہہ تیری عذاب قبر کیسی
اور پناہ مانگتا ہون ساتہہ تیری فتنہ کانی دجال کیسی اور پناہ مانگتا ہون ساتہہ تیری فتنہ زندگانی اور مرنی کیسی نقل کی
یہہ مسلم نی وابن عمل اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ مِنَ الْخَیْرِ کُلِّہٖ مَا عَلِمْتُ مِنْہُ وَمَا لَمْ اَعْلَمْ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ مِنْ خَیْرِ مَا سَئَلَکَ بِہٖ عِبَادُکَ
الصَّالِحُوْنَ وَاَعُوْذُبِکَ مِنْ شَرِّ مَا اسْتَعَاذَ مِنْہُ عِبَادُکَ الصَّالِحُوْنَ رَبَّنَا اٰتِنَا فِی الدُّنْیَا حَسَنَۃً وَّفِی الْاٰخِرَۃِ حَسَنَۃً
وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ رَبَّنَا اِنَّنَا اٰمَنَّا فَاغْفِرْ لَنَا ذُنُوْبَنَا وَقِنَا عَذَابَ النَّارِ رَبَّنَا وَاٰتِنَا مَا وَعَدْتَّنَا عَلٰی رُسُلِکَ وَلَا
تُخْزِنَا یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ اِنَّکَ لَا تُخْلِفُ الْمِیْعَادَ * مو مص * اور چاہئی کہ کہی یا اللہ تحقیق مین مانگتا ہون
تجہسی تمام بہلائیان جو کچہہ کہ جانتا ہون مین اونسی اور جو کچہہ کہ نہین جانتا ہون مین یا اللہ تحقیق مین مانگتا ہون
تجہسی بہلائی اوس چیز کی کہ مانگا تجہسی اوسکو بندون نیکبخت تیری نی یعنی انبیا اولیا نی اور پناہ مانگتا ہون ساتہہ
تیری برائی اوس چیز کیسی کہ پناہ پکڑی اوس سی اچہی بندون تیری نی ای پروردگار ہمارے دی ہمکو دنیا مین بہلائی
اور آخرت مین بہلائی اور بچا ہمکو عذاب آگ کیسی ای رب ہمارے تحقیق ہم ایمان لائی پس بخش واسطی ہمارے گناہ
ہمارے اور بچا ہمکو عذاب آگ کیسی ای رب ہمارے اور دی ہمکو وہ چیز کہ وعدہ کیا ہی تو نی ہمسی اوپر زبان پیغمبرون
[illegible] کی تحقیق تو نہین خلاف کرتا ہی وعدیکو نقل کیے یہہ موقوفا ابن ابی شیبہ نی
[illegible] ف بہلائی دنیا کی توفیق ہی طاعت اور عبادت کی اور استقامت اور
صحت اور عافیت اور بہلائی آخرت کی ثواب اور خوشنودی اللہ تعالی کی اور تخفیف حساب کی اور دخول جنت کا

اور دیدار حق تعالیٰ کا اس آیت کی تفسیر میں تین سو قول ہیں علما کی اختصار کی لیے اسپر کفایت کیا اور بچا عذاب آگ
کیسے یعنی گناہوں کے سبب داخل ہونے دوزخ کی ہیں یہہ دعا یعنی ربنا آتنا جامع ہے سب مطالب دین و دنیا کو اکثر اوقات
دعا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی یہی آیت تھی اور حضرت انس رضی سے منقول ہے کہ کسی نے اونسے طلب دعا کی یہی آیت پڑھ
پھر طلب کی یہی آیت پڑھی پھر مبالغہ کیا لوگون نے طلب دعا میں کہا انہوں نے اور کیا چاہتے ہو بھلائی دنیا اور
آخرت کی تو مانگ چکا اور خوار نکریگا یعنی بموجب آیت کریمہ کی یَوْمَ لَا یُخْزِی اللّٰہُ النَّبِیَّ وَالَّذِیْنَ اٰمَنُوْا مَعَہٗ یعنی اوسدن کہ نہ
خوار کریگا اللہ تعالیٰ نبی کو اور اون لوگون کو کہ ایمان لائے ساتھ اوسکے کذا ذکرہ سَیِّدُ الْاِسْتِغْفَارِ
اَنْ یَّقُوْلَ الرَّجُلُ اِذَا جَلَسَ فِیْ صَلٰوتِہٖ اَللّٰہُمَّ اَنْتَ رَبِّیْ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اَنْتَ خَلَقْتَنِیْ وَاَنَا عَبْدُکَ
وَاَنَا عَلٰی عَہْدِکَ وَوَعْدِکَ مَا اسْتَطَعْتُ اَعُوْذُبِکَ مِنْ شَرِّ مَا صَنَعْتُ اَبُوْءُ بِنِعْمَتِکَ عَلَیَّ
وَاَبُوْءُ بِذَنْبِیْ فَاغْفِرْلِیْ اِنَّہٗ لَا یَغْفِرُ الذُّنُوْبَ اِلَّا اَنْتَ یہہ سردار استغفار کا یہہ ہے کہ کہے آدمی
جسوقت کہ بیٹھے نماز اپنی میں یعنی بعد التحیات درود کی یا اللہ تو پروردگار میرا ہے نہیں کوئی معبود سوا تیرے پیدا کیا تو نے
مجکو اور میں بندہ تیرا ہون اور مین اوپر عہد تیرے کے ہون اور وعدے تیرے کے ہون بقدر طاقت اپنی کی پناہ پکڑتا ہون مین
ساتھ تیرے برائی کرتوت اپنی کی سے اقرار کرتا ہون مین ساتھ نعمت تیری کی کہ مجہپر ہے اور اقرار کرتا ہون ساتھ گناہ اپنے کے
پس بخش مجکو تحقیق نہیں بخشتا گناہوں کو کوئی مگر تو نقل کی یہہ بزار نے ف تھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کہتے
بیچ قعدہ نماز میں اَللّٰہُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ الثَّبَاتَ فِی الْاَمْرِ وَالْعَزِیْمَۃَ عَلَی الرُّشْدِ وَاَسْئَلُکَ شُکْرَ نِعْمَتِکَ وَحُسْنَ عِبَادَتِکَ
وَاَسْئَلُکَ قَلْبًا سَلِیْمًا وَّلِسَانًا صَادِقًا وَّاَسْئَلُکَ مِنْ خَیْرِ مَا تَعْلَمُ وَاَعُوْذُبِکَ مِنْ شَرِّ مَا تَعْلَمُ وَاَسْتَغْفِرُکَ لِمَا تَعْلَمُ کذا فی المشکوٰۃ
یعنی یا اللہ مانگتا ہون مین تجہسے ثابت رہنا امر دین میں اور قصد بھلائی پر اور مانگتا ہون مین تجہسے شکر نعمت تیری کا
اور خوبی عبادت تیری کی اور مانگتا ہون تجہسے دل سالم یعنی پاک عقائد باطلہ اور خواہشون نفسانی سے اور زبان سچی
اور مانگتا ہون تجہسے بھلائی اوس چیز کی کہ جانتا ہے تو اور پناہ مانگتا ہون ساتھ تیرے برائی اوس چیز کی سے کہ جانتا ہے تو
۸ اور بخشش چاہتا ہون تجہسے واسطے اوس چیز کی کہ جانتا ہے تو وَاِذَا سَلَّمَ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ

لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ يُحْيِي وَيُمِيتُ بِيَدِهِ الْخَيْرُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ اَللّٰهُمَّ لَا مَانِعَ لِمَا أَعْطَيْتَ
وَلَا مُعْطِيَ لِمَا مَنَعْتَ وَلَا يَنْفَعُ ذَا الْجَدِّ مِنْكَ الْجَدُّ * خ م د س ر ط ى * اور حبان
نہیں ہے کوئی معبود مگر اللہ کہ ایک ہے وہ نہیں کوئی شریک اوسکا اوسیکے لیے پادشاہت ہے اور اوسیکے لیے سب
تعریف ہے جِلاتا ہے اور مارتا ہے سب ہاتھ اوسکے کی بھلائی ہے اور وہ ہر چیز پر قادر ہے یا اللہ نہیں ہے کوئی روکنے والا
اوس چیز کو کہ دیوے تو اور نہیں کوئی دینے والا اوس چیز کو کہ روکے تو اور نہیں فائدہ دیتی ہے دولتمند کو عذاب تیرے
سے دولتمندی نقل کیے بخاری مسلم ابو داؤد نسائی بزار طبرانی ابن سنی نے ف بزار اور طبرانی کی روایت
میں جملہ یحیی ویمیت کا زائد ہے اور ابن سنی کی روایت میں یہہ ہی ہے اور بیدہ الخیر بھی ہے رموز انکے اوپر لکھے جاچکے
اور ایک روایت میں بعد لا مانع آخر تک کے فقط یونہی آیا ہے اَنْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ لَهُ
الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ثَلٰثَ مَرَّاتٍ * خ س * یا پڑھے لا اله الا الله وحده لا شریک
له الملک وله الحمد وهو علی کل شیء قدیر تین بار نقل کیے یہہ بخاری نسائی نے اَوْ مَرَّةً وَبَعْدَهٗ لَا حَوْلَ وَ
لَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَلَا نَعْبُدُ اِلَّا اِيَّاهُ لَهُ النِّعْمَةُ وَلَهُ الْفَضْلُ وَلَهُ الثَّنَاءُ الْحَسَنُ
لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُخْلِصِيْنَ لَهُ الدِّيْنَ وَلَوْ كَرِهَ الْكَافِرُوْنَ * م د س مص * یا ایک بار کہے یہہ کلمہ بعد
اور بعد اوسکے پڑھے نہیں ہے پھرنا گناہوں سے اور نہ قوت عبادت پر مگر ساتھ مدد اللہ کی نہیں کوئی معبود مگر اللہ
اور نہیں عبادت کرتے ہیں ہم مگر اوسیکو اوسیکے لیے انعام ہے یعنی انعام و احسان اوسیکی درگاہ سے ہے اور اوسیکے
لیے ہے فضل یعنی زیادتی احسان کے نعمت دینے میں اوسی کو لائق ہے اور اوسیکے لیے ہے تعریف اچھی کہتے ہیں ہم نہیں
کوئی معبود مگر اللہ در حالیکہ خالص کرنے والے ہیں ہم واسطے اوسکے دین کو یعنی طاعت اپنی کو شرک و ریا سے اور
اگرچہ برا مانیں کافر یعنی اخلاص کے کہنے کو نقل کی یہہ مسلم ابو داؤد نسائی ابن ابی شیبہ نے اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ ثَلٰثَ
مَرَّاتٍ اَللّٰهُمَّ اَنْتَ السَّلَامُ وَمِنْكَ السَّلَامُ تَبَارَكْتَ يَا ذَا الْجَلَالِ وَالْاِكْرَامِ * م عه ط
کہے یہہ استغفر اللہ تین بار پھر کہے یا اللہ تو سالم ہے سب عیبوں سے اور تجھ سے سلامتی ہے یعنی سب آفتوں اور

تلیا عفو ظاہری باطنی کیسی بہت برکت والا ہی تو اچہا صاحب بزرگی اور بخشش کی نقل کی یہہ مسلم اور دارمی
نی اور طبرانی اور ابن سنی نی **ف** یعنی سدا ستہ میں آیا ہی کہ تین بار پڑہتی تہی آنحضرت صلی اللہ
علیہ وسلم اَستَغفِرُ اللّٰہَ الَّذِی لَا اِلٰہَ اِلَّا ہُوَ الحَیُّ القَیُّومُ وَاَتُوبُ اِلَیہِ اور یا ذالجلال میں لفظ یا کا مسلم اور طبرانی
اور ابن سنی کی روایت میں آیا ہی اور ونکی روایت میں نہیں اور بعضی شخص جو الیک یرجع السلام وحیینا ربنا
بالسلام وادخلنا ربنا دار السلام زیادہ پڑہتی ہیں کچہہ اصل صحیح نہیں پائی جاتی ہی کذا فی ذکر العملی والفجر

سُبحَانَ اللّٰہِ وَالحَمدُ لِلّٰہِ وَاللّٰہُ اَکبَرُ یَکُونُ مِنہُنَّ کُلِّہِنَّ ثَلٰثًا وَثَلٰثِینَ مَرَّۃً ح ص س ت پڑہی سبحان
والحمد للہ واللہ اکبر تو کہ ہوں ان کلمات سی تمام اونکی تینتیس بار نقل کیا یہہ بخاری مسلم نسائی نی **ف**
یعنی پڑہی ان تینوں تسبیحات کو کہ سب تینتیس دفعہ ہوویں ظاہر یہہ ہی کہ تینوں کو اکہٹا تینتیس بار پڑہی کہ ہر ایک
تینتیس تینتیس بار ہوویں گی جیسی کہ اور تمام روایتوں میں علحدہ علحدہ پڑہنا منقول ہی اور یہی افضل ہی اور عمل مشائخ کا
بہی اسی پر ہی یا ہر ایک کو تینتیس تینتیس بار پڑہی اور احتمال رکہتا ہی کہ معنی یہہ ہوں کہ ہر ایک کو گیارہ گیارہ بار
پڑہی کہ سب مل کر تینتیس بار ہوویں کذا ذکرہ الفجر حدیث شریف میں آیا ہی کہ فقرا مہاجرین کی آئی رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم کی پاس اور عرض کیا کہ پہونچی مال والی بڑی درجوں کو اور نعیم مقیم کو یعنی عیش جنت کو پس فرمایا
حضرت نی کس سبب سی عرض کیا فقرا نی کہ وہ نماز پڑہتی ہیں جیسی کہ ہم پڑہتی ہیں اور روزہ رکہتی ہیں جیسی کہ
روزہ رکہتی ہیں ہم اور خیرات کرتی ہیں وہ اور ہم نہیں کر سکتی پس فرمایا کہ کیا پس نہ سکہاؤں میں
تمکو کچہہ کہ پاؤ تم بسبب اوسکی درجہ اونکا کہ سبقت کی ہی تمپر یعنی اسلام لائی ہیں اور سبقت لیجاؤ اونسی
کہ بعد تمہاری ہیں اور نہ ہوئی کوئی افضل تمسی مگر وہ کہ کری مثل اوس چیز کی کہ کرو تم عرض کیا اونہوں نی ہاں
یا رسول اللہ فرمایا کہ سبحان اللہ اور اللہ اکبر اور الحمد للہ پیچہی ہر نماز فرض کی تینتیس تینتیس بار پڑہو پس پہر آئی فقرا
اور عرض کیا کہ سنا ہی بہائی مالداروں نی بہی سنا جو کچہہ پڑہتی تہی ہم پس لگی وہ بہی یوں ہی پڑہنی پس فرمایا

حضرت نی کہ یہہ فضل اللہ کا ہی دیتا ہی جسکو چاہتا ہی کذا فی المشکوۃ اِحدٰی عَشَرَۃَ وَاِحدٰی عَشَرَۃَ

وَاحِدَىٰ عَشْرَةَ فَذٰلِكَ كُلُّهُ ثَلٰثٌ وَثَلٰثُونَ م ھ اس روایت مین یون آیا ہی کہ پڑہی گیارہ بار
سبحان اللہ اور گیارہ بار الحمد للہ اور گیارہ بار اللہ اکبر پہر سب تینتیس ہوئی نقل کیے ہیہ مسلم نی اوعَشْرًا
عَشْرًا عَشْرًا خ یا دس بار سبحان اللہ پڑہی دس بار الحمد للہ دس بار اللہ اکبر نقل کیے ہیہ بخاری نی مَنْ سَبَّحَ
اللّٰهَ دُبُرَ كُلِّ صَلٰوةٍ ثَلٰثًا وَثَلٰثِيْنَ وَحَمِدَ اللّٰهَ ثَلٰثًا وَثَلٰثِيْنَ وَكَبَّرَ اللّٰهَ ثَلٰثًا وَثَلٰثِيْنَ ثُمَّ قَالَ
تَمَامَ الْمِائَةِ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ
غُفِرَتْ خَطَايَاهُ وَاِنْ كَانَتْ مِثْلَ زَبَدِ الْبَحْرِ م د س جو کوئی سبحان اللہ پڑہی پیچہی ہر نماز فرض
تینتیس بار اور الحمد للہ تینتیس بار پڑہی اور اللہ اکبر تینتیس بار پہر کہی پورا کرنی سینکڑی کی لئی لا الہ الا اللہ آخر
تک کہ معنی یہہ ہین نہین کوئی معبود مگر اللہ تنہا نہین کوئی شریک اوسکا اوسیکی لئی پادشاہت ہی اور
اوسیکی لئی تعریف ہی اور وہ ہر چیز پر قادر ہی بخشی جاتی ہین گناہ اوسکی اور اگرچہ ہون مانند جہاگ دریا کی یعنی
بہت نقل کیے ہیہ مسلم ابو داؤد نسائی نے مُعَقِّبَاتٌ لَا يَخِيْبُ قَائِلُهُنَّ اَوْ فَاعِلُهُنَّ دُبُرَ كُلِّ
صَلٰوةٍ مَكْتُوْبَةٍ ثَلٰثٌ وَثَلٰثُوْنَ تَسْبِيْحَةً وَثَلٰثٌ وَثَلٰثُوْنَ تَحْمِيْدَةً وَاَرْبَعٌ وَثَلٰثُوْنَ
تَكْبِيْرَةً م ت س بہ کتنی کلمی پیچہی آنی والی یعنی نماز کی بعد پڑہی جاتی ہین نہین محروم ہوتا ہی بانی ثواب
اچہی کہنی والا اونکا یا فرمایا کرنی والا اونکا پیچہی ہر نماز فرض کے کہ وہ معقبات تینتیس بار سبحان اللہ ہین یعنی
اور تینتیس بار الحمد للہ اور چونتیس بار اللہ اکبر نقل کیے ہیہ مسلم ترمذی نسائی نے مَنْ سَبَّحَ دُبُرَ كُلِّ صَلٰوةٍ
مَكْتُوْبَةٍ مِائَةً وَكَبَّرَ مِائَةً وَهَلَّلَ مِائَةً وَحَمِدَ مِائَةً غُفِرَ لَهٗ ذُنُوْبُهٗ وَاِنْ
كَانَتْ اَكْثَرَ مِنْ زَبَدِ الْبَحْرِ س جو کوئی سبحان اللہ پڑہی پیچہی ہر نماز فرض کے سو بار اور اللہ اکبر پڑہی
سو بار اور لا الہ الا اللہ پڑہی سو بار اور الحمد للہ سو بار بخشی جاتی ہین اوسکی لئی گناہ اوسکی اور اگرچہ ہوون
گناہ بہت جہاگ دریا کیسی نقل کیے ہیہ نسائی نی اَوْ مِنْ كُلٍّ خَمْسًا وَعِشْرِيْنَ س حب مس
یا ہر ایک چارون تسبیح سی پڑہی پچیس پچیس بار نقل کی ہیہ نسائی ابن حبان حاکم نی ف یعنی ایک روایت مین

سبیون آیا ہی کہ پچیس بار سبحان اللہ پڑہی پچیس بار الحمد للہ پچیس بار لا الہ الا اللہ پچیس بار اللہ اکبر کہ سب مل کر سو
ہو وین اَوْ مَنْ كُلٍّ مِنَ التَّسْبِيحِ وَالتَّحْمِيدِ ثَلٰثًا وَثَلٰثِينَ وَالتَّكْبِيرِ اَرْبَعًا وَثَلٰثِينَ
لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ عَشْرَ مَرَّاتٍ ت س یا ہر ایک سبحان اللہ اور الحمد للہ تینتیس تینتیس بار اور
اللہ اکبر چونتیس بار پڑہی اور لا الہ الا اللہ دس بار نقل کیے یہہ ترمذی نسائی نے اَوْ كَذٰلِكَ وَالتَّكْبِيرِ
ثَلٰثًا وَثَلٰثِينَ س س یا پڑہی اسیطرح اور تکبیر بہی تینتیس بار نقل کیے یہہ نسائی نے ف یعنی اس
روایت مین تسبیح اور تحمید اور تکبیر تینتیس تینتیس بار اور لا الہ الا اللہ دس بار پڑہنا آیا ہی اَوْ مَنْ كُلٍّ مِنَ
التَّسْبِيحِ وَالتَّحْمِيدِ وَالتَّكْبِيرِ مِائَةً مِائَةً مَعَ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيكَ لَهٗ وَلَا
حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ لَوْ كَانَتْ خَطَايَاهُ مِثْلَ زَبَدِ الْبَحْرِ لَمَحَتْهَا ا ح یا ہر ایک تسبیح
تحمید اور تکبیر سے سو سو بار پڑہی ساتہہ لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ لا حول ولا قوۃ الا باللہ کی اگر
ہو وین گناہ پڑہنی والی ان کلمات کی مانند جہاگ دریا کی البتہ مٹا وین یہہ کلمی انکو نقل کیے یہہ احمد نے ف
مع لا الہ الا اللہ یعنی حال ہوئی ان کلمات معدودہ کی یعنی تین سو کی ہمراہ لا الہ الا اللہ آخر تک کے پس کلمہ ایک بار
ہوگا اور تسبیحات تین سو بار یا ہر ایک کے ساتہہ کلمہ ملایا جاوی اس صورت مین کلمہ تین سو بار ہوگا دبر
الفجر وَآيَةَ الْكُرْسِيِّ دُبُرَ كُلِّ صَلٰوةٍ مَكْتُوبَةٍ لَمْ يَمْنَعْهُ مِنْ دُخُولِ الْجَنَّةِ اِلَّا اَنْ يَمُوتَ ن س
ح ب ی كَانَ فِي ذِمَّةِ اللّٰهِ اِلَى الصَّلٰوةِ الْاُخْرٰى ط اور جو کوئی پڑہی آیت الکرسی پیچہی ہر نماز
فرض کے نہین منع کرتی ہی اوسکو داخل ہونی بہشت کیسی کی چیز مگر موت نقل کیے یہہ نسائی ابن حبان
ابن سنی نے اور ایک روایت مین بدلی لم یمنعہ آخر تک کی یون آیا ہی کہ ہوویگا بیچ امان اور حفاظت خدا کی نماز دوسری
تلک نقل کیے یہہ طبرانی نی ف نہین منع کرتی ہی اوسکو مگر موت یعنی جب وہ شخص مرا اور موت درمیان مین سے
اوٹہہ گئی فی الحال بہشت مین داخل ہوگا کہ قبر اوسکی باغ ہی باغون جنت سی یا معنی یہہ ہین کہ اگر موت درمیان مین
نہوتی فی الحال داخل ہوتا از بسکہ موت حائل ہی بعد موت کی داخل ہوگا کذا ذکرہ الفخر وی لیقرا المعوذتین

دبر کل صلوۃ ہر وقت دس حب ص س ی اور پڑہی قل اعوذ برب الفلق اور قل اعوذ برب الناس
پیچھی ہر نماز کی نقل کی یہہ ترمذی ابوداؤد نسائی ابن حبان حاکم ابن سنی نے اَللّٰھُمَّ اِنِّي اَعُوْذُ بِكَ
مِنَ الْجُبْنِ وَاَعُوْذُ بِكَ اَنْ اُرَدَّ اِلٰی اَرْذَلِ الْعُمُرِ وَاَعُوْذُ بِكَ مِنْ فِتْنَةِ الدُّنْيَا وَاَعُوْذُ بِكَ
مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ خ ت س ی یا اللہ تحقیق میں پناہ مانگتا ہوں ساتھ تیری نامردی سی اور پناہ
مانگتا ہوں ساتھ تیری اس سی کہ پھیرا جاؤں طرف خواری عمر کی اور پناہ مانگتا ہوں ساتھ تیری فتنہ دنیا کے سے
اور پناہ مانگتا ہوں ساتھ تیری عذاب قبر کے سے نقل کی یہہ بخاری ترمذی نسائی نے ف نامردی کیا
کہ بہی لڑائی دشمن کے سے خواہ دشمن ظاہر کا ہو یا باطن کا مانند کافر اور نفس اور شیطان کے اور نامردی امر بالمعروف
اور نہی عن المنکر اور توکل کی بہی اسی قبیل کی ہی اور خواری عمر کی یہہ ہی کہ حواس باقی نہین اور اعضا مختل
ہو جاوین کذا ذکرہ الفخر رَبِّ قِنِيْ عَذَابَكَ يَوْمَ تَبْعَثُ عِبَادَكَ ع و م ع ہ ای رب
میری بچا مجھکو عذاب اپنی سی اوس دن کہ اوٹھاوی تو یا فرمایا جمع کری تو بندون اپنی یعنی قیامت کی دن
نقل کی یہہ ابو عوانہ مسلم اور چار ون نی اَللّٰھُمَّ اغْفِرْ لِيْ وَارْحَمْنِيْ وَاهْدِنِيْ وَارْزُقْنِيْ م ع و
یا اللہ بخش مجھکو اور مہربانی کر مجھپر اور دکہا مجھکو راہ سیدہی اور مستقیم رکہہ اوسپر اور رزق دی مجھکو نقل کی یہہ ابو عوانہ
نی اَللّٰھُمَّ رَبَّ جِبْرَائِيْلَ وَمِيْكَائِيْلَ وَاِسْرَافِيْلَ اَعِذْنِيْ مِنْ حَرِّ النَّارِ وَعَذَابِ الْقَبْرِ
ط س ی یا اللہ پروردگار جبرئیل اور میکائیل اور اسرافیل کے بچا مجھکو گرمی آگ کی سی اور عذاب قبر کی سی نقل کی
یہہ طبرانی نی اوسط مین اَللّٰھُمَّ اغْفِرْ لِيْ مَا قَدَّمْتُ وَمَا اَخَّرْتُ وَمَا اَسْرَرْتُ وَمَا اَعْلَنْتُ وَمَا
اَسْرَفْتُ وَمَا اَنْتَ اَعْلَمُ بِهٖ مِنِّيْ اَنْتَ الْمُقَدِّمُ وَاَنْتَ الْمُؤَخِّرُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ م ت حب
یا اللہ بخش میری لیی وہ گناہ کہ پہلی کئی مین اور پیچہی کئی مین یعنی اگلی پچہلی اور جو پوشیدہ کئی مین اور جو ظاہر
کئی مین اور جو فضول خرچی کی مین اور وہ گناہ کہ تو بہت جاننی والا ہی اوسکو مجھسے تو آگی کرنی والا ہی
اور پیچہی ڈالنی والا ہی کوئی معبود نہین سوای تیرے ... نقل کیا یہہ

مرعہ او تجمع ملا علی قاری نے لکہا ہی کہ لفظ او تجمع ... بروایت مسلم ... شیخ جزری نے ... لکہا ہی کہ لفظ او شک راوی یا تخییر کی لیی ...

ابوداؤد ومسلم ترمذی ابن حبان نسائی اَللّٰهُمَّ اَعِنِّیْ عَلٰی ذِکْرِكَ وَشُکْرِكَ وَحُسْنِ عِبَادَتِكَ
ح ب مس ی یا اللہ مدد کر میری اوپر ذکر اپنے کے یعنی ذکر تیرا بہت کیا کروں اور اوپر شکر اپنے کے
اور خوبی عبادت اپنی کے نقل کیے یہ ابو داؤد و نسائی ابن حبان حاکم ابن سنی نے ف حسن عبادت
مراد ہی اس سے کہ احکام ارکان عبادت کی پوری ادا ہوں اور خضوع و خشوع حاصل ہو معاذ نقل کرتے ہیں کہ
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے پکڑا ہاتھ میرا پس فرمایا کہ میں دوست رکھتا ہوں تجھکو ای معاذ پس عرض کیا میں نے
کہ میں بھی دوست رکھتا ہوں آپکو ای رسول اللہ کی فرمایا کہ مت چھوڑ اس دعا کی پڑھنی کو پیچھے ہر نماز کی یہ
ہی رب اعنی علی ذکرک آخر تک کذا فی المشکوٰۃ اَللّٰهُمَّ رَبَّنَا وَرَبَّ كُلِّ شَيْءٍ اَنَا شَهِيْدٌ
اَنَّكَ الرَّبُّ وَحْدَكَ لَا شَرِيْكَ لَكَ اَللّٰهُمَّ رَبَّنَا وَرَبَّ كُلِّ شَيْءٍ اَنَا شَهِيْدٌ اَنَّ مُحَمَّدًا
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَبْدُكَ وَرَسُوْلُكَ اَللّٰهُمَّ رَبَّنَا وَرَبَّ كُلِّ شَيْءٍ اَنَا شَهِيْدٌ اَنَّ
الْعِبَادَ كُلَّهُمْ اِخْوَةٌ اَللّٰهُمَّ رَبَّنَا وَرَبَّ كُلِّ شَيْءٍ اِجْعَلْنِيْ مُخْلِصًا لَكَ وَاَهْلِيْ فِيْ كُلِّ
سَاعَةٍ فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ ذَا الْجَلَالِ وَالْاِكْرَامِ اِسْمَعْ وَاسْتَجِبْ اَللّٰهُ اَكْبَرُ الْاَكْبَرُ
حَسْبِيَ اللّٰهُ وَنِعْمَ الْوَكِيْلُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ الْاَكْبَرُ د س ی یا اللہ پروردگار ہمارے
اور پروردگار ہر چیز کی میں گواہی دینے والا ہوں کہ تحقیق تو پروردگار ہی یگانہ نہیں کوئی شریک تیرا یا اللہ
پروردگار ہمارے اور پروردگار ہر چیز کی میں گواہی دینے والا ہوں کہ تحقیق محمد صلی اللہ علیہ وسلم بندے تیرے ہیں
اور رسول تیرے یا اللہ پروردگار ہمارے اور پروردگار ہر چیز کی میں گواہی دینے والا ہوں کہ تحقیق بندے مسلمان
سب بھائی ہیں آپس میں یعنی شریک ہیں دین میں نسبوں کا اعتبار نہیں جیسا کہ جاہلیت میں تھا یا اللہ پروردگار
ہمارے اور پروردگار ہر چیز کی کر مجھکو مخلص واسطے اپنے اور اہل میری کو ہر ساعت میں امور دنیا میں اور آخرت
میں ای صاحب بزرگی اور بخشش کی سن یعنی ثنا میری بخوشی اور رضامندی اور قبول کر دعا میری
خدا تعالی بہت بڑا ہی بڑا کفایت ہی مجکو اللہ اور اچھا ہی کارساز یعنی جو کوئی اسکی کرم پر اعتماد کرے

مہمات اوسکی کو کفایت کری خدا تعالی بہت بڑاہی پڑا نقل کیے ہینا سی ابو داؤد وابن سنی نی ف

ہر ساعت مین کہ کوئی ساعت تیری طاعت سی خالی نہو بلکہ ہی کہ ہر ساعت مشغول ہو ساتہہ امر وہنی کی یا

تقیی کیے ہر حال اخلاص سی اور تیری طاعت سی ہین اور میری اہل حال نہون کذا وکرہ الفہر اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ

اَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْكُفْرِ وَالْفَقْرِ وَعَذَابِ الْقَبْرِ ترجمہ ص ص ی یا اللہ تحقیق مین پناہ پکڑتا

ہون ساتہہ تیری کفر سی اور محتاج ہونے سی اور عذاب قبر کیسی نقل کیے ہینا حاکم ابن ابی شیبہ نی

اَللّٰهُمَّ اَصْلِحْ لِیْ دِیْنِیَ الَّذِیْ جَعَلْتَهٗ عِصْمَةَ اَمْرِیْ وَاَصْلِحْ لِیْ دُنْیَایَ الَّتِیْ جَعَلْتَ

فِیْهَا مَعَاشِیْ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِكَ بِرِضَاكَ مِنْ سَخَطِكَ وَاَعُوْذُ بِعَفْوِكَ مِنْ نِقْمَتِكَ

وَاَعُوْذُ بِكَ مِنْكَ لَا مَانِعَ لِمَا اَعْطَيْتَ وَلَا مُعْطِیَ لِمَا مَنَعْتَ وَلَا رَادَّ لِمَا قَضَيْتَ

وَلَا يَنْفَعُ ذَا الْجَدِّ مِنْكَ الْجَدُّ ص حب ترجمہ یا اللہ سنوار میری لئی دین میرا وہ کہ کیا ہی تونی اوسکو

سبب بچاؤ کام میری کا اور سنوار میری لئی دنیا میری وہ کہ کی ہی تونی اوسمین معیشت اور زندگانی

میری یا اللہ تحقیق مین پناہ پکڑتا ہون ساتہہ تیری ساتہہ خوشنودی تیری کے غضب تیری سی اور پناہ

پکڑتا ہون ساتہہ عفو تیری کے عذاب تیری سی اور پناہ پکڑتا ہون ساتہہ تیری یعنی ساتہہ رحمت تیری کی عذاب

تیرے سی نہین کوئی منع کرنی والا اوس چیز کو کہ دی تونی اور نہین کوئی دینی والا اوس چیز کو کہ منع کی تونی اور نہین

کوئی پھیرنی والا اوس چیز کو کہ حکم کیا تونی اور نہین فائدہ دیتی ہی دولتمند کو عذاب تیری سی دولتمندی نقل کی

ہینا سی ابن حبان نی ف سبب بچاؤ کام میری کا کہ وہی نگہبان سب چیزون کا ہی جیسکہ فرمایا ہی آنحضرت

صلی اللہ علیہ وسلم نی حاصل اوسکا یہہ ہی کہ حکم کیا گیا ہون مین کہ کافرون سی لڑون یہان تک کہ گواہی دین

وحدانیت اللہ تعالی کی اور رسالت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی اور قائم کرین نماز اور دین زکوۃ جب یہہ

باتین کرینگی اپنا خون اور مال مجہسی بچا دینگی مگر ساتہہ حق اسلام کی یعنی سبب تقصیر کی حد پہونچیگا

اور حساب اونکا اللہ پر ہی توف ہی پس اوس سے معلوم ہوا کہ دین کی سبب سی ہر چیز آدمی کی محفوظ رہتی ہی اور

دنیا کی ساتھ حاصل ہونی وجہ معیشت حلال کی ہوتی ہی کہ قوت دیتی ہی امور طاعت پر اور سلامت رکھتی نقل کیا

ہی کہ موجب خلل وقت کی ہین کذا ذکرہ الفخر اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِيْ خَطَايَايَ وَعَمْدِيْ اَللّٰهُمَّ اهْدِنِيْ لِصَالِحِ الْاَعْمَالِ

وَالْاَخْلَاقِ فَاِنَّهُ لَا يَهْدِيْ لِصَالِحِهَا وَلَا يَصْرِفُ سَيِّئَهَا اِلَّا اَنْتَ ٭ مص ٭ یا اللہ بخش میری لئی وہ گناہ کہ جو کئی کیا مینی

اور قصد سی کیا مینی یا اللہ راہ دکہا مجکو طرف اچھی عملون کی اور اچھی خلقون کی نہین راہ دکہاتا کوئی طرف اچھی عملون کی اور

نہین پہیرتا کوئی بری عملون کو مگر تو نقل کی ہیہ بزار نی اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ عَذَابِ النَّارِ وَعَذَابِ الْقَبْرِ

وَمِنْ فِتْنَةِ الْمَحْيَا وَالْمَمَاتِ وَمِنْ شَرِّ الْمَسِيْحِ الدَّجَّالِ ٭ عو مس ٭ یا اللہ تحقیق مین پناہ مانگتا ہون

ساتہہ تیری عذاب دوزخ کیسی اور عذاب قبر کیسی اور فتنہ زندگانی کیسی اور فتنہ موت کیسی اور برائی

کانی دجال کیسی نقل کی ہیہ ابو عوانہ حاکم نی اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِيْ خَطَايَايَ وَذُنُوْبِيْ كُلَّهَا اَللّٰهُمَّ انْعَشْنِيْ

وَاَحْيِنِيْ وَارْزُقْنِيْ وَاهْدِنِيْ لِصَالِحِ الْاَعْمَالِ وَالْاَخْلَاقِ اِنَّهُ لَا يَهْدِيْ لِصَالِحِهَا

وَلَا يَصْرِفُ سَيِّئَهَا اِلَّا اَنْتَ ٭ مس ط ی ٭ یا اللہ بخش میری لئے گناہ صغیرہ میری اور گناہ کبیرہ میری تمام

گناہ یا اللہ بلند کر مرتبہ میرا اور زندہ رکہہ مجکو اور رزق دی مجکو اور راہ دکہا مجکو طرف نیک عملون کے

اور نیک خلقون کی تحقیق نہین راہ دکہاتا ہی طرف نیک عملون کے اور نہین پہیرتا ہی بری عملونکو کوئی مگر تو

نقل کی ہیہ حاکم طبرانی ابن سنی نے اَللّٰهُمَّ اَصْلِحْ لِيْ دِيْنِيْ وَوَسِّعْ لِيْ فِيْ دَارِيْ وَبَارِكْ

لِيْ فِيْ رِزْقِيْ ٭ ا ط ص ٭ یا اللہ سنوار میری لئی دین میرا اور فراخ کر میری لئی معیشت میری گہر میری مین

اور برکت دی میری لئی بیچ رزق میری کی نقل کی ہیہ احمد طبرانی ابو یعلی نے ف فراخ کر معیشت میری

گہر میری مین کہ بدون محنت اور مانگنی کی حاصل ہووی یا مراد یہہ ہی کہ میری قبر مین کشادگی کر کذا ذکرہ الفخر سُبْحَانَ

رَبِّكَ رَبِّ الْعِزَّةِ عَمَّا يَصِفُوْنَ وَسَلَامٌ عَلَى الْمُرْسَلِيْنَ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ٭ ص ٭

پاک ہی پروردگار تیرا صاحب غلبہ کا اوس چیزسی کہ بیان کرتی ہین کافر اور سلام ہووی رسولون پر اور

تعریف ثابت ہی واسطی اللہ پروردگار عالمون کے نقل کی ہیہ ابو یعلی ابن سنی نی ف اس آیت مین تسبیح ہی

اور مروی ہی انس سی کہا کان صلی اللہ علیہ وسلم اذا صلی وفرغ من صلاتہ مسح بیمینہ علی
راسہ وقال بسم اللہ الذی لا الہ الا ہو الرحمن الرحیم اللہم اذہب عنی الہم والحزن
رواہ طس ی ۔ اور روایت ہی پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم جب نماز پڑہتی اور فراغت پاتی نماز اپنی سی پہیرتی داہنا ہاتہہ
سر مبارک اپنی پر یعنی آگی کی جانب سر کی پر اور کہتی شروع کرتا ہون مین ساتہہ نام خدا کی وہ جو نہین کوئی معبود مگر وہ
بخشنی والا مہربان یا اللہ دور کر مجہسی فکر اور غم نقل کی یہہ بزار نی اور طبرانی نی اوسط مین اور ابن سنی نی ف
معلوم کیا چاہئی کہ ان حدیثون مین بہت سی چیزین نماز کی بعد کی پڑہنی مذکور ہوئین پس یہی لازم نہین ہی کہ سب ہمیشہ
پڑہا کری بلکہ جس قدر سب یا بعض انہین سی پڑہیگا موجب حاصل کرنی فضیلت اور اتباع سنت کا ہوگا اور ظاہر
یہہ ہی کہ فعل آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا بہی اسطرح پر تہا نہ یہہ کہ سب دعاؤن پر تمام اوقات مین
مواظبت کرتی تہی پس امام محی الدین نووی نی لکہا ہی کہ استغفار کو سب ذکرون پر نماز کی پیچہی مقدم رکہی
اور بعضون نی کہا ہی بعد اوسکی اللہم انت السلام بعد اوسکی لا الہ الا اللہ قدیر تلک پڑہی کذا ذکرہ الشیخ
ابن حجر المکی اور جانا چاہئی کہ مراد بعد نماز سی متصل نماز سی پڑہنا بغیر فرق کی مراد نہین ہی کہ یہہ محال ہی بلکہ مراد
یہہ ہی کہ درمیان نماز اور ذکر کی نہ واقع ہو کہ توابع نماز سی نہو اور ایسی چیز مین نہ مشغول ہو کہ عرف مین
اوسسی مشغول ہونی کو قبلہ اعراض اور نسیان ذکر کی گنین اور اگر اتنا سکوت کری کہ عرف مین اوسکو بہت
نہ جانین تو بہی ضرر نہین رکہتا ہی پس بعد فراغ نماز سی جو کچہہ کہ وہ مذکور پڑہیگا پیچہی ہی نماز کی ہی پس اگر سنتون
کی بعد یہہ اذکار پڑہیگا تو نماز کی بعد ہی پڑہنا کہلاویگا اگرچہ جان آیا ہی کہ اوسی سنت نماز پڑہی [illegible] کو اوسی سنت پر پڑہنا
چاہئی [illegible] کذا ذکر الجزری [illegible] اللیثی [illegible] رواہ طس ی
[illegible] لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ لہ الملک ولہ الحمد یحیی و یمیت
بیدہ الخیر وہو علی کل شیء قدیر [illegible] رواہ طس اور مروی ہی صبح کی
یہہ کہ [illegible] التحیات کی [illegible] اسطرح [illegible]

نقل کیا ہے ترمذی نسائی نی اور طبرانی نی اوسط میں اور ... ایک روایت میں زیادہ

کیا ہی کہ پہلی کلام کرنی کی پڑہی یہہ کلمہ نہین کوئی معبود مگر اللہ تنہا ہی نہین کوئی شریک اوسکا اوسیکی لیی بادشاہت

ہی اور اوسیکی لیی سب تعریف ہی جلاتا ہی اور مارتا ہی بیچ ہاتہہ اوسکی کی بہلائی ہی اور وہ ہر چیز پر قادر ہی

یہہ دس بار نقل کی یہہ ترمذی نسائی نی اور طبرانی نی اوسط میں اور ابن سنی نی سو بار پڑہنا نقل کیا ف

لفظ بیدہ الخیر فقط نسائی نی اور طبرانی نی اوسط میں روایت کیا ہی رموز انکی اوپر لکہی جا چکی حدیث شریف میں

حاصل اوسکا یہہ ہی کہ جسنی یہہ کلمہ بعد نماز صبح کی اور مغرب کی ہیئت تشہد پر بیٹہی ہوئی پہلی کلام کرنی کی اور پہلی کی

نماز سی دس دس بار پڑہا لکہی جاتی ہین اوسکی لیی بدلی ہر کلمہ کی دس نیکیان اور مٹائی جاتی ہین دس برائیان

اور بلند کی جاتی ہین اوسکی لیی دس درجہ اور اوس دن رات میں پناہ میں رہتا ہی ہر امر بری سی اور وسوسون

شیطان کیسی اور نہین پہنچتا ہی کسی گناہ کو کہ لاحق ہووی اور گہیر لی اور ہلاک کرتی اوسکو اوس دن رات میں

یعنی بسبب توفیق استغفار کی یا عفو کردگار کی سوای شرک کی یعنی اگر شرک کیا تو ہلاک کردیگا اور ہوتا ہی سب لوگون

سی بہتر عمل میں مگر جو کوئی زیادہ اوس سی پڑہی اور نسائی کی روایت میں یہہ بہی آیا ہی کہ عوض ہر کلمہ کی ثواب ایک غلام

آزاد کرنیکا حاصل ہوگا اور ایک روایت میں لفظ بیدہ الخیر کا یحیی و یمیت پر مقدم آیا ہی کذا فی المشکوۃ و شرح اللہم

اِنِّیْ اَسْئَلُکَ رِزْقًا طَیِّبًا وَّعِلْمًا نَافِعًا وَّعَمَلًا مُّتَقَبَّلًا ط یا اللہ تحقیق میں مانگتا ہون تجہسی رزق

حلال اور علم نفع دینی والا اور عمل مقبول نقل کی یہہ طبرانی نی صغیر میں اور ابن سنی نی وَ دُبُرَ الْمَغْرِبِ وَ

الصُّبْحِ ثُمَّ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ لَہُ الْمُلْکُ وَلَہُ الْحَمْدُ یُحْیِیْ وَیُمِیْتُ بِیَدِہِ

الْخَیْرُ وَھُوَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ عَشْرَ مَرَّاتٍ ح س حب آ ط وَ قَبْلَ اَنْ یَّنْصَرِفَ وَیَثْنِیَ

رِجْلَیْہِ مِنْہُمَا ح ا اور پڑہی بیچہی مغرب اور صبح کی دونوں کی لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ لہ الملک

ولہ الحمد یحیی و یمیت بیدہ الخیر وہو علی کل شیء قدیر دس بار نقل کی یہہ نسائی ابن حبان احمد طبرانی نی اور ایک

اوسکا ... میں آیا ہی کہ پڑہی پہلی اوس سی کہ پہری اور کہولی دونو پانو اپنی دونو نماز ... سی ف

زندی کی روایت مین زیادہ آیا ہی اور مدید اونہر احمد اور طبرانی کی روایت مین رمزین اونکی وہ لکہنی چاہئین
اور لفظ منہا کا متعلق شریف کا ہی مقصود یہہ ہی کہ جسطرح التحیات کی لئی بیٹہا ہی اوسی ہیئت پر بیٹہی ہوئی
صَلٰوتَيِ الصُّبْحِ وَالْمَغْرِبِ اَيْضًا قَبْلَ اَنْ تَتَكَلَّمَ اَللّٰهُمَّ اَجِرْنِيْ مِنَ النَّارِ سَبْعَ مَرَّاتٍ
حب ۔ اور پڑہی پیچہی نماز صبح اور مغرب کی بہی پہلی کلام کرنیکی یا اللہ بچا مجکو آگ سی سات بار نقل کیے یہہ ابوداؤد
نسائی ابن حبان نی ف حدیث شریف مین آیا ہی حاصل اوسکا یہہ ہی کہ جب صبح کو یا شام کو کوئی یہہ پڑہی
اور مر گیا اوسدن مین یا رات مین ہووی گی تجکو خلاصی آگ دوزخ کیسی کذا فی المشکوٰۃ وَبَعْدَ صَلٰوۃِ الضُّحٰی

بیان دعوت کا

اَللّٰهُمَّ بِكَ اُحَاوِلُ وَبِكَ اُصَاوِلُ وَبِكَ اُقَاتِلُ ۔ ہی ۔ اور پڑہی پیچہی نماز چاشت کی یا اللہ ساتہہ
مددتیری کے مانگتا ہون مین مقاصد اپنی اور ساتہہ مدد تیری کی حملہ کرتا ہون مین اور جنگ کرتا ہون دشمنون دین کیسے
اور ساتہہ مدد تیری کی جہاد کرتا ہون مین نقل کیے یہہ ابن سنی نی وَاِذَا دُعِيَ اِلٰى طَعَامٍ فَلْيُجِبْ ۔ م
د ت س ۔ اور جب بلایا جاوی کوئی طرف کہانی کے پس چاہئی کہ قبول کری اور حاضر ہووی نقل کی
یہہ مسلم ابوداؤد ترمذی نسائی نے ۔ ف حاضر ہووی واسطی خاطر بہائی مسلمان کے ظاہر امر کا یہہ چاہتا ہی
کہ واجب ہو [illegible] مین اگر قبول نکریگا گنہگار ہوگا جیسیکہ ابوداؤد نی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سی روایت
کی ہی کہ جب کوئی بلایا جاوی اور قبول نکری پس تحقیق نا فرمانی کی خدا اور رسول اوسکی کی اور یہہ اوس تقدیر
مین ہی کہ اوس مجلس دعوت مین یا راہ مین مثلاً ساتہہ برات کی خلاف شرع کی کوئی چیز مثل مزامیر وغیرہ کے
نہو ورنہ قبول نکرنا جائز ہی بلکہ مستحب ہی اور بعضون نی قبول کرنا دعوت کا سنت کہا ہی اور بعد حاضر ہونے
کی کہانا کہانی کا اختیار رکہتا ہی سنت یا واجب حاضر ہونا ہی اور کہانا مستحب ہی اگر روزہ دار نہین ہے
اور اگر نفل روزہ ہو اور دعوت کرنی والا نہ کہانی سی رنجیدہ ہو تو افطار کری اور کہاوی پہر روزہ قضا کا
رکہی کذا ذکر الفخر وَسَمِّيَا وَلِيْمَةَ الْعُرْسِ ۔ دق عو ۔ اور خصوصاً قبول کری کہانا شادی کا
نقل کیے یہہ ابوداؤد ابن ماجہ ابوعوانہ نی ف ولیمہ اوس کہانی کو کہتی ہین کہ دولہن یا دولہا ضیافت

کرنی نزدیک عقد نکاح کی یا زفاف کی اور اکثر علما کہتی ہین کہ ولیمہ کرنا سنت ہی اور بعضی کہتی ہین مستحب
ہی اور کہا ناموافق حال خاوند کی ہو جیسا کہ ہو اور قبول کرنی اوسکی بعضون نی واجب کہا ہی اور بعضون
فرض کہا ہی اور واجب ہونا قبول کا کتنی چیزون سی ساقط ہو جاتا ہی کہانا شبہ کا ہو یا تخصیص تونگرون کی ہو یا ہمنشین
بُری ہون یا دعوت کری بسبب جاہ اپنی کی یا مدد کرنا معصیت پر ہو یا وہان خلاف شرع شریف کی چیزین ہون
سُنن صورتون مین قبول کرنا واجب نہین ہوتا اور دو دن سی زیادہ کرنی مین اختلاف کیا ہی علما نی بعضون نی
مکروہ کہا ہی اور امام مالک نی ایک ہفتہ تک تونگر کو مستحب کہا ہی کذا ذکر الفخر فَاِنْ کَانَ صَائِمًا فَلْيُصَلِّ
م د ت س * پس اگر ہووی مہمان روزہ دار دعا کری نقل کیے یہہ مسلم ابو داود ترمذی نسائی نی یعنی
دعا کری دعوت کرنی والی کی لیی ساتھہ مغفرت اور برکت کی اور احتمال رکہتا ہی یہہ معنی ہون کہ نماز پڑہی کذا ذکر الفخر
وَدَعَا وَبَرَّكَ * د ق عو * اور دعا کری اور برکت مانگی یعنی بارک اللہ فیکم کہی نقل کیا یہہ ابو داود ابن
ماجہ ابو عوانہ نی وَاِذَا اَفْطَرَ قَالَ ذَهَبَ الظَّمَأُ وَابْتَلَّتِ الْعُرُوْقُ وَثَبَتَ الْاَجْرُ اِنْ شَاءَ اللّٰهُ
م د س مس * اور جب افطار کری کہی گئی پیاس یعنی بسبب پانی پینی کی اور تر ہوئین رگین اور ثابت ہوا
ثواب اگر چاہی اللہ تعالیٰ نقل کی یہہ مسلم ابو داود نسائی حاکم نی اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ بِرَحْمَتِكَ الَّتِیْ وَسِعَتْ
كُلَّ شَیْءٍ اَنْ تَغْفِرَ لِیْ ذُنُوْبِیْ * مو مس ق ی * یا اللہ تحقیق مین مانگتا ہون تجہی سی ساتھہ وسیلہ رحمت
تیری کی وہ جو فراخ ہوئی ہی یعنی گہیر لیا ہی ہر چیز کو یہہ کہ بخشی تو میری لیی گناہ میری نقل کیے یہہ موقوفا حاکم ابن
ماجہ ابن سنی نی فَاِنْ اَفْطَرَ عِنْدَ قَوْمٍ قَالَ اَفْطَرَ عِنْدَكُمُ الصَّائِمُوْنَ وَاَكَلَ طَعَامَكُمُ الْاَبْرَارُ
وَصَلَّتْ عَلَيْكُمُ الْمَلٰئِكَةُ * ق حب د * پس اگر افطار کری نزدیک ایک قوم کی یعنی ضیافت مین
کہی افطار کرین نزدیک تمہاری روزی دار اور کہاوین کہانا تمہارا نیک کار اور بخشش چاہین اوپر تمہاری
فرشتی نقل کیے یہہ ابن ماجہ ابن حبان ابو داود نی * ف * آداب روزی کی یہہ ہین کہ محفوظ رکہی زبان اور آنکھہ
اور کان کو بری باتون سی اور لایعنی سی یعنی جہوٹ اور گناہ کی باتین اور غیبت اور فحش سی بلکہ

بیان افطار کی دعا کا

نہ ہو اونکو حاجت بہہ کہ چہوڑی وہ کہانا اور پینا اپنا پس اکثر روزہ دار ہین کہ نہین ہی اونکی لیی اپنی روزہ سی کچھہ
مگر پیاس اور بہوک سیہ بہین اصد ش صحیح سی ثابت ہوتا ہی پس اگر لڑی روزہ دار سی کوئی پس کہی
مانگتا ہون ساتہہ اسکی تجہسی میں اپنا روزہ دار ہون اگر فرض روزہ ہووی کہی یہہ زبان سی اور ... روزہ
چہپانی کے لئی اور کم کہاوی کہانا بہ نسبت اور دنون کی اور افطار کری پہلی ستارونکی نکلنی سی اور پہلی
مغرب کی اور افطار کری خرمای تر پر اگر وہ نپاوی خشک پر یا میوہ سی یا شیرینی سی اگر کچہہ نپاوی پانی
اور سحر دیر کر کہاوی اگرچہ ساتہہ تمر کی یا گہونٹ پانی کی ہووی کہ فرمایا ہی حضرت نی فرق ہمارے روزی مین اور
یہود کی روزی مین کہانا سحر کا ہی اور موجب برکت کا ہی اور فرض روزی رمضان کی ہین اور سنت مندوب دین شعبان کا
اور نوین دسوین محرم کا کہ اوس سی کفارہ ایک برس کی گناہون کا ہوتا ہی اور نوین ذی الحجہ کا کہ کفارہ دو برس کی
گناہون کا اوس سی ہوتا ہی اور تین روزی ہر مہینی مین کئی طرح سی آئی ہین مگر اکثر حضرت تیرہوین چودہوین پندرہوین
رکہتی تہی کہ جنکو ایام بیض کہتی ہین سفر اور حضر مین انکو ترک نہین کرتی تہی اور حضرت پیر اور جمعرات کو بہی روزہ
رکہتی تہی اور فرماتی تہی کہ ان دونون مین بخشتا ہی اللہ تعالی مسلمانون کو اور اعمال بندونکی اوسکی آگی عرض ہوتی ہین
پس دوست رکہتا ہون مین کہ عرض کیی جاوین عمل میری اور مین روزی سی ہون اور چہہ روزی شوال مین جنکو
شش عید کہتی ہین فرمایا اونکی حق مین کہ جو کوئی رمضان کی روزی رکہی اور چہہ شوال کی تو ہوتا ہی گویا تمام زمانہ
روزی رکہی کذا فی المشکوٰۃ و وظائف النبی اور سوا اسکی بہی روزی حضرت سی ثابت ہوی ہین بخوف درازگی کی اسی
کفایت کیا بڑی کتابون مین دیکہا چاہئی قال اذا احضر الطعام فلیسم اللہ و لیأکل مما یلیہ
خ م ت س ق و ان الشیطان یستحل الطعام الذی لا یذکر اسم اللہ علیہ م د
سی ہو اور جب آدمی کہانا پس چاہئی کہ بسم اللہ کہی اور کہاوی اوسطرف سی کہ قریب اوسکی ہی یعنی آگی اپنی
سی ساتہہ داہنی ہاتہہ اپنی کی نقل کی یہہ بخاری مسلم ترمذی نسائی نی تحقیق شیطان حلال کرتا ہی اپنی پر اوس
کہانی کو کہ نہ ذکر کیا جاوی نام خدا کا اوسپر یعنی بسم اللہ نہ پڑہی جاوی نقل کی یہہ مسلم ابو داؤد نسائی نی

بیان کہانی کی آداب مین

شیطان یعنی قادر ہوتا ہی اوس کہانی پر اور اپنا حصہ کر لیتا ہی اوس مین اور موجب سنگدلی اور فساد
اور کرنی گناہون کا کر دیتا ہی اوسکو بسبب نام لینی اللہ تعالی کی پس جو نام اللہ تعالی کا اول مین یا درمیان
مین یا آخر مین بہولیا پہر حلال نہین کر سکتا اس حدیث مین اشارہ ہی کہ فقط بسم اللہ کہنا کفایت کرتا ہی
مگر اولی یہہ ہی کہ بسم اللہ الرحمن الرحیم کہی اور احیاء العلوم مین امام غزالی رحمۃ اللہ نی لکہا ہی کہ پہلی نوالہ پر
بسم اللہ کہی اور دوسری پر بسم اللہ الرحمن اور تیسری پر بسم اللہ الرحمن الرحیم اور مستحب یہی ہی کہ پکار کر بسم اللہ کہی تو
اورون کو بہی یاد آجاوی اور جو ہر نوالہ پر بسم اللہ کہی بہت ہی خوب ہی اور علما نی اختلاف کیا ہی کہ بسم اللہ
کہنی مستحب ہی یا واجب سفر السعادت والی نی کہا ہی کہ محققین اہل حدیث کی نزدیک واجب ہی اور اکثر
فقہا کی نزدیک مستحب اور داہنی ہاتہہ سی کہانا ہی سب علما کی نزدیک سنت موکدہ ہی اور قہستانی نی
لکہا ہی کہ اپنی ہاتہہ کی جگہہ سی کہانا واجب ہی اور اورون کی ہاتہہ کی جگہہ سی کہانا حرام اور یہہ اوس صورت مین ہی
جو کہانا ایک طرح کا ہو اور جو مختلف قسمون کا ہو مثل میوون کی درست ہی جدہر سی چاہی چن کر کہاوی کیونکہ ذکر اوسکا
اور مستحب ہی کہ کہانا کہانی سی پہلی اور پیچہی ہاتہہ دہووی اور چکنی ہاتہہ رات نہ گذاری کہ مضر ہی اور نہ
... یا ... سی ... ہی کی اور اسفل اور گرد اگرد کا بی کیسی کہاوی نہ اعلی اوسکا بیچ سی اور
اوسکا ... ہی اور چہری سی گوشت کاٹا ہوا اور روٹی نہ کاٹی اور بعد فراغ کی اونگلیان اور برتن چاٹے
اور دسترخوان پر جو کچہہ گرا ہی اوس سی مٹی وغیرہ جہاڑ کر کہا جاوی اوسی پر شیطان کی لئی پڑا ہوا چہوڑے
اور کہاوی دو زانو یا اوکڑو یا دایان پاون کہڑا کر کر اور نہ کہاوی چار زانو اور نہ لیٹ کر اور نہ کہڑی
ہو کر اور نہ مسند وغیرہ پر بیٹہہ کر بطور متکبرین کی اور نہ خوان پایہ دار پر اور نہ طشتری پیالی مین اور نہ عیب
کری کہانی کو اور نہ سونگی اوسکو اور نہ پہونکی اوس مین اور بہت گرم نہ کہاوی اور عین العلم مین
لکہا ہی کہ بہتر کری برتن پیتل تانبی کی سی سون لکڑی اور مٹی کی برتن مین ہی سلف کی اقرب ہی طرف تواضع
کی لیکن وضو کرنا پیتل تانبی کی برتن مین حضرت سی ثابت ہی ہوا ہی جس یہہ آداب اگرچہ سنن زوائد ہین

لیکن طالب کو چاہیئے کہ ہر قول اور فعل مین دل اپنا خالص نیت صالحہ سے رکھے یعنی بجالاوے ان آداب وغیرہ مین
رضامندی اللہ تعالی کی اور اتباع آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ملحوظ رکھے تا عادات عبادات ہو جاوین اور
پاوے اور ضرور ہے کہ طلب حلال کی کرے کہانے اور پینے وغیرہا مین اور بہت پرہیز کرے حرام اور مشتبہ سے کہ جسکا کہانا
پینا اور لباس حرام ہوتا ہے نہین قبول ہوتی دعا اوسکی اور نماز اوسکی اور جو گوشت کہ اوس سے پیدا ہے
لائق تر ہے ساتھ آگ کے ہوتا ہے اور اہل کمال نے مقدار واصلی پر ہی کفایت کری اور بقدر ضرورت کی
چند لقمے کہاوے کہ کتنا ہم رکہین پیٹ اوسکو یا تہائی پیٹ کہاوے اور تہائی پانی اور تہائی دم کی لئے خالی
رکہے اسپر ہرگز زیادہ نکرے کہ بہت کہانا برا ہے دل مردہ ہوتا ہے اور سنگدلی ہوتی ہے اور علوم غیبیہ کی دروازے
بند ہوتی ہین اور رات دن مین ایکبار کہاوے لیکن اگر خوف ضعف کا ہووے تو دونون وقت کچہہ کہاوے
اور بہت پرہیز کرے منہمک رہنے سے لذیذ کہانے اور پینے مین عین العلم مین ایک حدیث روایت کی ہے کہ بری امت
میری کی وہ لوگ ہین کہ غذا اونکی جاتی ہین ساتھ نعمتون کی پرورش پاتا ہے اوس سے گوشت اونکا اور ہمت اونکی کہانے
اور لباس طرح طرح کی ہین پس یاد رکہہ ان اصول کو اور نہ غافل ہو انسے پس تحقیق آل محمد صلی اللہ علیہ وسلم
نہین سیر ہوئے جو کی روٹی سے دو دن پے در پے کبھی اور نہین کہائے حضرت نے چپاتی اور بکری بریان
نہین حق ہے واسطے انسان کی مگر بیچ ٹکڑے روٹی خشک کے اور کپڑے کے کہ دفع کرے گرمی سردی کو اور گہر کے
اوسمین واسطے دفع سردی گرمی کے اور زیادہ اسپر حساب ہے کہ حساب لیا جاویگا بندہ سے قیامت کی
پس عاقل کو پرہیز چاہیئے اسمین مگر واسطے ضرورت دینی اور بدنی کی کذا فی وظائف النبی قالوا یا رسول
اللہ انا ناکل ولا نشبع قال فلعلکم تاکلون متفرقین قالوا نعم قال اجتمعوا
علی طعامکم واذکروا اسم اللہ یبارک لکم فیہ ترجمہ عرض کیا صحابہ نے یا رسول اللہ
ہم تحقیق ہم کہاتے ہین اور سیر نہین ہوتی فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے پس شاید کہ کہاتے ہو جدا جدا
عرض کیا اونہون نے ہان اسطرح سے فرمایا حضرت نے پس جمع ہو تم اوپر کہانے اپنے کی اور یاد کرو نام

برکت کہا وی گے تمہارے لئے وسمین یہہ ابن ماجہ ابوداود ونسائی نے ف جمع ہونا اور ذکر کرنا نام خدا تعالی کا ہر ایک موجب برکت کا ہی پس جو دو نو چیزیں جمع ہوویں برکت زیادہ ہووے کذا ذکرہ الفخر

أمر النبي صلى الله عليه وسلم أصحابه في الشاة المسمومة التي أهدتها اليه اليهودية أن اذكروا اسم الله وكلوا فأكلوا فلم يصب أحدا منهم شيء مس اور حکم کیا اصحاب کو بیچ وقت کہانے بہونی گوشت بکری زہر ملائی کی جو بہیجا تہا اسکو طرف پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک یہودیہ نے یعنی شیخ کی جا کی نے یہہ کہ یاد کرو نام خدا تعالی کا اور کہاؤ پس کہایا اصحاب نے یعنی بسم اللہ کہہ کر پس نہ پہنچا کسی کو انہیں سے کچھہ یعنی ضرر زہر کا نقل کیے یہہ حاکم نے ف حکم کیا اصحاب کو یعنی بعد اطلاع اسکی کہ زہر آلودہ ہی کہ اس کو رض از راہ معجزہ سرور عالم کی خبر دی تہی کذا ذکرہ الفخر

وفي حديث مسيره صلى الله عليه وسلم وأبي بكر وعمر الى بيت أبي الهيثم وأكلهم الرطب واللحم وشربهم الماء قوله صلى الله عليه وسلم إن هذا هو النعيم الذي تسألون عنه يوم القيامة فلما كبر على أصحابه قال إذا أصبتم مثل هذا وضربتم بأيديكم فقولوا بسم الله وعلى بركة الله فإذا شبعتم فقولوا الحمد لله الذي هو أشبعنا وأروانا وأنعم علينا وأفضل فإن هذا كفاف هذا مس اور بیچ حدیث قصہ جانی پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کی ساتھہ ابوبکر اور عمر رض کی طرف گھر ابی الہیثم صحابی کے اور کہانی انکی کہجوریں تر کو اور گوشت کو اور پینی انکی پانی کو قول پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کا ہی کہ تحقیق یہہ کہانا اور پینا وہ نعمت ہی کہ پوچہی جاوگی تم اوس سے یعنی ادای شکر اسکی سے دن قیامت کی پس جب کہ دشوار ہوئی یہہ بات اصحاب پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کو پہر فرمایا حضرت نے جس وقت کہ پہونچو تم اور پاؤ تم مانند اسکو اور ڈالو ہاتہہ اپنی یعنی کہانا شروع کرو اس کہو کہاتے ہیں ہم ساتھہ نام خدا کی اور اوپر برکت خدا کی پس جب سیر ہو چکو تم پس کہو سب تعریف ثابت ہی واسطی خدا کے جسنے سیر کیا ہمکو اور سیراب کیا ہمکو اور نعمت دی ہمکو اور بہت دی یعنی زیادہ حاجت سے دی پس تحقیق یہہ کہنا بدلہ اس نعمت کا اور عہدہ ادای شکر اس نعمت کیسی بجا لانا ہی نقل کیے یہہ حاکم نے ف حاصل اور مختصر قصہ حدیث کا

یہہ ہی کہ ابو ہیثم ایک صحابی تہی درخت کہجور کی اونکی بہت تہی رکہتی تہی حضرت سرور عالم مع ان صحابہ کرام
اونکی ہان رونق افزا ہوئی وہ باہر گئی ہوئی تہی اونکی بی بی کو بہت خوشی سے تہا یا جب ابو ہیثم آئی بہت
خوشی سے عرض کیا کہ ف آج مجہ سی زیادہ کسی کی میری اور بہت سی باتین خاطرداری کی کرکہ
باغ کو بیٹہا کر ہم کی کہجور حاضر کین اور آپ ابو ہیثم تیاری کہانی مین مشغول ہوئی بعد
تیار کر حاضر کیا جب تناول فرما چکی اور پانی نوش فرما چکی یہہ حدیث ابو نعیم اور فرمائی جب ہماری
دشوار ہوا کہ اگر ایسی چیزون پر مواخذہ ہوا کیا ٹہکانا ہی تو تدارک اوس سوال قیامت کا تعلیم کردیا کذا ذکر الفخر

وَاِنْ نَسِيَ التَّسْمِيَةَ اَوَّلَ الطَّعَامِ فَلْيَقُلْ بِسْمِ اللّٰهِ اَوَّلَهُ وَاٰخِرَهُ د ت سق حب مس

اور اگر بہول جاوی کوئی بسم اللہ کہنی پہلی کہانی کی پس کہی بسم اللہ کہتا ہون اول کہانی مین اور آخر کہانی مین نقل کی
یہہ ابو داؤد ترمذی نسائی ابن حبان حاکم نی ف کہی بسم اللہ یعنی وقت یاد آنی کی درمیان کہانی کی اور بعضون نی
کہا ہی کہ کہلی اگرچہ بعد کہانی سے یاد آوی کذا ذکر الفخر وَاِنْ اَكَلَ مَعَ مَجْذُوْمٍ اَوْ ذِيْ عَاهَةٍ قَالَ بِسْمِ اللّٰهِ
ثِقَةً بِاللّٰهِ وَتَوَكُّلًا عَلَيْهِ ت د ق حب مس ی اور اگر کہاوی ساتہ جذامی کی یا ساتہ
آفت والی کی کہی کہاتا ہون مین ساتہ نام خدا کی اوس حال مین کہ اعتماد کرتا ہون اللہ پر اور توکل کرتا ہون اوپر اوس
کی یہہ ترمذی ابو داؤد ابن ماجہ ابن حبان حاکم ابن سنی نی ف ساتہ آفت والی کی کہ مبتلا ہوئی کسی
مین بیماریون لگجانی والیون سے کہ لوگ اونکو باعتبار وہم کی لگجانی والی گنتی ہین والا شرع مین کوئی مرض
دوسری کو لگتا نہین اور اس حدیث سی معلوم ہوا کہ ہر بیمار کی ساتہ کہانا درست ہی اور
آیا ہی کہ جذامی سی بہاگ جیسا کہ بہاگتا ہی شیر سی تطبیق دونو حدیثون مین یہہ ہی کہ پرہیز کرنا اوس
ساتہہ کہانا قبیلہ توکل کے سی ہی پس اگر توکل حاصل ہی کہا دی اور نہین تو بچی کذا ذکر الفخر

اَلْاَكْلُ وَالشُّرْبُ قَالَ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ حَمْدًا كَثِيْرًا طَيِّبًا مُّبَارَكًا فِيْهِ غَيْرَ مَكْفِيٍّ وَّلَا
مُسْتَغْنًى عَنْهُ رَبَّنَا خ عه جب فارغ ہووی کہانا کہانی سی اور پانی پینی سی کہی

اور اوٹھایا جاوی دسترخوان کہی سب تعریف ثابت ہی خدا کی تعریف بہت پاکیزہ بابرکت نہ کفایت کی گئی اور نہ چہوڑی

گئی اور نہ بی پروائی کی گئی اوس سی ای رب ہمارے قبول کر جو ہماری تعریف اے الٰہنا گئی اور چاروں نے ف

نہ کفایت کی گئی یعنی وہ تعریف کہ کفایت نہیں کی گئی اوس سی یعنی کوئی نہیں ہی سبب آنکہ کوئی حق اوسکی

قاصر ہونی قدرت ہماری کی ادا کرنی سی اور نہ چہوڑی گئی بلکہ نہایت مشتاق ہیں ہم اوسکی بالمعجو نہ تعریف کی کفایت کی

گئی اوس سی بلکہ ہمیشہ لازم ہی سبب پی درپی ہونی نعمتوں کی ہر لحظہ ہر لمحہ کذا ذکر الفخر اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ كَفَانَا

وَآوَانَا غَيْرَ مَكْفِيٍّ وَّلَا مَكْفُوْرٍ ۔ خ سب تعریف ہی اوس اللہ کی لئی کہ کفایت کیا ہمکو یعنی ہر ضرورت

ہماری کو قسم کہانی وغیرہ سی کفایت کیا اور سیراب کیا ہمکو در حالیکہ اللہ تعالیٰ نہ کفایت کیا گیا ہی اور نہ ناشکری کیا

گیا نقل کیے یہہ بخاری نے ف نہ کفایت کیا گیا ہی یعنی کوئی بندہ اوسکو کفایت نہیں کر سکتا بلکہ وہ سبہو نکا

کافی ہی کذا ذکر الفخر اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ اَطْعَمَنَا وَسَقَانَا وَجَعَلَنَا مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ ۔ عه ی سب تعریف ہی

واسطے ایسے خدا کی کہ کہلایا ہمکو اور پلایا ہمکو اور کیا ہمکو مسلمانوں سی نقل کیے یہہ چاروں نی اور ابن سنی نی اَلْحَمْدُ

لِلّٰهِ الَّذِيْ اَطْعَمَ وَسَقٰى وَسَوَّغَهٗ وَجَعَلَ لَهٗ مَخْرَجًا ۔ د س حب ۔ سب تعریف ہی واسطے اوس خدا کی

کہ کہلایا اور پلایا اور آسان کیا نگلنا کہانی پانی کا حلق میں اور کی اوسکی لئی جگہہ نکلنی کے نقل کی یہہ ابوداؤد نسائی

ابن حبان نی ف آسان کیا یعنی سبب پیدا کرنی دانتوں کی چبانی کی لئی اور لعاب کی نرم کرنی کی لئی اور زبان

کی پہیرنی کی لئی موہنہ میں اور نگلنی کے لئی کذا ذکر الفخر اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ اَطْعَمَنِيْ هٰذَا الطَّعَامَ وَرَزَقَنِيْهِ

مِنْ غَيْرِ حَوْلٍ مِّنِّيْ وَلَا قُوَّةٍ ۔ د ت ق مس ی ۔ سب تعریف ہی واسطے اوس خدا کی کہ کہلایا

مجکو یہہ کہانا اور نصیب کیا مجکو یہہ بغیر حیلہ اور حرکت اور قوت کی میری طرف سی نقل کیے یہہ ابوداؤد ترمذی ابن

ماجہ حاکم ابن سنی نی وَاِذَا اَكَلَ الطَّعَامَ فَلْيَقُلْ اَللّٰهُمَّ بَارِكْ لَنَا فِيْهِ وَاَطْعِمْنَا خَيْرًا مِّنْهُ ۔ د

ت ق ۔ اور جب کہاوی کہانا پس چاہیے کہ کہی یا اللہ برکت کر ہمارے لئی اسمیں اور کہلا ہمکو بہتر اس سی نقل کی

یہہ ابوداؤد ترمذی ابن ماجہ نی فَاِنْ كَانَ لَبَنًا فَلْيَقُلْ اَللّٰهُمَّ بَارِكْ لَنَا فِيْهِ وَزِدْنَا مِنْهُ ۔ ه

لا ق ۱۲ پس اگر ہوی کہانا دو دستر خوان سے بہتر ہی کہ کہی یا اٹھو ۱۲ تمہاری لئی ہین اورنبا ۱۲ کہ سکو اسکی

کی ہیہ ابو داود و ترمذی ابن ماجہ اوف معلوم ہوا کہ دو دو سب کہانون سے بہتر ہی کہ اورکہا اون کی طرح

بہیہ فرمایا کہ کسی نی ابن ماجہ ن عن انس ان اللہ لیرضی عن العبد ان یاکل الاکلۃ فیحمدہ

علیھا او یشرب الشربۃ فیحمدہ علیھا مق تشسی ہی ۱۲ تحقیق اللہ راضی ہوتا ہی

بندہ سی اور دوست رکہتا ہی یہہ کہ کہا وی ایکبار کہانا پس تعریف کری خدا کی اوسپر یا پیوی ایکبار پانی پس تعریف

کری اوسکی اوسپر نقل کے یہہ مسلم ترمذی نسائی ابن سنی نی ف اکلۃ جو زبر سی پڑہی معنی اوسکی بیان

اور جو پیش سی پڑہی معنی اوسکی نوالہ کی ہونگی کذا ذکر العلی واذا غسل یدہ الحمد للہ الذی یطعم ولا

یطعم من علینا فھدانا واطعمنا وسقانا وکل بلاء حسن ابلانا الحمد للہ غیر مودع

ولا مکافا ولا مکفور ولا مستغنی عنہ الحمد للہ الذی اطعم من الطعام وسقی من الشراب

وکسی من العری وھدی من الضلالۃ وبصر من العمی وفضل علی کثیر ممن خلق تفضیلا

الحمد للہ رب العالمین ۱۲ س حب مس ۱۲ اور جب دہووی ہاتہہ اپنی کہی سب تعریف واسطی

اوس خدا کی لئی کہ کہلاتا ہی اور نہین کہلایا جاتا یعنی سب اوسکی محتاج اور وہ کسیکا محتاج نہین احسان کیا

پس سیدہی راہ دکہائی ہمکو یعنی طرف امور دین و دنیا کی اور کہانا کہلایا ہمکو اور پانی پلایا

انعام کی ہمکو سب تعریف ہی واسطی خدا کی در حالیکہ وہ نعمت نہین ترک کی گئی ہی اور نہ بدلہ

کی گئی ہی اور نہ بی پروائی کی گئی اوس سی یعنی بلکہ ہمیشہ محتاج اوسکی ہین سب تعریف ہی

کہانا اور پلائی ہمکو پینی کے چیز یعنی پانی اور دودہ وغیرہما اور پہنایا ہمکو ننگی پن سی اور راہ بتائی ہمکو گمراہی

اور بینا کیا ہمکو اندہی پن سی یعنی ننگا اور گمراہ اور اندہا نہ کیا ان سب سی محفوظ رکہا اور

کی اور الوگون سی کہ پیدا کیا تبرگی دینی سب تعریف ہی واسطی اللہ پروردگار عالمون کی نقل کی یہہ نسائی ابن

حبان حاکم ... شکر کی اوسکی مقابلہ مین اسلئی کہ اللہ تعالی کی انعام احسان کا

سکو بدلہ او تار سکتا ہی نہ ناشکری کی جاتی ہی تا نہ مفقود و بیشتری کی شکر او سکا ادا کرے ح ہن کذا ذکر

الفجر اللّٰهُمَّ اَشْبَعْتَ وَاَرْوَيْتَ فَهَنِّئْنَا وَرَزَقْتَنَا فَاَكْثَرْتَ وَاَطَبْتَ فَزِدْنَا مص

یا اللہ سیر کیا تو نی اور سیراب کیا تو نی پس گوارا کر کہانی پینی کو ہمکو خوش گوار اور رزق دیا تو نی ہمکو

پس بہت دیا تو نی اور اچہا کیا حال ہمارا پس زیادہ کر ہمکو نعمتین اور برکت جہان کے والا ابی

نی وَيَدْعُو لِاَهْلِ الطَّعَامِ اللّٰهُمَّ بَارِكْ لَهُمْ فِيمَا رَزَقْتَهُمْ وَاغْفِرْ لَهُمْ وَارْحَمْهُمْ م

ت س مص اور دعا کرے کہلانی والی کی لئی یا اللہ برکت دے انکی لئی بیچ اوس چیز کی کہ روزی

دی تو نی اونکو پس بخش اونکو اور رحم بانی کر اونپر نقل کیے یہہ مسلم ترمذی نسائی ابن ابی شیبہ

اَللّٰهُمَّ اَطْعِمْ مَنْ اَطْعَمَنِي وَاسْقِ مَنْ سَقَانِي م یا اللہ کہلا میوی بہشت کی اوسکو کہ کہلایا مجکو

اور پلا اوسکو کہ پلایا مجکو نقل کیے یہہ مسلم نی **ف** پلا یعنی پانی حوض کوثر کا او شراب طہور یا مراد کہانا

پانی دنیا کا ہو کہ دنیا مین محتاج نہو اور اگر دونو مراد رکہین اولی ہو کذا ذکر الفجر وَاِذَا لَبِسَ شَيْئًا قَالَ اَللّٰهُمَّ

اِنِّي اَسْئَلُكَ مِنْ خَيْرِهٖ وَخَيْرِ مَا هُوَ لَهٗ وَاَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّهٖ وَشَرِّ مَا هُوَ لَهٗ ي اور جب پہنی

کچہہ کپڑا تو کہی یا اللہ تحقیق مین مانگتا ہون تجسی بہلائی اسکے اور بہلائی اوس چیز کی کہ یہہ کپڑا بنایا گیا ہی اوسکی

لئی اور پناہ پکڑتا ہون تیری برائی اسکی سی اور برائی اوس چیز کی سی کہ بنایا گیا ہی یہہ واسطی اوسکی یعنی وہ تکبر

اور فخر ہی نقل کیے ابن سنی نی **ف** بہلائی اوسکی یہہ کہ حیثیت سی بدن پر رہی اور کوئی آفت اور ضرر اوسکی سبب

سی نہ پہونچی اور بہلائی اوس چیز کی کہ بنایا گیا ہی یہہ اوسکی لئی یہہ بنایا گیا ہی ستر ڈہکنی کی لئی اور سردی

گرمی دور کرنی کی لئی پس اسی قصد سی پہنون مین نہ واسطی تکبر اور فخر کی یا استعمال اوسکا طاعت مین ہووے

کذا ذکر الفجر وَاِنْ كَانَ جَدِيْدًا سَمَّاهُ بِاسْمِهٖ عِمَامَةً اَوْ قَمِيْصًا اَوْ غَيْرَهٗ ثُمَّ يَقُوْلُ اَللّٰهُمَّ لَكَ الْحَمْدُ

اَنْتَ كَسَوْتَنِيْهِ اَسْئَلُكَ خَيْرَهٗ وَخَيْرَ مَا صُنِعَ لَهٗ وَاَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّهٖ وَشَرِّ مَا صُنِعَ لَهٗ د

ت س حب مس اور جو ہووی لباس نیا ذکر کرے اوسکو ساتھہ نام اوسکی کہ پگڑی ہو یا کرتہ یا اور

پہر کہی یا اللہ تیری ہی لیئے تعریف ہی تو نی پہنایا مجکو یہہ یعنی کپڑا مانگتا ہون مین تجہسی بہلائی اسکی
اور بہلائی اوس چیز کی کہ بنایا گیا ہی یہہ واسطی اوسکی اور پناہ مانگتا ہون مین تجہسی برائی اسکی سی اور برائی
اوس چیز کی کہ بنایا گیا ہی واسطی اوسکی نقل کیے یہہ ابو داود ترمذی نسائی ابن حبان حاکم نی ف ذکر کری
ساتہہ نام اوسکی کی یعنی کہی مثلاً رَزَقَنِي اللهُ هٰذِهِ الْعِمَامَةَ اَوْ كَسَانِي هٰذَا الْقَمِيْصَ اسی طرح کپڑون کا نام لیکر کہی اور
بعد اللّٰہم آخر تلک پڑہی کذا ذکر العلی اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ كَسَانِيْ مَا اُوَارِيْ بِهٖ عَوْرَتِيْ وَاَتَجَمَّلُ بِهٖ فِيْ حَيٰوتِيْ
ت ق مس مص سب تعریف ہی اللہ کی لیئے جسنی پہنایا مجکو وہ چیز کہ ڈہانپتا ہون مین ساتہہ اوسکی ستر اپنا
اور زینت کرتا ہون مین ساتہہ اوسکی بیچ زندگانی اپنی کی نقل کی یہہ ترمذی ابن ماجہ حاکم ابن ابی شیبہ نی وَمَنْ
لَبِسَ ثَوْبًا فَقَالَ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ كَسَانِيْ هٰذَا وَرَزَقَنِيْهِ مِنْ غَيْرِ حَوْلٍ مِّنِّيْ وَلَا قُوَّةٍ غُفِرَ لَهٗ مَا
تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهٖ د ت ق مس وَمَا تَاَخَّرَ د اور جو کوئی پہنی کپڑا یعنی نیا ہو یا پرانا پس کہی سب تعریف
ہی خدا کی لیئے جسنی پہنایا مجکو یہہ لباس اور دیا مجکو یہہ بغیر حیلہ کی مجہسی اور بغیر قوت کی بخشا جاتا ہی اوسکی لیئے جو جو
کہ پہلی گذرا ہی گناہ اوسکی سی نقل کیے یہہ ابو داود ترمذی ابن ماجہ حاکم نی اور ابو داود کی ایک روایت مین
یہہ بہی آیا ہی اور وہ گناہ کہ پیچہی کئی ہین یعنی اگلی پچہلی گناہ بخشی جاتی ہین وَاِذَا رَاٰى عَلٰى صَاحِبِهٖ ثَوْبًا جَدِيْدًا
قَالَ لَهٗ تُبْلِيْ وَيُخْلِفُ اللّٰهُ د مص اور جب دیکہی یار اپنی پر کپڑا نیا کہی اوسکی لیئے پرانا کری تو
اور بدلی اسکی دی اللہ کپڑا اور نقل کیے یہہ ابو داود ابن ابی شیبہ نی ف یہہ دعا ہی واسطی ...
فراخی رزق کے اَبْلِ وَاَخْلِقْ ثُمَّ اَبْلِ وَاَخْلِقْ ثُمَّ اَبْلِ وَاَخْلِقْ خ د یہہ پرانا کر اور پرانا کر پہر پرانا
کر اور پرانا کر پہر پرانا کر اور پرانا کر نقل کیے یہہ بخاری ابو داود نی ف یعنی عمر تیری دراز ہو تو
سی کپڑی پہنی اور پرانی کری کذا ذکر العلی فَاِذَا خَلَعَ ثِيَابَهٗ فَسَتْرُ مَا بَيْنَ اَعْيُنِ الْجِنِّ
اَنْ تَقُوْلَ بِسْمِ اللّٰهِ مص ی پس جب اوتاری کپڑا اپنا پس پردہ درمیان آنکہون
کی کہنا بسم اللہ کا ہی نقل کی یہہ ابن ابی شیبہ ابن سنی نی ف یعنی جو کپڑی اوتارنی کی وقت بسم اللہ کہی گا

جنات نہین دیکھ سکتی کیسترا اوسکا و اذا ہم بامر فلیرکع رکعتین من غیر الفریضۃ ثم لیقل اللہم
انی استخیرک بعلمک واستقدرک بقدرتک واسئلک من فضلک العظیم فانک تقدر
ولا اقدر وتعلم ولا اعلم وانت علام الغیوب اللہم ان کنت تعلم ان ہذا الامر خیر
لی فی دینی ومعاشی وعاقبۃ امری او عاجل امری وآجلہ فاقدرہ لی ویسرہ لی ثم
بارک لی فیہ وان کنت تعلم ان ہذا الامر شر لی فی دینی ومعاشی وعاقبۃ امری او
عاجل امری وآجلہ فاصرفہ عنی واصرفنی عنہ واقدر لی الخیر حیث کان ثم ارضنی

بہ رواہ خ عنہ اور جب قصد کرے کسی کام کا پس چاہئے کہ پڑھے دو رکعتین سوا فرض کے پھر کہے یا اللہ تحقیق
مین نیکی مانگتا ہون تجھسے اس کام مین ساتھ علم تیرے کی اور قدرت مانگتا ہون تجھسے اوپر پانے خیر کے ساتھ
وسیلہ قدرت تیری کی اور مانگتا ہون تجھسے مطلب پانی فضل بڑے تیرے سے پس تحقیق تو قدرت رکھتا ہے
ہر چیز پر اور نہین قدرت رکھتا مین کسی چیز پر اور جانتا ہے تو اور نہین جانتا مین اور تو بہت جاننے والا ہے
پوشیدہ باتون کا یا اللہ جو جانتا ہے تو کہ تحقیق یہہ کام بہتر ہے میرے لئے دین میرے مین اور زندگانی میری مین
اور انجام کار میرے مین یا اس جہان مین اور اوس جہان مین پس حکم کر اور مہیا کر اوسکو میرے لئے اور آسان کر
اوسکو میرے لئے پھر برکت دے میرے لئے اوسمین اور جو جانتا ہے تو کہ تحقیق یہہ کام برا ہے میرے لئے دین مین میرے
اور زندگانی میری مین اور انجام کار میرے مین یا اس جہان مین یا اوس جہان مین پس پھیر اوسکو مجھسے اور پھیر
مجکو اوس سے اور حکم کر اور مہیا کر میرے لئے بھلائی جہان کہین ہووے پھر راضی کر مجکو ساتھ اوسکے نقل کی
یہہ بخاری اور چارون نے ف جب قصد کرے کسی کام کا کہ مباح ہو اور تردد رکھتا ہو اوسکے کرنے نکرنے
مین مثل سفر اور عمارت اور نکاح اور مانند اسکی نہ مانند کھانے اور پینے ہمیشہ کی کہ اسمین استخارہ نہین چاہئے
اور اسیطرح استخارہ نکیا جاوے کرنے واجب اور مستحب مین اور چھوڑنے حرام اور مکروہ کی مین پس استخارہ بیچ فقط
سی جو بات اسکی حق مین مناسب ہوتی ہے اسپر دل قرار پکڑتا ہے پڑھے دو رکعت اگر دو رکعت مسنون معمولی

اور تحیۃ المسجد اور شکر الوضو بھی اسی میں ہی نیت کر کے یہہ دعا پڑہی جائز ہی لیکن اولی یہی ہی کہ صدق دل سے
پڑہی اور جس وقت چاہی پڑہی سوا وقت مکروہ کی اور سورتین جو نسی چاہی پڑہی اور بعضی روایت مین قل یا اور
آئی ہی اسیطرح احیاء العلوم مین بھی لکھا ہی اور علما سے بھی منقول ہی اور او عاجل امری مین لفظ او
جو ہی شک راوی کا لکھا ہی یعنی فی دینی ومعاشی وعاقبۃ امری فرمایا یا ان دونون لفظون کی عوض عاجل امری
و آجلہ فرمایا یہہ کام یعنی جو کہ پیش رکہتا ہون اور متردد ہون کرنی نکرنی اوسکی مین مثل سفر وغیرہ کی اور جائز
کہ ہذا الامر کہکر حاجت اپنی ذکر کری دلسی یا زبان سی واللہ اعلم کذا ذکرہ الفقہ اور ایک روایت مین بعد ذکر کی
دعا کی بدلی اللہم ان کنت تعلم آخر تک کی یون آیا ہی ان کان خیرا لی فی دینی ومعادی ومعاشی لي
وعاقبۃ امری فاقدرہ لی ویسرہ لی وبارک لی فیہ وان کان شرا لی فی دینی ومعادی
ومعاشی وعاقبۃ امری فاصرفہ عنی واصرفنی عنہ واقدر لی الخیر ورضنی بہ حیث
ترجمہ اگر ہووی یہہ کام بہتر دین میری مین اور آخرت میری مین اور زندگانی میری مین اور انجام کار میری
مین پس حکم کر اور مہیا کر اوسکو میری لئی اور آسان کر اوسکو میری لئی اور برکت دی میری لئی اوسمین اور اگر
ہووی یہہ کام برا دین میری مین اور آخرت میری مین اور زندگانی میری مین اور انجام کار میری مین پس
پہیر اوسکو مجہسی اور پہیر مجہکو اوس سی اور حکم کر اور مہیا کر میری لئی بہلائی اور راضی کر مجہکو ساتہہ
اوسکی نقل کیا یہہ ابن حبان ابن ابی شیبہ نی اور ایک روایت مین بعد ان کان کی یون آیا ہی
خیرا لی فی دینی وخیرا لی فی معیشتی وخیرا لی فی عاقبۃ امری فاقدرہ لی وبارک
لی فیہ وان کان غیر ذلک خیرا لی فاقدر لی الخیر حیث ما کان ورضنی بقدرہ
ترجمہ اگر ہووی یہہ کام اچہا میری لئی دین مین اور اچہا میری لئی زندگانی مین اور اچہا
میری لئی انجام کار میری مین پس حکم کر اور مہیا کر اوسکو میری لئی اور برکت دی
سوا اسکی بہتر میری لئی پس حکم کر میری لئی بہلائی کا جہان کہین کہ ہووی اور راضی کر

کیے ہیں ابن حبان نے اور ایک روایت مین یون ہی خیرا لی فی دینی ومعیشتی وعاقبۃ
امری فاقدرہ لی ویسرہ لی وان کان کذا وکذا الامر الذی یرید شرا لی فی دینی
ومعیشتی وعاقبۃ امری فاصرفہ عنی ثم اقدر لی الخیر اینما کان لا حول ولا قوۃ
الا باللہ یہہ حدیث ہے اگر ہووے یہہ کام بہتر میری لیے دین میری مین اور زندگانی میری مین اور انجام کار
میری مین پس حکم کر اوسکو میری لیے اور آسان کر اوسکو میری لیے اور اگر ہووے ایسا اور ایسا
کرے یعنی ساتہہ لفظ کذا وکذا کی واسطی اوس کام کی کہ ارادہ رکہتا ہے برا میری لیے دین میری مین اور
زندگانی میری مین اور انجام کار میری مین پس پہیر اوسکو مجہسے پہر حکم کر میری لیے بہلائی کو جہان ہووے
نہین ہے بچا مانگتا ہون سے اور نہ قوت عبادت پر مگر ساتہہ مدد اللہ کی نقل کیے ہیہ ابن حبان نے اور ایک
روایت مین بعد استقدرک بقدرتک کے یون آیا ہے واسئلک من فضلک ورحمتک فانہما
بیدک لا یملکہما احد سواک فانک تعلم ولا اعلم وتقدر ولا اقدر وانت
علام الغیوب اللہم ان کان ہذا الامر الذی یریدہ خیرا لی فی دینی وفی
دنیای وعاقبۃ امری فوفقہ وسہلہ وان کان غیر ذلک خیرا لی فوفقنی
للخیر حیث کان ہے اور مانگتا ہون مین تجہسے بہلائی فضل تیری سے اور رحمت تیری سے پس
تحقیق فضل اور رحمت بیچ ہاتہہ قدرت تیری کی ہین کہ نہین مالک ہے اون دونون کا کوئی سوا تیری پس تحقیق
تو جانتا ہی اور نہین جانتا ہون مین اور قدرت رکہتا ہی تو اور نہین قدرت رکہتا مین اور تو بہت جاننی
والا ہے غیب کی باتون کا یا اللہ اگر ہووے یہہ کام ایسا کام کہ ارادہ رکہتا ہے اوسکا استخارہ کرنی والا
بہتر میری لیے دین میری مین اور دنیا میری مین اور انجام کار میری مین پس توفیق دے اوسکی اور آسان
کر اوسکو اور جو ہووے سوا اسکے بہتر میری لیے پس توفیق دے مجہکو واسطی خیر کی جہان ہووے نقل کی
ہیہ ابن ... فان کان زاجا فلیتم الخطبۃ ثم لیتوضا فیحسن وضوئہ ثم

مَا كَتَبَ اللّٰهُ لَهٗ ثُمَّ لِيَحْمَدِ اللّٰهَ وَيُمَجِّدْهُ ثُمَّ لِيَقُلِ اللّٰهُمَّ اِنَّكَ تَقْدِرُ وَلَا اَقْدِرُ وَتَعْلَمُ
وَلَا اَعْلَمُ وَاَنْتَ عَلَّامُ الْغُيُوْبِ فَاِنْ رَاَيْتَ اَنَّ فِيْ فُلَانَةَ وَيُسَمِّيْهَا بِاسْمِهَا خَيْرًا لِّيْ فِيْ
دِيْنِيْ وَدُنْيَايَ وَاٰخِرَتِيْ فَاقْدُرْهَا لِيْ وَاِنْ كَانَ غَيْرُهَا خَيْرًا مِّنْهَا لِيْ فِيْ دِيْنِيْ وَدُنْيَايَ وَاٰخِرَتِيْ
فَاقْدُرْهَا لِيْ حب مس پس جو ہووے وہ کام یعنی جسکی لئی استخارہ کرتا ہی نکاح پس چاہئی کہ نہ
کرے منگنی پہر وضو کرے پس اچہا کرے وضو اپنا پہر نماز پڑہے جس قدر مقدر کی ہی خدا نی اوسکی لئی پہر چاہئی
کہ تعریف کرے خدا تعالی کی اور بزرگی اوسکی یاد کرے اوسکو پہر کہی یا اللہ تحقیق تو قادر ہی اور نہین قادر
ہون مین اور جانتا ہی تو اور نہین جانتا مین اور تو بہت جاننی والا ہی غیب کی باتون کا پس جو جانتا
ہی تو کہ تحقیق بیچ فلانی عورت کی اور ذکر کرے اوسکو ساتہہ نام اوسکی یعنی بجای فلانہ
کی نام اوس عورت کا لی کہ جس سے نکاح کا ارادہ رکہتا ہی بہلائی ہی میری لئی دین میری مین اور دنیا
میری مین اور آخرت میری مین پس نصیب کر اور مہیا کر اوسکو میری لئی اور جو ہووے سوا اس عورت کی
بہتر اس سے میری لئی دین میری مین اور آخرت میری مین پس نصیب کر اوسکو میری لئی نقل کی یہہ ابن حبان
حاکم نی ف جسقدر مقدر کی ہی یعنی جسقدر ہو سکی پڑہی کہ ادنی اوسکی دو رکعت ہین پہلی رکعت مین بعد
الحمد کی قل یا پڑہی اور دوسری مین قل ہو اللہ اور بعضون نی کہا پہلی رکعت مین پڑہی وَمَا كَانَ لِمُؤْمِنٍ
وَّلَا مُؤْمِنَةٍ اِذَا قَضَى اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗٓ اَمْرًا اَنْ يَّكُوْنَ لَهُمُ الْخِيَرَةُ مِنْ اَمْرِهِمْ وَمَنْ يَّعْصِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ فَقَدْ
ضَلَّ ضَلٰلًا مُّبِيْنًا اور دوسری مین وَرَبُّكَ يَخْلُقُ مَا يَشَآءُ وَيَخْتَارُ مَا كَانَ لَهُمُ الْخِيَرَةُ سُبْحٰنَ اللّٰهِ وَ
تَعٰلٰى عَمَّا يُشْرِكُوْنَ وَرَبُّكَ يَعْلَمُ مَا تُكِنُّ صُدُوْرُهُمْ وَمَا يُعْلِنُوْنَ وَهُوَ اللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ لَهُ الْحَمْدُ فِي الْاُوْلٰى
وَالْاٰخِرَةِ وَلَهُ الْحُكْمُ وَاِلَيْهِ تُرْجَعُوْنَ اور اس حدیث مین دوسری جا ہی جو لفظ دنیا ہی کا نفرمایا تو شاید
اشارہ ہی اسپر کہ دین والی دنیا والی پہ بہتر ہی یعنی جو عورت تقوی والی اور با محبت ہو [illegible]

افضل ہی [illegible] ہو اور تقوی نرکہتی ہو کذا ذکرہ العسقلانی والقزمین سعادۃ [illegible]

اَسْتِخَارَتَهُ اللهَ وَمِنْ شِقْوَتِهِ تَرْكُهُ اسْتِخَارَةَ اللهِ ۔ ت ۔ نیکبختی بیٹی آدم کیبھی ہی خیر چاہنی اوسکی خدا تعالی سی اور بدبختی بیٹی آدم کیبھی ہی چھوڑنا اوسکا استخارہ کو خدا تعالی سی نقل کیے ہہہ حاکم ترمذی نی ف معنی استخارہ کی طلب خیریت کی ہین اسد تعالی سی جسطرح کہ حدیث مین گذری اور حدیث شریف مین آیاہی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم صحابہ کرام کو دعاء استخارہ کی تعلیم کرتی جیسی کہ تعلیم کرتی سورہ قرآن کی اور روایت ہی جامع الاصول مین کہ ہرگز زیانکار نہ ہوا وہ شخص کہ جسنی استخارہ کیا خدا تعالی سی اور ندامت نہ اوٹھائی جسنی کہ مشورہ کیا اور فقیر نہوا جسنی کہ میانہ روی کی معیشت مین اور حضرت انس سی روایت ہی کہ فرمایا اونکو پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ ای انس جو قصد کری تو کسی کام کا پس استخارہ کر اسد تعالی سی اوسکی لئی سات بار پہر دیکہہ جو کہ تیری دل مین القا ہو اوسپر جرأت کر کہ وہی بہتر ہی اور استخارہ مختصر ایک روایت مین یہہ آیا ہی اَللّٰهُمَّ خِرْ لِي وَاخْتَرْ لِي وَلَا تَكِلْنِي إِلَى اخْتِيَارِي یعنی ای اسد پسند کر میری لئی اور اختیار کر میری لئی یعنی جو مناسب جانی تو اور نہ سونپ مجکو طرف اختیار میری کی کذا ذکرہ الفخر وَإِنْ تَوَلَّى عَقْدَ الْخُطْبَةِ اَنَّ الْحَمْدَ لِلّٰهِ نَحْمَدُهُ وَنَسْتَعِيْنُهُ وَنَسْتَغْفِرُهُ وَنَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنْ شُرُوْرِ اَنْفُسِنَا وَمِنْ سَيِّئَاتِ اَعْمَالِنَا مَنْ يَّهْدِ اللّٰهُ فَلَا مُضِلَّ لَهٗ وَمَنْ يُّضْلِلْ فَلَا هَادِيَ لَهٗ وَاَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ يَا اَيُّهَا النَّاسُ اتَّقُوْا رَبَّكُمُ الَّذِيْ خَلَقَكُمْ مِّنْ نَّفْسٍ وَّاحِدَةٍ وَّخَلَقَ مِنْهَا زَوْجَهَا وَبَثَّ مِنْهُمَا رِجَالًا كَثِيْرًا وَّنِسَآءً وَاتَّقُوا اللّٰهَ الَّذِيْ تَسَآءَلُوْنَ بِهٖ وَالْاَرْحَامَ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَلَيْكُمْ رَقِيْبًا يَا اَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ حَقَّ تُقَاتِهٖ وَلَا تَمُوْتُنَّ اِلَّا وَاَنْتُمْ مُّسْلِمُوْنَ يَا اَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ وَقُوْلُوْا قَوْلًا سَدِيْدًا يُّصْلِحْ لَكُمْ اَعْمَالَكُمْ الاٰيَة ۔ عنہ ۔ ت ۔ اور جو متولی ہووی نکاح باندہنی کا یعنی جو نکاح کسیکا باندہی پس خطبہ اوسکا یہہ ہی کہ سب تعریف اسد کی لئی ہی تعریف کرتی ہین ہم اوسکی اور مدد چاہ

بجھ
يُضْلِلِ الله

ہین ہم اوس سی اور بخشش چاہتی ہین ہم اوس سی اور پناہ پکڑتی ہین ہم ساتھہ خدا کی برائیون نفسون اپنی کی سی
اور برائیون عملون اپنی کی سی جسکو راہ دکہاوی خدا پس نہین کوئی گمراہ کرنی والا اوسکو اور گمراہ کری جسکو
وہ پس نہین کوئی راہ دکہانی والا اوسکو اور گواہی دیتا ہون مین یہہ کہ نہین کوئی معبود مگر اللہ تنہا نہین کوئی شریک
اوسکا اور گواہی دیتا ہون مین یہہ کہ تحقیق محمد بندی اوسکی ہین اور رسول اوسکی ای لوگو ڈرو پروردگار اپنی سی
جسنی پیدا کیا تمکو ایک جان سی یعنی حضرت آدم علیہ السلام سی اور پیدا کیا اوس سی جوڑا اوسکا یعنی حضرت حوا
اور پہیلائی دونو سی مرد بہت اور عورتین اور ڈرو خدا سی جسکی نام سی مانگتی ہو آپس مین اور ڈرو قرابت یعنی ناتا
کاٹنی سی پرہیز کرو اور آپسمین محبت رکہو تحقیق اللہ ہی ہر نگہبان تمہارا یعنی سب باتون اور احوال پر مطلع ای وہ
لوگو جو ایمان لائی ہو ڈرو خدا سی حق ڈرنی اوسکی کا اور ہرگز نہ مرو تم مگر اور تم مسلمان ہو یعنی ہمیشہ اسلام پر
قائم رہو ای وہ لوگو جو ایمان لائی ہو ڈرو اللہ سی اور کہو بات سچی یعنی جہوٹہہ نہ بولا کرو سنوار دیگا خدا
واسطی تمہاری عمل تمہاری پڑہی سارے آیتین نقل کی یہہ چارون نی اور حاکم اور ابو عوانہ نی وقف باقی آیت
اخیر کی یون ہی وَیَغْفِرْ لَکُمْ ذُنُوبَکُمْ وَمَنْ یُطِعِ اللّٰہَ وَرَسُولَہُ فَقَدْ فَازَ فَوْزًا عَظِیمًا یعنی اور بخشیگا اللہ تمہاری لیے
گناہ تمہاری اور جو کوئی کہا مانیگا اللہ تعالی کا اور رسول اوسکیکا پس تحقیق وہ مراد کو پہونچا مراد کو پہونچنا بڑا
پس یہہ آیتین پڑہ کر ایجاب وقبول کری یعنی دولہا سی یون کہی کہ فلانی عورت نی بدلی اتنی روپیون کی نفس اپنا
تیری نذر اور زوجیت مین دیا تو نی قبول کیا وہ کہی قبول کیا مینی پس اس ایجاب وقبول کو سنا دو دو گواہان
کا یہی شرط ہی بغیر گواہون کی نکاح درست نہین ہوئی کا اور آنحضرت نی فرمایا جسکی نام سی مانگتی ہو آپس مین
یعنی ایک دوسری سی اوسکی نام پاک کا وسیلا پکڑ کر مانگتا ہی اور ایک دوسری کو قسم دیتا ہی اوسکی نام سی [illegible]

اور ایک روایت [illegible]

[illegible]

[illegible]

بہیجا اونکو ساتہہ حق کی حال یہہ کہ خوشخبری دینی والی ہین اور ڈرانی والی بہیجا اونکو آگی قیامت کی یعنی متصل

وہ سبہی جو شخص پیروی کری خدا تعالی کی اور رسول اوسکے کی پس تحقیق اوسنی راہ سیدہی پائی اور جو کوئی

نافرمانی کریگی اللہ اور رسول کے پس تحقیق وہ نہین نقصان پہنچاتاہی مگر جان اپنی کو اور نہین نقصان

پہنچاتاہی خدا تعالی کو کچہہ نقل کی یہہ ابو داؤد نی اور ایک روایت مین بعد پہلی دعا کی یہہ دعا پڑہنی آئی ہی و

نَسْأَلُ اللّٰهَ اَنْ يَّجْعَلَنَا مِمَّنْ يُّطِيْعُهُ وَيُطِيْعُ رَسُوْلَهُ وَيَتَّبِعُ رِضْوَانَهُ وَيَجْتَنِبُ سَخَطَهُ

فَاِنَّمَا نَحْنُ بِهٖ وَلَهٗ ۔ موقوف ۔ اور مانگتی ہین ہم اللہ سی یہہ کہ کری ہمکو اون لوگون مین سی کہ اطاعت کرتی

ہین اللہ کی اور اطاعت کرتی ہین رسول اوسکی کی اور پیروی کرتی ہین خوشنودی اوسکی کی اور بچتی ہین غضب

اوسکی سی یعنی اون چیزون سی کہ سبب غصہ کی ہون پس سوا اسکے نہین کہ ہم ساتہہ اوسکی ایمان لائی اور واسطی

اوسکی مطیع ہین نقل کی یہہ موقوفا ابو داؤد نی وَيَقُوْلُ لِمَنْ تَزَوَّجَ بَارَكَ اللّٰهُ لَكَ ۔ ح

صر ۔ اور کہی واسطی اوس شخص کی نکاح کری برکت دی اللہ تعالی تیری لئی یعنی اولاد پیدا ہو نقل کی یہہ بخاری

مسلم نی وَبَارَكَ اللّٰهُ عَلَيْكَ وَجَمَعَ بَيْنَكُمَا فِيْ خَيْرٍ ۔ ع ح ب مس ۔ اور برکت اوتاری

اللہ اوپر تیری اور جمع کری اور اتفاق دی درمیان تمہاری بیچ بہلائی کی نقل یہہ چارون نی اور ابن حبان

حاکم نی اَوْ فَبَارَكَ اللّٰهُ عَلَيْكَ ۔ ح مت س ۔ یا کہی پس برکت اوتاری اللہ اوپر تیری نقل کی

یہہ بخاری مسلم ترمذی نسائی نی وَلَمَّا زَوَّجَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلِيًّا فَاطِمَةَ دَخَلَ الْبَيْتَ

فَقَالَ لِفَاطِمَةَ اِيْتِيْنِيْ بِمَاءٍ فَقَامَتْ اِلٰى قَعْبٍ فِي الْبَيْتِ فَاَتَتْ فِيْهِ بِمَاءٍ فَاَخَذَهُ وَ

مَجَّ فِيْهِ ثُمَّ قَالَ لَهَا تَقَدَّمِيْ فَتَقَدَّمَتْ فَنَضَحَ بَيْنَ ثَدْيَيْهَا وَعَلٰى رَاْسِهَا

وَقَالَ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اُعِيْذُهَا بِكَ وَذُرِّيَّتَهَا مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيْمِ ثُمَّ قَالَ لَهَا اَدْبِرِيْ

فَاَدْبَرَتْ فَصَبَّ بَيْنَ كَتِفَيْهَا وَقَالَ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اُعِيْذُهَا بِكَ وَذُرِّيَّتَهَا مِنَ الشَّيْطَانِ [illegible]

الرَّجِيْمِ ثُمَّ قَالَ ائْتُوْنِيْ بِمَاءٍ قَالَ عَلِيٌّ فَعَلِمْتُ الَّذِيْ يُرِيْدُ فَقُمْتُ فَمَلَأْتُ [illegible]

وَاَنَيْتُهُ بِهٖ فَاَخَذَهُ وَمَجَّ فِيْهِ ثُمَّ قَالَ تَقَدَّمْ فَصَبَّ عَلٰى رَاْسِيْ وَبَيْنَ يَدَيَّ ثُمَّ قَالَ اَللّٰهُمَّ
اِنِّيْ اُعِيْذُهُ بِكَ وَذُرِّيَّتَهُ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيْمِ ثُمَّ قَالَ اَدْبِرْ فَاَدْبَرْتُ فَصَبَّ بَيْنَ كَتِفَيَّ
وَقَالَ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اُعِيْذُهُ بِكَ وَذُرِّيَّتَهُ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيْمِ ثُمَّ قَالَ ادْخُلْ بِاَهْلِكَ
بِسْمِ اللّٰهِ وَالْبَرَكَةِ ۔ حب ۔ اور جب نکاح باندھا پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت علیؓ کا ساتھ حضرت فاطمہؓ کے
کی داخل ہوئے حضرت علی کی گھر مین پس فرمایا حضرت فاطمہ کو لا میری پاس پانی پس کھڑی ہوئین حضرت فاطمہ طرف
پیالہ کی کہ گھر مین تھا پس لائین وہ اوسمین پانی پس لیا پیالہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اور کلی ڈالے
اوسمین پھر فرمایا حضرت فاطمہ کو آگی آ پس آگے آئین پس چھڑکا پانی درمیان سینہ اونکی کی اور سر اونکی پر
اور کہا یا اللہ تحقیق مین تیری پناہ مین دیتا ہون فاطمہ کو اور اولاد اسکی کو شیطان راندے ہوئی سی پھر فرمایا
پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت فاطمہ کو پیٹھ پھیر پس پیٹ پھیری اونہون نے پس ڈالا پانی درمیان دونو
مونڈھون اونکی کی اور کہا یا اللہ تحقیق مین تیری پناہ مین دیتا ہون فاطمہ کو اور اولاد اسکی کو شیطان
راندے ہوئی سی پھر فرمایا لاؤ تم میرے پاس پانی کہا حضرت علی نے پس جانا مینے جو کچھ ارادہ رکھتے تھے
حضرت یعنی سمجھا کہ میری ساتھہ بھی وہی طور کرینگے جو اونکی ساتھہ کیا پس کھڑا ہوا مین پس بھرا مینے پیالہ پانی
سی اور لایا مین پیالہ حضرت کی پاس پس لیا اوسکو اور کلی ڈالی اوسمین پھر فرمایا آگی آ پس ڈالا پانی
سر میری پر اور آگی میری یعنی سینہ پر پھر کہا یا اللہ تحقیق مین پناہ تیری مین دیتا ہون اسکو اور اولاد
اسکی کو شیطان راندے ہوئی سی پھر فرمایا پیٹھ پھیر پس پیٹ پھیری مینے پس ڈالا پانی درمیان
دونون مونڈھون میری کی اور فرمایا یا اللہ تحقیق مین پناہ تیری مین دیتا ہون اسکو اور اولاد اسکی کو شیطان
راندے ہوئی سی پھر فرمایا حضرت علی کو داخل ہو ساتھہ اہل اپنی کی ساتھہ نام خدا کے اور برکت [illegible] نقل کی یہہ
ابن حبان [illegible] نکاح حضرت فاطمہؓ کا خود آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم [illegible]
[illegible] فاطمہؓ کا چار سو مثقال چاندی کا ہوا کہ ہماری حساب سی ایک سو چالیس روپیہ [illegible]

بیبیون کا سوا ام حبیبہ کی اور مہر حضرت کی اور بیٹیون کا بہی قریب اسی مقدار کی ہوتا ہی یعنی کچہہ کم ایک سو چالیس اور مہر ام حبیبہ کا چار سو دینار سونے کا تہا کذا ذکرہ الفخر و شیخ رفیع الدین رحمہ اللہ

دَخَلَ بِاَهْلِهٖ اَوِ اشْتَرٰی رَقِیْقًا فَلْیَاخُذْ بِنَاصِیَتِهَا * د س ص * اور جب آوے ایک بیوی اپنی کی پاس یعنی پہلی مرتبہ مرد عورت اکٹہا جمع ہووین یا خریدی بردہ پس چاہیے کہ پکڑے بال پیشانی اوسکی نقل کی یہہ ابو داؤد و نسائی ابو یعلی نے ف گویا یہہ اشارہ ہی اپنی قبضہ اور تصرف مین داخل کرنی کا اور ایک روایت مین ہی کہ بعد پکڑنی کی یہہ دعا پڑہی ثم لیقل اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ

مِنْ خَیْرِهَا وَخَیْرِ مَا جَبَلْتَهَا عَلَیْهِ وَاَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّهَا وَشَرِّ مَا جَبَلْتَهَا عَلَیْهِ

د ق س ص مس * پہر کہی یا اللہ تحقیق مین مانگتا ہون تجہسی بہلائی اسکی اور بہلائی چیز کی کہ پیدا کیا تو نی اوسکو اوپر یعنی اعمال اور افعال اور پناہ مانگتا ہون ساتہہ تیری برائی اسکی سی اور برائی اوس چیز کی سی کہ پیدا کیا تو نی اسکو اوپر اوسکی نقل کیے یہہ ابو داؤد و ابن ماجہ نسائی ابو یعلی حاکم نی وَ كَذٰلِكَ

فِی الدَّابَّةِ وَیَاخُذُ بِذُرْوَةِ سَنَامِ الْبَعِیْرِ * د س ص * اور اسیطرح کرے بیچ چارپائی کے اگر گہوڑا وغیرہ خریدے بال پیشانی کی پکڑکر یہی دعا پڑہے اور پکڑے بلندی کوہان اونٹ کی نقل کی یہہ ابو داؤد و نسائی ابو یعلی نی ف یعنی جو اونٹ خریدے بجای بال پیشانی کی بلندی کوہان کی پکڑکر وہ دعا پڑہے

وَكَانَ اِذَا اشْتَرٰی مَمْلُوْكًا قَالَ اَللّٰهُمَّ بَارِكْ لِیْ فِیْهِ وَاجْعَلْهُ طَوِیْلَ الْعُمْرِ كَثِیْرَ الرِّزْقِ * مو مص * اور تہی ابن مسعود جسوقت کہ خریدتی تہی غلام کہتی تہی یا اللہ برکت دی میری لیے اسمین اور کر اسکو بڑی عمر والا بہت رزق والا نقل کیے یہہ موقوفا ابن ابی شیبہ نی ف اور کثیر الرزق کی دوسری معنی یہہ ہین کہ اسکو سبب زیادتی رزق کا کر کہ خوب کما دے کذا ذکرہ الفخر

وَاِذَا اَرَادَ الْجِمَاعَ قَالَ بِسْمِ اللّٰهِ اَللّٰهُمَّ جَنِّبْنَا الشَّیْطَانَ وَجَنِّبِ الشَّیْطَانَ مَا رَزَقْتَنَا * ع * اور جب ارادہ کرے کوئی جماع کا کہے ساتہہ نام خدا کی یہہ کام کرتا ہون

ہمکو شیطان سی اور دور رکہہ شیطان کو اوس چیز سی کہ نصیب کری تو ہمکو یعنی اولاد نقل کیے بہہ مسلم نے

میں **ف** حدیث شریف مین آیا ہی کہ جو کوئی وقت صحبت کی یہہ دعا پڑہی پہر اگر لڑکا پیدا ہوگا تو شیطان

اوسکو نہین ضرر کرنی کا کبہی یعنی نہین مسلط ہونی کا اوسکی دین پر اور نہین ظاہر ہوا کہ مراد ضرر سی

اوسکی حق مین کذا ذکر العینی فَاِذَا اَنْزَلَ قَالَ اَللّٰهُمَّ لَا تَجْعَلْ لِلشَّيْطَانِ فِيمَا رَزَقْتَنِي نَصِيبًا

موصہ مہ بسبب منزل ہووی کہی یا اللہ نکر واسطی شیطان کے بیچ اوس چیز کی کہ نصیب کیے تو نی

مجکو حصہ نقل کیے یہہ موقوفًا ابن ابی شیبہ نی وَاِنْ اُتِيَ بِمَوْلُوْدٍ اَذَّنَ فِي اُذُنَيْهِ حِيْنَ وِلَادَتِهٖ د

ف اور اگر پیدا ہووی بچہ اذان دی کان اوسکی مین وقت پیدا ہونی اوسکی کی نقل کیے یہہ ابو داود

ترمذی نی **ف** مستحب ہی کہ داہنی کان مین اذان کہی اور بائین مین تکبیر چنانچہ حضرت امام حسن رضی اللہ

نی روایت کی ہی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا کہ جسکی ہان بچہ پیدا ہووی پس اذان کہی داہنی کان مین

اور تکبیر بائین کان مین کہ اوسکو ضرر نہین کرنی کے ام الصبیان یعنی مرگی اور اذان کہنی سنت ہی وقت

پیدا ہونی کی اور جامع الاصول مین رزین کی کتاب سی نقل کیا ہی کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی سورہ اخلاص

بیچ کان حضرت حسن ابن علی کی جب پیدا ہوئی اور تحنیک کی اور علما نی کہا ہی مستحب ہی کہ بچی کی کان مین

کہی اِنِّيْ اُعِيْذُكَ وَذُرِّيَّتَكَ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيْمِ کذا قال الفخر وَوَضَعَهٗ فِيْ حِجْرِهٖ وَحَنَّكَهٗ بِتَمْرٍ وَدَعَا

لَهٗ وَبَرَّكَ عَلَيْهِ مح مت اور رکہی اوسکو اپنی گود مین اور تحنیک کری اوسکو ساتہہ کہجور کی اور دعا کری

اوسکی لئی اور دعا برکت کی کری اوس پر یعنی بارک اللہ علیک یا علیہ کہی نقل کیے یہہ بخاری مسلم نی **ف**

تحنیک اسکو کہتی ہین کہ کہجور یا اور مٹہاس چبا کر لڑکی کی تالو مین لگاوی پس تحنیک ساتہہ کہجور کی سنت

ہی پیدا ہونی کی اور اگر کہجور نہ ملی تو کچہہ میٹہی چیز لگا دی اور مستحب ہی کہ لگانی والا نیک ہو کذا ذکرہ الفخر

وَاَمَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِتَسْمِيَةِ الْمَوْلُوْدِ يَوْمَ سَابِعِهٖ وَوَضْعِ الْاَذٰى عَنْهُ

اور حکم کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نی ساتہہ نام رکہنی بچی کی ساتوین دن یعنی پیدا ہونی اوسکی

فائدہ

ایذا دینی والی چیز کی اوس سی اور حکم کیا ساتھہ عقیقہ کی نقل کیے یہہ ترمذی نی **ف** ساتھہ دور کرنی

چیز ایذا دینی والی کے یعنی سر منڈا وی اور نہلا وی کہ میل وغیرہ جو وقت پیدا ہونی کی لگ رہی سو ساتوین

دن اوس سی دور ہو وی اور عقیقہ بھی کری ساتوین دن کہ سنت ہی امام مالک اور امام شافعی کی نزدیک

اور نزدیک امام اعظم کی مستحب یا مباح ہی اور شرط عقیقہ کی قربانی کیسی ہی اور مستحب ہی کہ لڑکی

کی لیئے دو بکری کری اور لڑکی کی لیئے ایک اور بہتر یہہ ہی کہ ہڈی نہ توڑی بند کی جگہہ سی کاٹ کر نکالے

اور مستحب ہی کہ تہوڑا گوشت شیرینی بھی پکا وی اور مختار ہی کہ تقسیم کری اوسکو یا گھر مین پکا کر اپنی اہل کو کہلا وی

کذا ذکر الفخر والعلی **وتعویذ الطفل** اَعُوْذُ بِکَلِمَاتِ اللّٰہِ التَّامَّۃِ مِنْ شَرِّ کُلِّ شَیْطَانٍ وَّھَامَّۃٍ وَّمِنْ شَرِّ کُلِّ عَیْنٍ

لَامَّۃٍ خ عہ ر ق اور تعویذ لڑکی کا یہہ ہی پناہ پکڑتا ہون مین ساتھہ کلون پوری خدا کی برائی سی ہر شیطان کیسی اور

کاٹنی والی زہر ملی کیسی یعنی جسکی کاٹنی سی مرجا وی اور برائی سی ہر نظر لگجانی والی کیسی نقل کیے بخاری اور چاہون اور بزار نی

ف پڑھ کر دم کرین یا گلی مین لٹکا دین تعویذ لکہہ کر اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم حضرت حسنین کو ان کلمات کر رقیہ یعنی منتر

کرتی تہی اور فرماتی تہی کہ باپ تمہاری یعنی حضرت ابراہیم علیہ السلام تعویذ کرتی تہی ان کلمات کی ساتھہ حضرت

اسمعیل اور حضرت اسحق علیہما السلام کو کذا ذکر الفخر وَاِذَا اَفْصَحَ الْوَلَدُ فَلْیُعَلِّمْہُ لَا اِلٰہَ اِلَّا

اللّٰہُ ی اور جب بولنی لگی لڑکا پس چاہیئی کہ سکہا وی اوسکو لا الہ الا اللہ نقل کی یہہ ابن سنی نی

ف شرعۃ الاسلام مین لکھا ہی کہ جب بولنی لگی لڑکا اول اوسکو کلمہ توحید سکہا وی بعد اوسکے یہہ

آیت سکہا وی فَتَعَالَی اللّٰہُ الْمَلِکُ الْحَقُّ لَا اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ رَبُّ الْعَرْشِ الْکَرِیْمِ کذا ذکر الفخر وَکَانَ اِذَا اَفْصَحَ الْوَلَدُ

مِنْ بَنِیْ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ عَلَّمَہٗ وَقُلِ الْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ لَمْ یَتَّخِذْ وَلَدًا اَلْاٰیَۃَ ی اور تہی نبی

صلی اللہ علیہ وسلم کہ جب بولنی لگتا کوئی لڑکا اولاد عبد المطلب کی سی سکہاتی تہی اوسکو یہہ آیت اور کہہ

کہ سب تعریف واسطی خدا کی ہی جسنی نہین پکڑا بیٹا ساری آیت نقل کیے یہہ ابن سنی نی **ف** اور آیت

یہہ ہی وَلَمْ یَکُنْ لَّہٗ شَرِیْکٌ فِی الْمُلْکِ وَلَمْ یَکُنْ لَّہٗ وَلِیٌّ مِّنَ الذُّلِّ وَکَبِّرْہُ تَکْبِیْرًا یعنی اور نہین ہی واسطی اوسکی کوئی شریک بادشا

بطفل

تعویذ

جب

بولنی لگی

تعلیم

کی بچی کو

تین اونہین سی اوسکی لیی دوستی بجا لانی والا ذلت سی اور برائی بیان کراوسکی برائی بیان کرنا

عَلَی الصَّلٰوۃِ لِسَبْعٍ وَاعْزِلُوا فِرَاشَهٗ لِتِسْعٍ وَاضْرِبُوْهُ لِثَلٰثَ عَشَرَةَ فَاِذَا فَعَلَ ذٰلِكَ

بَيْنَ يَدَيَّ ثُمَّ لِيَقُلْ لَا جَعَلَكَ اللّٰهُ عَلَيَّ فِتْنَةً ٭ ی مارو تم فرزند کو اوپر چھوڑنی نماز کی وقت پہنچنی

کی سات برس کی عمر کو یعنی عادت ہووی نماز کی اور جدا کرو بچھونا اوسکا یعنی ماسی اور ہمشیرہ سی اور اور

سی کہ ایک بچھونی پر نہ سویا کرین وقت پہنچنی کی نو برس کی عمر کو اور نکاح کرو اوسکا وقت پہنچنی تیرا ان

برس کی عمر کو پس جب کری یہہ یعنی جب یہہ طریق مذکور بجالاوی پس چاہیی کہ بٹھاوی فرزند کو آگی اپنی پہر کہی

نہ گردانی تجکو اللہ مجہپر فتنہ اور موجب آزمایش اور گمراہی کا نقل کی یہہ ابن سنی نی ف یہہ اشارہ ہی

آیت کریمہ پر اِنَّمَا اَمْوَالُكُمْ وَاَوْلَادُكُمْ فِتْنَةٌ یعنی مال اور اولاد تمہاری فتنہ ہین پس اسی لیئی دعا کی کہ باعث فتنہ کا

نہ کر بلکہ نیکبخت اور مطیع اپنا کر اور انکی سبب سی ہم گنہگار نہ ہوین وَاِنْ كَانَ سَفَرًا صَافَحَهٗ وَقَالَ

اَسْتَوْدِعُ اللّٰهَ دِيْنَكَ وَاَمَانَتَكَ وَخَوَاتِيْمَ عَمَلِكَ ٭ س د ت مس حب ٭

اور اگر ہووی کوئی سفر کرنی والا مصافحہ کری مقیم اور کہی سونپتا ہون مین اللہ کو دین تیرا اور امانت تیری اور

آخری عمل تیری یعنی خاتمہ بخیر ہو نقل کی یہہ ابو داود ترمذی حاکم ابن حبان نی ف مراد امانت

سی مال ہی یا اہل اور اولاد یا تمام امور دنیوی کذا ذکرہ الحرز اور ایک روایت مین یہہ زیادہ آیا ہی وَاَقْرَاُ

عَلَيْكَ السَّلَامَ ٭ س ٭ اور کہتا ہون تجپر سلام یعنی دعا کرتا ہون سلامتی دنیا اور آخرت کی نقل

کی یہہ نسائی نی وَيَقُوْلُ لِمَنْ يُوَدِّعُهٗ اَسْتَوْدِعُكَ اَوْ اَسْتَوْدِعُكُمُ اللّٰهَ الَّذِيْ لَا

تَضِيْعُ وَدَائِعُهٗ ٭ ی طب ٭ اور کہی مسافر اوس شخص کو کہ رخصت کرتا ہی سونپتا ہون مین

تجہی یا کہی سونپتا ہون مین تمکو یعنی اگر ایک ہو پہلا لفظ کہی اور اگر کئی ہون دوسرا لفظ کہی اوس خدا کو

[illegible] نہین ضائع ہوتی ہین امانتین پاس اوسکی یعنی ایک روا[illegible]

[illegible] نقل کی یہہ ابن سنی اور طبرانی نی کتاب الدعا مین وَمَنْ [illegible]

بیان فرزند نیکبخت

فاوصنی قال له علیک بتقوی الله والتکبیر علی کل شرف فلما ولی قال اللهم اطو له
البعد وهون علیه السفر ت س ق اور جو کوئی ہی مقیم کہ ارادہ سفر کا رکھتا ہو
پس نصیحت کرے مجکو کوئی مقیم اوسکو لازم کر اپنی پر تقوی خدا کا یعنی شرک اور گناہ نکرنا کہ عذاب خدا کی سی بچی تو اور حکم
اللہ اکبر کہنا ہر بلندی پر پس جب پیٹھ پہیری مسافر کہی مقیم یا الہ لپیٹ اسکی لئی درازی راہ کی یعنی قریب کر اوسے
اور آسان کر اسپر مشقت سفر کی نقل کی یہہ ترمذی نسائی ابن ماجہ نی زودک اللہ التقوی وغفر ذنبک

ویسر لک الخیر حیثما کنت ت مس جعل اللہ التقوی زادک وغفر ذنبک و

وجہ لک الخیر حیثما توجہت ط توشہ دی تجکو اللہ پرہیزگاری اور بخشی گناہ تیری اور آسان
کری تیری لئی بہلائی یعنی توفیق دنیا اور آخرت کی بہلائی کے دی جہان کہ ہووی تو نقل کی یہہ ترمذی حاکم نی
اور ایک روایت مین دعا یون آئی ہی کری اللہ تقوی کو توشہ تیرا اور بخشی گناہ تیری اور پہیر لاوی تیری
لئی بہلائی جہان کہ متوجہ ہووی تو نقل کی یہہ بزار و طبرانی نی ف ایک شخص آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
کی پاس حاضر ہوا اور عرض کی کہ یا رسول اللہ مین سفر کیا چاہتا ہون پس توشہ دو مجکو یعنی دعا کرو کہ
برکت اوسکی بجائی توشہ سفر کی ہو یا مراد توشہ متعارف ہو یعنی خرچ راہ پس آنحضرت نی فرمایا زودک اللہ
التقوی یعنی تقوی خرچ راہ آخرت کا ہی نصیب کرے تجکو اللہ تقوی اوسنی عرض کیا زیادہ کیجیی پہر فرمایا
غفر ذنبک پہر عرض کیا اوسنی زیادہ کیجیی ماں باپ میری فدا تیری ہو دین فرمایا ویسر لک الخیر حیثما

کنت کذا ذکرہ الفخر واذا امر امیرا علی جیش او سریۃ اوصاہ فی خاصتہ بتقوی اللہ و

من معہ من المسلمین خیرا ثم قال اغزوا بسم اللہ ولا تغلوا ولا تغدروا ولا
تمثلوا ولا تقتلوا ولیدا اھ د علیہ اور جب امیر کرتی تہی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کسی کو بڑی
لشکر یا چہوٹی لشکر پر نصیحت کرتی تہی اوسکو بیچ حق نفس اوسکی کی ساتہہ تقوی خدا کی اور نصیحت کرتی اوسکو
بیچ حق ہمراہیوں اوسکی کی مسلمانون سی ساتہہ بہلائی کرنیکی یعنی شفقت اور مہربانی ان پر رکہنا پہر کہتی

تو ہے مقدار دو جہاد کا ساتھ نام خدا کی اور نہ خیانت کرنا تم غنیمت میں اور نہ عہد توڑنا تم اور نہ مثلہ کرنا تم یعنی ناک
کان وغیرہ کافروں کی نہ کاٹنا اور نہ مارنا تم لڑکوں کو نقل کیے یہ مسلم اور چاروں نے اور ایک روایت میں
یوں آیا ہے انطلقوا بسم الله وبالله وعلى ملة رسول الله ولا تقتلوا شيخا فانيا ولا
طفلا ولا صغيرا ولا امرأة ولا تغلوا وضموا غنائمكم واصلحوا واحسنوا ان الله
يحب المحسنين یعنی جاؤ تم برکت ڈھونڈتے ہوئے ساتھ نام خدا کی اور مدد چاہتے ہوئے ساتھ خدا کی اور ثابت
رہنے والی اوپر دین رسول خدا کی اور نہ مارنا تم شیخ فانی کو اور نہ دودھ پیتی لڑکی کو اور نہ عورت کو اور نہ خیانت
کرنا تم غنیمت میں اور جمع کرنا تم لوٹوں اپنی کو اور درست کرو معاملت آپس کی اور احسان کرنا تم تحقیق خدا تعالے
دوست رکھتا ہے نیک کاروں کو نقل کیے یہ ابوداود نے ف نہ مارنا شیخ فانی کو کہ قوت لڑائی
کی نہ رکھتا ہو اور صلاح وتدبیر بتانے والا نہو اور جو تدبیر وغیرہ میں شریک ہو مار ڈالے اور نہ عورت کو مگر جو
عورت لڑنے والی یا فتنہ انگیز ہو جائز ہے مارنا اوسکا ایسا ہی حال ہے چھوٹے لڑکے کا جو اولاد دسر واسے ہو اور
احسان کرنا یعنی نیکی کرنا تم ہر شخص سے اگرچہ کافر ہو کہ نیکی اوس سے لائق اوسکی کرے جیسا کہ حدیث شریف میں آیا ہے
کہ جب قتل کرو اچھی طرح قتل کرو پس اوسکی حق میں بھی احسان ہوگا اور جمع کرنا لوٹوں کا اور تصرف نکرنا
اوسمیں مگر جو چیز کھانے پینے کی قسم سے کہ رہنے سے بگڑ جائیگی اور حاجت اوسکی رکھتا ہو مضائقہ نہیں
خرچ میں لاوے کذا ذکرہ [illegible] فاذا مشى معهم قال انطلقوا على اسم الله اللهم اعنهم
پس جب چلتے تھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ساتھ لشکر کی یعنی رخصت کرنے کے لیے فرماتے تھے چلو تم اعتماد کرکے اوپر فضل
اور برکات خدا کی یا اللہ مدد کر انکی نقل کیے یہ حاکم نے واذا اراد سفرا قال اللهم انت عضدي ونصيري
وبك احول وبك اصول وبك اقاتل اور جب ارادہ کرتے کوئی سفر کا کہتے یا اللہ ساتھ توفیق تیری کے
حملہ کرتا ہوں میں [illegible] ساتھ مدد تیری کے حیلہ کرتا ہوں یعنی دشمن کے مکر دفع کرنے کے لیے اور ساتھ مدد تیری کے

[illegible] رواه احمد وان خشيتم من عدو [illegible]

آمانٌ مِن کُلِّ سُوءٍ یعنی وہ امان ہے ہر برائی سے اور جو ڈر ہے کسی دشمن سے کسی آدمی سے یا سوا اوسکی کی یعنی مثل درندہ جانور
سے اور بیماری اور قرض کے اور جلنے ڈوبنے کے اور سوا اسکے سے پس پڑھنا سورۂ لایلاف کا سبب
امن کا ہے ہر برائی سے کہ پیش آئے بسبب دشمن وغیرہ کے یہہ موقوف ہے ف یعنی آنحضرت صلی اللہ
علیہ وسلم سے نہیں منقول ہے بلکہ قول ابو الحسن قزوینی رحمہ اللہ کا ہے کہ وہ اولیا کبار سے ہیں ابو طاہر
روایت ہے کہتے ہیں کہ میں ارادہ سفر کا رکھتا تھا اور ڈرتا تھا اوس سے پس ابو الحسن پاس حاضر ہو کر میں طلب
دعا کی کہ اس غم سے نجات پاؤں پس خود فرمایا کہ جو کوئی ارادہ سفر کا کرتا ہے ڈر اور وحشت دشمن
کی طرف سے رکھتا ہے پس چاہیے کہ لایلاف پڑھے کہ وہ امان ہے ہر برائی سے پس ابو طاہر کہتے ہیں کہ میں نے
پڑھا اوسکو کسی چیز ایذا دینے والی اب تلک مجھے پیش نہیں آئی کذا ذکرہ الفخر [illegible] کہا مصنف نے
یہہ عمل لایلاف کا مجرب ہے فاذا وضع رجله فی الرکاب قال بسم الله فاذا استوی علی ظهرها
قال الحمد لله سبحان الذی سخر لنا هذا وما کنا له مقرنین وانا الی ربنا لمنقلبون
الحمد لله ثلث مرات الله اکبر ثلث مرات لا اله الا الله مرة سبحانك انی ظلمت
نفسی فاغفر لی فانه لا یغفر الذنوب الا انت د ت س حب امس یعنی جب ارادہ
کرے سوار ہونے کا رکھے پاؤں رکاب میں یا اوس میں کہ قائم مقام رکاب کے ہو کہے بسم اللہ پس جب بیٹھ چکے جانور
کی پیٹھ پر کہے سب تعریف ہے واسطے خدا کے پاکی ہے اوس خدا کو کہ تابعدار کیا ہمارے لئے اسکو اور نہیں
تھے ہم اسکی طاقت پانے والے اور تحقیق ہم طرف پروردگار اپنے کے البتہ رجوع کرنے والے ہیں پھر کہے الحمد للہ
تین بار اور اللہ اکبر کہے تین بار اور لا الہ الا اللہ کہے ایکبار پھر کہے پاکی یاد کرتا ہوں تجھکو اے اللہ
تحقیق میں نے ظلم کیا نفس اپنے پر بسبب گناہ کرنے کے پس بخش مجھکو پس تحقیق نہیں بخشتا گناہوں کو کوئی
مگر تو نقل کیا اسکو ابو داود ترمذی نسائی ابن حبان احمد حاکم نے ف حدیث شریف میں آیا ہے کہ علی
ہے کہ آنحضرت نے سوار ہو کر یہہ آیت وغیرہ پڑھی اور پھر ہنسے حضرت علی رضی نے سبب اسکا پوچھا فرمایا

سو حضرت ہنسی تہی پس ہنستا ہی پروردگار بندی پر اور بڑا ثواب دیتا ہی جب کہتا ہی بندہ رَبِّ اغْفِرْلِیْ ذُنُوْبِیْ فرماتا ہی
اللہ تعالی کہ جانتا ہی بندہ میرا کہ کوئی گناہ اسکی نہیں بخشنے والا سوا میری پس حضرت علی نی اسیطرح پڑہ کر ہنسی
سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی پیروی کی لیئی کذا فی المشکوۃ اور جملہ وَاِنَّا اِلٰی رَبِّنَا لَمُنْقَلِبُوْنَ کو یہانی
سی لگاؤ ہی کہ سوار ہونی میں انتقال ایک جگہہ سی طرف دوسری جگہہ کی ہی اور بڑا انتقال پروردگار
جل شانہ کی طرف جانا ہی اور سواری جگہہ خطر اور ہلاکت کی ہی ہی پس گویا اشارہ ہی کہ سوار کو چاہئی
اوس سی غافل نہووی اور مستعد واسطی ملنی خدا کی ہوکر ہشیار اور باگ کہینچ کر چلی کہ آخر کار سواری پر
یعنی جنازہ پر اس جہان فانی سی جاویگا اوس وقت کو نہ بہولی اور جانی کہ اسیطرح ایکروز اوس سواری پر
جانا ہی ایسی کام نکرون کہ اوس روز روسیاہی ہو پس اسمین اشارہ ہی کہ ہر حال میں موت کو نہ بہولا
کری کہ یاد کرنا موت کا نعمت عظمی ہی اور بڑا ثواب پاتا ہی یا اللہ ہم سبہون کو یہہ حالت نصیب
کر آمین آمین آمین رب العالمین کذا ذکر الفجر فَاِذَا اسْتَوٰى كَبَّرَ ثَلٰثًا وَقَرَأَ سُبْحَانَ الَّذِيْ
سَخَّرَ لَنَا هٰذَا الْاٰيَةَ وَقَالَ اَللّٰهُمَّ اِنَّا نَسْأَلُكَ فِيْ سَفَرِنَا هٰذَا الْبِرَّ وَالتَّقْوٰى وَمِنَ
الْعَمَلِ مَا تَرْضٰى اَللّٰهُمَّ هَوِّنْ عَلَيْنَا سَفَرَنَا هٰذَا وَاطْوِ عَنَّا بُعْدَهُ اَللّٰهُمَّ اَنْتَ
الصَّاحِبُ فِي السَّفَرِ وَالْخَلِيْفَةُ فِي الْاَهْلِ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ وَعْثَاءِ
السَّفَرِ وَكَآبَةِ الْمَنْظَرِ وَسُوْءِ الْمُنْقَلَبِ فِي الْمَالِ وَالْاَهْلِ وَالْوَلَدِ وَاِذَا رَجَعَ قَالَهُنَّ
وَزَادَ فِيْهِنَّ اٰيِبُوْنَ تَائِبُوْنَ عَابِدُوْنَ لِرَبِّنَا حَامِدُوْنَ رواہ مسلم ترجمہ جب
سوار ہوچکی جانور پر تکبیر کہی تین بار اور پڑہی سُبْحَانَ الَّذِيْ سَخَّرَ لَنَا هٰذَا ساری آیت اور کہی یا اللہ تحقیق ہم مانگتی
ہین تجہسی بیچ اس سفر اپنی کے نیکی اور پرہیزگاری اور عمل سی وہ جو خوش ہووی تو اوس سی یعنی قبول
کری اوسکو یا اللہ آسان کر ہم پر اس سفر ہماری کو اور لپیٹ یعنی دفع کر ہم سی درازی اوسکی یا اللہ تو ہی
یار یعنی نگہبان سب بلاؤنسی سفر مین اور تو خلیفہ ہی بیچ اہل کی یعنی کارساز اور نگہبان اہل عیال میری کا

بھی پھری یا اللہ تحقیق مین پناہ مانگتا ہون ساتھ تیری مشقت سفر کی اور بری حالت دیکھنی کی یعنی بسبب
نقصان دیکھنی کے مال و اہل مین غمگین ہون اور حالت بری ہو اور برائی پھرنی کی مال مین اور اہل مین اور اولاد
مین یعنی اس سی بھی پناہ ہی کہ سفر سی پھر کر اہل و مال مین نقصان وغیرہ دیکھون اور رنج اوٹھاؤن اور جب
ارادہ پھرنی کا کری سفر سی پڑھی یہی کلمات اور زیادہ کری آئبون تائبون ہم رجوع کرنی والی مین توبہ کرنی والی
مین عبادت کرنی والی ہین پروردگار اپنی کے لئی تعریف کرنی والی ہین نقل کیے اسکو مسلم ابو داود نسائی ترمذی
نی و اِذَا رَكِبَ مَدَّ اِصْبَعَهٗ وَقَالَ اَللّٰهُمَّ اَنْتَ الصَّاحِبُ فِي السَّفَرِ وَالْخَلِيْفَةُ فِي الْاَهْلِ اَللّٰهُمَّ
اصْحَبْنَا بِنُصْحِكَ وَاقْلِبْنَا بِذِمَّةٍ اَللّٰهُمَّ ازْوِ لَنَا الْاَرْضَ وَهَوِّنْ عَلَيْنَا السَّفَرَ اَللّٰهُمَّ اِنِّي
اَعُوْذُ بِكَ مِنْ وَعْثَاءِ السَّفَرِ وَكَآبَةِ الْمُنْقَلَبِ ۔ ت س ۔ اور جب سوار ہووی اوٹھاوی انگلی اپنی
یعنی اشارہ توحید کی لئی اور کہی یا اللہ تو یار ہی سفر مین اور خلیفہ ہی اہل مین یا اللہ محفوظ رکھ ہمکو ساتھ حفاظت
اپنی کے اور پھیر ہمکو یعنی وطن کے طرف ساتھ سلامتی کے یا اللہ لپیٹ ہمارے لئی زمین اور آسان کر ہمپر سفر یا اللہ
تحقیق مین پناہ پکڑتا ہون ساتھ تیری مشقت سفر کی سی اور بری حالت پھرنی کی سی نقل کیے اسکو ترمذی نسائی
نی مَا مِنْ بَعِيْرٍ اِلَّا فِيْ ذِرْوَتِهٖ شَيْطَانٌ فَاذْكُرُوا اسْمَ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ اِذَا رَكِبْتُمُوْهُ كَمَا اَمَرَكُمُ اللّٰهُ
ثُمَّ امْتَهِنُوْهَا لِاَنْفُسِكُمْ فَاِنَّمَا يَحْمِلُ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ ۔ ا ط ۔ نہین کوئی اونٹ مگر بیچ بلندی
کوہان اوسکی کی شیطان ہے پس یاد کرو نام خدا غالب و بزرگ کا جب کہ سوار ہو تم اوسپر جیسی کہ حکم کیا
ہی تمکو خدا تعالی نی یعنی آیت سبحان الذي سخر لنا پڑہو تا شیطان دور ہووی پھر خدمت مین لاؤ اوسکو واسطے
نفسون اپنی کے پس تحقیق نہین سوار کرتا ہی تمکو کوئی سوای اللہ غالب اور بزرگ کی نقل کیے اسکو احمد طبرانی
نی ف جیسی کہ حکم کیا تمکو خدا نی یعنی ساتھ یاد کرنی نعمت کی اور تسبیح کی بیچ وَجَعَلَ لَكُمْ مِنَ الْفُلْكِ وَالْاَنْعَامِ
مَا تَرْكَبُوْنَ سیپارہ آیت کی مضمون اوسکا یہہ ہی کہ اللہ تعالی نی کی تمہارے لئی کشتیان اور چارپایون سی وہ
کہ سوار ہوتی ہو تو کہ بیٹہو اون کی پیٹہون پر پھر یاد کرو نعمت رب اپنی کی جب بیٹہو اوسپر اور کہو تم یا کہ

ہی اوس خدا کو جسنی تابعدار کیا واسطی ہمارے اسکو اور نہیں تہی ہم اسکی طاقت رکہنی والی اور تحقیق ہم طرف رب اپنی کے پہرنی والی ہین کذا ذکرہ الفہر وَيَتَعَوَّذُ فِي السَّفَرِ مِنْ وَعْثَاءِ السَّفَرِ وَكَآبَةِ الْمُنْقَلَبِ وَالْحَوْرِ بَعْدَ الْكَوْرِ وَدَعْوَةِ الْمَظْلُومِ وَسُوْءِ الْمَنْظَرِ فِي الْأَهْلِ وَالْمَالِ * م ت س ق * اور پناہ پکڑی بیچ سفر کی مشقت سفر کیسی اور بری حالت پہرنی کیسی اور نقصان سے پیچہے بڑہوتی کے یعنی اعمال صالح مین اور مال اور اولاد مین اور دعا مظلوم کیسی اور برائی دیکہنی کیسی بیچ اہل کے اور مال کے یعنی یون کہے اَللّٰهُمَّ إِنِّي أَعُوْذُ بِكَ مِنْ وَعْثَاءِ السَّفَرِ آخر تک نقل کیے ہیہ مسلم ترمذی نسائی ابن ماجہ نی اَللّٰهُمَّ بَلَاغًا يُبَلِّغُ خَيْرًا وَمَغْفِرَةً مِنْكَ وَرِضْوَانًا بِيَدِكَ الْخَيْرُ إِنَّكَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ اَللّٰهُمَّ أَنْتَ الصَّاحِبُ فِي السَّفَرِ وَالْخَلِيْفَةُ فِي الْأَهْلِ اَللّٰهُمَّ هَوِّنْ عَلَيْنَا السَّفَرَ وَاطْوِ لَنَا الْأَرْضَ اَللّٰهُمَّ إِنِّي أَعُوْذُ بِكَ مِنْ وَعْثَاءِ السَّفَرِ وَكَآبَةِ الْمُنْقَلَبِ * ص ی * یا اللہ مانگتا ہون مین تجہی وسیلہ کہ پہونچاوی نیکی کو یعنی دنیا اور آخرت کی بہلائی کو اور مانگتا ہون بخشش تجہی اور خوشنودی تیری بیچ ہاتہ تیری کے بہلائی ہے تحقیق تو ہر چیز پر قادر ہی یا اللہ تو یار ہی سفر مین اور خلیفہ ہی اہل مین یا اللہ آسان کر ہم پر سفر اور لپیٹ ہماری لیے زمین یا اللہ تحقیق مین پناہ پکڑتا ہون ساتہ تیری مشقت سفر کیسی اور بری حالت پہرنی کیسی نقل کی ابو یعلی ابن سنی نی ف بلاغ اور وسیلہ اوسکو کہتی ہین کہ جسکی کرنی سی آدمی مطلوب اور قرب الٰہی کو پہونچی مراد بندگی خدا کی ہی کہ اوسکی سبب سی آدمی نجات پاتا ہی اور اللہ تعالی کا قرب حاصل کرتا ہی کذا ذکرہ العلی اَللّٰهُمَّ أَنْتَ الصَّاحِبُ فِي السَّفَرِ وَالْخَلِيْفَةُ فِي الْأَهْلِ اَللّٰهُمَّ اصْحَبْنَا فِي سَفَرِنَا وَاخْلُفْنَا فِي أَهْلِنَا * ت س * یا اللہ تو یار ہی سفر مین اور خلیفہ ہی اہل مین یا اللہ یار ہو تو ہمارا بیچ سفر ہماری کے اور خلیفہ رہ ہمارا بیچ اہل ہماری کے نقل کیے ہیہ ترمذی نسائی نی وَإِذَا عَلَا ثَنِيَّةً كَبَّرَ وَإِذَا هَبَطَ سَبَّحَ * خ د س * اور جب چڑہی پہاڑی پر اللہ اکبر کہی اور جب اوتری اوس سی سبحان اللہ کہی نقل کیے ہیہ بخاری ابوداود نسائی نی وَإِذَا أَشْرَفَ عَلَى وَادٍ هَلَّلَ وَكَبَّرَ * ع * اور جب گذری جنگل پر لا الٰہ الا اللہ

اور جب پہنچے بلند جگہ کو

بیان جانور کی سرکشی

اور اللہ اکبر کہی نقل کی یہہ صحاح ستہ مین وَاِنْ عَثَرَتْ بِهٖ دَابَّتُهٗ فَلْيَقُلْ بِسْمِ اللّٰهِ ۔ حسن
حصن ا ط ۔ اور جو گراوی کسیکو جانور اوسکا پس چاہیئی کہ کہی بسم اللہ نقل کی یہہ نسائی حاکم احمد طبرانی
نی ف حیوٰۃ الحیوان مین لکھا ہی کہ طبرانی نی اوسط مین حضرت انس رضی سے روایت کی ہی کہ جو غلام
یا لڑکا یا جانور بدخوئی رکہتا ہو اوسکی کان مین یہہ آیت پڑہی اَفَغَيْرَ دِيْنِ اللّٰهِ يَبْغُوْنَ وَلَهٗۤ اَسْلَمَ مَنْ فِي السَّمٰوٰتِ

بیان کشتی میں بیٹھنے کا

وَالْاَرْضِ طَوْعًا وَّكَرْهًا وَّاِلَيْهِ يُرْجَعُوْنَ كذا في فتح المبين وَاِذَا رَكِبَ الْبَحْرَ اَمَانٌ مِّنَ الْغَرَقِ اَنْ يَّقُوْلَ بِسْمِ اللّٰهِ
مَجْرٖىهَا الْاٰيَةَ وَمَا قَدَرُوا اللّٰهَ حَقَّ قَدْرِهٖ الْاٰيَةَ الَّتِيْ فِي الزُّمَرِ ۔ ط ی ص ۔ اور جب
سوار ہووی کوئی دریا مین یعنی کشتی مین امان ہی ڈوبنی سی پڑہنا بسم اللہ مجریہا آخر آیت تک کا اور وما
قدروا اللہ حق قدرہ آخر آیت تک کا وہ جو سورہ زمر مین ہی نقل کی یہہ طبرانی ابن سنی ابو یعلی نی
ف پہلی ساری آیت یون ہی بسم اللہ مجریہا ومرسٰہا اِنَّ رَبِّيْ لَغَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ یعنی ساتہ نام خدا کی ہی چلنا
کشتی کا اور ٹہیرنا اوسکا تحقیق پروردگار میرا البتہ بخشنی والا مہربان ہی یہہ بیان حضرت نوح علیہ السلام کی کشتی کا ہی
منقول ہی کہ جب وہ چلنا کشتی کا چاہتی تہی بسم اللہ کہتی تہی چلتی تہی اور جب ٹہیرنا چاہتی بسم اللہ کہتی
ٹہیر جاتی پس اسی لئی حضرت نی اس آیت کی پڑہنی کا حکم فرمایا اور دوسری آیت ساری یون ہی وَمَا
قَدَرُوا اللّٰهَ حَقَّ قَدْرِهٖ وَالْاَرْضُ جَمِيْعًا قَبْضَتُهٗ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَالسَّمٰوٰتُ مَطْوِيّٰتٌۢ بِيَمِيْنِهٖ سُبْحٰنَهٗ وَتَعٰلٰى عَمَّا يُشْرِكُوْنَ
یعنی اور نہ پہچانا کافرون نی خدا کو حق پہچاننی اوسکی کا اور زمین تمام قبضہ اوسکی مین ہوگی دن قیامت
کی اور آسمان لپیٹی جاوینگی داہنی ہاتہ اوسکی مین پاکی ہی اوسکو اور برتری اوس چیز سی کہ شریک

بیان جانور کے بھاگ جانے کا

کرتی ہین کافر کذا ذکرہ الجزری اِذَا انْفَلَتَتْ دَابَّتُهٗ فَلْيُنَادِ اَعِيْنُوْا عِبَادَ اللّٰهِ ۔ ص ۔ رَحِمَكُمُ
اللّٰهُ ۔ مو مص ۔ اور جب بہاگ جاوی جانور کسیکا پس چاہئی کہ پکاری مدد کرو میری ای بندون خدا کی
نقل کی یہہ بزار نی ابن عباس سی اور ابن ابی شیبہ نی اسکی ساتہہ لفظ رحمکم اللہ کا بہی زیادہ نقل کیا
لیکن موقوفاً یعنی یہہ قول ابن عباس کا ہی ف مراد بندون خدا سی رجال الغیب ہین یعنی ابدال یا ملائکہ

پسلمان جناب ابن مسعود نی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سی روایت کی ہی کہ جب بہاگ جاوی جانور کسی کا
جنگل مین پس چاہیی کہ کہی یا عِبَادَ اللّٰہِ احْبِسُوا یا عِبَادَ اللّٰہِ احْبِسُوا یا عِبَادَ اللّٰہِ احْبِسُوا یعنی ای بندگان
خدا روکو اسکو پس تحقیق اللہ کی بندی زمین مین ہین کہ روکتی ہین اونکو پس ایک بزرگ سی منقول ہی کہ جانور
اونکا بہاگ گیا اور وہ یہہ حدیث جانتی تہی اونہون نی یہہ کلمہ کہی فی الحال اللہ تعالی جانور اونکا پہیر لایا
کذا ذکرہ العلی والفخر وَاِنْ اَرَادَ عَوْنًا فَلْیَقُلْ یَا عِبَادَ اللّٰہِ اَعِیْنُوْنِیْ یَا عِبَادَ اللّٰہِ اَعِیْنُوْنِیْ یَا عِبَادَ اللّٰہِ اَعِیْنُوْنِیْ
ط اور جو چاہی مدد یعنی اللہ تعالی کی جانب سی کسی امر مین پس چاہیی کہ کہی ای بندون خدا کی مدد کرو میری ای بندون خدا کی مدد کرو میری ای
بندون خدا کی مدد کرو میری نقل کیے یہہ طبرانی نی ف فرمایا ہی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ جب کوئی
کچہہ چیز گم کری یا چاہی مدد اور حال یہہ کہ وہ ایسی زمین مین ہو کہ کوئی انیس و ہمنشین اوسکا نہین ہی پس چاہیی کہ
کہی یا عِبَادَ اللّٰہِ اَعِیْنُوْنِیْ پس اللہ تعالی کے بندی ہین کہ ہم نہین دیکہتی کذا ذکرہ العلی والفخر وَقَدْ جُرِّبَ
ذٰلِكَ ط اور تحقیق آزمایا گیا ہی یہہ امر نقل کیے یہہ طبرانی نی ف یہہ قول راوی کا ہی میرک شاہ نی
بعض علماء ثقات سی نقل کیا ہی کہ یہہ حدیث حسن ہے اور محتاج ہین طرف اسکی تمام مسافر اور مشائخ سی روایت کی
گئی ہے کہ یہہ مجرب ہی اس مقدمہ مین اور نزدیک ہی ساتہہ اسکی فتح مقصود کذا ذکرہ الفخر والعلی وَاِذَا اَتٰی
عَلٰی مَکَانٍ مُرْتَفِعٍ قَالَ اَللّٰھُمَّ لَكَ الشَّرَفُ عَلٰی کُلِّ شَرَفٍ وَّلَكَ الْحَمْدُ عَلٰی کُلِّ حَالٍ اَصٍ ی
اور جب چڑہی کوئی جگہہ بلند پر کہی یا اللہ واسطی تیری بزرگی ہی ہر بلندی پر یعنی قدر اور مرتبہ تیرا بلند ہی ہر بلندی
سی اور تیری لئی سب تعریف ہی ہر حال نقل کیے یہہ احمد ابو یعلی ابن سنی نی وَاِذَا رَاٰی بَلَدًا یُرِیْدُ
دُخُوْلَھَا قَالَ حِیْنَ یَرَاھَا اَللّٰھُمَّ رَبَّ السَّمٰوٰتِ السَّبْعِ وَمَا اَظْلَلْنَ وَرَبَّ الْاَرَضِیْنَ
السَّبْعِ وَمَا اَقْلَلْنَ وَرَبَّ الشَّیٰطِیْنِ وَمَا اَضْلَلْنَ وَرَبَّ الرِّیَاحِ وَمَا ذَرَیْنَ فَاِنَّا نَسْئَلُكَ
خَیْرَ ھٰذِهِ الْقَرْیَةِ وَخَیْرَ اَھْلِھَا وَنَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّھَا وَشَرِّ اَھْلِھَا وَشَرِّ مَا فِیْھَا
س حب مس ط اور جب دیکہی اوس شہر کو کہ چاہتا ہی داخل ہونا اوسمین کہی جب کہ دیکہی اوسکو یا

بیان مدد مانگنے کا

بیان بلند جگہہ پر چڑہنے کا

بیان شہر میں جانے کا

یا اللہ پروردگار ساتون آسمانون کی اور اوس چیز کی کہ سایہ ڈالا ہی انہون نی اور ای رب ساتون زمینون کی
اور اوس چیز کی کہ اوٹھایا ہی انہون نی اور ای رب شیطانون کی اور اونکی کہ گمراہ کیا ہی شیطانون نی
اونکو اور ای رب ہواونکی اور اوس چیز کی کہ پراگندہ کرتی ہین ہوائین پس تحقیق ہم مانگتی ہین بہلائی اس شہر کی
اور بہلائی شہر والون کی اور پناہ پکڑتی ہین ساتھ تیری برائی اسکی سی اور برائی رہنی والون اسکی سی اور
برائی اوس چیز کیسی کہ اسمین ہی نقل کی یہہ نسائی ابن حبان حاکم نی ف بہلائی شہر کی یہہ ہی کہ داخل
ہونا مبارک ہو یعنی سبب طاعت اور عبادت اور عافیت کا ہو اور بہلائی شہر والون کی یہہ کہ نیکبخت
ہون اور صحبت اونکی باعث بی مزگی کی نہو اَسْئَلُكَ خَيْرَهَا وَخَيْرَ مَا فِيهَا وَاَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّهَا وَشَرِّ مَا فِيهَا ط
مانگتا ہون مین تجہسی بہلائی شہر کی اور بہلائی اوس چیز کی کہ اسمین ہی اور پناہ مانگتا ہون مین ساتھ تیری برائی اوسکی سی اور برائی اوس چیز
کیکہ اسمین ہی نقل کی یہہ طبرانی نی و عِنْدَ مَا يُرِيْدُ اَنْ يَّدْخُلَهَا اَللّٰهُمَّ بَارِكْ لَنَا فِيْهَا ثَلٰثَ مَرَّاتٍ اَللّٰهُمَّ ارْزُقْنَا جَنَاهَا
وَحَبِّبْنَا اِلٰى اَهْلِهَا وَحَبِّبْ صَالِحِيْ اَهْلِهَا اِلَيْنَا ط س یعنی اور جسوقت ارادہ داخل ہونی شہر کی

بیان منزل مین اوترنیکی اور شب خیر مین مسافر کو

یا اللہ برکت دی واسطی ہمارے شہر مین یہہ تین بار یا اللہ نصیب کر ہمکو میوی اسکی اور دوست کر ہمکو
طرف شہر والون کی اور دوست کر نیکبخت شہر والون کو طرف ہمارے نقل کی یہہ طبرانی نی اوسط
مین و اِذَا نَزَلَ مَنْزِلًا اَعُوْذُ بِكَلِمَاتِ اللّٰهِ التَّامَّاتِ مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ فَاِنَّهٗ لَمْ يَضُرُّهٗ شَيْءٌ حَتّٰى
يَرْتَحِلَ م ت س ق ا ط مص یعنی اور جب اوترے مسافر منزل مین تو پڑہے پناہ پکڑتا ہون مین
ساتھ کلمون پوری خدا کی برائی اوس چیز کیسی کہ پیدا کی پس تحقیق نہین ضرر کرنی کی پڑہنی والی کو کوئی
چیز یہان تلک کہ کوچ کری نقل کی یہہ مسلم ترمذی نسائی ابن ماجہ احمد طبرانی ابن ابی شیبہ نی و اِذَا
اَمْسٰى وَاَقْبَلَ اللَّيْلُ يَا اَرْضُ رَبِّيْ وَرَبُّكِ اللّٰهُ اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنْ شَرِّكِ وَشَرِّ مَا خُلِقَ
فِيْكِ وَشَرِّ مَا يَدِبُّ عَلَيْكِ وَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنْ اَسَدٍ وَاَسْوَدَ وَمِنَ الْحَيَّةِ وَالْعَقْرَبِ
وَمِنْ شَرِّ سَاكِنِي الْبَلَدِ وَمِنْ وَالِدٍ وَّمَا وَلَدَ د س مس یعنی اور جب شام کری مسافر اور آوی رات

بڑی ای زمین رب میرا اور رب تیرا اللہ ہی پناہ پکڑتا ہون مین ساتھہ اللہ کی برائی تیری سی یعنی خسف وغیرہ سے
اور برائی اوس چیز کیسی کہ پیدا کی گئی بیچ تجھ مین یعنی سانپ وغیرہ اور برائی اوس چیز کیسی کہ چلتی ہی اوپر تجھ یعنی حیوانات
اور جن انس اور پناہ پکڑتا ہون ساتھہ اللہ کی برائی شیر کیسی اور اژدہای کالی کیسی اور ہر طرح کے سانپ کیسی اور
بچھو کیسی اور برائی رہنی والون شہر کیسی یعنی جنات یا آدمی اور برائی جنی والی کیسی یعنی آدمی یا ابلیس اور
جنی گئی کیسی یعنی اولاد آدمی یا اولاد ابلیس نقل کی یہہ ابو داود نی حاکم نی وَ وَقْتِ السَّحَرِ يَقُولُ
سَمَّعَ سَامِعٌ بِحَمْدِ اللهِ وَنِعْمَتِهِ وَحُسْنِ بَلَائِهِ عَلَيْنَا رَبَّنَا صَاحِبْنَا وَأَفْضِلْ عَلَيْنَا عَائِذًا
بِاللهِ مِنَ النَّارِ م د س عو اور پچھلی رات کو کہی مسافر سنی سننی والی نی تعریف کرنی میری خدا کو اور
اقرار میرا ساتھہ نعمت اوسکی کی اور خوبی نعمت اوسکی کی ہم پر ای رب ہمارے یار ہو یعنی مددگار ہمارا اور فضل
کر ہم پر کہتا ہون یہہ کلام پناہ چاہتا ہوا ساتھہ خدا کی آگ سی نقل کی یہہ مسلم ابو داود نسائی ابو عوانہ نے
وَقَالَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَتُحِبُّ يَا جُبَيْرُ إِذَا خَرَجْتَ فِي سَفَرٍ أَنْ تَكُونَ أَمْثَلَ أَصْحَابِكَ
هَيْئَةً وَأَكْثَرَهُمْ زَادًا م اور فرمایا پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نی چاہتا ہی تو ای جبیر کہ جب نکلی تو سفر مین
یہہ کہ ہووی تو بہتر یارون اپنی سی ہیئت مین یعنی صورت و حال مین اور بہت زیادہ اونکا از روی توشہ کی
ف یعنی بہت مال والا اور بہت فراخی اور کمال و جمال والا ہو جاوی فَقُلْتُ نَعَمْ بِأَبِي أَنْتَ
وَأُمِّي قَالَ فَاقْرَأْ هٰذِهِ السُّوَرَ الْخَمْسَ قُلْ يَا أَيُّهَا الْكَافِرُونَ وَإِذَا جَاءَ نَصْرُ اللهِ وَقُلْ هُوَ اللهُ
أَحَدٌ وَقُلْ أَعُوذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ وَقُلْ أَعُوذُ بِرَبِّ النَّاسِ وَافْتَتِحْ كُلَّ سُورَةٍ بِبِسْمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ
الرَّحِيمِ وَاخْتِمْ قِرَاءَتَكَ بِهَا قَالَ جُبَيْرٌ وَكُنْتُ غَنِيًّا كَثِيرَ الْمَالِ فَكُنْتُ أَخْرُجُ فِي سَفَرٍ
فَأَكُونُ أَبَذَّهُمْ هَيْئَةً وَأَقَلَّهُمْ زَادًا م پس عرض کیا مینی ہان فدا ہون تجھ پر باپ میرا اور مان میری فرمایا پس پڑھہ یہہ پانچ
سورتین قل یا اور اذا جاء اور قل ہو اللہ اور قل اعوذ برب الفلق اور قل اعوذ برب الناس اور شروع کر ہر سورت
کو ساتھہ بسم اللہ کی اور ختم کر قرات اپنی ساتھہ بسم اللہ کی یعنی سب چھہ ہونگی کہا جبیر نی اور تہا مین غنی بہت مال

بس تہا مین کہ نکلتا تہا سفر مین پس ہو جاتا تہا بہت تباہ حال یا رونہی ہیئتین اور کمتر اونکی توشہ مین

ف یعنی باوجود کثرت مال کی بدہیئت اور مفلس ہو جاتا مین بسبب ضائع ہونی مال کے اور بی ...

فَمَا ذٰلِكَ مُنْذُ عَلِمْتُهُنَّ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَرَأْتُ بِهِنَّ اَنْ كُنْتُ مِنْ

هَيْئَةً وَاَكْثَرِهِمْ زَادًا حَتّٰى اَرْجِعَ مِنْ سَفَرِيْ ** حص ** پس ہمیشہ رہا مین جب کی سیکہین مینی یہہ صورتین

رسولخدا صلی اللہ علیہ وسلم سی اور مداومت کی انکی پڑہنی کی ہوا مین بہترین اونکی ہیئت مین اور زیادہ

ترین اونکیسی توشہ مین یہان تلک کہ پہرتا مین سفر اپنی سی نقل کیے یہہ ابویعلی نے مَا مِنْ رَاكِبٍ يَخْلُوْ فِيْ

مَسِيْرِهِ بِاللّٰهِ وَذِكْرِهِ اِلَّا رَدِفَهُ اللّٰهُ مَلَكًا وَلَا يَخْلُوْ بِشِعْرٍ وَنَحْوِهِ اِلَّا رَدِفَهُ شیطان

ط ** نہین کوئی سوار کہ خالی ہوا ہو دنیا سی چلنی اپنی مین اور مشغول ہو دل اوسکا ساتہ اللہ کی اور زبان ساتہ

ذکر اوسکی کی مگر پیچہی اوسکی سوار کرتا ہی اللہ تعالی فرشتہ کو اور نہین خالی ہوتا ذکر اوسکی سی اور مشغول ہوتا

ہی ساتہ شعر کی یعنی شعر بری کی اور مانند اوسکی کے یعنی ساتہ کلام دنیا اور بیفائدہ کی مگر پیچہی سوار کرتا ہی اللہ

اوسکی شیطان کو نقل کیے یہہ طبرانی نی ف یعنی جو کوئی سواری کی وقت یاد خدا کی کرتا ہی اوسکی پیچہی

اللہ تعالی فرشتہ متعین کرتا ہی کہ نگہبان اور مددگار رہوتا ہی اور تعلیم نیکی کی کرتا ہی اور بدیسی باز رکہتا ہی والا شیطان

بیان حج کا

متعین ہوتا ہی اور بری راہ بتاتا ہی کہتا ذکر الفجر وَاِنْ كَانَ فِيْ حَجٍّ فَاِذَا اسْتَوَتْ بِهِ رَاحِلَتُهُ عَلَى

الْبَيْدَاءِ حَمِدَ اللّٰهَ وَسَبَّحَ وَكَبَّرَ ** خ ** اور جو ہووی بیچ سفر حج مین پس جب ٹہیری ساتہہ

سواری اوسکی بیدا پر الحمد للہ کہی اور سبحان اللہ اور اللہ اکبر کہی نقل کیے یہہ بخاری نی ف بیدا نام

ایک جگہہ بلند کا ہی درمیان مکہ اور مدینہ کی آگی ذو الحلیفہ کی جانب مکہ کی فَاِذَا اَحْرَمَ لَبّٰى لَبَّيْكَ اللّٰهُمَّ

لَبَّيْكَ لَبَّيْكَ لَا شَرِيْكَ لَكَ لَبَّيْكَ اِنَّ الْحَمْدَ وَالنِّعْمَةَ لَكَ وَالْمُلْكَ لَا شَرِيْكَ لَكَ

ع ** پس جب احرام باندہی لبیک کہی اسطرح حاضر ہون مین خدمت تیری مین یا اللہ حاضر ہون خدمت تیری مین

حاضر ہون خدمت تیری مین نہین کوئی شریک تیرا حاضر ہون خدمت تیری مین تحقیق تعریف اور نعمت تیری ہی

لبیک یعنی انعام و احسان بندون پر تیری ہی جانب سی ہی اور ملک تیری ہی لیی ہی نہین کوئی شریک تیرا یہہ صحاح ستہ مین ہی **ف** کیونکہ
احرام مین کتنی چیزون کو حرام کر لیا ہوتا ہی خواہ احرام حج کا ہو یا عمرہ کا تفصیل اوسکی فقہ مین دیکھیی اور قصد کرنی والی حج کا
چاہئی کہ اول طہارت و غسل کری اور کپڑی بن سیی یعنی بن بنی ہوئی بدن پر پہنی اور خوشبو بدن کو لگا دی اور دو رکعت پڑہی پہلی مین الحمد
اور قل یا اور دوسری مین الحمد قل ہو اللہ پڑہی کہ یہہ سنت ہی پہر نیت احرام کی کری اور اگر بدون نماز کی بہی احرام باندہی جائز ہی لیکن مکروہ
اور بعد نماز کی لبیک کہی اور بعد اوسکی سید کائنات پر درود بہیجی اور لبیک کہنی بعد نماز کی ہماری نزدیک سنت
ہی اور فرض احرام کی دو ہین نیت اور مطلق ذکر لبیک ہو یا سوا اوسکی اور ہوا اور سوا انکی اور چیزین سنت ہین
یا مستحب اور لبیک کہنی ہماری حج مین ایکبار فرض ہی اور بار بار سنت اور مستحب ہی کہ جب لبیک کہی تین بار
سی کم نہ کہی اور زبان سی کہی ولسی کہنا مفید نہین کذا ذکرہ الفخر لَبَّيْكَ لَبَّيْكَ وَسَعْدَيْكَ وَالْخَيْرُ
بِيَدَيْكَ لَبَّيْكَ وَالرَّغْبَاءُ إِلَيْكَ وَالْعَمَلُ لَبَّيْكَ * م و مر عه * حاضر ہون مین خدمت
تیری مین حاضر ہون خدمت تیری مین اور مستعد ہون طاعت پر اور بہلائی ہاتہون تیری مین ہی یعنی قبضہ قدرت
و تصرف تیری مین حاضر ہون خدمت تیری مین اور رغبت طرف تیری ہی اور عمل طرف تیری چڑہتی ہین حاضر
ہون خدمت تیری مین نقل کیے یہہ موقوفا مسلم اور چارون نی لَبَّيْكَ إِلٰهَ الْحَقِّ لَبَّيْكَ * س ق
حب مس * لبیک کہتا ہون ای معبود برحق لبیک نقل کیے یہہ نسائی ابن ماجہ ابن حبان حاکم نی وَإِذَا
فَرَغَ مِنْ تَلْبِيَتِهِ سَأَلَ اللّٰهَ مَغْفِرَتَهُ وَرِضْوَانَهُ وَاسْتَعْتَقَهُ مِنَ النَّارِ * ط * اور جب فراغت
پاوی لبیک کہنی سی مانگی خدا تعالی سی بخشش اوسکی اور خوشنودی اوسکی اور مانگی اوس سی آزادگی آگ سی نقل
کی یہہ طبرانی نی **ف** چنانچہ حدیث شریف مین یہہ دعا آئی ہی پڑہنی بلکہ بعد لبیک کی پڑہنا اسکا سنت ہی
اَللّٰهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ مَغْفِرَتَكَ وَرِضَاكَ عَنِّي فِي دَارِ الْقَرَارِ وَأَنْ تُعْتِقَنِي مِنَ النَّارِ کذا ذکرہ الفخر فَإِذَا طَافَ
كُلَّمَا أَتَى الرُّكْنَ كَبَّرَ * خ * پس جب طواف کری جب کہ آوی رکن اسود کی پاس تکبیر کہی نقل کی یہہ بخاری نی
ف جہان فقط رکن مذکور ہوتا ہی اوس سی وہ رکن مراد ہوتا ہی جسمین حجر اسود ہی پس جب وہان آوی اوسکی

بسم اللہ الحمد للہ لا الہ الا اللہ اور درود اور اللہ اکبر کہہ کر طواف شروع کرے پھر جب ایک دورہ کر چکے اسکو
شوط کہتے ہیں اسیطرح کرے پس سات شوط یونہی ادا کرے اور جب تکبیر کہے دونوں ہاتھ کندھے تک اوٹھا کر ہتھیلیاں اپنے
حجر اسود کی کرے پھر بوسہ دے اور طور بوسہ کا یہہ ہے کہ دونوں ہاتھ حجر اسود پر رکھکر درمیان اونکے مونہہ رکھکر
بوسہ دے مگر اسطرح کہ آواز نہ آوے اور جو مونہہ سے نہیں دے سکتا ہے ہاتھ لگا کر چومے جو یہہ بھی نہ ہو سکے
تو لکڑی وغیرہ لگا کر اوسے چومے یہہ موافق تصریح صدا دے کی ہے اور جو یہہ بھی نہ ہو سکے دونوں ہاتھوں سے
اوسکی طرف اشارہ کرے اور مستحب ہے کہ حجر اسود پر سجدہ کرے اور بوسہ دے تین بار یونہی کرے کذا ذکر
الفخر وَيَقُولُ بَيْنَ الرُّكْنَيْنِ رَبَّنَا آتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَفِي الْآخِرَةِ حَسَنَةً وَقِنَا عَذَابَ
النَّارِ ۔ د س حب مس ۔ اور کہے درمیان دونوں رکنوں کے اے رب ہمارے دے ہمکو دنیا میں
اور آخرت میں نیکی اور بچا ہمکو عذاب آگ کیسے نقل کیے یہہ ابو داؤد نسائی ابن حبان حاکم نے ف
کعبہ کے چار کونے ہیں دو کو عراقی اور شامی کہتے ہیں اور دو کو رکن اسود اور رکن یمانی اور کبھی ان دونوں کو بھی
رکنین یمانین کہتے ہیں یہاں وہی مراد ہیں یعنی رکن اسود اور رکن یمانی کہ جانب جنوب کے ہیں کذا ذکرہ الفخر
وَكَذَلِكَ بَيْنَ الرُّكْنِ وَالْحِجْرِ ۔ مو مص ۔ اور اسیطرح یعنی یہی دعا پڑہے درمیان رکن اسود کے اور حجر کے
نقل کیے یہہ موقوفاً ابن ابی شیبہ نے ف حجر کہتے ہیں کعبہ کی دیوار کو کہ جانب شمال کعبہ کے ہے آگے یہہ
دیوار کعبے کی تھی اب اسکو پرے چھوڑ کر ورے دیوار کعبے کی بناتے ہیں حجر بطور آدھے دائرہ کے ہے بقدر اٹھائیس گز
کے کذا ذکرہ الفخر وَفِي الطَّوَافِ ۔ مس ۔ أَوْ بَيْنَ الرُّكْنِ وَالْمَقَامِ ۔ مو مص ۔ اور پڑہے یہی طواف
میں نقل کیے یہہ حاکم نے یا درمیان رکن اور مقام ابراہیم کے نقل کی یہہ موقوفاً ابن ابی شیبہ نے ف یعنی
حاکم نے مطلق طواف میں اگلی کی دعا پڑہنے روایت کی ہے اور ابن ابی شیبہ نے خاص درمیان رکن اسود اور
مقام ابراہیم کے اَللّٰهُمَّ قَنِّعْنِي بِمَا رَزَقْتَنِي وَبَارِكْ لِي فِيهِ وَاخْلُفْ عَلَى كُلِّ غَائِبَةٍ لِي بِخَيْرٍ ۔ مس
مو مص ۔ یا اللہ قناعت دے مجکو ساتھ اوس چیز کے کہ نصیب کی تونے مجکو اور برکت دے میرے لئے اوسمیں اور خلیفہ ہو

لَا اِلٰهَ فی ابن ابی شیبہ موقوفا اور حاکم نی یہہ نقل کی اسکی ساتھ بہا ہی کہ غائب ہی میری حفیر پہہ او نکہبان
اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ٭ موقوف
نہین کوئی معبود مگر خدا ایک ہی وہ نہین کوئی شریک اوسکا واسطی اوسکی پادشاہت ہی اور اوسکی لئی تعریف
ہی اور وہ ہر چیز پر قادر ہی نقل کی یہہ موقوفاً ابن ابی شیبہ نی **ف** یعنی ایک روایت ابن ابی شیبہ کی مین
یہہ کلمہ پہلی دعا کی ساتھہ زیادہ ہی فَاِذَا فَرَغَ مِنَ الطَّوَافِ تَقَدَّمَ اِلٰى مَقَامِ اِبْرَاهِيْمَ فَقَرَأَ
وَاتَّخِذُوْا مِنْ مَقَامِ اِبْرَاهِيْمَ مُصَلًّى وَجَعَلَ الْمَقَامَ بَيْنَهٗ وَبَيْنَ الْبَيْتِ وَصَلّٰى رَكْعَتَيْنِ
فِي الْاُوْلٰى قُلْ يَا اَيُّهَا الْكَافِرُوْنَ وَفِي الثَّانِيَةِ قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ ٭ پس جب فراغت
پاوی طواف سی آوی طرف مقام ابراہیم کے پس پڑہی یہہ آیت اور نکرو مقام ابراہیم کو جای نماز
اور کری مقام ابراہیم کو درمیان اپنی اور درمیان کعبی کے اور پڑہی دو رکعت پڑہی پہلی رکعت مین
قل یا اور دوسری مین قل ہو اللہ **ف** مقام ابراہیم ایک پتہر ہی کہ حضرت ابراہیمؑ نی اوسپر
کہڑی ہوکر لوگون کو بحسب حکم آلہی کے حج کی لئی پکارا تہا چنانچہ وہ حکم بیچ آیت وَاَذِّنْ فِي النَّاسِ بِالْحَجِّ
کی مذکور ہی یعنی اعلام کر لوگون مین ساتھہ حج کی اوسپر نشان قدمون حضرت ابراہیم علیہ السلام کا ہی
اب سامنی کعبی کے ایک حجری مین ہی پس اوسکی پیچہی کہڑا ہوکر دوگانہ پڑہی کہ وہ اوسکی اور کعبی کے بیچ مین ہووی
یہہ دو رکعت ہر طواف کی بعد واجب ہین خواہ طواف نفل ہو یا فرض یا واجب اور یہہ جگہہ کہ اس نماز کی لئی
بیان ہوئی افضل ہی اگر اور جای بہی پڑہی جائز ہی کذا ذکر الفخر ثُمَّ يَرْجِعُ اِلَى الرُّكْنِ فَيَسْتَلِمُهٗ ثُمَّ
يَخْرُجُ مِنَ الْبَابِ اِلَى الصَّفَا ٭ پہر پہری طرف رکن کی یعنی حجر اسود کی پس چومی اوسکو یعنی دوبارہ
ہاتہہ وغیرہ سی چہووی پہر نکلی دروازہ مسجد کی سی یعنی باب الصفا سی طرف صفا کے **ف** سنت یہہ ہی
کہ فی الفور بقصد سعی کے صفا کی طرف نکلی بلا عذر تاخیر کرنی بری ہی اور عذر سی یا استراحت کی لئی واسطی دور کرنی
کی اگر تاخیر کری مضائقہ نہین کذا ذکر الفخر فَاِذَا دَنَا مِنْهُ قَرَأَ اِنَّ الصَّفَا وَالْمَرْوَةَ مِنْ شَعَائِرِ اللّٰهِ اَبْدَأُ

بِمَا بَدَأَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ بِهِ فَبَدَأَ بِالصَّفَا حَتّٰى رَأَى الْبَيْتَ ۔ پس جب قریب ہوے صفا سے پڑہی یہہ آیت تحقیق
صفا اور مروہ نشانیوں خدا کی سے ہی پہر کہی ابتدا کرتا ہوں میں یعنی سعی میں ساتہہ اوس چیز کی کہ ابتدا کی اللہ عز وجل
نے ساتہہ اوسکی یعنی ساتہہ ذکر صفا کی پہر چڑہی صفا پر یہانتک کہ دیکہی خانہ کعبہ کو **ف** اگلی زمانی میں
کوٹہے کعبی کا صفا پرسے معلوم ہوتا تہا اب بنا حرم سے چہپ گیا ہی مگر بعض جگہہ صفا پر کہیں اگر دروازہ حرم کا کہلا
ہو تو بعض حصہ کعبہ کا معلوم ہوتا ہی کذا ذکرہ الفخر فَاسْتَقْبَلَ الْقِبْلَةَ فَوَحَّدَ اللّٰهَ وَكَبَّرَهُ ۔ پس منہہ کیا قبلہ
کی طرف پس کہی وحدانیت خدا کی اور بڑائی اوسکی **ف** یعنی لا الہ الا اللہ اللہ اکبر کہی ور دونوں ہاتہہ کندہی
تک بطور دعا کی اوٹہاوے کذا ذکرہ الفخر وَقَالَ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ لَهُ الْمُلْكُ
وَلَهُ الْحَمْدُ يُحْيِي وَيُمِيتُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ أَنْجَزَ وَعْدَهُ وَ
نَصَرَ عَبْدَهُ وَهَزَمَ الْأَحْزَابَ وَحْدَهُ ۔ اور کہی نہیں کوئی معبود مگر اللہ تنہا نہیں کوئی شریک اوسکا
اوسیکی لیے پادشاہت ہی اور اوسیکی لیے سب تعریف ہی وہی جلاتا ہی اور مارتا ہی اور وہ ہر چیز پر قادر ہی
نہیں کوئی معبود مگر اللہ تنہا پورا کیا وعدہ اپنا یعنی مکہ فتح ہوا اور تقویت دین کی ہوئی اور مدد کی بندہ اپنی
کی یعنی رسولخدا کی اور شکست دی کفار کی گروہوں کو تنہا **ف** یعنی غزوہ خندق میں کہ قریب بارہ ہزار کے
کی کفار سوای یہود قریظہ اور نضیر کی جمع ہوکر مدینہ پر آچڑہی تہی اور ارادہ لڑائی کا سرور عالم سے رکہتی تہی
اللہ تعالی نے ہوا کو اور لشکر ملائکہ کو اونپر متعین کیا کہ ہلاک اور خراب کیا اور یہہ کلمہ احتمال ہی کہ سوای توحید
وتکبیر کی فرمائی ہوں یا یہی بیان اوس توحید وتکبیر کا ہو کذا ذکرہ العلی ثُمَّ دَعَا بَيْنَ ذٰلِكَ وَقَالَ
مِثْلَ هٰذَا ثَلَاثَ مَرَّاتٍ ۔ پہر دعا کری درمیان میں اسکی اور کہی مانند اسکی تین بار **ف** یعنی کلمہ
وغیرہ پڑہی اور دعا کری تین بار ثُمَّ نَزَلَ إِلَى الْمَرْوَةِ حَتّٰى إِذَا انْصَبَّتْ قَدَمَاهُ فِي بَطْنِ الْوَادِي سَعٰى
حَتّٰى إِذَا صَعِدَتَا مَشٰى ۔ پہر اوترے صفا سے اور قصد کرے مروہ کا یہانتک کہ جب اوتریں دونوں پانو
اوسکی بیچ نشیب نالی کی دوڑے یہانتک کہ جب چڑہی دونوں پانو چلے **ف** یعنی جب نشیب نالی سے بلندی پر چڑہی

پہنچی تک سعی موقوف کری اور آہستہ چلی اور یہہ سعی یعنی جلدی انکی زمانی مین تہی اب برابر ہی مگر بجای سعی کرنی کی
نشانی بنادی ہی اوسکو میلین اخضرین کہتی ہین پس اوس جگہہ سعی کری ادای سنت کی لئی کذا ذکرہ الفخر

حَتّٰی اِذَا اَتَی الْمَرْوَةَ فَعَلَ عَلَی الْمَرْوَةِ كَمَا فَعَلَ عَلَى الصَّفَا * م د س ق عو * یہان تلک کہ
جب آوی مروی پر کری مروی پر جیسیکہ کیا تہا صفا پر نقل کی یہہ مسلم ابو داود نسائی ابن ماجہ ابو عوانہ نی

ف یعنی متوجہ قبلہ کو ہوکر تکبیرات وغیرہا کہی پہر مروی سی اوترکر صفا کو جاوی اور پہلی طرح سعی کری
سات بار یہہ نہین کری کہ صفا سی مروہ تلک ایک شوط ہوتا ہی اور مروہ سی صفا تلک دو شوط یہہ سات بار
سعی کرنی واجب ہی کذا ذکرہ الفخر اور ایک روایت مین یون آیا ہی وَاِذَا رَقِیَ الصَّفَا كَبَّرَ ثَلَاثًا وَيَقُولُ
لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ يَصْنَعُ
ذٰلِكَ سَبْعَ مَرَّاتٍ فَيَصِيرُ مِنَ التَّكْبِيرِ اِحْدٰى وَعِشْرُونَ وَمِنَ التَّهْلِيلِ سَبْعٌ وَيَدْعُو فِيمَا
بَيْنَ ذٰلِكَ وَيَسْئَلُ اللّٰهَ ثُمَّ يَهْبِطُ فَاِذَا رَقِيَ عَلَى الْمَرْوَةِ صَنَعَ كَمَا صَنَعَ عَلَى الصَّفَا حَتّٰى يَفْرُغَ
مِنْ سَعْيِهٖ * موطا مص * اور جب چڑہی صفا پر تکبیر کہی تین بار اور کہی نہین کوئی معبود مگر اللہ تنہا نہین
کوئی شریک اوسکا اوسکی لئی بادشاہت ہی اور اوسکی لئی تعریف ہی اور وہ ہر چیز پر قادر ہی کری یہ
یعنی تین بار تکبیر کہی اور ایکبار کلمہ پڑہنا سات بار پس ہونگی تکبیرین اکیس بار اور کلمی سات بار اور دعا کری درمیان
اسکی یعنی درمیان اسکی کہ مذکور ہوا سات بار پڑہتی ہی اور مانگی خدا تعالی سی پہر اوتری صفا سی پس جب
چڑہی مروی پر کری جیسیکہ کیا تہا صفا پر یہان تلک کہ فراغت پاوی سعی اپنی سی نقل کی یہہ موقوفا موطا نی مین
اور ابن ابی شیبہ نی وَيَدْعُو عَلَى الصَّفَا اَللّٰهُمَّ اِنَّكَ قُلْتَ اُدْعُونِي اَسْتَجِبْ لَكُمْ وَاِنَّكَ
لَا تُخْلِفُ الْمِيعَادَ وَاِنِّي اَسْئَلُكَ كَمَا هَدَيْتَنِي لِلْاِسْلَامِ اَنْ لَا تَنْزِعَهٗ مِنِّي حَتّٰى
وَاَنَا مُسْلِمٌ * موطا * اور دعا کری اے اللہ تحقیق تو نی فرمایا ہی دعا کرو مجہ سی
اور تحقیق تو نہین خلاف کرتا ہی وعدی کو اور تحقیق مین مانگتا ہون تجہ سی کہ جیسی ہدایت کیا تو نی مجہکو

سلام کی نہ نکالی تو اوسکو مجھی یہان تلک کہ ماری تو مجکو اوس حالمین کہ مین مسلمان ہون یہہ موقوفاً طبرانی

نے وبین الصفا والمروۃ رب اغفر وارحم انت الاعز الاکرم * مو مص اور بیچ

درمیان صفا اور مروہ کی ای رب میری بخش اور رحم کر تو ہی غالب تر بزرگتر نقل کیے یہہ موقوفاً ابن ابی شیبہ نے

واذا سار الی عرفات لبّی وکبّر * مر د * اور جب چلی طرف عرفات کی لبیک کہی اور تکبیر نقل کی

مسلم ابو داود نی ف یعنی کبہی لبیک کہی راہ مین اور کبہی تکبیر لیکن علما نی لکہا ہی کہ لبیک کہنی سنت ہے

اور تکبیر کہنی جائز کذا ذکر الفخر وخیر الدعاء دعاء یوم عرفۃ وخیر ما قلت انا والنبیون

قبلی لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ لہ الملک ولہ الحمد وہو علی کل شیء قدیر *

ت * اور بہترین دعا کی دعا دن عرفہ کی ہی اور بہترین اوس چیز کا کہا مینی اور سب انبیا نی کہ پہلی

مجسی تھے یہہ ہی لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ لہ الملک ولہ الحمد وہو علی کل شیء قدیر نقل کیے یہہ ترمذی نے

اکثر دعائی ودعاء الانبیاء قبلی بعرفۃ لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ لہ الملک

ولہ الحمد وہو علی کل شیء قدیر اللہم اجعل فی قلبی نورا وفی سمعی نورا وفی بصری

نورا اللہم اشرح لی صدری ویسر لی امری واعوذ بک من وساوس الصدر

وشتات الامر وفتنۃ القبر اللہم انی اعوذ بک من شر ما یلج فی اللیل وشر ما

یلج فی النہار وشر ما تہب بہ الریاح * مص * بہت دعا میری اور دعا انبیا کی کہ پہلی مجسی تھے

دن عرفہ کی یہہ ہی لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ لہ الملک ولہ الحمد وہو علی کل شیء قدیر یا اللہ کر دل میری

مین روشنی اور سماعت میری مین روشنی اور بینائی میری مین روشنی یا اللہ کہول میری لیے سینہ میرا اور

آسان کر میری لیے سب کام میری اور پناہ پکڑتا ہون مین ساتھہ تیری وسوسون سینہ کیسی اور پراگندگی

کام کیسی اور فتنہ قبر کیسی یا اللہ تحقیق مین پناہ پکڑتا ہون ساتھہ تیری برائی اوس چیز کیسی کہ داخل ہوتی

ہی رات مین اور برائی اوس چیز کیسی کہ داخل ہوتی ہی دن مین یعنی قسم موذیات سی اور برائی اوس چیز کیسی

کہ چاہتا ہون اوسکی ہواؤن کی شر سے یعنی شیاطین و جنات تا آپکی یہہ ابن ابی شیبہ نی ف تکرکو دعا اسلی فرمایا
کہ تعریف کرنی کریم کی حقیقت مین دعا ہوتی ہی کنایۃً اور علامت شرح صدر کی حدیث شریف مین یہہ آئی ہی کہ بیزاری
ہو دنیا سی اور رجوع ہو طرف دار الخلود کی اور مستعد ہو واسطی موت کی پہلی آنی اوسکی سے اور مراد پناہ وسوسون
سینی کی سی پناہ اون چیزون سی ہے کہ باعث وسواس کی ہون یعنی نفس و شیطان اور پراگندگی کام
کی یعنی پراگندگی امر دین کی سبب مشغول ہونی کی ساتھہ امور دنیا کی اس سی بھی پناہ ہی اور فتنہ قبر کا یعنی
حیرانی جواب منکر و نکیر کی سی کذا ذکر الفخر ۔ اَلتَّلْبِيَةُ بِعَرَفَاتٍ سُنَّةٌ ۔ ش مس ۔ اور لبیک
کہنی عرفات مین سنت ہی نقل کی یہہ نسائی اور حاکم نی ف یعنی پہلی وقوف کی اور بعد وقوف کی رمی
جمار تلک لبیک کہنی سنت مؤکدہ ہی والا ہر حالت مین بعد احرام کی مستحب ہی لیکن شروع احرام مین
واجب ہی کذا ذکر العلی ۔ قَالَ لَمَّا وَقَفَ بِعَرَفَاتٍ وَقَالَ لَبَّيْكَ اللّٰهُمَّ لَبَّيْكَ قَالَ إِنَّمَا الْخَيْرُ خَيْرُ
الْآخِرَةِ ۔ طس ۔ اور جب وقوف کری عرفات مین اور کہی حاضر ہون خدمت تیری مین یا اللہ حاضر ہون
خدمت تیری مین کہی بعد اوسکی سوا اسکی نہین کہ بھلائی بھلائی آخرت کی ہی نقل کی یہہ طبرانی نی اوسط مین فَإِذَا
صَلَّى الْعَصْرَ وَوَقَفَ بِعَرَفَةَ يَرْفَعُ يَدَيْهِ ۔ پس جب نماز پڑہی عصر کی اور وقوف کری عرفات مین اوٹھاتے
ہاتہہ اپنی ف عرفات مین عصر کی نماز ظہر کی ساتھہ پڑہ لیتی ہین اوسکی بعد عرفات مین وقوف کرتی ہین
یعنی ٹھہرتی ہین کہ یہہ وقوف فرائض حج سی ہی بعد دوپہر ڈھلنی تاریخ نوین کی تمام شب دسوین تلک وقت
وقوف کا ہی اگر ایک ساعت بھی اسمین وقوف کریگا فرض ادا ہوجاویگا اور سنت یہہ ہی کہ بعد غروب کی
وہان سی پھری کذا ذکر الفخر ۔ وَيَقُولُ اللّٰهُ أَكْبَرُ وَلِلّٰهِ الْحَمْدُ اللّٰهُ أَكْبَرُ وَلِلّٰهِ الْحَمْدُ اللّٰهُ أَكْبَرُ وَلِلّٰهِ
الْحَمْدُ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ اللّٰهُمَّ اهْدِنِي بِالْهُدٰى
وَنَقِّنِي بِالتَّقْوٰى وَاغْفِرْ لِي فِي الْآخِرَةِ وَالْأُولٰى ثُمَّ يَرُدُّ يَدَيْهِ فَيَسْكُتُ قَدْرَ مَا يَقْرَأُ
إِنْسَانٌ فَاتِحَةَ الْكِتَابِ ثُمَّ يَعُودُ فَيَرْفَعُ يَدَيْهِ وَيَقُولُ مِثْلَ ذٰلِكَ ۔ مو مص

اور اللہ کی لئی سب تعریف ہی اللہ بہت بڑا ہی اور اللہ کی لئی سب تعریف ہی اللہ بہت بڑا ہی اور اللہ کی لئی سب
تعریف ہی نہین کوئی معبود مگر اللہ تنہا نہین کوئی شریک اوسکا اوسیکی لئی پادشاہت ہی اور اوسیکی لئی تعریف ہی
یا اللہ دکہا مجکو راہ سیدہی اور پاک کر مجکو یعنی عیبون ظاہر اور باطن کی سبی بسبب تقوی کے اور بخش مجکو
امر آخرت مین اور دنیا مین یعنی جو گناہ امر دین و دنیا مین سرزد ہوئی ہین بخشدی پہر چہوڑ دی ہاتہہ اپنی
پہر چپکا رہی دعا پڑہنی سی بقدر پڑہنی آدمی کے الحمد کو پہر عود کری یعنی پہر دعا پڑہی پس اوٹہا دی ہاتہہ اپنی
اور کہی مانند اوسکی یعنی دعا وغیرہ پڑہی اتنا کہ پہر موقوف ابن ابی شیبہ نی وَاِذَا رَجَعَ وَاَتَی الْمَشْعَرَ الْحَرَامَ
اِسْتَقْبَلَ الْقِبْلَةَ فَدَعَاهُ وَكَبَّرَهُ وَهَلَّلَهُ وَوَحَّدَهُ فَلَمْ يَزَلْ وَاقِفًا حَتّٰى اَسْفَرَ جِدًّا اور
دس ق عو اور جب پہری عرفات سی اور آوی مشعر الحرام پر موںہہ کری قبلہ کی طرف پس دعا کری خدا تعالی
سی اور ساتہہ تکبیر اور تہلیل اور توحید کے یاد کری اوسکو یعنی اللہ اکبر لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ
کہی پس ہمیشہ کہڑا رہی یہان تلک کہ روشن ہو وی صبح خوب نقل کی یہہ مسلم ابوداود نسائی ابن ماجہ ابو عوانہ
نی ف عرفات سی پہر کر رات کو مزدلفہ مین رہتی ہین کہ سنت موکدہ ہی وہان کا رہنا پہر صبح کی نماز اول
وقت پڑہ کر مشعر حرام پر کہ نام پہاڑ مزدلفہ کا ہی موقوف کرتی ہین مطلق وقوف کرنا وہان کا واجب ہی اگرچہ
ایک ساعت ہی ہو اور اسقدر کہ مذکور ہوا وقوف کرنا سنت ہی اور وقت وقوف کا طلوع صبح صادق
سی طلوع آفتاب تلک ہی اگر اسکی پہلی یا پیچہی کریگا معتبر نہین کذا ذکرا الفتح وَلَمْ يَزَلْ يُلَبِّيْ حَتّٰى رَمٰى
الْجَمْرَةَ اَيْ جَمْرَةَ الْعَقَبَةِ ع اور ہمیشہ لبیک کہتا رہی یعنی احرام کی دن سی جگہون مقرر پر یہان
تلک کہ رمی کری جمرہ کو یعنی جمرۃ العقبہ کو یہہ صحاح ستہ مین ہی ف جمرہ اصل مین سنگریزہ کو کہتی ہین پہر اب
نام اون مناروں کا ہو گیا ہی جنپر کنکر مارتی ہین وہ تین ہین ایک جمرہ اولی جسکو جمرہ دنیا بہی کہتی ہین اور دوسری
جمرۃ الوسطی اور تیسری جمرۃ العقبہ رمی کرنی انکی واجب ہی دسوین تاریخ جمرۃ العقبہ پر فقط رمی کرتی ہین یعنی
کنکر مارتی ہین) اور اول کنکر مارنی مین لبیک کہنی موقوف کرتی ہین اور گیارہوین بارہوین تینون کو رمی کرتی ہین

اور تیرہویں کو بھی رمی کرتی ہیں اگر وہاں رہیں کذا ذکر ... مراد ہر رمی الجمار ہے فاذا اتی الجمرۃ

الدنیا رمٰھا بسبع حصیات یکبر علی اثر کل حصاۃ ... اور جب جاوی سنگریزی مارنی یعنی ان

مناروں پر کیا دین مارویں تاریخ پس جب آوی جمرہ دنیا پر پہینکی اوسپر سات کنکر یعنی لقبدر دانہ باقلا کے

تکبیر کہتا جاوی یعنی ہر کنکر کی نقل کے یہہ بخاری نسائی نے اور مع کل حصاۃ مر دس ق مص

یا تکبیر کہی ساتھہ ہر کنکر کی نقل کے یہہ مسلم ابوداؤد نسائی ابن ماجہ ابن ابی شیبہ نے ثم یتقدم فیسھل

فیقوم مستقبل القبلۃ قیاما طویلا فیدعو ویرفع یدیہ ثم یرمی الجمرۃ الوسطیٰ

کذلک فیاخذ ذات الشمال فیسھل ویقوم مستقبل القبلۃ قیاما طویلا فیدعو ویرفع

یدیہ ثم یرمی الجمرۃ ذات العقبۃ من بطن الوادی ولا یقف عندھا خ س پہر آگے

بڑہی تہوڑا سا یعنی بعد رمی جمرۃ الدنیا کی پس ٹہیری زمین نرم میں پس کہڑا ہووی مقابل قبلہ کی کہڑا ہونا

دراز پس دعا کری اور اوٹہاوی ہاتہہ اپنی پہر رمی کری جمرۃ الوسطی پر اسطرح یعنی مثل جمرۃ الدنیا کی پس چلے

بائیں طرف پس داخل ہووی زمین نرم میں اور کہڑا ہووی سامنی قبلہ کی کہڑا ہونا دراز پس دعا کری اور اوٹہاوی

ہاتہہ اپنی پہر پہینکی سنگریزی جمرۃ العقبہ پر نشیب وادی سے اور نہ ٹہیری نزدیک اوسکی نقل کے یہہ بخاری

نسائی نے ف یہ جمرہ دنیا کی آگی دیر تک ٹہیرنا مستحب ہی چنانچہ بعضی روایت میں بقدر پڑہنی

سورہ بقرہ کی آیا ہی پس کہڑی ہوکر اللہ تعالی کی حمد اور تکبیر وتہلیل وتسبیح کری اور درود پڑہی اور کمال حضور

اور خشوع سی دعا اپنی لئی اور والدین کی لئی کری اور بخشش چاہی اور بعد رمی جمرۃ العقبہ کی نہ ٹہیری نہ پہلے

دن اور نہ دوسری تیسری دن اور دعا کرنی میں اختلاف ہی بعضی کہتی ہیں ٹہیری نہیں چلتی ہوئی دعا

کرتا جاوی اور بعضی مطلق دعا کرنی منع کرتی ہیں کذا ذکر النووی ویستبطن الوادی حتی اذا فرغ قال

اللھم اجعلہ حجا مبرورا وذنبا مغفورا حب مص مو مص اور دخل ہووی ...

یعنی رمی جمرۃ العقبہ کی لئی یہاں تک کہ جب فراغت پاوی پڑہی یا اللہ کر حج ہماری کو حج مقبول ...

گناه بخشا گیا نقل کیے یہہ ابن ابی شیبہ نی اور موقوف بہی آوی ہے ف حج مبرور اوسکو کہتی ہین جسمین گناه
اور ریاست نہو کذا ذکرہ وَيَدْعُو عِنْدَ الْجَمَرَاتِ كُلِّهَا وَلَا يُوَقِّتُ شَيْئًا موص اور دعا کری پاس
ہر جمرات کی اور نہ مقرر کری کوئی دعا یعنی جو چاہی مانگی نقل کیے یہہ موقوفاً ابن ابی شیبہ نی ف اس حدیث
سی معلوم ہوتا ہی کہ جمرۃ العقبہ کی پاس بہی دعا کری اگرچہ بعض تہیری کی ہو وَاِذَا ذَبَحَ سَمَّى وَكَبَّرَ وَوَضَعَ
رِجْلَهُ عَلَى صِفَاحِهِ اَيْ عَرْضِ خَدِّهِ ع اور جب ذبح کری قربانی بسم اللہ اور اللہ اکبر کہی اور رکہے
پانو اپنا اوپر صفاح اوسکی یعنی جوڑا وکلّہ قربانی کے یہہ صحاح ستہ مین ہی وَيَقُولُ فِي الْاُضْحِيَّةِ
بِسْمِ اللّٰهِ اَللّٰهُمَّ تَقَبَّلْ مِنِّيْ وَمِنْ اُمَّةِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ م د اور کہی وقت
ذبح قربانی کے ذبح کرتا ہون مین ساتہہ نام خدا کی یا اللہ قبول کر مجہسی یعنی قربانی میری اور امت محمد صلی اللہ
علیہ وسلم کیسی یعنی قربانیان اونکی نقل کیے یہہ مسلم ابو داود نی ف اگر نام اللہ تعالی کا ذبح کے
وقت قصداً ترک کری وہ جانور کہانا حرام ہوگا پس لفظ بسم اللہ کا کہنا ضروری اور بسم اللہ اللہ اکبر کہنا مستحب
ہی اور دعائین کہ مذکور ہوتی ہین اولی ہی پڑہنا اونکا کذا ذکرہ الفقہاء اِنِّيْ وَجَّهْتُ وَجْهِيَ لِلَّذِيْ فَطَرَ
السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ عَلٰى مِلَّةِ اِبْرَاهِيْمَ حَنِيْفًا وَّمَا اَنَا مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ اِنَّ صَلَاتِيْ وَنُسُكِيْ
وَمَحْيَايَ وَمَمَاتِيْ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَبِذٰلِكَ اُمِرْتُ وَاَنَا مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ اَللّٰهُمَّ
مِنْكَ وَلَكَ بِسْمِ اللّٰهِ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ ثُمَّ يَذْبَحُ د ق مس تحقیق مین متوجہ کیا مونہہ اپنا واسطے
اوس ذات کی کہ پیدا کیا آسمانون کو اور زمین کو حال یہہ کہ مین دین ابراہیم پر ہون توحید کرنی والا
اور نہین مین مشرکون سی تحقیق نماز میری اور عبادتین میری اور زندگی میری اور موت میری واسطے خدا
پروردگار عالمون کی ہی نہین کوئی شریک اوسکا اور ساتہہ اسیکی حکم کیا گیا ہون مین اور مین مسلمانون
سی ہون یا اللہ یہہ قربانی تجہسی ہی یعنی تیری عطا سی ہی اور تیری ہی لئی ہے یعنی تیری رضامندی کے لیئی
کرتا ہون ساتہہ نام خدا کی ذبح کرتا ہون اور اللہ بہت بڑا ہی یہہ پڑہی پہر ذبح کری نقل کی یہہ ابو داود ابن ماجہ

بیان قربانی کا

حاکم نی ھ قال صلی اللہ علیہ وسلم لفاطمۃ قومی الی اضحیتک فاشھدیھا فانہ یغفر لک

عند اول قطرۃ من دمھا کل ذنب عملتیہ [illegible] صلاتی ونسکی [illegible] الی آخرہ قال عمران

قلت یا رسول اللہ ھذا لک ولاھل بیتک خاصۃ قال بل للمسلمین عامۃ یعنی

اور فرمایا پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نی حضرت فاطمہ کو کہ اوٹھ طرف قربانی اپنی کی پس حاضر ہو اوس پاس پس تحقیق بخشا

جاویگا واسطی تیری نزدیک اول قطری کی کہ گری خون اوسکی ہر گناہ کہ کیا ہی تو نی اور پڑھ یہہ آیت وقت

ذبح کی ان صلاتی ونسکی آخر آیت تک کہا عمران صحابی نی کہ عرض کیا مینی ای رسول خدا کی یہہ ثواب تمہاری لیے

اور اہلبیت تمہاری ہی کی لئی ہی خاص کر یعنی امت آپکی بہی اسمین شریک ہی فرمایا حضرت نی بلکہ سب مسلمانونکی

لئی ہی یعنی جو کریگا یہی ثواب پاویگا نقل کی یہہ حاکم نی ف اس سی معلوم ہوا کہ عورت کی لئی بہی سنت ہے

اپنی قربانی پر حاضر ہونا فان کانت بدنۃ فلیقمھا ثم لیقل اللہ اکبر اللہ اکبر اللہ اکبر

اللھم منک ولک ثم لیسم اللہ ثم لینحر وان کانت عقیقۃ فمثل کالاضحیۃ

موعوس یہہ پس جو ہووی قربانی اونٹ پس چاہئی کہ کھڑا کری اوسکو پہر کہی اللہ اکبر اللہ اکبر اللہ اکبر

یہہ تجھسی ہی اور تیری ہی لئی ہی پہر بسم اللہ کہی پہر نحر کری اور جو ہووی جانور ذبح کا عقیقہ کری مانند قربانی کی

یعنی بسم اللہ اللہ اکبر [illegible] نقل کی یہہ موقوفا حاکم نی ف نحر یعنی اونٹ کا سینہ چاک

کرنا اور گائین وغیرہ کا ذبح کرنا یعنی گلا کاٹنا مستحب ہی اور خلاف اسکا مکروہ ہی اور عقیقہ اوس بکری وغیرہ کو

کہتی ہین جو ذبح کی جاتی ہی ساتوین دن پیدائش لڑکی کی [illegible] کذا ذکر المصطفی ویسمی علی

العقیقۃ کما یسمی علی الاضحیۃ بسم اللہ عقیقۃ فلان [illegible] اور بسم اللہ کہی عقیقہ پر

جیسے کہ بسم اللہ کہی قربانی پر اس طرح کہی بسم اللہ یہہ عقیقہ فلانی لڑکیکا ہی [illegible] ابن ابی شیبہ

واذا دخل البیت کان فی نواحیہ [illegible] فی زوایاہ [illegible] اور جب

[illegible] کہی بیچ چارون کونون اوسکی نقل کی یہہ بخاری ابوداود نی اور بیچ کونون [illegible]

روایت کیا اسکو ابوداؤد نے اور ایک روایت میں ہے فی نواحیہ کلہا فاذا خرج [illegible] رکع فی قبل البیت رکعتین یعنی اور
دعا کی سب کو [illegible] کعبے کے جب نکلے باہر سامنے کعبے کی دو رکعتیں نقل کیے یہ مسلم نسائی نے
[illegible] دخل النبی صلی [illegible] علیہ وسلم الکعبۃ ھو واسامۃ وعثمان بن طلحۃ الحجبی وبلال
بن رباح فاغلقہا علیہ ومکث فیہا فسألت بلالا حین خرج ماذا صنع رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم فقال جعل عمودا عن یسارہ وعمودین عن یمینہ وثلاثۃ اعمدۃ وراءہ
وکان البیت یومئذ علی ستۃ اعمدۃ ثم صلی یعنی اور داخل ہوئے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کعبے میں
اور اسامہ اور عثمان بن طلحہ حجبی اور بلال بن رباح پس بند کیا دروازہ اوسکا عثمان نے اوپر آنحضرت کے یعنی
تا لوگ بہیڑ نہ کریں اور ٹہیری پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم اوسمیں پس پوچھا میں یعنی ابن عمر نے بلال سے جسوقت کہ
نکلے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کیا کیا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے یعنی کعبے میں ٹہیر کر پس کہا بلال نے کہ کیا پیغمبر صلی
اللہ علیہ وسلم نے ایک ستون بائیں طرف اپنی اور دو ستون داہنی طرف اپنی اور تین ستون پیچہے اپنی اور تہا کعبہ اوسدن
اوپر چہہ ستونوں کی یعنی اسپر تہا چہہ ستون ہیں پہر نماز پڑہی نقل کیے یہہ بخاری مسلم نے ولما دخل صلی اللہ علیہ
وسلم البیت امر بلالا فاجاف الباب والبیت اذ ذاک علی ستۃ اعمدۃ فمضی
حتی اذا کان بین الاسطوانتین اللتین تلیان باب الکعبۃ جلس فحمد اللہ واثنی علیہ
وسألہ واستغفرہ ثم قام حتی اذا اتی ما استقبل من دبر الکعبۃ یعنی اور جب داخل ہوئے پیغمبر خدا صلی اللہ
علیہ وسلم کعبہ میں حکم کیا بلال کو پس بند کیا دروازہ اور کعبہ اوسوقت میں اوپر چہہ ستونوں کی تہا پس گئے آنحضرت یعنی طرف دیوار
کعبہ کی کہ سامنے دروازے کی ہے یہاں تلک کہ جسوقت ہوئے درمیان اون دونوں ستونوں کی کہ قریب ہیں دروازہ
کعبے کے یعنی سامنے دروازے کی ہیں بیٹہے پس تعریف کی خدا تعالی کے اور ثنا کی اوسپر اور حاجتیں مانگیں اوس سے
بخشش چاہی اوس سے پہر کہڑے ہوئے یہاں تلک کہ جسوقت آئے اوس چیز کو کہ سامنے تہی پشت کعبے سے یعنی دیوار
کعبے کے سامنے دروازہ کعبے کے ہے اوسکی طرف گئے اور دروازہ کعبہ کو اپنی پشت پر کیا فوضع وجہہ

وَحَمِدَ اللّٰهَ وَاَثْنٰی عَلَیْهِ وَسَاَلَهٗ وَاسْتَغْفَرَهٗ ثُمَّ انْصَرَفَ اِلَی الرُّکْنِ مِنْ اَرْکَانِ
الْکَعْبَةِ فَاسْتَقْبَلَهٗ بِالتَّکْبِیْرِ وَالتَّهْلِیْلِ وَالتَّسْبِیْحِ وَالثَّنَاءِ عَلَی اللّٰهِ وَالْمَسْاَلَةِ وَالْاِسْتِغْفَارِ
ثُمَّ خَرَجَ فَصَلّٰی رَکْعَتَیْنِ مُسْتَقْبِلَ وَجْهِ الْکَعْبَةِ ثُمَّ انْصَرَفَ یعنی پہر کیا نوشہ اپنا اور
مبارک اپنا او سیر اور حمد کی خدا تعالی کے اور ثنا کی اوسپر اور حاجتیں مانگیں لوس سے اور بخشش چاہی اوس سے
پہر پہری طرف ہر کونی کے کونوں کعبی کیسی میں متوجہ ہوئی طرف ہر کونی کی ساتہہ تکبیر کہی کے اور لا الہ الا اللہ
پڑہنی کی اور سبحان اللہ پڑہنی کے او ثنا کرنی کی اللہ تعالی پر اور مانگنی حاجتوں کی اور بخشش چاہنی کی پہر باہر
نکلی پس پڑہیں دو رکعتیں سامنی دروازی کعبی کے پہر پہری طرف مکان کے نقل کی یہہ نسائی نی وَاِذَا شَرِبَ
مَاءَ زَمْزَمَ فَلْیَسْتَقْبِلِ الْکَعْبَةَ وَلْیَذْکُرِ اسْمَ اللّٰهِ تَعَالٰی وَلْیَتَنَفَّسْ ثَلَاثًا وَلْیَتَضَلَّعْ مِنْهَا
فَاِذَا فَرَغَ فَلْیَحْمَدِ اللّٰهَ اِنَّ اٰیَةَ مَا بَیْنَنَا وَبَیْنَ الْمُنَافِقِیْنَ لَا یَتَضَلَّعُوْنَ مِنْ زَمْزَمَ ق مس
اور جب پیوی کوئی پانی زمزم کا پس منہہ کری کعبی کے طرف اور بسم اللہ کہی اور تین دم لی یعنی تین دم میں پیوی
اور ہر دم میں برتن مونہہ سے جدا کرلی اور سیراب ہووی اوس سے یعنی بہت پیٹ بہر کر پیئی کہ کوکین تن جائے
پس جب فراغت پاوی پس تعریف کری خدا تعالی کے تحقیق نشان فرق کی درمیان ہمارے اور درمیان منافقوں
کے یہہ ہی کہ وے نہیں سیراب ہوتی زمزم سے نقل کے یہہ ابن ماجہ حاکم نی ف یعنی علامت مومنین کے یہہ ہے
کہ پانی پیٹ بہر کر پیتی ہیں اور علامت منافقین کی یہہ ہی کہ نہیں پیٹ بہر کر پیتی اوسکو اور زمزم نام کنوئیں
کا ہی اتنیس گز کا فرق کوئی بہی رکہتا ہی اول حضرت جبرئیل علیہ السلام نی پانی اوسکا نکالا حضرت اسمعیل علیہ السلام
کی لی پہر حضرت ابراہیم علیہ السلام نی کہود کر کنواں بنایا پہر اٹ گیا تہا [illegible] نے صاف کیا پس پانی اوسکا
سب پانیوں سے افضل ہی بلکہ بعضوں نی آب کوثر پر افضل کہا ہی کہا ذکرہ [illegible] مَاءُ زَمْزَمَ لِمَا شُرِبَ لَهٗ
فَاِنْ شَرِبْتَهٗ تَسْتَشْفِیْ بِهٖ شَفَاکَ اللّٰهُ وَاِنْ شَرِبْتَهٗ مُسْتَعِیْذًا اَعَاذَکَ اللّٰهُ
ظَمَاَکَ قَطَعَهٗ وَکَانَ ابْنُ عَبَّاسٍ اِذَا شَرِبَ مَاءَ زَمْزَمَ قَالَ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ

وَرِزْقًا وَاسِعًا وَشِفَاءً مِنْ كُلِّ دَاءٍ ہی اور پانی زمزم کا واسطی اوس چیز کی ہی کہ پیا جاوی واسطی

[illegible] جو پیوی تو اوسکو حال یہہ کہ شفا چاہتا ہو

تجکو اللہ اور جو پیوی تو اوسکو حال یہہ کہ پناہ چاہنی والا ہووی پناہ دیوی تجکو خدا اور جو پیوی تو اوسکو

کہ بجہاوی تو پیاس اپنی بجہا دیگا خدا پیاس کو اوسکی ابن عباس جب پیتی پانی زمزم کا کہتی یا اللہ تحقیق مین

مانگتا ہون تجسی علم نفع دینی والا یعنی مجکو اور اورونکو کہ وہ علم معرفت اور علم کتاب وسنت کا ہی کہ باعمل

ہو اور رزق فراخ اور شفا ہر بیماری سی یعنی ظاہری ہو یا باطنی نقل کی یہہ حاکم نی وَلَمَّا اَتَى الْاِمَامُ

الْحُجَّةُ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْمُبَارَكِ لِزَمْزَمَ وَاسْتَسْقٰى مِنْهُ شَرْبَةً ثُمَّ اسْتَقْبَلَ الْقِبْلَةَ قَالَ اللّٰهُمَّ

اِنَّ ابْنَ اَبِي الْمَوَالِ حَدَّثَنَا عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ عَنْ جَابِرٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

قَالَ مَاءُ زَمْزَمَ لِمَا شُرِبَ لَهُ وَهٰذَا اَشْرَبُهُ لِعَطَشِ يَوْمِ الْقِيَامَةِ ثُمَّ شَرِبَ قُلْتُ هٰذَا

سَنَدٌ صَحِيْحٌ وَالرَّاوِيْ عَنِ ابْنِ الْمُبَارَكِ لِذٰلِكَ سُوَيْدُ بْنُ سَعِيْدٍ ثِقَةٌ رَوٰى لَهُ مُسْلِمٌ

فِيْ صَحِيْحِهٖ وَابْنُ اَبِي الْمَوَالِ ثِقَةٌ رَوٰى لَهُ الْبُخَارِيُّ فِيْ صَحِيْحِهٖ فَصَحَّ الْحَدِيْثُ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ

اور جب کہ آئی پیشوا دلیل اسلام کی یعنی امام اونکا عبد اللہ بن مبارک ہی کوئین زمزم پر اور چاہا اوس سی پانی پیا

پہر متوجہ ہوئی قبلہ کی طرف کہا یا اللہ تحقیق ابن ابی الموال سی [illegible] حدیث روایت کی ہمکو محمد بن

منکدر سی کہ روایت کی جابر سی یہہ حدیث کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا کہ پانی زمزم کا

واسطی اوس چیز کی ہی کہ پیا جاوی واسطی اوسکی اور یہہ پانی پیتا ہون مین اسکو واسطی پیاس کہ دن قیامت کی

پہر پیا کہا مصنف نی کہتا ہون مین کہ یہہ یعنی سند نقل کی ہوئی عبد اللہ بن مبارک کی سند صحیح ہی اور راوی ابن مبارک

مذکور سی سوید بن سعید ہی کہ ثقہ ہی روایت کی ہی حدیث اوسکی مسلم نی بیچ صحیح مسلم کی یعنی اگر وہ ثقہ ہوتا تو مسلم

حدیث اوسکی نہ لاتا اور ابن ابی الموال بہی ثقہ ہی روایت کی حدیث اوسکی بخاری نی بیچ صحیح بخاری کی

پس صحیح ہوئی یہہ حدیث یعنی بسبب صحیح ہونی سند کی شکر اللہ تعالی کا ف عبد اللہ بن مبارک مرتبہ [illegible]

بزرگ قدر سا گرد امام اعظم رحمہ اللہ کی مین و ... غزاۃ او لقی العدو قال اللھم انت عضدی
و نصیری بک احول و بک اصول و بک اقاتل ... عو ... یا اللہ تو ہی مدد کرنی والا اور مددگار میرا ساتھہ مدد تیری ... حیلہ کرتا ہون مین
سفر جہاد کا یا ملی دشمن سی کہی یا اللہ تو ہی مدد کرنی والا اور مددگار میرا ساتھہ مدد تیری کی حیلہ کرتا ہون مین
دشمنون کی مکر کی دفع کی لئی اور ساتھہ قوت تیری کی حملہ کرتا ہون مین اور ساتھہ مدد تیری کی لڑتا ہون مین نقل کیے
ہیہ ابو داؤد ترمذی نسائی ابن حبان ابن ابی شیبہ ابو عوانہ نی رب بک اقاتل و بک اصاول و لا حول
و لا قوۃ الا بک س ای پروردگار میری ساتھہ مدد تیری کی لڑتا ہون مین اور ساتھہ قوت تیری کی
حملہ کرتا ہون مین اور نہین ہی بچانا گناہ سی اور نہ قوت لڑنیکی مگر ساتھہ قوت تیری کی نقل کیے ہیہ نسائی نی
اللھم انت عضدی و انت ناصری و بک اقاتل عو یا اللہ تو مدد کرنی والا میرا ہی اور مددگار میرا ہی
اور ساتھہ مدد تیری کی لڑتا ہون مین نقل کیے ہیہ ابو عوانہ نی و اذا اراد القاء العدو انتظر الامام
حتی مالت الشمس ثم قام فقال یا ایھا الناس لا تتمنوا لقاء العدو اور جب ارادہ کرین لوگ
ملنی دشمن کا یعنی جنگ کفار کا انتظار کری سردار یہان تلک کہ ڈہلی آفتاب پہر کہڑا ہووی امام یعنی خطبہ کی لئی اور
رغبت دلانی کی لئی لڑائی پر پس کہے ای لوگون نہ آرزو کرو ملنی دشمن کی یعنی آرزو لڑائی کفار کی نہ کرو کہ یہہ بلا مانگنی
ہی اور ... فاذا لقیتموھم فاصبروا اور مانگو اللہ سی عافیت ... جب ملو تم
اونسی پس صبر کرو ف یعنی احیانا اگر لڑائی واقع ہو جاوی تو صبر کرو اور نہ بہاگو اس لیے کہ ... چاہئی کہ اللہ تعالی
سی بلا نہ مانگی اور جو بلا نازل ہووی تو صبر کری و اعلموا ان الجنۃ تحت ظلال السیوف اور جانو کہ تحقیق بہشت
بیچ سایہ تلوارونکی ہی ف مراد یہہ ہی کہ بہشت حاصل ہوتی ہی ... تلوارونکی لڑائی کفار کی مین
خواہ شہید ہووی یا غازی ہو ثم قال اللھم منزل الکتب و مجری السحاب ... الاحزاب
اھزمھم و انصرنا علیھم خ م د پہر پڑہی یہہ دعا یا اللہ اوتارنی والی کتاب کی اور چلانیوالی ...
او شکست دینی والی کفار کی گروہونکی شکست دی انکو اور مدد دی ہمکو او نہیں نقل کیے یہہ بخاری ...

اور ایکبار دعا مین وہ ہوتا ہی سو یہہ ہی اَللّٰهُمَّ مُنْزِلَ الْكِتَابِ سَرِيعَ الْحِسَابِ اهْزِمِ الْأَحْزَابَ اَللّٰهُمَّ اهْزِمْهُمْ

وَزَلْزِلْهُمْ خ م د [illegible] اوتارنے والی کتاب کی جلدی لینی والی حساب کی شکست دی کفار کی گروہون کو

اے اللہ شکست دی اونکو اور ہلا اونکو یعنی ثابت مقابلہ مین نہ رکہہ اونکو نقل کے یہہ بخاری مسلم نی وَإِذَا

أَشْرَفَ عَلَى بَلَدٍ هُم اللّٰهُ أَكْبَرُ خَرِبَتْ أَيْ يَعْنِي الْبَلَدَ الَّتِي قَصَدَهَا إِنَّا إِذَا نَزَلْنَا بِسَاحَةِ قَوْمٍ

فَسَاءَ صَبَاحُ الْمُنْذَرِينَ خ م د ت س ق اور جب آوی اوپر شہر کافرون کی یعنی جسکا

ارادہ رکہتا ہی کہی اللہ بہت بڑا ہی خراب ہو وی یہہ شہر یعنی نام لیوی اوس شہر کا کہ ارادہ رکہتا ہی اوسکا تحقیق ہم

جسوقت کہ اوترین بیچ میدان کسی قوم کی پس بری ہووی صبح ڈرائی گیون کی نقل کے یہہ بخاری مسلم ترمذی

نسائی ابن ماجہ نی ف بری ہووی صبح یعنی غارت اونکی بری ہووی ازبسکہ غارت صبح کو اکثر واقع ہوتی ہے

مسلم نی اوسکا نام نذیر رکہا کذا ذکرہ الشیخ ثَلٰثَ مَرَّاتٍ ہ م یہہ تین بار ہی نقل کی یہہ مسلم نی وَإِذَا خَافَ

قَوْمًا اَللّٰهُمَّ إِنَّا نَجْعَلُكَ فِي نُحُورِهِمْ وَنَعُوذُ بِكَ مِنْ شُرُورِهِمْ د س حب مس اور جب

ڈری کسی قوم سی کہی یا اللہ تحقیق ہم کرتی ہین تجکو بیچ مقابلہ اونکی کی یعنی تو دفع کری تو اونکو اور پناہ پکڑتی ہین ساتہہ تیری

برائیون اونکی سی نقل کی یہہ ابوداود نسائی ابن حبان حاکم نی فَإِنْ حَصَرَهُمْ عَدُوٌّ قَالُوا اَللّٰهُمَّ اسْتُرْ

عَوْرَاتِنَا وَآمِنْ رَوْعَاتِنَا ہ م ر آ ہ پس اگر گہیری مسلمانون کو دشمن کہین یہہ [illegible] امن

وان واذ کرو ہمارے شرم کی جگہون کو اور امن کر ہمکو ڈرانے والی چیزون سے نقل کی یہہ بزار و احمد نی فَإِنْ أَصَابَتْهُ جِرَاحَةٌ قَالَ بِسْمِ اللّٰهِ س پس جو

پہونچی اوسکو زخم کہی بسم اللہ نقل کی یہہ نسائی نی ف جب حضرت طلحہ کی انگلی جنگ احد مین کٹی تو

اونہون نی کہا خوب ہوا فرمایا حضرت سرور کائنات نی اگر تو بسم اللہ کہتا تو الٹہا لیتی اونکو فرشتی اوس حال مین کہ

لوگ دیکہتی کذا ذکرہ الشیخ فَإِذَا انْهَزَمَ الْعَدُوُّ وَسَوَّى الْإِمَامُ الْجَيْشَ صُفُوفًا خَلْفَهُ ثُمَّ قَالَ اَللّٰهُمَّ

لَكَ الْحَمْدُ كُلُّهُ لَا قَابِضَ لِمَا بَسَطْتَ وَلَا بَاسِطَ لِمَا قَبَضْتَ وَلَا هَادِيَ لِمَنْ أَضْلَلْتَ وَلَا

مُضِلَّ لِمَنْ هَدَيْتَ وَلَا مُعْطِيَ لِمَا مَنَعْتَ وَلَا مَانِعَ لِمَا أَعْطَيْتَ وَلَا مُقَرِّبَ لِمَا بَاعَدْتَ

وَلَا مُبَاعِدَ لِمَا قَرَّبْتَ اَللّٰهُمَّ ابْسُطْ عَلَيْنَا مِنْ بَرَكَاتِكَ وَرَحْمَتِكَ وَفَضْلِكَ وَرِزْقِكَ اَللّٰهُمَّ

إِنِّي أَسْئَلُكَ النَّعِيْمَ الْمُقِيْمَ الَّذِيْ لَا يَحُوْلُ وَلَا يَزُوْلُ اَللّٰهُمَّ إِنِّيْ أَسْئَلُكَ الْأَمْنَ يَوْمَ الْخَوْفِ

اَللّٰهُمَّ عَائِذٌ بِكَ مِنْ شَرِّ مَا أَعْطَيْتَنَا وَمِنْ شَرِّ مَا مَنَعْتَنَا اَللّٰهُمَّ حَبِّبْ إِلَيْنَا الْإِيْمَانَ وَزَيِّنْهُ

فِيْ قُلُوْبِنَا وَكَرِّهْ إِلَيْنَا الْكُفْرَ وَالْفُسُوْقَ وَالْعِصْيَانَ وَاجْعَلْنَا مِنَ الرَّاشِدِيْنَ اَللّٰهُمَّ تَوَفَّنَا مُسْلِمِيْنَ وَأَحْيِنَا مُسْلِمِيْنَ

وَأَلْحِقْنَا بِالصَّالِحِيْنَ غَيْرَ خَزَايَا وَلَا مَفْتُوْنِيْنَ اَللّٰهُمَّ قَاتِلِ الْكَفَرَةَ الَّذِيْنَ يُكَذِّبُوْنَ رُسُلَكَ وَيَصُدُّوْنَ

عَنْ سَبِيْلِكَ وَاجْعَلْ عَلَيْهِمْ رِجْزَكَ وَعَذَابَكَ إِلٰهَ الْحَقِّ اٰمِيْنَ مس حب مس یعنی جب شکست پائی

دشمن برابر کری سردار لشکر کو صفین باندہ کر پیچھی اپنی پہر کہی یا اللہ تیری ہی لئی سب تعریف ہی نہین کوئی تنگ کرنی والا

اوس چیز کو کہ فراخ کی تونی یعنی تیری عطا کوئی نہین روک سکتا اور نہین کوئی فراخ کرنی والا اوس چیز کو کہ تنگ کی

تو نی اور نہین کوئی راہ دکہانی والا اوس شخص کو کہ گمراہ کیا تو نی اور نہین کوئی گمراہ کرنی والا اوسکو کہ راہ دکہا ئی

تو نی اور نہین کوئی روزی دینی والا اوسکو کہ منع کی تو نی روزی اوسکی اور نہین کوئی منع کرنی والا اوسکو

کہ روزی دی تو نی اوسکو اور نہین کوئی نزدیک کرنی والا اوسکو کہ دور کیا تو نی یعنی رحمت سی اور نہین کوئی

دور کرنی والا اوسکو کہ نزدیک کیا تو نی یا اللہ فراخ کر ہمپر برکتین اپنی اور رحمت اپنی اور فضل اپنا اور رزق اپنا

یا اللہ تحقیق مین مانگتا ہون تجہسی نعمت ہمیشہ رہنی والی جو کہ نہ بگڑتی اور نہ جاتی رہی یعنی نعمتین بہشت کی خداوندا

تحقیق مین مانگتا ہون تجہسی امن بیچ دن خوف کی یعنی دن قیامت کی یا اللہ ہم پناہ پکڑتی ہین ساتہہ تیری برائی

اوس چیز کیسی کہ دی تو نی ہمکو یعنی مال وغیرہ باعث تکبر کا نہو اور برائی ... کہ باز رکہی تو نی ہمسی یعنی نہوا وسکا

باعث غم کا نہ ہو یا اللہ دوست کر طرف ہماری ایمان کو اور آراستہ کر ... ہماری اور ناخوش کر

طرف ہماری کفر اور فسق کو یعنی طاعت سی نکل جانی کو ساتہہ چہوڑنی عبادت ... نی کو اور کر ہمکو

ہدایت والون مین سی یا اللہ مار ہمکو مسلمان اور ملا ہمکو ساتہہ نیک کارون کی ... لیکن نہ

خوار ہووین ہم اور نہ فتنہ زدہ خداوندا مار کافرون کو جو کہ جہٹلاتی ہین رسولون تیری کو ...

تیری سے یعنی ہنگامی بیچ اہل کے اور پھر عذاب ایذا دینے والا اپنا اور عذاب اپنا ہی معبود برحق قبول کر نقل کیا اسکو نسائی نے

ابن حبان حاکم نے وارد ہے ... اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِيْ وَارْحَمْنِيْ وَاهْدِنِيْ وَارْزُقْنِيْ ۔ عو

اوسکو کہ اسلام لاوے یہ دعا یا اللہ بخش مجکو اور مہربانی کر مجپر اور راہ دکھا مجکو اور رزق دے مجکو نقل کیا

یہ ابو عوانہ نے فَاِذَا رَجَعَ مِنْ سَفَرِهٖ يُكَبِّرُ عَلٰى كُلِّ شَرَفٍ مِّنَ الْاَرْضِ ثَلَاثَ تَكْبِيْرَاتٍ ثُمَّ يَقُوْلُ لَآ

اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ اٰيِبُوْنَ تَائِبُوْنَ عَابِدُوْنَ

سَاجِدُوْنَ سَائِحُوْنَ لِرَبِّنَا حَامِدُوْنَ صَدَقَ اللّٰهُ وَعْدَهٗ وَنَصَرَ عَبْدَهٗ وَهَزَمَ الْاَحْزَابَ وَحْدَهٗ

خ م د ت س ۔ پس جب پھرے سفر اپنے سے تکبیر کہے اوپر ہر بلندی زمین کی تین تکبیرین پھر کہے

نہین کوئی معبود مگر اللہ ایک ہے وہ نہین کوئی شریک اوسکا اوسیکے لئے پادشاہی ہے

اور اوسیکے لئے تعریف ہے اور وہ ہر چیز پر قادر ہے ہم پھرنے والے ہین توبہ کرنے والے ہین بندگی کرنے والے ہین سجدہ کرنے والے ہین

چلنے والے ہین یعنی جہاد کے لئے واسطے پروردگار اپنے کے تعریف کرنے والے ہین سچ کیا اللہ نے وعدہ اپنا

اور مدد کی بندے اپنے کی یعنی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اور شکست دی کفار کے گروہون کو اکیلے نقل

کی یہ بخاری مسلم ابو داود و ترمذی نسائی نے فَاِذَا اَشْرَفَ عَلٰى بَلْدَتِهٖ اٰيِبُوْنَ تَائِبُوْنَ عَابِدُوْنَ لِرَبِّنَا

حَامِدُوْنَ وَلَا يَزَالُ يَقُوْلُهَا حَتّٰى يَدْخُلَ بَلْدَتَهٗ ۔ خ م س ۔ پس جب نزدیک ہوتے شہر اپنے

کی کہتے ہم پھرنے والے ہین توبہ کرنے والے ہین بندگی کرنے والے ہین واسطے پروردگار اپنے کی حمد کرنے والے ہین اور ہمیشہ کہتے

تھے ان کلمات کو یہان تک کہ داخل ہوتے شہر اپنے مین نقل کیے یہ بخاری مسلم نسائی نے فَاِذَا دَخَلَ

عَلٰى اَهْلِهٖ قَالَ تَوْبًا تَوْبًا لِرَبِّنَا اَوْبًا لَا يُغَادِرُ عَلَيْنَا حَوْبًا ۔ ط ی ۔ اَوْبًا اَوْبًا لِرَبِّنَا تَوْبًا لَا

يُغَادِرُ عَلَيْنَا حَوْبًا ۔ ص حب ۔ اور جب داخل ہوتے اہل اپنے پر کہتے توبہ کرتا ہون توبہ توبہ طرف پروردگار

اپنے کے ایسا ... پھرنے والا ہون سفر سے وہ توبہ کہ نہ چھوڑے ہم پر کوئی گناہ نقل کیے یہ احمد طبرانی ابن سنی نے

پھر آتا ہون پھر آنا ... توبہ کرنے والا ہون پروردگار اپنے سے ایسی توبہ کہ نہ چھوڑے ہم پر کوئی گناہ نقل کی یہ ابن حبان نے

باب رفع ہم

ابو یعلی نے و من نزل بہ غم او کرب او امر مہم فلیقل لا الہ الا اللہ العظیم الحلیم لا الہ
الا اللہ رب العرش العظیم لا الہ الا اللہ رب السموات ... رب العرش الکریم
خ م ت س ق اور جسپر اوترے غم یا سختی یا کار دشوار پس چاہیے کہ کہے نہین کوئی معبود مگر اللہ بزرگ بردبار
نہین کوئی معبود مگر خدا جو پروردگار عرش بڑے کا ہے نہین کوئی معبود مگر خدا جو پروردگار آسمانون کا اور پروردگار
زمین کا ہے اور پروردگار عرش بزرگ کا نقل کیے یہہ بخاری مسلم ترمذی نسائی ابن ماجہ نے لا الہ الا اللہ الحلیم
الکریم لا الہ الا اللہ رب العرش العظیم لا الہ الا اللہ رب السموات و رب الارض و رب
العرش الکریم خ نہین کوئی معبود مگر اللہ بردبار بزرگ نہین کوئی معبود مگر اللہ پروردگار عرش بڑے کا نہین کوئی معبود
مگر اللہ پروردگار آسمانون اور پروردگار زمین کا اور پروردگار عرش بزرگ کا نقل کیے یہہ بخاری نے
لا الہ الا اللہ الحلیم العظیم لا الہ الا اللہ رب العرش العظیم ثم یدعو بعد ذلک عو
نہین کوئی معبود مگر خدا بردبار بزرگ نہین کوئی معبود مگر اللہ پروردگار عرش بڑے کا پہر دعا کرے پیچھے اسکے یعنی جو چاہے
نقل کیے یہہ ابو عوانہ نے لا الہ الا اللہ الحلیم الکریم سبحان اللہ و تبارک اللہ رب العرش العظیم
مص س حب مس والحمد للہ رب العالمین س حب مس نہین کوئی معبود مگر اللہ بردبار بزرگ پاک ہے اللہ اور بہت
برکت والا ہے اللہ پروردگار عرش بڑے کا نقل کی یہہ ابن ابی شیبہ نے ابن حبان حاکم نے اور بعضی روایتون مین یہہ جملہ اسمین زیادہ آیا ہے
اور سب تعریف ہے واسطے خدا کے جو پروردگار عالمون کا ہے نقل کیے یہہ نسائی ابن حبان حاکم نے لا الہ
الا اللہ الحلیم الکریم سبحان اللہ رب السموات السبع ... العرش العظیم الحمد للہ رب العا
اللہم انی اعوذ بک من شر عبادک صحیح السند ... فی کتابہ الدعاء
نہین کوئی معبود مگر اللہ بردبار بزرگ پاک ہے خدا کہ پروردگار ہے ساتون آ ... پروردگار عرش بڑے کا
سب تعریف ہے واسطے خدا کی کہ پروردگار ہے عالمون کا یا اللہ تحقیق مین پناہ پکڑتا ہون
تیرے کیسی کہا مصنف نے کہ یہہ حدیث صحیح الاسناد ہے روایت کی ابن ابی عاصم نے بیچ کتاب اپنی کے

اوسکا دعا ہی حسبنا اللہ ونعم الوکیل ۔ خ ت س ۔ کفایت ہی ہمکو اللہ اور اچھا ہی کارساز نقل کی
ہی بخاری ترمذی نسائی نی حسبی اللہ ونعم الوکیل ۔ خ ۔ کفایت ہی مجکو اللہ اور اچھا کارساز ہی ف
روایت کی ابن عباس نی کہ حضرت ابراہیم علی نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام کو جب آگ مین ڈالا ہی کلمہ پڑہا اور آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم نی بہی اسکو پڑہا جب کہ کہا لوگون نی ان الناس قد جمعوا لکم فاخشوہم یعنی کفار تمسی لڑنی
کی لیی جمع ہوی ہین ڈرو انسی اور ایک روایت مین آیا ہی کہ جب حضرت ابراہیم علیہ السلام کو آگ مین ڈالنی لگی تو آخر قول
حسبی اللہ ونعم الوکیل تہا کذا ذکرہ الفخر اور انیس المنقطعین مین روایت کی ہی عبد اللہ بن بریدہ نی رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم سی کہ جو کوئی پڑہی دس کلمی پیچہی نماز صبح کی پاویگا اللہ کو نزدیک اونکی کفایت کرنی والا اونمین سی
پانچ دنیا کی لیی ہین اور پانچ آخرت کی لیی حسبی اللہ لدینی حسبی اللہ لما اہمنی حسبی اللہ لمن بغی علی حسبی اللہ لمن
حسدنی حسبی اللہ لمن کادنی بسوء حسبی اللہ عند الموت حسبی اللہ عند المسألۃ فی القبر حسبی اللہ عند المیزان
حسبی اللہ عند الصراط حسبی اللہ عند الحوض حسبی اللہ لا الہ الا ہو علیہ توکلت والیہ انیب اللہ اللہ ربی لا
اشرک بہ شیئا ۔ د س ق مص طس ۔ اللہ تعالی پروردگار میرا ہی نہین شریک کرتا ہون مین ساتہہ اوسکی کسی چیز
کو نقل کیے یہہ ابوداؤد ونسائی ابن ماجہ ابن ابی شیبہ نی اور طبرانی نی اوسط مین اللہم ربی لا اشرک بہ
شیئا ثلث مرات ۔ طب ۔ اللہ پروردگار میرا ہی نہین شریک کرتا ہون مین ساتہہ اوسکی کسی چیز کو
پڑہی یہہ تین بار نقل کیے یہہ طبرانی نی دعا مین ف آخری کلام عمر بن عبد العزیز کا موت کی وقت یہی تہا کذا
ذکرہ الفخر اللہ اللہم ربی لا اشرک بہ شیئا اللہ اللہم ربی لا اشرک بہ شیئا ۔ حب ۔ معنی
اسکے وہی ہین جو گذری نقل کی یہہ ابن حبان نی توکلت علی الحی الذی لا یموت والحمد للہ الذی
لم یتخذ ولدا ولم یکن لہ شریک فی الملک ولم یکن لہ ولی من الذل وکبرہ تکبیرا
مص ۔ بہروسا کیا مینی اوپر زندہ کی جو نہ مری اور سب تعریف ہی واسطی خدا کی جسنی نہین پکڑی اولاد
اور نہین ہی اوسکا شریک کوئی پادشاہت مین اور نہین ہی اوسکی لیی دوست بچانی والا ذلت سی اور بڑا

کر اوسکی برائی کرنا نقل کیے یہہ حاکم نی اَللّٰھُمَّ رَحْمَتَکَ اَرْجُوْ فَلَا تَکِلْنِیْ اِلٰی نَفْسِیْ طَرْفَۃَ عَیْنٍ وَاَصْلِحْ
لِیْ شَانِیْ کُلَّہٗ ۞ د حب ط مص ۞ لَا اِلٰہَ اِلَّا اَنْتَ ۞ د حب مص ی ۞ یا اللہ مہربانی
تیری کی امید رکھتا ہون مین پس نہ سونپ مجھکو طرف نفس میری کی ایک پلک مارنی اور سنوار میری لیے سب کام میرے
یعنی دین و دنیا کی نقل کی یہہ ابو داؤد ابن حبان طبرانی ابن ابی شیبہ نی اور ایک روایت مین یہہ زیادہ آیا ہے
نہین کوئی معبود مگر تو نقل کیے یہہ ابو داؤد ابن حبان ابن ابی شیبہ ابن سنی نی **ف** یہہ جو فرمایا کہ نہ سونپ
مجھکو میری نفس کے طرف اسلیے کہ مین عاجز ہون قدرت حاجت روائی کے نہین رکھتا اور نہ اچھا برا اپنی جانتا
جانتا ہون پس تو ہی اپنی فضل سی متکفل میری کامون کا ہو کذا ذکرہ الفخر یَا حَیُّ یَا قَیُّوْمُ بِرَحْمَتِکَ اَسْتَغِیْثُ
ص س ی ۞ ای زندہ ای خبرگیری کرنی والی بسبب رحمت تیری کی فریاد کرتا ہون مین نقل کی یہہ حاکم ابن سنی
نی و قیل مرق ھو ساجد یَا حَیُّ یَا قَیُّوْمُ ۞ س مس ۞ اور بار بار کہی یا حی یا قیوم اوسحال مین کہ وہ سجدہ مین تھی
لَا اِلٰہَ اِلَّا اَنْتَ سُبْحَانَکَ اِنِّیْ کُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِیْنَ ۞ ی ۞ نہین کوئی معبود مگر تو پاک ہی تو تحقیق مین ہون
ظالمون سی نقل کیے یہہ ابن سنی نی لَمْ یَدْعُ بِھَا رَجُلٌ مُّسْلِمٌ فِیْ شَیْءٍ قَطُّ اِلَّا اسْتَجَابَ اللّٰہُ لَہٗ ۞ ت
س مس ا ر ص ۞ نہ دعا کی ساتھہ اس آیت کی کسی آدمی مسلمان نی بیچ کسی چیز کی یعنی واسطی حاجات اور دفع
بلیات کی مگر کہ قبول کی خدا تعالی نی دعا اوسکی نقل کیے یہہ ترمذی نسائی حاکم احمد بزار ابو یعلی نی **ف** بستان
ابو اللیث مین نقل کیا ہی حضرت امام جعفر صادق سی کہ کہا اونہون نی تعجب کرتا ہون مین اوس شخص سی کہ مبتلا ہو
ساتھہ چار چیزون کی پس کیونکر غافل ہوتا ہی چار چیزون سی تعجب کرتا ہون مین اوس سی کہ مبتلا ہو غم مین کیون
نہین کہتا ہی لَا اِلٰہَ اِلَّا اَنْتَ سُبْحَانَکَ اِنِّیْ کُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِیْنَ اسلیے کہ اللہ تعالی اپنی کتاب مین فرماتا ہی فَاسْتَجَبْنَا
لَہٗ وَنَجَّیْنٰہُ مِنَ الْغَمِّ وَکَذٰلِکَ نُنْجِی الْمُؤْمِنِیْنَ ۞ یعنی یونس نی یہہ آیت پڑھی پس قبول کی [illegible] اوسکی اور نجات
دی ہمنی اوسکو غم سی اوسیطرح نجات دیتی ہین ہم مومنون کو یعنی جب فریاد و دعا کرتی ہین
کرتا ہون مین اوس سی کہ ڈرتا ہو کسی چیز سی کیون نہین کہتا حَسْبِیَ اللّٰہُ وَنِعْمَ الْوَکِیْلُ کیونکہ اللہ تعالی فرماتا ہی فَانْقَلَبُوْا

حَسْبُنَا اللّٰهُ وَنِعْمَ الْوَكِيْلُ فَانْقَلَبُوْا بِنِعْمَةٍ مِّنَ اللّٰهِ وَفَضْلٍ لَّمْ يَمْسَسْهُمْ سُوْٓءٌ یعنی کہا صحابہ نی کافی ہی ہمکو اللہ اور اچہا
کارساز پس پہری وی ساتہہ نعمت کی خدا کی طرف سی اور ساتہہ فضل کی یعنی ساتہہ سلامتی اور فائدہ تجارت
اور نہ پہونچی اونکو برائی یعنی زخم وغیرہ اور تعجب کرتا ہون مین اوس سی کہ ڈرتا ہو مکر لوگون کسی کیون نہین کہتا
وَاُفَوِّضُ اَمْرِيْٓ اِلَى اللّٰهِ اِنَّ اللّٰهَ بَصِيْرٌۢ بِالْعِبَادِ کیونکہ اللہ تعالی فرماتا ہی وَاُفَوِّضُ اَمْرِيْٓ اِلَى اللّٰهِ اِنَّ اللّٰهَ بَصِيْرٌۢ بِالْعِبَادِ
فَوَقٰىهُ اللّٰهُ سَيِّاٰتِ مَا مَكَرُوْا یعنی فرعون کے چچا کا بیٹا بہائی سمعان نامی ایمان پوشیدہ رکہتا تہا جب اوسکے
قوم نی تنبیہ کی کہا اوسنی وافوض آخر تک یعنی سونپتا ہون مین امر اپنا طرف اللہ تعالی کے تحقیق اللہ بینا ہی ساتہہ حال
بندون کی پس بچایا اوسکو اللہ تعالی نی برائی مکر اونکی سی اور تعجب کرتا ہون اوس سی کہ رغبت کرتا ہی جنت مین
کیون نہین کہتا مَا شَآءَ اللّٰهُ لَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ کیونکہ اللہ تعالی فرماتا ہی وَلَوْلَآ اِذْ دَخَلْتَ جَنَّتَكَ قُلْتَ مَا شَآءَ اللّٰهُ
لَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ اِنْ تَرَنِ اَنَا اَقَلَّ مِنْكَ مَالًا وَّوَلَدًا فَعَسٰى رَبِّيْٓ اَنْ يُّؤْتِيَنِ خَيْرًا مِّنْ جَنَّتِكَ یعنی ایک مومن نی
کافر کو کہا اور کیون نہ جب آیا تو باغ اپنی مین کہا ہوتا جو اللہ چاہی ہو تی والا نہین قوت مجکو مگر حفاظت
مال اپنی کے مگر ساتہہ اللہ کی اگر دیکہتا ہی تو مجکو کہ مین کم ہون تجہی مال اور اولاد مین تو امید ہی کہ رب میرا دیوی
مجکو بہتر باغ تیری سی یہہ قصہ سورۂ کہف مین مفصل مذکور ہی اوسکی تفسیر مین دیکہا چاہئی یہان بخوف درازی
کتاب کی اسی پر اکتفا کیا وَمَا قَالَ عَبْدٌ اَصَابَهٗ هَمٌّ اَوْ حُزْنٌ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ عَبْدُكَ وَابْنُ عَبْدِكَ
وَابْنُ اَمَتِكَ نَاصِيَتِيْ بِيَدِكَ مَاضٍ فِيَّ حُكْمُكَ عَدْلٌ فِيَّ قَضَآؤُكَ اَسْاَلُكَ بِكُلِّ اسْمٍ هُوَ لَكَ
سَمَّيْتَ بِهٖ نَفْسَكَ اَوْ اَنْزَلْتَهٗ فِيْ كِتَابِكَ اَوْ عَلَّمْتَهٗ اَحَدًا مِّنْ خَلْقِكَ اَوِ اسْتَاْثَرْتَ بِهٖ فِيْ
عِلْمِ الْغَيْبِ عِنْدَكَ اَنْ تَجْعَلَ الْقُرْاٰنَ الْعَظِيْمَ رَبِيْعَ قَلْبِيْ وَنُوْرَ بَصَرِيْ وَجِلَآءَ حُزْنِيْ وَذَهَابَ
هَمِّيْ اِلَّا اَذْهَبَ اللّٰهُ هَمَّهٗ وَاَبْدَلَ مَكَانَ حُزْنِهٖ فَرَحًا حب مس آص مم مص ط
اور نہ کہا کسی بندہ نی کہ پہونچی ہو اوسکو فکر یا غم اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ عَبْدُكَ کو ذہاب ہمی تک مگر کہ لیجاتا ہی خدا تعالی غم اوسکا
اور بدل دیتا ہی جگہہ غم اوسکی کی خوشی کو معنی ان کلمات کی یہہ ہین یا اللہ تحقیق مین بندہ تیرا ہون اور بیٹا بندی تیری کا

عمل [illegible]

اور بیٹا لونڈی تیری کا ہون ملشیانی میری بیچ ہاتھہ تیری ہی یعنی ہین قبضہ قدرت تیری مین ہون جاری ہی بیچ میری حکم تیرا یعنی تیری حکم کو توقف نہین ہی جو چاہی سو کری عدل ہی بیچ امر میری تقدیر تیری مانگتا ہون تجہسی ساتہہ ہر نام کی کہ ثابت ہی تیری لیئی اور نام رکہا تو نی ساتہہ اوسکی ذات اپنی کا یا اوتارا تو نی اوسکو کتاب اپنی مین یا سکہایا تو نی اوسکو کسیکو خلق اپنی سی یعنی ساتہہ وحی یا الہام بغیر ذکر کرنی کی کتاب مین یا اختیار کیا تو نی اوسکو بیچ علم غیب کی نزدیک اپنی یعنی کسیکو اوسکی اطلاع نہین سوای تیری یہہ کہ کری تو قرآن بزرگ کو بہار دل میری کی اور روشنی آنکہون میری کی اور دور کرنی والا غم میری کا اور لیجانی والا فکر میری کا نقل کی یہہ ابن

حبان حاکم احمد ابو یعلی بزار ابن ابی شیبہ طبرانی نی مَنْ قَالَ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰہِ کَانَتْ دَوَاءً مِنْ تِسْعَةٍ وَتِسْعِیْنَ دَاءً اَیْسَرُھَا الْھَمُّ مس ط یعنی جو کوئی کہی نہین بچیا گناہون سی اور نہ قوت عبادت پر مگر ساتہہ مدد اللہ کی ہوتا ہی یہہ کلمہ دوا ننانوین بیماریونسی کہ ادنی اون مین سی غم ہی روایت کی یہہ حاکم طبرانی نی ف فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ بہت کہو لا حول ولا قوۃ الا باللہ کہ تحقیق یہہ خزانہ جنت کیسی ہی اور جو کوئی بہت کہتا ہی یہہ نظر رحمت کی کرتا ہی اللہ تعالے طرف اوسکی اور جسپر نظر کی اللہ نی پس تحقیق پہنچا وہ خیر دنیا اور آخرت کی کو اور فرمایا کہ بہت کہو اسکو کیون کہ یہہ دفع کرتا ہی ایک کم ستر دروازی ضرر کی ادنی اونکا غم ہی اور مکحول سی روایت ہی کہ جو کوئی کہی لا حول ولا قوۃ الا باللہ وَلَا مَنْجَا مِنَ اللّٰہِ اِلَّا اِلَیْہِ تو دور کرتا ہی اللہ تعالی ستر دروازی ضرر کی کہ ادنی اونکا فقر ہی کذا فی وظائف النبی مَنْ لَزِمَ الْاِسْتِغْفَارَ

د ق حب مَنْ اَکْثَرَ مِنَ الْاِسْتِغْفَارِ س جَعَلَ اللّٰہُ لَہٗ مِنْ کُلِّ ضِیْقٍ مَخْرَجًا وَمِنْ کُلِّ ھَمٍّ فَرَجًا وَرَزَقَہٗ مِنْ حَیْثُ لَا یَحْتَسِبُ د س ق حب جو کوئی لازم کری استغفار کو نقل کی یہہ ابو داؤد ابن ماجہ ابن حبان نی جو کوئی بہت پڑہی استغفار یعنی مداومت کری اوسکی نقل سی یہہ پیدا کرتا ہی اللہ تعالی واسطی اوسکی ہر تنگی سی نکلنا اور ہر غم سی رہائی یعنی بسبب کثرت استغفار کی غم سی رہائی دیکر خوشی کو پہنچاتا ہی اور رزق پہنچاتا ہی اوسکو اوس جگہہ سی کہ نہین گمان رکہتا ہی نقل کی یہہ ابو داؤد نسائی ابن ماجہ ابن حبان نی وکفاہا

مَا يَقُولُ مَنْ نَزَلَ بِهٖ كَرْبٌ اَوْ شِدَّةٌ عِنْدَ سَمَاعِهٖ الْمُؤَذِّنَ ص س ق * اور پہلی گذری یعنی اذان کی دعائین
ہین وہ چیز کہ کہی وہ شخص کہ اوترا ہو اوس پر غم یا سختی نزدیک سننی اوسکی اذان موذن کو نقل کیے ہیہ حاکم نی
وَاِنْ تَوَقَّعَ بَلَاءً اَوْ اَمْرًا مَهُوْلًا اَوْ وَقَعَ فِيْ اَمْرٍ عَظِيْمٍ قَالَ حَسْبُنَا اللّٰهُ وَنِعْمَ الْوَكِيْلُ عَلَى اللّٰهِ
تَوَكَّلْنَا * ت مص * اور جو توقع رکہی کوئی کسی بلا کی یا کسی کام وحشتناک کی یا پڑی کام بڑی مین کہی کافی ہے
ہمکو اللہ اور اچہا ہی کارساز اللہ ہی پر بہروسا کیا ہمنی نقل کیے ہیہ ترمذی ابن ابی شیبہ نی وَاِنْ اَصَابَتْهُ
مُصِيْبَةٌ فَلْيَقُلْ اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّا اِلَيْهِ رَاجِعُوْنَ اَللّٰهُمَّ عِنْدَكَ اَحْتَسِبُ مُصِيْبَتِيْ فَاْجُرْنِيْ فِيْهَا
وَاَبْدِلْ لِيْ مِنْهَا خَيْرًا * ت س ق * اور جو پہنچی اوسکو مصیبت پس چاہیی کہ کہی تحقیق ہم ملک ہین
خدا کی اور تحقیق ہم طرف اوسکی پہرنیوالی ہین یا اللہ تیری پاس سی مانگتا ہون مین ثواب مصیبت اپنے کا پس ثواب دے
مجکو اوسمین اور بدلہ دی مجکو بہتر اوس سی یعنی اوس چیز سی کہ فوت ہوئی اوپر سبب مصیبت کی یوہی نقل کی ہیہ
ترمذی نسائی ابن ماجہ نی اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّا اِلَيْهِ رَاجِعُوْنَ اَللّٰهُمَّ اْجُرْنِيْ فِيْ مُصِيْبَتِيْ وَاَخْلِفْ لِيْ
خَيْرًا مِنْهَا * م * تحقیق ہم ملک ہین واسطی اللہ کی اور تحقیق ہم طرف اوسکی پہرنی والی ہین یا اللہ ثواب
دی مجکو مصیبت میری مین اور عوض دی واسطی میری بہتر اوس سے نقل کیے ہیہ مسلم نی * ف * الیہ راجعون مین
اشارہ ہی اسپر کہ اگر اوسکی تقدیر پر راضی ہونگے ثواب پاوینگی والا مستحق عذاب ہونگی * اقرار ہی ساتہہ
عجز کی اور تسلیم ورضا کی فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ جو کوئی مصیبت مین ان کلمات کو پڑہتا ہی
تو اللہ تعالی دیتا ہی عوض فوت ہوئی چیز کی بہتر اوس سے چنانچہ جب حضرت ام سلمہ کا خاوند مرا تو اونہون
نی اس آیت کی پڑہنی کا ارادہ کیا پہر خیال کیا کہ مجہی اس خاوند سی کون بہتر خاوند ملیگا مگر باتباع سرور عالم
کی یہہ کلمات پڑہی پہر حضرت کی نکاح مین آئین کہ فضل البشر ہین کذا ذکر الفخر وَاِذَا خَافَ اَحَدًا اَللّٰهُمَّ
اكْفِنَاهُ بِمَا شِئْتَ صحیح رواہ ابو نعیم فی المستخرج علی مسلم * اور جب ڈری کسی سے یعنی
کسی ظالم کا ڈر رکہتا ہو کہی یا اللہ کفایت کر ہمکو اوس سی یعنی ڈر اوسکا ہمسی دفع کر ساتہہ جسطرح کی کہ چاہی تو

[illegible]

صحیح ہی پر روایت کیا اسکو ابو نعیم نی تخریج کتاب اپنی کی کہ نام اوسکا مستخرج علی مسلم ہی ف جب حضور
عالم نی ہمراہ ابو بکر رض کی ہجرت کی تھی تو ایک کافر سراقہ نامی نے پیچھا کیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے
دعا پڑھی گھوڑا اوسکا پیٹ تک زمین مین دہس گیا کذا ذکرہ العلی اَللّٰهُمَّ اِنَّا نَعُوْذُبِكَ مِنْ شُرُوْرِهِمْ وَ
نَدْرَأُبِكَ فِيْ نُحُوْرِهِمْ ٭ عو ٭ یا اللہ تحقیق ہم پناہ پکڑتی ہین ساتھہ تیری برائی دشمنون کیسی اور دفع کرتی
ہین ہم شر اونکی ساتھہ مدد تیری کی حال یہہ کہ کرتی ہین ہم تجھکو مقابلہ اونکی مین یعنی تاکہ دفع کرین تو اونکو ہمسی نقل
کی یہہ ابو عوانہ نی اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَجْعَلُكَ فِيْ نُحُوْرِهِمْ وَاَعُوْذُبِكَ مِنْ شُرُوْرِهِمْ ٭ عو ٭ یا اللہ تحقیق
مین کرتا ہون تجھکو مقابلہ اونکی مین اور پناہ پکڑتا ہون ساتھہ تیری برائی اونکی سی نقل کیے یہہ ابو عوانہ نے
وَاِنْ خَافَ سُلْطَانًا اَوْ ظَالِمًا فَلْيَقُلْ اَللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَعَزُّ مِنْ خَلْقِهٖ جَمِيْعًا اَللّٰهُ اَعَزُّ مِمَّا اَخَافُ
وَاَحْذَرُ اَعُوْذُ بِاللّٰهِ الَّذِيْ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْمُمْسِكُ السَّمَآءَ اَنْ تَقَعَ عَلَى الْاَرْضِ اِلَّا بِاِذْنِهٖ
مِنْ شَرِّ عَبْدِكَ فُلَانٍ وَجُنُوْدِهٖ وَاَتْبَاعِهٖ وَاَشْيَاعِهٖ مِنَ الْجِنِّ وَالْاِنْسِ اَللّٰهُمَّ كُنْ لِّيْ جَارًا
مِنْ شَرِّهِمْ جَلَّ ثَنَآؤُكَ وَعَزَّ جَارُكَ وَلَا اِلٰهَ غَيْرُكَ ثَلٰثَ مَرَّاتٍ ٭ ط مو مص مر
ط ٭ اور جو ڈری بادشاہ سی یا کسی ظالم سی پس کہی اللہ اکبر غیرک تلک تین بار معنی اسکی یہہ ہین اللہ بہت بڑا ہی اللہ غالب
ہی سب خلق اپنی سی اللہ غالب تر ہی اوس چیز سی کہ ڈرتا ہون مین اور پرہیز کرتا ہون مین پناہ پکڑتا ہون مین ساتھہ
اوس اللہ کی کہ نہین کوئی معبود مگر وہ جو تہامنی والا ہی آسمان کو اس سی کہ گر پڑی اوپر زمین پر مگر ساتھہ حکم اوسکی کی
برائی بندی سی تیری کیسی کہ فلانا ہی یعنی نام اوسکا لیوی اور برائی لشکر اوسکیسی اور تابعدارون اوسکی سی اور گروہ
اوسکی سی کہ جن سی ہون اور انسان سی یا اللہ ہو واسطی میری نگہبان برائی اونکی سی بڑی ہی تعریف تیری اور
غالب ہی پناہ پکڑنی والا تیرا اور نہین کوئی معبود سوا تیری نقل کیے یہہ طبرانی نی مرفوعًا اور موقوفًا ابن ابی شیبہ
اور ابن مردویہ اور طبرانی نی اور اور روایتون مین ڈر کی لئی یہہ دعائین بہی آئی ہین جون سی چاہی انہین سی پڑہی
اَللّٰهُمَّ اِنَّا نَعُوْذُبِكَ اَنْ يَّفْرُطَ عَلَيْنَا اَحَدٌ مِّنْهُمْ اَوْ اَنْ يَّطْغٰى ٭ مو مص ٭ یا اللہ تحقیق ہم پناہ

بگڑنی مین ساتھ تیری اس سی کہ زیادتی کری میری کوئی او نہین سی یا یہ کہ ظلم کری نقل کی یہہ موقوفا دارمی نی اللّٰہم
الٰہ جبرئیل و میکائیل و اسرافیل و الٰہ ابراہیم و اسمٰعیل و اسحٰق عافنی و لا تسلطن احدا
من خلقک علیّ بشیء لا طاقة لی بہ ✽ مو مص ✽ یا اللہ معبود جبرئیل او میکائیل اور اسرافیل کی اور
اسی معبود ابراہیم اور اسمٰعیل اور اسحٰق کی عافیت دی مجکو یعنی سب بلیات ظاہری و باطنی سی اور نہ غالب کر کسی کو مخلوق
اپنی سی مجپر ساتھ اوس چیز کی کہ نہین طاقت ہی مجکو اوسکی نقل کی یہہ موقوفا ابن ابی شیبہ نی رضیت باللہ
ربًا و بالاسلام دینًا و بمحمد نبیًا و بالقرآن حکمًا و اماما ✽ مو مص ✽ راضی ہوا مین ساتھ
اللہ کی از روی رب ہونی کی اور ساتھ اسلام کی از روی دین ہونیکی اور ساتھ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی از روی
نبی ہونی کی اور ساتھ قرآن کی از روی حاکم ہونی کی اور امام ہونی کی یعنی اوسکی حکم مانتا ہون اور عمل کرتا ہون
نقل کیے یہہ موقوفا ابن ابی شیبہ نی **ف** تفسیر درمنثور مین آیا ہی کہ عوف بن مالک اشجعی کے بیٹی کو مشرکون نی
قید کیا اور باندہا اور بہوکا رکہا پس لکہا اونہون نی باپ اپنی کو کہ حضرت کی پاس حاضر ہو کر حال تنگی اور سختی میری کا
عرض کرین جب اونہون نے عرض کیا حضرت سی فرمایا کہ لکہہ اور حکم کر اوسکو ساتھ تقوی کی اور توکل کی اللہ پر اور یہہ
کہ پڑہی صبح شام لقد جاءکم رسول من انفسکم عزیز علیہ ما عنتم حریص علیکم بالمؤمنین رؤف
رحیم ہ فان تولوا فقل حسبی اللہ لا الہ الا ہو علیہ توکلت و ہو رب العرش العظیم پس جب یہہ خط اونکو گیا اور
یہہ آیت پڑہی قید سی رہائی دی اللہ تعالی نی اونکو پہر اونکی جنگل مین جا کر اونٹ اور بکریان اونکی ہانک لائی
اور حضرت سی پوچہا کہ یہہ حلال ہین یا حرام فرمایا حلال ہین پس اوتاری اللہ تعالی نی آیت ومن یتق اللہ یجعل لہ مخرجا
آخر تلک یعنی اور جو کوئی ڈرتا ہی اللہ سی کرتا ہی اوسکی لئی جگہہ نکلنی کے اور رزق دیتا ہی اوسکو اوس جگہہ سی کہ گمان نہین
رکہتا اور کہا ابن عباس نے کہ جو کوئی یہہ آیت پڑہی نزدیک بادشاہ کی کہ خوف رکہتا ہی ظلم اوسکیکا یا نزدیک
موج کی کہ خوف رکہتا ہی غرق کا یا نزدیک درندی جانور کی تو نہین ضرر کرنی کی اوسکو کوئی چیز انہین سی اور ایک
روایت مین آیا ہی کہ عوف بن مالک نی حال قید ہونی بیٹی اپنی کا جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم سی عرض کیا

اور عرض کیا کہ ماں اوسکی بہت ڈرتی ہی کیا حکم فرماتی ہو مجکو فرمایا کہ حکم کرتا ہون تجکو اور اوسکی ماں کو کہ بہت پڑھو لاحول ولا
قوۃ الا باللہ پس آیا اوسکی بیبی نی کہ خوب فرمایا اور دونون نی اوسکی پڑہنی کی کثرت کی پس غافل ہوئی دشمن
اور ہانکہ لایا بہیڑ بکریاں انکی پس اوتری آیت ومن یتق اللہ آخر تلک اور حیوٰۃ الحیوان مین لکھا ہی کہ جو کوئی اپنی
قتل کا عذاب وغیرہ کا ڈر رکہتا ہو تو مکرا یا مینڈھا فربہ قابل قربانی کے لاکر ایک مکان خالی مین قبلہ کی طرف
کرکر ذبح کری اور وقت ذبح کی پڑہی اَللّٰهُمَّ هٰذَا لَكَ فِدَائِيْ فَتَقَبَّلْ مِنِّيْ اور ایک گڑہ کہود کی کہ خون اوسی مین جمع
ہووی پھر خون کو خاک سی بند کری کہ پانوکی نیچی نہ آوی اور اوس جانور کی چہ ٹکڑی کرکر فقیرون مسکینون کو
دی اور آپ نہ کہاوی اور نہ وہ لوگ کہاوین کہ جنکا نفقہ اسپر واجب ہی پس انشاء اللہ تعالیٰ جس بلاسی کہ ڈرتا
دفع ہو جاویگی اور وہ جانور بدلہ اوسکا ہو جاویگا یہ مجرب ہی کذا فی نسخ المبین وَاِنْ خَافَ شَيْطَانًا
اَوْ غَيْرَهٗ فَلْيَقُلْ اَعُوْذُ بِوَجْهِ اللّٰهِ الْكَرِيْمِ وَبِكَلِمَاتِ اللّٰهِ التَّامَّاتِ الَّتِيْ لَا يُجَاوِزُهُنَّ بَرٌّ وَّ
فَاجِرٌ مِّنْ شَرِّ مَا خَلَقَ وَذَرَاَ وَبَرَاَ وَمِنْ شَرِّ مَا يَنْزِلُ مِنَ السَّمَاءِ وَمِنْ شَرِّ مَا يَعْرُجُ فِيْهَا
وَمِنْ شَرِّ مَا ذَرَاَ فِي الْاَرْضِ وَمِنْ شَرِّ مَا يَخْرُجُ مِنْهَا وَمِنْ شَرِّ فِتَنِ اللَّيْلِ وَالنَّهَارِ وَمِنْ
شَرِّ كُلِّ طَارِقٍ اِلَّا طَارِقًا يَطْرُقُ بِخَيْرٍ يَا رَحْمٰنُ ۔ ا ط ب س ط ص ص ص اور جو ڈر
کسی شیطان سی یعنی خواہ شیطان جن ہو یا انس یا سوا اوسکی یعنی حیوانات موذیات سی پس چاہی کہ کہی پناہ
پکڑتا ہون مین ساتہہ ذات خدا بزرگ کی اور ساتہہ کلمون پوری خدا کی وہ جو نہین تجاوز کرتا ہی اونسی نیک
اور نہ بدکار برائی اوس چیز کیسی کہ اندازہ کی اور پراگندہ کی اور بلا تفاوت پیدا کی اور برائی اوس چیز کیسی کہ اوترتی ہی
آسمان سے اور برائی اوس چیز کیسی کہ چڑہتی ہی آسمان مین اور برائی اوس چیز کیسی کہ پیدا کی زمین مین اور برائی اوس چیز کیسی کہ نکلتی ہی
اوس سی اور برائی فتنون رات اور دن کیسی اور برائی ہر حادثہ رات کیسی یعنی چور وغیرہ سی مگر حادثہ کہ آوی ساتہہ بہلائی کے
ای مہربان ہیہ ایک حدیث نقل کی ہی احمد طبرانی نی طبرانی ابن ابی شیبہ ابو یعلیٰ نی ف ... اور کلمات
اللہ سی کتابین اور نام اور صفات اللہ تعالیٰ کے ہین کہ کسی آنکی تاثیرات سی خالی نہین ہی ...

باب ڈرنی شیطان وغیرہ سی

وعدہ کیا ہی اورکا فرکو دوزخ کا بلاشک یونہی ہووینگا وَإِذَا تَغَوَّلَتِ الْغِيلَانُ نَادِي بِالْأَذَانِ * مر مص
اور جسوقت کہ ظاہر ہوویں چھلاوے پکار کر کہی اذان نقل کی یہہ مسلم بزار ابن ابی شیبہ نی وَقِرَاءَةُ آيَةِ الْكُرْسِيِّ
ت مص * اور پکار کر پڑھی آیۃ الکرسی نقل کی یہہ ترمذی ابن ابی شیبہ نی وَمَنْ فَزِعَ فَلْيَقُلْ أَعُوذُ بِكَلِمَاتِ
اللهِ التَّامَّةِ مِنْ غَضَبِهِ وَشَرِّ عِبَادِهِ وَمِنْ هَمَزَاتِ الشَّيَاطِينِ وَأَنْ يَحْضُرُونِ * د ت س
اور جو کوئی ڈرے یعنی سوتی یا جاگتی کسی چیز سی پس کہے پناہ پکڑتا ہون مین ساتھہ کلمین پورے خدا کے غصہ اوسکی
یعنی عذاب اوسکیسی اور برائی بندون اوسکیسی اور وسوسے شیطانون کیسی اور اس سی کہ آوین شیطان
میری پاس نقل کی یہہ ابوداؤد ترمذی نسائی نی وَمَنْ غَلَبَهُ أَمْرٌ فَلْيَقُلْ حَسْبِيَ اللهُ وَنِعْمَ الْوَكِيلُ
د س ی * اور جسپر غالب آوے کوئی کام یعنی ایسا امر کہ علاج اوسکا نہین جانتا ہی پس چاہیئی کہ کہی کفایت ہی
مجکو خدا اور اچھا ہی کارساز نقل کی یہہ ابوداؤد نسائی ابن سنی نی وَمَنْ وَقَعَ لَهُ مَا لَا يَخْتَارُهُ فَلَا
يَقُلْ لَوْ أَنِّي فَعَلْتُ كَذَا وَكَذَا وَلٰكِنْ يَقُلْ بِقَدَرِ اللهِ وَمَا شَاءَ فَعَلَ * م س ق ی *
اور جو شخص کہ واقع ہووے اوسکو وہ چیز کہ ناخوش رکھتا ہی اوسکو پس نہ کہی کاش کہ تحقیق مین کرتا ایسا اور
ایسا تو نہ ہوتی یہہ بات ولیکن کہی ساتھہ تقدیر خدا کی واقع ہوا یہہ امر اور جو کچھہ چاہا خدا نے کیا نقل کی یہہ مسلم
نسائی ابن ماجہ ابن سنی نی ف یعنی یون اعتقاد نہ کریں کہ اگر یون کرتا مین تو یہہ بات نہ واقع ہوتی مثلاً کوئی
شخص گھر سی نکلا اور کسی نے اوسکو ستایا تو یون نہ کہی کہ اگر گھر سی نہ نکلتا مین تو نہ ستایا جاتا اور یہہ بھی تقریر ہی
اور بعضون نی تحریر کی ہی کذا ذکرہ الحرز وَإِنِ اسْتَصْعَبَ عَلَيْهِ أَمْرٌ قَالَ اللّٰهُمَّ لَا سَهْلَ إِلَّا مَا جَعَلْتَهُ
سَهْلًا وَأَنْتَ تَجْعَلُ الْحُزْنَ سَهْلًا إِذَا شِئْتَ * حب ی * اور جو دشوار ہووے کسی پر کوئی کام
کہی الہی نہین آسان ہی مگر وہ چیز کہ کیا تو نی اوسکو آسان اور تو کرتا ہی دشوار کو آسان جب چاہی نقل کی
یہہ ابن حبان ابن سنی نی وَمَنْ كَانَتْ لَهُ حَاجَةٌ إِلَى اللهِ أَوْ إِلَى أَحَدٍ مِنْ بَنِي آدَمَ فَلْيَتَوَضَّأْ وَلْيُحْسِنْ
وُضُوءَهُ ثُمَّ لِيُصَلِّ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ يُثْنِي عَلَى اللهِ وَيُصَلِّي عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

یقول لا الہ الا اللہ الحلیم الکریم سبحان اللہ رب العرش العظیم الحمد للہ رب العالمین اسألک
موجبات رحمتک وعزائم مغفرتک والغنیمة من کل بر والعصمة من کل ذنب والسلامة من
کل اثم ۔ مس ت ۔ اور جسکو ہووی حاجت طرف خدا کی یا طرف کسی کی بنی آدم سی پس چاہیی کہ وضو کری
اور اچھا کری وضو اپنا یعنی بطور مسنون اور بچی منہیات کی پھر پڑھی دو رکعت نماز کی پھر تعریف کری خدا پر اور درود
بھیجی نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر اور پڑھی یہہ دعا نہین کوئی معبود مگر خدا بردبار بزرگ پاک ہی خدا پروردگار عرش بڑا کا
سب تعریف ہی واسطی خدا پروردگار عالمون کے مانگتا ہون مین تجھسی خصلتین اچھی کہ واجب کرین رحمت تیری کو
اور کام لازم کرنی والی بخشش تیری کی اور مانگتا ہون غنیمت ہر نیکی سی یعنی پوری نیکی اور بچاؤ ہر گناہ سی اور
سلامتی ہر گناہ سی نقل کیے یہہ حاکم ترمذی نے ف جملہ والعصمة من کل ذنب کا فقط حاکم ہی کی روایت
مین آیا ہی اور جملہ والغنیمة من کل بر فقط ترمذی کی روایت مین اور ایک روایت مین اس دعا کی ساتھ یہہ عبارت
بھی زیادہ آئی ہے لا تدع لی ذنبا الا غفرتہ ولا ہما الا فرجتہ ولا حاجة ہی لک رضی
الا قضیتہا یا ارحم الراحمین ۔ ف ۔ نہ چھوڑ میری لئی کوئی گناہ مگر کہ بخشی تو اوسکو اور نہ چھوڑ کوئی
غم مگر کہ دور کری تو اوسکو اور نہ چھوڑ کوئی حاجت کہ وہ پسندیدہ تیری ہووی مگر کہ روا کری تو اوسکو یعنی جو سبب
خوشی تیری کی ہووی روا کر والا باز رکھہ ای بہت مہربان مہربانون سے نقل کی یہہ ترمذی نی ومن کانت
لہ ضرورة فلیتوضأ فیحسن وضوءہ ۔ ت س ق مس ۔ ویصلی رکعتین ۔ س
ثم یدعو اللہم انی اسألک واتوجہ الیک بنبیک محمد نبی الرحمة یا محمد انی اتوجہ
بک الی ربی فی حاجتی ہذہ لتقضی لی اللہم فشفعہ فی ۔ ت س ق مس ۔ اور جسکو ہووی
کوئی ضرورت یعنی حاجت اللہ تعالی کی طرف یا آدمی کی طرف پس وضو کری اور اچھا کری وضو اپنا نقل کی یہہ ترمذی
نسائی ابن ماجہ حاکم نی اور پڑھی دو رکعتین نقل کیے یہہ نسائی نی یعنی نماز پڑھنی فقط نسائی ہی کی روایت مین ہے
اور باقی مین سب متفق ہین پھر دعا کری یہہ یا اللہ تحقیق مین مانگتا ہون تجھسی حاجت اپنی اور متوجہ ہوتا ہوں

تیری ساتھہ وسیلہ نبی تیری کے کہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم نبی رحمت ہین ای حضرت محمد صلی اللہ
علیہ وسلم تحقیق مین متوجہ ہوتا ہون ساتھہ وسیلہ تیری کے طرف پروردگار اپنی کی بیچ اس حاجت اپنی کی تو کہ روا
کی جاوی حاجت واسطی میری یا اللہ پس شفاعت قبول کر اونکی میری حق مین نقل کی یہہ ترمذی نسائی ابن ماجہ حاکم نی
ف حدیث شریف مین آیا ہی کہ ایک اندہی نی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پاس حاضر ہوکر عرض کی
کہ یا رسول اللہ دعا کرو اللہ تعالی سے کہ مجکو عافیت دی اس مرض سی حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا کہ اگر چاہے
تو دعا کرون مین اور چاہی تو صبر کر کہ یہہ بہتر ہی تیری لئی اوسنے عرض کیا کہ دعا ہی کیجئے پس اوسکو وضو کی لئی حکم
فرمایا اور فرمایا کہ یہہ دعا پڑہی پس اوسنی یہی پڑہے اور اسکہا ہوا کذا فی المشکوة اور جامع صغیر مین حضرت
جابر رضی سی روایت ہی کہ اگر ساتھہ اس دعا کی دعا مانگی جاوی کسی چیز پر درمیان مشرق اور مغرب کی بیچ ایک ساعت
کی تو البتہ قبول کیجاوی دعا مانگنی والی سے کہ وہ یہہ ہی لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ يَا حَنَّانُ يَا مَنَّانُ بَدِيْعَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ذَا الْجَلَالِ
وَالْاِكْرَامِ اور روایت ہی حضرت علی رضی سی کہ فرمایا جب ارادہ کری کوئی تم مین کام حاجت کا پس چاہئی کہ پنجشنبہ
کی صبح کو اوسکی طلب مین جاوی کیونکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا ہی یا اللہ برکت دی میری امت کے لئی
بیچ صبح اونکی کے دن پنجشنبہ کی اور چاہئی کہ پڑہی جب نکلی مکان اپنی سی آخر سورہ آل عمران کا یعنی اِنَّ فِيْ خَلْقِ السَّمٰوٰتِ
سی آخر تلک اور اِنَّا اَنْزَلْنٰهُ فِيْ لَيْلَةِ الْقَدْرِ اور سورہ فاتحہ پس تحقیق بیچ انکی حاجت روائیان دنیا اور آخرت
کی ہین کذا فی در المنثور وَمَنْ اَرَادَ حِفْظَ الْقُرْاٰنِ فَاِذَا كَانَتْ لَيْلَةُ الْجُمُعَةِ فَاِنِ اسْتَطَاعَ اَنْ يَقُوْمَ
فِيْ ثُلُثِ اللَّيْلِ الْاٰخِرِ فَلْيَقُمْ فَاِنَّهَا سَاعَةٌ مَشْهُوْدَةٌ وَالدُّعَاءُ فِيْهَا مُسْتَجَابٌ فَاِنْ لَمْ يَسْتَطِعْ
فَفِيْ وَسَطِهَا فَاِنْ لَمْ يَسْتَطِعْ فَفِيْ اَوَّلِهَا فَيُصَلِّيْ اَرْبَعَ رَكَعَاتٍ اور جو کوئی چاہی یاد کرنا قرآن کا
پس جب ہووے رات جمعہ کی پس اگر سکی یہہ کہ اوٹھی بیچ تہائی رات آخر کی پس چاہئی کہ اوٹھی اسلئی کہ تحقیق وہ
ساعت ایسی ساعت ہی کہ حاضر ہوتی ہین اوسمین فرشتی اور دعا اوسمین قبول کیجاتی ہی پس جو نہ کرسکی یعنی
اوسوقت نہ اوٹھہ سکی پس اوٹھی آدہی رات مین پس جو یہہ بہی نہ کرسکی پس اوٹھی اول رات مین پس پڑہی چار

عمل برائے حفظ

ركعتين يقرأ في الأولى الفاتحة وسورة يس وفي الثانية الفاتحة وحم الدخان و
في الثالثة الفاتحة والم تنزيل السجدة وفي الرابعة الفاتحة وتبارك الذي بيده
الملك پڑھے پہلی رکعت میں الحمد اور سورہ یس اور دوسری میں الحمد اور سورہ حم الدخان اور تیسری میں الحمد اور
الم تنزیل کہ مراد سورہ سجدہ ہے اور چوتھی میں الحمد اور تبارک الذی **ف** نفلوں میں ہر شفعہ حکم جدے نماز کا رکھتا
ہے پس تقدیم پچھلی سورت کی یعنی دخان کی پہلی سورت پر کہ سورہ سجدہ ہے لازم نہیں آتی ہے کہ مکروہ ہووے اور دوسرے
یہہ کہ نفلوں میں تقدیم تاخیر مکروہ نہیں ہے کذا ذکرہ العلی فاذا فرغ من التشهد فليحمد الله و
ليحسن الثناء على الله وليصل على النبي صلى الله عليه وسلم وليحسن وعلى سائر
النبيين وليستغفر للمؤمنين والمؤمنات ولإخوانه الذين سبقوه بالإيمان
پس جب فراغت پاوے التحیات کی پڑھنے سے یعنی جب سلام پھیر چکے پس چاہیے کہ تعریف کرے اور خوب تعریف
کرے اللہ کی اور درود بھیجے حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر اور اچھی طرح بھیجے اور درود بھیجے سب پیغمبروں پر اور بخشش
مانگے واسطے مومن مردوں اور مومن عورتوں کی اور بخشش مانگے واسطے بھائیوں اپنے کے جو سبقت لے گئے
ہیں اوسپر یعنی صحابہ اور تابعین **ف** تعریف خوب یہہ ہے کہ ساتھ اخلاص کے اور ذکر کرے اسمائے حسنیٰ
اور صفات کاملہ کو اور درود اچھی طرح کا یہہ کہ اوصاف حسین اوصاف آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بیان
کرے یا آل و اصحاب کو بھی شریک کرے درود بھیجنے میں پس یہہ عبارت یا مثل اسکے اور زبان میں پڑھے
الحمد لله رب العالمين عدد خلقه اللهم صل على سيدنا محمد النبي الأمي الهاشمي وعلى آله وصحابه البررة الكرام
وعلى سائر النبيين واغفر لجميع المؤمنين والمؤمنات ولإخواننا الذين سبقونا بالإيمان ثم ليقل في آخر
ذلك اللهم ارحمني بترك المعاصي أبدا ما أبقيتني وارحمني أن أتكلف ما لا يعنيني
پھر کہے بیچ آخر اسکے یا اللہ مہربانی کر مجھ پر ساتھ چھوڑنے گناہوں کی یعنی توفیق دے کہ گناہ چھوڑ دوں ہمیشہ میں
جب تلک کہ زندہ رکھے تو مجھکو اور مہربانی کر مجھ پر ساتھ چھوڑنے اسکی کہ تکلف کروں میں اوس چیز کا کہ فائدہ نہ دیوے مجھکو

ف اسمین اشارہ ہی اسپر کہ مومن خوشدل ہوکر لا حاصل باتون کا مرتکب ہووی اگرچہ وہ موجب گناہ کی
نہووین کہ حدیث شریف مین آیا ہی خوبی اسلام آدمی کی یہی ترک کرنا بیفائدہ بات کا وَارْزُقْنِي حُسْنَ النَّظَرِ
فِيمَا يُرْضِيكَ عَنِّي اور نصیب کر مجکو بہلائی نظر کی بیچ اون چیزکی کہ راضی کری تجکو مجسی **ف** یعنی توفیق
فکر کی دے اپنی پسندیدہ چیزون مین اور محبت اونکی میری دلمین ڈال یا بنظر ظاہر کی مراد یہی کہ مطالعۂ علوم
دینی مین مشغول رہی اَللّٰهُمَّ بَدِيعَ السَّمٰوَاتِ وَالْأَرْضِ ذَا الْجَلَالِ وَالْإِكْرَامِ وَالْعِزَّةِ الَّتِي
لَا تُرَامُ أَسْأَلُكَ يَا اللّٰهُ يَا رَحْمٰنُ بِجَلَالِكَ وَنُورِ وَجْهِكَ أَنْ تُلْزِمَ قَلْبِي حِفْظَ كِتَابِكَ
كَمَا عَلَّمْتَنِي ای اللہ پیدا کرنی والی آسمانون کی اور زمین کی ای صاحب بزرگی اور بخشش کی اور ای صاحب
اوس عزت کی کہ نہ قصد کیا وی یعنی اور کو نہین لائق ہی کہ اوس عزت کی آرزو کری مانگتا ہون مین تجسی ای اللہ ای
بخشش کرنی والی ساتھہ وسیلہ بزرگی تیری کی اور بنور ذات تیری کی یہہ کہ لازم کری تو دلمیری مین یاد کرنا کتاب
اپنی کا جیسی سکہائی تونی مجکو **ف** یعنی جیسی کہ توفیق دی تونی کہ قرآن دیکہکر پڑہتا ہون ویسی ہی توفیق دے کہ ازبر پڑہا کرون وَارْزُقْنِي
أَنْ أَتْلُوَهُ عَلَى النَّحْوِ الَّذِي يُرْضِيكَ عَنِّي اور نصیب کر مجکو یہہ کہ پڑہون مین اوس کو اوس طرح پر کہ
راضی کری تجکو مجسی **ف** یعنی تدبر اور تفکر اور اخلاص اور حضور اور تجوید سی پڑہتا رہون اَللّٰهُمَّ بَدِيعَ السَّمٰوَاتِ
وَالْأَرْضِ ذَا الْجَلَالِ وَالْإِكْرَامِ وَالْعِزَّةِ الَّتِي لَا تُرَامُ أَسْأَلُكَ يَا اللّٰهُ يَا رَحْمٰنُ بِجَلَالِكَ وَنُورِ
وَجْهِكَ أَنْ تُنَوِّرَ بِكِتَابِكَ بَصَرِي وَأَنْ تُطْلِقَ بِهِ لِسَانِي وَأَنْ تُفَرِّجَ بِهِ عَنْ قَلْبِي وَأَنْ
تَشْرَحَ بِهِ صَدْرِي وَأَنْ تَغْسِلَ بِهِ بَدَنِي فَإِنَّهُ لَا يُعِينُنِي عَلَى الْحَقِّ غَيْرُكَ وَلَا يُؤْتِيهِ
إِلَّا أَنْتَ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيمِ تَفْعَلُ ذٰلِكَ ثَلٰثَ جُمَعٍ أَوْ خَمْسًا أَوْ سَبْعًا
تُجَابُ بِإِذْنِ اللّٰهِ وَالَّذِي بَعَثَنِي بِالْحَقِّ مَا أَخْطَأَ مُؤْمِنًا قَطُّ ت مس ای اللہ پیدا
کرنیوالی آسمان و زمین کے ای صاحب بزرگی اور بخشش کی اور ای صاحب اوس عزت کی کہ نہ قصد کیا وی مانگتا ہون
مین تجسی ای اللہ ای بخشش کرنی والی ساتھہ وسیلہ بزرگی تیری کی اور روشنی ذات تیری کی یہہ کہ روشن کری تو

لیتوب مسیئ اللیل حتی تطلع الشمس من مغربھا ۔ م مس ۔ تحقیق اللہ تعالی پہیلاتا ہی ہاتھ رحمت اپنی کا
انکو توکہ توبہ کری گنہگار دن کا اور پہیلاتا ہی ہاتھ اپنا دنکو تو کہ توبہ کری گنہگار رات کا یہان تلک کہ نکلیگا آفتاب
مغرب اپنی سی یعنی جب دروازی توبہ کی بند ہو جاوینگی اور توبہ کچھہ نفع نہین دیوی گی نقل کی یہہ مسلم اور حاکم نی
وجاءہ رجل فقال یا رسول اللہ احدنا یذنب قال یکتب علیہ قال ثم یستغفر منہ
ویتوب قال یغفر لہ ویتاب علیہ قال فیعود فیذنب قال یکتب علیہ قال ثم یستغفر
منہ ویتوب قال یغفر لہ ویتاب علیہ ولا یمل اللہ حتی تملوا ۔ طس ط ۔ اور آیا حضرت پاس
ایک آدمی پس عرض کیا ای رسول خدا کی ایک ہم مین سی گناہ کرتا ہی یعنی پس حال اوسکا کیا ہی فرمایا لکہا جاتا ہے
اوسپر عرض کیا پہر بخشش چاہتا ہی اوس گناہ سی اور توبہ کرتا ہی یعنی اگر بعد گناہ کی توبہ کری تو کیا حال ہے
فرمایا بخشا جاتا ہی گناہ اوسکا اور توبہ مقبول ہوتی ہی اوسکی عرض کیا پس ارادہ کرتا ہی گناہ کا پس گناہ کرتا ہے
یعنی اس صورت مین کیا لازم آتا ہی فرمایا لکہا جاتا ہی اوسپر عرض کیا پہر بخشش مانگتا ہی اوس سے اور توبہ کرتا
ہی فرمایا بخشا جاتا ہی گناہ اوسکا اور توبہ مقبول ہوتی ہی اوسکی اور نہین ملول ہوتا ہی خدا بخشش کرنی
سی یہان تلک کہ ملول ہو تم بخشش چاہنی سے نقل کی یہہ طبرانی نی اوسط مین اور کبیر مین ف بعضی روایت
مین آیا ہی کہ بائین ہاتھہ کا فرشتہ لکہنی والا چہہ ساعت تلک توقف کرتا ہی اگر اس مدت مین توبہ کرلی
نہین لکہتا ہی والا لکہتا ہی اور ملول ہونی سی یہہ مراد ہی کہ تم توبہ کرنی اور بخشش چاہنی سی تہکومت اگر توبہ توڑا
تو پہر توبہ کرو کہ اللہ تعالی توبہ تمہاری قبول کرتا ہی رباعی باز آ باز آ ہر انچہ ہستی باز آ ۔ گر کافر و گبر و بت پرست
باز آ ۔ این درگہ ما درگہ نومیدی نیست ۔ صد بار اگر توبہ شکستی باز آ ۔ کذا ذکرہ الفخر واذا قحط
المطر فلیجثوا علی الرکب ثم یقولوا یا رب یا رب ۔ عو ۔ اور جب نہ برساوی خاوین لوگ مینہہ پس چاہی
کہ بیٹہین دوزانو پہر کہین ای پروردگار میری ای پروردگار میری نقل کی یہہ ابو عوانہ نی و دعاءہ ﷺ
اللہم اسقنا اللہم اسقنا اللہم اسقنا ۔ خ ۔ اور دعا مینہہ مانگنی کی یہہ ہی یا اللہ پانی پلا ہمکو یا اللہ پانی پلا

بیان استسقا

یا اللہ پانی پلا اسکو نقل کیے ہیہ بخاری نی ف حدیث شریف مین آئی ہی خلاصہ اوسکا یہہ ہی کہ ایک شخص نی روز جمعہ
کی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سی عرض کیا کہ یا رسول اللہ مواشی وغیرہ ہماری قحط سی ہلاک ہو گئی دعا کیجئی کہ مینہہ برسی
پس مینہہ برسی پہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی دست مبارک اوٹھا کر دعا کی اَللّٰھُمَّ اسْقِنَا تین بار ایک ابر نمودار ہوا
اور بارش ہوئی کہ آفتاب نہ نکلا دوسری جمعہ تلک اور مینہہ برستا رہا کہ پہر اوسی شخص نی جمعہ دوسری مین خطبہ
کی حالت مین عرض کیا کہ یا رسول اللہ مواشی وغیرہ ہماری ہلاک ہوئی جاتی ہی مینہہ سی پس آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی
دست مبارک اوٹھا کر دعا کی اَللّٰھُمَّ حَوَالَیْنَا وَلَا عَلَیْنَا آخر تک کہ بیان ہو گی پس مینہہ کھل گیا کذا ذکرہ الفحر اَللّٰھُمَّ
اَغِثْنَا اَللّٰھُمَّ اَغِثْنَا اَللّٰھُمَّ اَغِثْنَا + ہ یا اللہ مینہہ برسا ہم پر یا اللہ مینہہ برسا ہم پر یا اللہ مینہہ برسا ہم پر نقل کی
وسلم نی وَاِنَّہٗ کَانَ اِمَامًا خَرَجَ اِذَا بَدَا حَاجِبُ الشَّمْسِ فَقَعَدَ عَلَی الْمِنْبَرِ فَکَبَّرَ وَحَمِدَ اللّٰہَ
ثُمَّ قَالَ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ مَالِکِ یَوْمِ الدِّیْنِ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ یَفْعَلُ مَا یُرِیْدُ اَللّٰھُمَّ
اَنْتَ اللّٰہُ لَا اِلٰہَ اِلَّا اَنْتَ الْغَنِیُّ وَنَحْنُ الْفُقَرَاءُ اَنْزِلْ عَلَیْنَا الْغَیْثَ وَاجْعَلْ مَا اَنْزَلْتَ عَلَیْنَا قُوَّۃً
وَبَلَاغًا اِلٰی حِیْنٍ ثُمَّ یَرْفَعُ یَدَیْہِ حَتّٰی یَبْدُوَ بَیَاضُ اِبْطَیْہِ ثُمَّ یُحَوِّلُ اِلَی النَّاسِ ظَہْرَہٗ وَیُحَوِّلُ
رِدَاءَہٗ وَھُوَ رَافِعٌ یَدَیْہِ ثُمَّ یُقْبِلُ عَلَی النَّاسِ وَیَنْزِلُ فَیُصَلِّیْ رَکْعَتَیْنِ + د حب مس
اور اگر ہووی دعا کرنی والا پادشاہ یا نائب اوسکا یعنی قاضی وغیرہ نکلی جنگل کو جب کہ نکلی کنارہ آفتاب کا
پس بیٹھی منبر پر پس اللہ اکبر کہی اور تعریف کری اللہ غالب و بزرگ کی پہر کہی تعریف ہی واسطی خدا کی جو پروردگار ہے
عالموں کا بخشنی والا مہربان خاوند دن جزا کا نہین کوئی معبود مگر اللہ کرتا ہی جو چاہتا ہی یا اللہ تو ہی معبود ہی نہین
کوئی معبود مگر تو کہ توانگر ہی تو اور ہم محتاج برسا ہم پر مینہہ اور کر اوسکو کہ اوتاری تونی ہم پر یعنی رزق اور مینہہ
سبب طاعت کی قوت کا اور باعث پہونچنی کا مطلب کو زمانہ دراز تلک یعنی اوسکی سبب سی فائدہ اوٹہاوین
پہر اوٹھاوی ہاتہہ اپنی یہان تلک کہ ظاہر ہووی سفیدی بغلون اوسکی یعنی بہت بلند کری پہر پہیری طرف لوگون کے
پیٹھ اپنی یعنی رو بقبلہ دعا کی لئی ہووی اور اولٹی چادر اپنی اوس حالمین کہ اوٹھائی ہوئی ہو ہاتہہ اپنی پہر موںہہ کری

طرف آدمیون کی اور اوتری منبر سی پس پڑہی دو رکعت نقل کیے یہہ ابو داؤد و ابن حبان و حاکم نی ف
چاہیے اور اسطرح اولٹی کہ دایان سرا بائین طرف ہو جاوی اور بایان سرا داہنی طرف اور اندر کا رخ باہر اور باہر کا
اندر کذا فی سفر السعادت اور پہلی رکعت مین بعد الحمد کے سبح اسم ربک الاعلی پڑہی اور دوسری مین ہل اتاک
حدیث الغاشیہ مثل عید و جمعہ کی اور امام اعظم رحمہ اللہ کی نزدیک جماعت سی یہہ نماز سنت نہین ہے
مگر صاحبین کی نزدیک ہی کہ جماعت سی دو رکعت ادا کری اور خطبہ بہی پڑہی اور مذہب حنفی مین فتوی اسپر ہی
کذا ذکر الفخر اور مستحب ہی استسقا مین یہہ کہ توبہ کرین لوگ گناہ سی اور آپسمین صلح کرین اور پہلی نکلنی سی صدقہ دین
ہر دن اور تین روزی رکہین پے در پے اور نکلین چوتہی دن روزی سی پیادہ پا پرانی کپڑی پہنی ذلیل متواضع
فروتنی کرنی والی سر جہکائی ہوئی روتی ہوئی یا بتکلف روتی ہوئی اور دعا کرین مومنین اور مومنات کی لیے
اور درود بہیجین نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر اور بہت پڑہین استغفار اور پڑہین آیتہ الکرسی اور امام درمیان مین خطبہ کی اور دعا کے
استغفار پڑہتا جاوی اور پڑہی اللهم ربنا آتنا آخر تک لا الہ الا اللہ رب العرش العظیم لا الہ الا اللہ رب السموات
و رب الارض و رب العرش الکریم اللهم اسقنا الغیث ولا تجعلنا من القانطین اور دعا پکار کر بہی کری اور آہستہ بہی
اور پشت ہاتہہ کی دعا کی وقت کبہی زمین کی طرف ہو اور کبہی آسمان کی طرف اور شروع کری اور ختم کری دعا کو
ساتہہ حمد اور ثناء اللہ تعالی کی اور درود و سلام آنحضرت کی کذا فی وظائف النبی اللّٰهُمَّ اسْقِنَا غَيْثًا
مُغِيثًا مَرِيًّا مَرِيعًا نَافِعًا غَيْرَ ضَارٍّ عَاجِلًا * د مص * غَيْرَ آجِلٍ * د * رَائِثٍ * مص *
یا اللہ برسا ہم پر مینہہ فریاد کو پہنچنی والا بہت لذائی کرنی والا نفع دینی والا نہ ضرر کرنی والا جلدی برسنی والا
نقل کیے یہہ ابو داؤد و ابن ابی شیبہ نی نہ دیر کرنی والا نقل کیے یہہ ابو داؤد نی نہ دیر کرنی والا نقل کیے یہہ ابن
ابی شیبہ نی ف ابو داؤد مین لفظ غیر آجل کا اس دعا مین آیا ہی اور ابن ابی شیبہ نی عوض آجل کی رائث
نقل کیا ہی اللّٰهُمَّ اسْقِ عِبَادَكَ وَبَهَائِمَكَ وَانْشُرْ رَحْمَتَكَ وَأَحْيِ بَلَدَكَ الْمَيِّتَ
یا اللہ پانی دی بندون اپنی کو اور چارپایون اپنی کو اور پہیلا رحمت اپنی اور جلا شہر مردہ اپنی کو یعنی سبز کر نقل کی

یہ ابوداؤد نی اَللّٰهُمَّ اَنْزِلْ عَلٰی اَرْضِنَا زِیْنَتَهَا وَسَكَنَهَا عو یا اللہ اوتار زمین ہماری پر سنگہار اوسکا
یعنی سبزہ پہول بوٹہ اور چین اوسکا نقل کیے یہہ ابوعوانہ نی ف چین اوسکا یعنی جو چیزیں ہین والو ن کے
باعث چین کی ہی یعنی مطلب اونکی یہہ لاکہ دل اونکی تسکین پاوین کذا ذکرہ الفقیر اَللّٰهُمَّ ضَاحَتْ بِلَادُنَا
وَاغْبَرَّتْ اَرْضُنَا وَهَامَتْ دَوَابُّنَا مُعْطِیَ الْخَیْرَاتِ مِنْ اَمَاكِنِهَا وَمُنْزِلَ الرَّحْمَةِ مِنْ
مَعَادِنِهَا وَمُجْرِیَ الْبَرَكَاتِ عَلٰی اَهْلِهَا بِالْغَیْثِ الْمُغِیْثِ اَنْتَ الْمُسْتَغْفَرُ الْغَفَّارُ
فَنَسْتَغْفِرُكَ لِلْجَامَّاتِ مِنْ ذُنُوْبِنَا وَنَتُوْبُ اِلَیْكَ مِنْ عَوَامِّ خَطَایَانَا اَللّٰهُمَّ فَاَرْسِلِ
السَّمَاءَ عَلَیْنَا مِدْرَارًا وَاَوْصِلْ بِالْغَیْثِ وَاكِفًا مِنْ تَحْتِ عَرْشِكَ حَیْثُ یَنْفَعُنَا
وَتَعُوْدُ عَلَیْنَا عو یا اللہ ظاہر ہوئی پہاڑ ہمارے یعنی بسبب نہونی گہاس کے اور خاک اوڑتی ہی زمین ہماری
اور پیاسی ہوئی جانور ہمارے ای دینی والی بہلائیون کی جگہون اونکی سی اور ای اوتارنی والی رحمت کی یعنی مینہ کی
کانون اوسکی سی اور جاری کرنی والی برکتون کی برکت والون پر یعنی جولائق اوسکی ہین بسبب مینہہ نفع دینی
والی کی تجہسی بخشش مانگتی ہین لوگ بہت بخشنی والا ہی بخشش چاہتی ہین ہم تجہسی واسطی خاص گناہون اپنی کے
یعنی جو خاص ہمیسی ہوئی ہین نہ غیر ہماری سی اور توبہ کرتی ہین ہم طرف تیری عام گناہون اپنی سی یعنی جو مشترک ہین
درمیان ہماری اور درمیان غیر ہماری کی یا اللہ پس بہیج مینہ زور کا اور مینہ متصل یعنی ایک بوند دو
ملی ہو اور کفایت کر یعنی بہیج ہماری کو بسبب مینہہ کی نیچی عرش اپنی سی اوسجگہہ کہ نفع دی ہمکو اور پہری ہمپر
ف یعنی فائدہ اوسکا یعنی مینہہ تالون مین اور زمینون مین برستا تا کہ نفع کری اور کام مین آوی
اور من تحت عرشک ظرف ارسل کا ہی یعنی بہیج مینہہ زیر عرش سی اور بالغیث المغیث متعلق ہی معطی
اور منزل اور مجری کا کذا ذکرہ الفقیر غَیْثًا عَامًّا طَبَقًا غَدَقًا مُجَلِّلًا غَدَقًا خِصْبًا رَائِعًا مُمْرِعَ النَّبَاتِ
عو برسا مینہہ عام یعنی سب جا ہی برسی عام ساتہہ کثرت کی بڑا زینت دینی والا اور ڈہانکنی والا زمین کا
یعنی بسبب سبزہ اور پانی کی بہت ارزانی والا بہت اگانی والا گہانی کی چیزون کا بہت اگانی والا سبزہ

نقل کی ہے ابو عوانہ نے وَاسْتَسْقٰى عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ فَمَا زَادَ عَلَى الْاِسْتِغْفَارِ ۔ مص ۔ اور مینہ مانگا حضرت

عمر بن خطاب رضی نے پس نہ زیادہ کیا استغفار پر کچھ نقل کیے ہے ابن ابی شیبہ نے وَاِذَا رَاٰى سَحَابًا يَقُوْلُ

بیان مینہ برسنے کے

اَللّٰهُمَّ اِنَّا نَعُوْذُبِكَ مِنْ شَرِّ مَا اُرْسِلَ بِهٖ اَللّٰهُمَّ سَيْبًا نَافِعًا فَاِنْ كَشَفَهُ اللّٰهُ وَلَمْ يُمْطِرْ حَمِدَ اللّٰهَ

عَلٰى ذٰلِكَ ۔ د س ق ۔ اور جب دیکھتے ابر آنے والا یہ کہتے یا اللہ تحقیق ہم پناہ پکڑتے ہیں ساتھ تیری برائی چیز

کیسے کہ بھیجا گیا ہی ہیہ ابر واسطے اوسکی یا اللہ کر ابر کو جاری نفع دینے والا پس اگر کھول دی اوسکو اللہ تعالے

اور نہ برسی الحمد للہ کہتے اسپر نقل کیے ہے ابو داؤد نسائی ابن ماجہ نے وَاِذَا رَاَى الْمَطَرَ اَللّٰهُمَّ صَيِّبًا نَافِعًا

خ ۔ اور جب دیکھتے مینہ کو کہتے یا اللہ برسا مینہ بہت نفع دینے والا نقل کیے ہیہ بخاری نے اَللّٰهُمَّ سَيْبًا نَافِعًا

مَرَّتَيْنِ اَوْ ثَلَاثًا ۔ مص ۔ یا اللہ کر مینہ کو جاری نفع دینے والا یہہ کہتے اسکو دو بار یا تین بار نقل کی ہیہ ابن ابی

شیبہ نے فَاِذَا كَثُرَ وَخِيْفَ الضَّرَرُ اَللّٰهُمَّ حَوَالَيْنَا وَلَا عَلَيْنَا اَللّٰهُمَّ عَلَى الْاٰكَامِ وَالْاٰجَامِ

وَالظِّرَابِ وَالْاَوْدِيَةِ وَمَنَابِتِ الشَّجَرِ ۔ خ م ۔ پس جب بہت ہووے مینہ اور خوف ہووے

ضرر کا کہے یا اللہ مینہ برسا گرد ہمارے اور نہ برسا ہمپر یا اللہ برسا مینہ ٹیلوں پر اور قلعوں پر اور پہاڑوں

بیان گرجنے کا

اور نالوں پر اور اوپر جگہہ اوگنے درختوں کی نقل کیے ہیہ بخاری مسلم نے وَاِذَا سَمِعَ الرَّعْدَ وَالصَّوَاعِقَ

اَللّٰهُمَّ لَا تَقْتُلْنَا بِغَضَبِكَ وَلَا تُهْلِكْنَا بِعَذَابِكَ وَعَافِنَا قَبْلَ ذٰلِكَ ۔ ت س مس

اور جب سنے گرج اور کڑکنا تو پڑہے یا اللہ نہ مار ہمکو ساتھ غصے اپنے کی اور نہ ہلاک کر ہمکو ساتھ عذاب اپنے

کی اور عافیت دے ہمکو پہلے اسکی یعنی پہلے واقع ہونے عذاب کی نقل کیے ہیہ ترمذی نسائی حاکم نے ف ۔ رعد

نام فرشتے کا ہے جو متعین ہے بادل ہانکنے پر گرجنا آواز اوسکی ہے اور بجلی کوڑا اوسکا کذا فی الجلالین سبحان

الَّذِيْ يُسَبِّحُ الرَّعْدُ بِحَمْدِهٖ وَالْمَلٰٓئِكَةُ مِنْ خِيْفَتِهٖ ۔ مو طا ۔ پاک ہے وہ اللہ کہ پاکی بیان کرتا ہے

بیان ہوا چلنے کے

اوسکی رعد ساتھ تعریف اوسکی کے اور پاکی بیان کرتے ہیں سب فرشتے خوف اوسکے سے ہیہ موقوف ہے موطا میں

ہے وَاِذَا هَاجَتِ الرِّيْحُ اِسْتَقْبَلَهَا بِوَجْهِهٖ وَجَثَا عَلٰى رُكْبَتَيْهِ وَمَدَّ يَدَيْهِ ۔ طب ط ۔ اور جب چلے

ہوا متوجہ ہووی اوسکی طرف یعنی جدہر سی چلتی ہی ادہر مونہہ کری اور بیٹہی اوپر گہٹنون اپنی کی اور ہاتہہ اٹہا
اپنی کی یعنی بصورت تواضع بیٹہی نقل کیے یہہ طبرانی نی دعا مین اور کبیر مین وقال اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ
خَیْرَھَا وَخَیْرَ مَا فِیْھَا وَخَیْرَ مَا اُرْسِلَتْ بِہٖ وَاَعُوْذُ بِکَ مِنْ شَرِّھَا وَشَرِّ مَا فِیْھَا وَشَرِّ
مَا اُرْسِلَتْ بِہٖ ۔ مر ت س ط ب ۔ اور پڑہی یا اللہ تحقیق مین مانگتا ہون تجہسی بہلائی اسکی
اور بہلائی اوس چیز کی کہ اسمین ہی یعنی جنات اور بہلائی اوس چیز کی کہ بہیجی گئی ہی ہوا ساتہہ اوسکی یعنی فائدہ
اور پناہ پکڑتا ہون ساتہہ تیری برائی اسکی سی اور برائی اوس چیز کی کہ اسمین ہی اور برائی اوس چیز کی کہ
بہیجی گئی ہی ہوا ساتہہ اوسکی نقل کیے یہہ مسلم ترمذی نسائی طبرانی نی دعا مین اَللّٰھُمَّ اجْعَلْھَا رِیَاحًا وَّلَا
تَجْعَلْھَا رِیْحًا اَللّٰھُمَّ اجْعَلْھَا رَحْمَۃً وَّلَا تَجْعَلْھَا عَذَابًا ۔ طب ط ۔ یا اللہ کر اس ہوا کو
ریاح اور نہ کر اسکو ریح یا اللہ کر اسکو رحمت اور نہ کر اسکو عذاب نقل کی یہہ طبرانی نی دعا مین اور کبیر مین
ف ریاح جمع ریح کی ہی معنی اوسکی ہوائین ہین یعنی جب ہوائین بہت ہر طرف سی چلتی ہین تو
ابر بہت آتا ہی اور مینہہ بہت برستا ہی وہ باعث ہوتا ہی ارزانی کا اور جب ایک ہوا چلتی ہی تو ایسی منفعت نہین
ہوتی اور ابن عباس سی منقول ہی کہ ریاح کا استعمال رحمت کی لئی آتا ہی اور ریح کا عذاب کی لئی مگر اعتراض
کیا ہی بعض علما نی کذا ذکرہ الفخر وَاِنْ جَاءَ مَعَ الرِّیْحِ ظُلْمَۃٌ تَعَوَّذَ بِالْمُعَوِّذَتَیْنِ ۔ د ۔ اور جو آوی
ساتہہ ہوا کی اندہیری پناہ پکڑی ساتہہ پڑہنی قل اعوذ برب الفلق اور قل اعوذ برب الناس کی نقل کی یہہ ابوداؤد
نی اَللّٰھُمَّ اِنَّا نَسْئَلُکَ مِنْ خَیْرِ ھٰذِہِ الرِّیْحِ وَخَیْرِ مَا فِیْھَا وَخَیْرِ مَا اُمِرَتْ بِہٖ وَنَعُوْذُ بِکَ مِنْ
شَرِّ ھٰذِہِ الرِّیْحِ وَشَرِّ مَا فِیْھَا وَشَرِّ مَا اُمِرَتْ بِہٖ ۔ ت س ۔ یا اللہ تحقیق ہم مانگتی ہین تجہسی بہلائی
اس ہوا کی اور بہلائی اوس چیز کی کہ اسمین ہی یعنی جنات وغیرہ اور بہلائی اوس چیز کی کہ حکم کی گئی ہی یہہ ساتہہ
اوسکی اور پناہ پکڑتی ہین ہم ساتہہ تیری برائی اس ہوا کی سی اور برائی اوس چیز کی کہ اسمین ہی اور برائی اوس
چیز کی کہ حکم کی گئی ہی یہہ ساتہہ اوسکی نقل کیے یہہ ترمذی نسائی نی اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ مِنْ خَیْرِ مَا اُمِرَتْ

بِهٖ وَاَعُوْذُبِکَ مِنْ شَرِّمَا اُمِرَتْ بِهٖ * ص * یا اللہ تحقیق مین مانگتا ہون تجسی بہلائی اوسکی کہ حکم کی گئی ہی ساتہہ اوسکی اور پناہ پکرتا ہون ساتہہ تیری برائی اوسکی کہ حکم کی گئی ہی وہ ساتہہ اوسکی نقل کی یہہ ابو یعلی نی اَللّٰھُمَّ لَقْحًا لَاعَقِیْمًا * حب طس * یا اللہ کر اس ہوا کو بارور یعنی ابر لانی والی اور فائدہ مند اور نہ کر اسکو بانج یعنی نہ ابر لانی والی اور نہ فائدہ مند نقل کی یہہ ابن حبان نی اور طبرانی نی اوسط مین وَاِذَا سَمِعَ صِیَاحَ الدِّیَکَةِ فَلْیَسْاَلِ اللّٰہَ مِنْ فَضْلِهٖ * خ م د ت س * اور جب سنی آواز مرغون کی پس چاہیی کہ مانگی اللہ تعالی سی فضل اوسکا نقل کی یہہ بخاری مسلم ابو داود ترمذی نسائی نی **ف** باقی حدیث یہہ ہی فَاِنَّھَا رَاَتْ مَلَکًا یعنی مرغ فرشتی کو دیکہہ کر آواز کرتی ہین پس چاہیی کہ یہہ دعا کری اور فرشتہ آمین کہی پس قبول ہو جاہی اور اس سی معلوم ہوا مستحب ہونا دعا کا وقت حضور صلحا کی اور برکت چاہنی سبب اونکی کذا ذکر العلی وَاِذَا سَمِعَ نَهِیْقَ الْحَمِیْرِ فَلْیَتَعَوَّذْ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ * خ م د ت س مس * اور جب سنی آواز گدہونکی پس چاہیی کہ پناہ پکری ساتہہ اللہ کی راندی ہوئی سی یعنی اعوذ باللہ من الشیطان الرجیم پڑہی کیونکہ وہ شیطان کو دیکہہ کر آواز کرتا ہی نقل کی یہہ بخاری مسلم ابو داود ترمذی نسائی حاکم نی وَکَذٰلِکَ اِذَا سَمِعَ نُبَاحَ الْکِلَابِ * د س مس * اور اسیطرح یعنی اعوذ باللہ من الشیطان الرجیم پڑہی جب سنی آواز کتون کی نقل کی یہہ ابو داود نسائی حاکم نی **ف** یہہ بہی شیطان اور اوسکی لشکر کو دیکہہ کر آواز کرتی ہین کذا ذکر الفخر وَاِذَا رَاَی الْکُسُوْفَ فَلْیَدْعُ اللّٰہَ وَیُکَبِّرْ وَیُصَلِّ وَلْیَتَصَدَّقْ * خ م د س * اور جب دیکہی سورج گہن یا چاند گہن پس چاہیی کہ دعا کری اللہ تعالی سی اور تکبیر کہی اور نماز پڑہی اور صدقہ دی نقل کی یہہ بخاری مسلم ابو داود نسائی نی **ف** حدیثون سی معلوم ہوتا ہی کہ کسوف اور خسوف دونونکی ایک ہی معنی ہین سورج گہن کو بہی کسوف خسوف کہتی ہین اور چاند گہن کو بہی اور فقہا اور لغت والون نی فرق بیان کیا ہی خسوف چاند گہن کو اور کسوف سورج گہن کو کہتی ہین اور حنفیون کی نزدیک نماز سورج گہن کی دو رکعت ہین

بیان چاند دیکھنے کا

ساتھ جماعت کی اور بڑی قراءت کی بغیر خطبہ کی پڑھی اور چاند گہن میں جماعت نہیں ہی تنہا تنہا پڑھی اسلئی
کہ رات میں جماعت مشکل ہی اور صدقہ یعنی فقیروں محتاجوں کو کچھ اللہ دی یا غلام آزاد کری بطور صدقہ
مشہور کی مستحب او غیرہ نہ دی کہ مشابہت ہنود کی ساتھ ہوگی نعوذ باللہ منہ کذا ذکرا لفقہ وَاِذَا رَاٰی
الْهِلَالَ اَللّٰهُ اَكْبَرُ ٭ مي ٭ اور جب پہلی رات کا چاند دیکھی کوئی تو کہی اللہ اکبر نقل کیے یہ دارمی
نے اَللّٰهُمَّ اَهِلَّهُ عَلَيْنَا بِالْيُمْنِ وَالْاِيْمَانِ وَالسَّلَامَةِ وَالْاِسْلَامِ وَالتَّوْفِيْقِ لِمَا تُحِبُّ
وَتَرْضٰى رَبِّيْ وَرَبُّكَ اللّٰهُ ٭ ت حب مي ٭ یا اللہ چاند دکھا ہمکو ساتھ برکت کی اور ساتھ
ایمان کی اور سلامتی کے اور اسلام کی اور توفیق کے واسطے اوس چیز کی کہ دوست رکھتا ہی تو اور پسند
رکھتا ہی تو اے چاند پروردگار میرا اور پروردگار تیرا اللہ تعالیٰ ہی نقل کیے یہ ترمذی ابن حبان دارمی نے
هِلَالُ خَيْرٍ وَّرُشْدٍ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْاَلُكَ مِنْ خَيْرِ هٰذَا الشَّهْرِ وَخَيْرِ الْقَدَرِ وَاَعُوْذُ بِكَ
مِنْ شَرِّهٖ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ ٭ ط ٭ یہ چاند بھلائی اور ہدایت کا ہی یا اللہ تحقیق میں مانگتا ہوں تجھ سی بھلائی
اس مہینے کے اور بھلائی تقدیر کی یعنی جو چیز اس مہینے میں قسم رزق وغیرہ سی مقدر ہی اوسکی بھلائی چاہتا
ہوں اور پناہ پکڑتا ہوں ساتھ تیری برائی اس مہینے کے سی پڑھی یہ دعا تین بار نقل کیے یہ طبرانی نے
اَللّٰهُمَّ ارْزُقْنَا خَيْرَهٗ وَنَصْرَهٗ وَبَرَكَتَهٗ وَفَتْحَهٗ وَنُوْرَهٗ وَنَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّهٖ وَشَرِّ مَا
بَعْدَهٗ ٭ مو مص ٭ یا اللہ نصیب کر ہمکو بھلائی اس مہینے کے اور مدد اسکی اور برکت اسکی
اور فتح اسکی اور نور اسکا یعنی ہدایت اور پناہ پکڑتی ہیں ہم ساتھ تیری برائی اسکی سی اور برائی اوس چیز
کی سی کہ پیچھی اسکے ہی یعنی اور مہینے کہ بعد اسکی ہونگے اونکی برائی سی بھی پناہ مانگتی ہیں نقل کی یہ موقوفا
ابن ابی شیبہ نے وَاِذَا نَظَرَ اِلَى الْقَمَرِ فَلْيَقُلْ اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنْ شَرِّ هٰذَا ٭ ت س مس ٭
اور جب دیکھی طرف چاند کی پس کہی پناہ پکڑتا ہوں میں ساتھ خدا کی برائی اسکی سی نقل کیے یہ ترمذی نسائی
حاکم نے ف برائی اسکی سی یعنی جب گہن لگی اور سبب اس سی پناہ چاہنی کا یہ ہی کہ چاند گہن شایعون اللہ تعالی

کیسی ہی اور ڈراتا ہی ساتھ ہونی حادثون کی چنانچہ حدیث شریف مین آیا ہی کہ جب سورج گہن ہوتا تو آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم ہولناک ہوکر کہڑی ہوجاتی واسطی خوف اسکی کہ جو آفتاب اور چاند باوجود اس روشنی کی
ایک ساعت مین تاریک ہوجاتی ہین تو ایسا نہو کہ نور ایمان کا اور عملون کا دلون سے چہن جائے وَاِذَا رَاَی

بیان لیلۃ القدر کا

لَیْلَۃَ الْقَدْرِ فَلْیَقُلْ اَللّٰھُمَّ اِنَّکَ عَفُوٌّ تُحِبُّ الْعَفْوَ فَاعْفُ عَنِّیْ ت س ق مس * اور جب
دیکہی کوئی لیلۃ القدر کو یعنی علامتین اوسکی پس چاہیئ کہ کہی یا اللہ تحقیق تو بہت معاف کرنی والا ہی دوست رکہتا ہی تو
عفو کو پس عفو کر مجہسی گناہ میری نقل کیے یہہ ترمذی نسائی ابن ماجہ حاکم نی وَاِذَا نَظَرَ وَجْھَہٗ فِی الْمِرْاٰۃِ

بیان آئینہ دیکہنے

اَللّٰھُمَّ اَنْتَ حَسَّنْتَ خَلْقِیْ فَحَسِّنْ خُلُقِیْ * حب می * اور جب دیکہی مونہہ اپنا آئینہ مین تو پڑہی یا
اللہ تونی اچہی بنائی صورت میری پس اچہا کر خلق میرا نقل کیے یہہ ابن حبان دارمی نی اَللّٰھُمَّ کَمَا حَسَّنْتَ
خَلْقِیْ فَاَحْسِنْ خُلُقِیْ وَحَرِّمْ وَجْھِیْ عَلَی النَّارِ * مر * یا اللہ جیسی کہ اچہی بنائی تونی صورت میری پس اچہا کر
خلق میرا اور حرام کر ذات میری کو آگ پر نقل کیے یہہ بزار نی اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ سَوّٰی خَلْقِیْ وَاَحْسَنَ صُوْرَتِیْ
وَزَانَ مِنِّیْ مَا شَانَ مِنْ غَیْرِیْ * مر * سب تعریف ہی واسطی اوس خدا کی کہ برابر پیدا کئی اعضا میرے
اور اچہی بنائی صورت میری اور سنواری بدن میری سی وہ چیز کہ عیب دار کی غیر میری سی یعنی مثلاً بعضون کو
لنگڑا کانا پیدا کیا اور مجہی اس سب سی بچایا نقل کیے یہہ بزار نی اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ سَوّٰی خَلْقِیْ فَعَدَّلَہٗ
وَصَوَّرَ صُوْرَۃَ وَجْھِیْ فَاَحْسَنَھَا وَجَعَلَنِیْ مِنَ الْمُسْلِمِیْنَ * طس ی * سب تعریف ہی واسطے
اوس خدا کی کہ درست کی صورت میری پس برابر کیا اوسکو اور پیدا کی ہیئت مونہہ میری کے پس خوب بنائی وہ
اور کیا مجہکو مسلمانون مین سی نقل کیے یہہ طبرانی نی اوسط مین اور ابن سنی نی وَاِذَا سَلَّمَ عَلٰی

بیان سلام علیکم کا

اَحَدٍ فَلْیَقُلْ اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ * خ م س * اور جب سلام کری کوئی کسیکو پس چاہیئ کہ کہی سلامتی
ہووی تمپر نقل کیے یہہ بخاری مسلم نسائی نی ف معنی سلام علیکم کی یہہ ہین کہ سلام نام اللہ تعالی کا
ہی یعنی محافظت اللہ تعالی کی تیری ساتہہ ہووی یا تو سلامت رہی سب آفات سی اور ضمیر جمع کا اوسی

جاہئی کہ فرشتون محافظین پر بہی سلام ہووی اور ادب سلام کا یہہ ہی کہ اوسوقت جہکی نہین چنانچہ حضرت شیخ عبدالحق رحمہ اللہ نی بعض علماسی جہکنی کو قریب کفر کی لکہا ہی اور لکہا ہی کہ اگرچہ اکثر علما اور صلحا اس رسم مین گرفتار ہین مگر اعتبار واوسے نہین کرنی اسکی اور سید جمال الدین نی بہی مکروہ لکہا ہی اور سلام کرنا سنت ہی اور جواب اوسکا فرض کفایہ یعنی مجلس مین سی ایک ہی جواب دیگا تو اور ونکی ذمہ سی جواب اوتر جائیگا والا سب گنہگار ہونگے لیکن یہہ سنت افضل فرض سی ہے کذا ذکر الفخر من شرح المشکوۃ حدیث شریف مین فضیلت سلام علیک کی بہت آئی ہی آیا ہی کہ جب حضرت آدم علیہ السلام پیدا ہوئی تو اللہ تعالی نی فرمایا کہ ان فرشتون سی سلام علیک کر اور جواب اونکا سن کہ وہ تحیت یعنی سلام تیرا اور تیری اولاد کا ہوگا پس انہون نی جاکر السلام علیکم کہا اونہون نی کہا وعلیک السلام ورحمۃ اللہ اور ایک شخص نے سرور عالم سی پوچہا کہ کونسی خصلتین اسلام کی بہتر ہین فرمایا یہہ کہ کہلاوی تو کہانا اور سلام کری تو اوسکو کہ پہچانتا ہی تو یا نہین پہچانتا اور مسلمان کا مسلمان پر حق فرمایا ہے سلام کرنی کو اور باعث دخول جنت کا فرمایا ہی اسکو اور ایک صحابی نی عرض کیے کہ یا رسول اللہ ایک شخص کی کہجور میری باغ مین ہی مجہی ایذا ہوتی ہی اوسکی آنی سی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی درخت والی کو کہلا بہیجا کہ اپنی درخت کو ہماری ہاتہہ بیچ ڈال اوسنی انکار کیا فرمایا ہبہ کر اوسنی اسکا بہی انکار کیا فرمایا جنت مین اسکی عوض کہجور لینا اسکا بہی اوسنی انکار کیا فرمایا تجہسی زیادہ کوئی بخیل نہین ہی مگر وہ کہ سلام مین بخل کری یعنی سلام علیک نکری کذا فی المشکوۃ پس کمال نادانی ہی کہ یہان کیسے رسم کی لئی ایسی ثواب کو ترک کر کر بخیل بنی اور ایسی دعاسی باز رہے اور انصاف تو کر کہ اگر حلال خور کہتا ہی میا جیو سلامت رہو تو نہین چڑہتا اور نوکر مثلاً جو سلام علیک کری تو چڑہ جاتا ہی وہی دعا تو ہی لیکن رسول اللہ کی لفظون سی ادا کی گئی تہی رسول مقبول سے کی سنت سی بیزاری ہی کہ اونکی لفظون کی دعا کو بہی نہین پسند کرتا اللہ بچاوی ہمکو اور تمکو اس سی اور پیدا کری ہمین خواب غفلت سی اور محبت دی اونکی راہ

کی اور مفاتیح الصلوۃ مین نقل کیا ہی کشاف اور توضیح اور روضۃ العلما اور ضیاء المعنوی اور زبدۃ المسائل اور فتاوی
السفینہ اور جامع الفتاوی اور فتاوی ظہیریہ اور تیسیر اور لطائف الاشارات اور فتاوی صوفیہ
وغیرہا سی کہ مکروہ ہی سلام نزدیک خطبہ کی اور جواب اوسکی سلام کا نہ دی اور گنہگار ہوتا ہی سلام کرنی والا
اور مکروہ ہی سلام کرنا قرآن پڑہنی والی پر لیکن قاری جواب دی اوسکی سلام کا اور مکروہ ہی سلام قرآن
سننی والی پر اور گنہگار ہوتا ہی اوسپر سلام کرنی والا لیکن وہ جواب دی اور مکروہ ہی سلام نزدیک روایت
حدیث کی اور نزدیک مذاکرہ علم کی لیکن جب کری تو اونکو جواب دینا چاہیی اور نزدیک اذان کی اور نزدیک
تکبیر کے جب ہون قوم مشغول ساتھ جواب اذان اور تکبیر کی اور سلام کرنی والا گنہگار ہوتا ہی ولیکن وہ جواب
دین اور مکروہ ہی اوسپر کہ پاخانہ مین ہی پس نزدیک ابو حنیفہ کی دلسی جواب دی نہ زبان سی اور نزدیک
ابی یوسف کی مطلق جواب نہ دی اور نزدیک محمد کی جواب دی بعد فراغ کی حاجت سی اور مکروہ ہی سلام
نماز پڑہنی والی پر اور سلام کرنی والا گنہگار ہوتا ہی اور جواب اوسکی سلام کا نہ دی اور مکروہ ہی
سائل پر اور اگر سائل سلام کری تو نہین واجب ہی جواب اوسکا اور مکروہ ہی قاضی پر محکمہ مین اور جواب بہی اوسپر
واجب نہین اور مکروہ ہی اوستاد پر نزدیک درس کے اور اگر کوئی سلام بہی کری تو نہین واجب ہی جواب اوسکا
اور مکروہ ہی شطرنج اور نرد وغیرہ کہیلنی والی پر اور مکروہ ہی مبتدع پر یعنی رافضی خارجی وغیرہما پر اور مکروہ ہے
ملحدون پر اور زندیقون پر اور مسخرون پر اور جہوٹی کہانیان کہنی والون پر اور بیہودہ گوئون پر اور گالیان
دینی والی پر اور سب نئی دین نکالنی والون پر اور راہ پر کہ رستون پر بیٹہین عورتون اور لڑکون کی گہورنی
کو اور ستر کہولنی والون پر اور خوش طبعی کرنی والون پر اور جہوٹون پر اور لوگون کو گالیان دینی والون پر
اور اوسپر کہ مشغول ہی بازار مین اپنی معاملہ مین اور بازار مین کہانی والی پر اور گانی والی پر اور کبوتر اوڑانی
والی پر اور کافر پر اور فرمایا حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ جو کوئی کلام کری پہلی سلام کی پس نہ جواب دو اوسکو
اور سلام کری چلنی والا بیٹہی پر اور چہوٹا بڑی پر اور سوار پیادہ پر اور گہوڑی کا سوار ٹٹو کی سوار پر اور ساتھ اپنی

گھرمین جاکر گھروالون پر سلام کری کہ موجب برکت کا ہی اور اگر ایسی گھرمین جاوی کہ وہان کوئی نہین ہی
کہی اَلسَّلَامُ عَلَینَا وَعَلٰی عِبَادِ اللّٰہِ الصَّالِحِینَ کیونکہ فرشتی اسکا جواب دینگی اور بڑی برکت ہوگی اَلسَّلَامُ
عَلَیکَ * د ت س می * وَرَحمَۃُ اللّٰہِ * د ت س صی * وَبَرَکَاتُہٗ * د ت س می *
سلامتی ہووی تجھپر نقل کیے یہ ابوداؤد و ترمذی نسائی دارمی نی اور رحمت خدا کی نقل کی یہ ابوداؤد و ترمذی
نسائی دارمی نی اور برکتین اوسکی نقل کیے یہ ابوداؤد ترمذی نسائی دارمی نے **ف** السلام علیکم کی ساتھہ
ان جملون کو بھی ملالی کہ ہر ایک کی دس دس نیکیان لکھی جاوینگی یعنی فقط السلام علیکم مین دس نیکیان
ہونگی اور ورحمۃ اللہ کی ساتھہ بیس نیکیان اور وبرکاتہ کی ساتھہ تیس اسی طرح فرمایا رسول مقبول صلی اللہ
علیہ وسلم نی کذا فی المشکوۃ فَاِذَا رَدَّ السَّلَامَ وَعَلَیکُمُ السَّلَامُ وَرَحمَۃُ اللّٰہِ وَبَرَکَاتُہٗ
غ مر س حب * پس جب جواب دی سلام کا یعنی مسلمان کو تو کہی تجھپر اور تمپر سلامتی ہووی اور
رحمت خدا کی اور برکتین اوسکی نقل کیے یہ صحاح ستہ مین اور ابن مردویہ نسائی ابن حبان نی **ف**
اسطرح جواب دینا افضل ہی اور ادنی درجہ وعلیک السلام یا وعلیکم السلام ہی اور اگر بغیر واو کی بھی جواب
دی تو جواب ادا ہو جاتا ہی کذا ذکر الفخر وَعَلٰی اَہلِ الکِتَابِ عَلَیکَ * م ت س * او وَعَلَیکَ
خ م د ت س * اور جو جواب دی کافر کتابی کو یعنی یہود و نصاری کو تو کہی علیک فقط نقل کیے یہ
مسلم ترمذی نسائی نی یا کہی وعلیک نقل کیے یہ بخاری مسلم ابوداؤد و ترمذی نسائی نی وَاِذَا بَلَغَ
سَلَامًا مِن اَحَدٍ فَلیَقُل وَعَلَیہِ السَّلَامُ وَرَحمَۃُ اللّٰہِ وَبَرَکَاتُہٗ * ع * اور جب پہنچایا
جاوی کو سلام کوئی کسی کے طرف سی پس چاہئی کہ کہی تجھپر اور اوسپر سلام ہو اور رحمت خدا کی اور برکتین
اوسکی نقل کیے یہ صحاح ستہ مین او وَعَلَیکَ وَعَلَیہِ السَّلَامُ * س * یا کہی اور تجھپر اور
اوسپر سلام ہو نقل کیے یہ نسائی نی **ف** جو کوئی کسی کے طرف سی سلام پہنچاوی اوسپر بھی سلام
پہنچانا مستحب ہی اور ادنی کذا ذکر الفخر وَاِذَا عَطَسَ فَلیَقُلِ الحَمدُ لِلّٰہِ * خ د س * عَلٰی کُلِّ حَالٍ

جب چھینکی کوئی

د ت س مس ق ٭ اور جب چھینکے پس چاہیئے کہ کہے سب تعریف ہے خدا کی لیے نقل کیے یہہ بخاری ابو
داؤد نسائی نے ہر حال یعنی اس روایت مین الحمد للہ علی کل حال کہنا آیا ہے نقل کیے یہہ ابو داؤد ترمذی
حاکم ابن ماجہ نے اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ حَمْدًا کَثِیْرًا طَیِّبًا مُبَارَکًا فِیْہِ مُبَارَکًا عَلَیْہِ کَمَا یُحِبُّ رَبُّنَا وَیَرْضٰی
د ت س ٭ سب تعریف ہے خدا کی لیے تعریف بہت پاکیزہ بابرکت برکت کی گئی اوسپر جیسی کہ چاہتا ہے
پروردگار ہمارا اور پسند کرتا ہے نقل کیے یہہ ابو داؤد ترمذی نسائی نے اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ
ت س حب ٭ سب تعریف ہے خدا کی لیے جو پروردگار ہے سارے جہان کا نقل کیے یہہ ابو داؤد ترمذی
نسائی ابن حبان نے ف اسطرح حمد کرنی بعد چھینکنے کی بہتر ہے اور فقط الحمد للہ کہنی ادنیٰ درجہ اوسکا ہے
اور چھینکنے کی بعد حمد کرنی مستحب ہے اور جواب اوسکا یعنی یرحمک اللہ کہنا سننے والون پر واجب کفایہ ہے
یعنی اگر مجلس کی لوگون مین سے ایک ہی جواب دیگا اورون کی ذمہ سے ادا ہوجاویگا اور نہین تو سب گنہگار
ہونگے کذا ذکرہ الفخر وَلْیَقُلْ لَہٗ یَرْحَمُکَ اللّٰہُ ٭ خ د س ت مس ق ٭ اور کہا جاوے واسطے
چھینکنے والے کے رحمت کرے تجکو اللہ نقل کیے یہہ بخاری ابو داؤد نسائی ترمذی حاکم ابن ماجہ نے وَلْیَرُدَّ
عَلَیْہِ یَہْدِیْکُمُ اللّٰہُ وَیُصْلِحُ بَالَکُمْ ٭ خ د س ت مس ق ٭ اور چاہیئے کہ جواب دیا جاوے جواب دینے والے کو
جسنے یرحمک اللہ کہا اوسے چھینکنے والا یون جواب دے ہدایت کرے تمکو اللہ اور سنوارے حال تمہارا نقل کیے یہہ بخاری ابو داؤد نسائی ترمذی
حاکم ابن ماجہ نے یا یون جواب دے یَغْفِرُ اللّٰہُ لِیْ وَلَکُمْ ٭ د ت س حب ٭ بخشے اللہ مجکو اور تمکو نقل کیے یہہ ابو داؤد ترمذی نسائی ابن حبان
اور اور روایت مین بدلے لِیْ وَلَکُمْ کی یون آیا ہے لَنَا وَلَکُمْ ٭ س ق مس ٭ بخشے اللہ ہمکو اور تمکو نقل کیے
یہہ نسائی ابن ماجہ حاکم نے یا جواب یون دے یَرْحَمُنَا اللّٰہُ وَاِیَّاکُمْ وَیَغْفِرُ لَنَا وَلَکُمْ ٭ موطا ٭ رحم
کرے ہمپر اللہ اور تمپر اور بخشے ہمکو اور تمکو یہہ حدیث موطا مین ہے وَاِنْ کَانَ کِتَابِیًّا قِیْلَ لَہٗ یَہْدِیْکُمُ
اللّٰہُ وَیُصْلِحُ بَالَکُمْ ٭ ت د س مس ٭ اور جو ہووے چھینکنے والا اہل کتاب مین سے یعنی یہودی یا نصرانی کہا جاوے
جواب اوسکو ہدایت کرے تمکو اللہ اور سنوارے حال تمہارا نقل کیے یہہ ترمذی ابو داؤد نسائی حاکم نے

قَالَ عِنْدَ كُلِّ عَطْسَةٍ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ عَلٰى كُلِّ حَالٍ مَا كَانَ اَمْ يَجِدْ وَجَعَ ضِرْسٍ وَلَا
اُذُنٍ اَبَدًا ۔ مو مص ۔ اور جو کوئی کہی نزدیک ہر چھینک کی تعریف ہی اسکی لئی جو ہر درد کا ہی اسکا
بہر حال تو جب تلک جیتا رہیگا نہیں پاویگا درد داڑھ کا اور درد کان کا کبھی نقل کیے یہہ موقوفاً ابن ابی شیبہ نی
ف ۔ ملا علی قاری اور حنفی رحمہ اللہ نی لکھا ہی کہ اکا ان حرا یا جزرین قال کیے ہی اور بعضوں نی متعلق بھی
لکھا ہی کہ تتمہ حمد کا ہی مقولہ چھینکنی والیکی اور جزا ہی ان قال کی لم یجدی وَاِذَا طَنَّتْ اُذُنُهُ فَلْيَذْكُرِ
النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلْيُصَلِّ عَلَيْهِ وَلْيَقُلْ ذَكَرَ اللّٰهُ بِخَيْرٍ مَنْ ذَكَرَنِيْ ۔ ط ق ۔
اور جب بولی کان کسیکا پس چاہیی کہ یاد کری نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو اور درود بھیجی اوپر انکی کہی یاد کری اللہ تعالے
ساتھ بھلائی کی اسکو کہ یاد کیا مجکو نقل کیے یہہ طبرانی ابن سنی نی ف ۔ واو ولیصل کی عطف تفسیری
ہی یعنی یہہ بیان ہی یاد کرنی کا کہ یعنی یاد کری نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ درود بھیجی اوپر کذا ذکر الفخر وَاِذَا
بُشِّرَ بِمَا يَسُرُّهٗ فَلْيَحْمَدِ اللّٰهَ ۔ خ م د س ق ۔ اور جب خوشخبری دیا جاوی کوئی ساتھ اوس چیز
کہ خوش کری اوسکو پس الحمد للہ کہی نقل کی یہہ بخاری مسلم ابو داؤد نسائی ابن ماجہ نی اَوْ حَمِدَ وَكَبَّرَ ۔
خ م ۔ یا کہی الحمد للہ اور اللہ اکبر نقل کیے یہہ بخاری مسلم نی اَوْ سَجَدَ لِلّٰهِ شُكْرًا ۔ مس ۔ یا سجدہ
کری واسطی اللہ کی شکر کا نقل کیے یہہ حاکم اصحابی ف ۔ مطالب المومنین کہ کتاب فقہ مذہب حنفی کی ہی اوس
لکھا ہی کہ فتوی اسپر ہی کہ لوگون کو سجدہ شکر سی منع کرو کیونکہ اس میں بکمال حضور اور خشوع اور عبادت کی
کذا ذکر الفخر وَاِذَا رَاٰى مِنْ نَفْسِهٖ اَوْ مَالِهٖ اَوْ غَيْرِهٖ مَا يُعْجِبُهٗ فَلْيَدْعُ بِالْبَرَكَةِ ۔ س ق مس ۔
اور جب دیکھی کوئی ذات اپنی سی یا مال اپنی سی یا ذات و مال غیر اپنی سی اوس چیز کو کہ خوش کری اوسکو
پس دعا کری ساتھ برکت کی یعنی اللہم بارک فیہ کہی یا لفظ لکھا ہی نقل کی یہہ نسائی ابن ماجہ حاکم نی وَاِذَا
اَرَادَ شَيْئًا اِلَيْهِ قَالَ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ عَبْدِكَ وَرَسُوْلِكَ وَعَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنَاتِ
وَعَلَى الْمُسْلِمِيْنَ وَالْمُسْلِمَاتِ ۔ ص ۔ اور جب چاہی نہ پاوی ایک گنا تو کہی یا اللہ رحمت بھیج اوپر محمد

بیان بیچ جواب چھینک وغیرہ کے

محمد کی جو بندی تیری ہین اور رسول تیری اور اوپر مومن مردون اور مومن عورتون کی اور اوپر مسلمان مردون اور مسلمان عورتون کی نقل کی یہہ ابو یعلی نے وَاِذَا رَاٰی اَخَاہُ الْمُسْلِمَ یَضْحَکُ قَالَ اَضْحَکَ اللّٰہُ سِنَّکَ * خ م س * اور جب دیکھی کوئی اپنی بہائی مسلمان کو کہ ہنستا ہی بیچ سبب خوشی کی تو کہی کہ ہنساوی اللہ دانت تیری اور ہمیشہ خوش رکہی تجہی نقل کیے یہہ بخاری مسلم نسائی نے وَاِذَا اَحَبَّ اَخَاہُ فَلْیُعْلِمْہُ ذٰلِکَ * می س د حب * اور جب دوست رکہی اپنی بہائی مسلمان کو پس جتاوی اوسکو یہہ یعنی محبت اپنی اس لئی کہ وہ بہی محبت کریگا اور رعایت کریگا دوستی کی دعا وغیرہ مین نقل کیے یہہ ابن سنی نسائی ابو داؤد ابن حبان نے فَاِذَا قَالَ لَہٗ اِنِّیْ اُحِبُّکَ فِی اللّٰہِ قَالَ اَحَبَّکَ الَّذِیْ اَحْبَبْتَنِیْ لَہٗ * س د حب ی * پس جب کہی کوئی اوسکو کہ تحقیق مین دوست رکہتا ہون تجکو لله تو کہی وہ دوست رکہی تجکو وہ شخص کہ دوست رکہا تو نی مجکو اوسکی لئی یعنی اللہ تعالی نقل کیے یہہ نسائی ابو داؤد ابن حبان ابن سنی نی وَاِذَا قَالَ لَہٗ غَفَرَ اللّٰہُ لَکَ قَالَ وَلَکَ * سنی * اور جب کہی کوئی اوسکو کہ بخشی تجکو اللہ تو کہی وہ اور تجکو بہی بخشی نقل کیے یہہ نسائی نے وَاِذَا قِیْلَ لَہٗ کَیْفَ اَصْبَحْتَ قَالَ اَحْمَدُ اللّٰہَ اِلَیْکَ * ط * اور جب کہا جاوی اوسکو کہ کیونکر صبح کی تو نی یعنی کیا حال ہی تیرا تو کہی تعریف کرتا ہون اللہ کی تیری پہنچنی تک یعنی اس وقت تلک خیر و عافیت سی ہون نقل کیے یہہ طبرانی نی وَاِذَا نَادَاہُ رَجُلٌ رَدَّ عَلَیْہِ لَبَّیْکَ * ی * اور جب پکاری اوسکو کوئی آدمی تو جواب دی اوسکو کہ حاضر ہون مین نقل کی یہہ ابن سنی نی وَاِذَا صُنِعَ اِلَیْہِ مَعْرُوْفٌ فَقَالَ لِمَنْ عَمِلَہٗ جَزَاکَ اللّٰہُ خَیْرًا فَقَدْ اَبْلَغَ فِی الثَّنَاءِ * ت س حب * اور جب کیا جاوی طرف اوسکی احسان یعنی اگر کوئی کسی پر احسان کری مثلاً علم وغیرہ تعلیم کری پس کہی وہ احسان کرنی والی کو کہ بدلہ دیوی تجکو اللہ بہتر پس تحقیق مبالغہ کیا تعریف مین اور ادا کیا حق اوسکا نقل کیے یہہ ترمذی نسائی ابن حبان نی ف بعضی بزرگون نی کہا ہی

کہ تعریف کرنی مین حد سی نہ بڑہ جاوی یعنی اگر فاسق سی فائدہ ہووی تو دلی اور صالح او سکو نہ کہنی لگی بلکہ کہی خیر دی او سکو اور اگر صالح سی تکلیف اوٹہائی تو برا نہ کہنی لگی کہی لہ ولنا یعنی او سکو اور ہمکو اللہ بخشی یا دعاء بہت کری وَاِذَا عَرَضَ عَلَيْهِ اَخُوْهُ مِنْ اَهْلِهٖ وَمَالِهٖ قَالَ بَارَكَ اللّٰهُ فِيْ اَهْلِكَ وَمَالِكَ ح ت س ی اور جب سامنی او سکی لاوی بہائی او سکا اہل اپنی اور مال اپنا یعنی اس لئی کہ اسقدر کہتا ہون جو چاہ سو لی لی تو کہی کہ برکت دی اللہ تعالی اہل تیری مین اور مال تیری مین نقل کی یہہ بخاری ترمذی نسائی ابن سنی نی وَاِذَا اسْتَوْفٰى دَيْنَهٗ قَالَ اَوْفَيْتَنِيْ اَوْفَى اللّٰهُ بِكَ خ م ت س ق وَفَّى اللّٰهُ بِكَ خ اَوْفَاكَ اللّٰهُ هـ اور جب بہر پاوی قرض اپنا تو کہی ادا کیا تو نی قرض میرا تو تجکو اجر پورا نقل کی یہہ بخاری مسلم ترمذی نسائی ابن ماجہ نی یا کہی دی اللہ تعالی تجکو اجر پورا یعنی بجای اوفی کی وفی اللہ بک کہی نقل کی یہہ بخاری نی یا کہی اوفاک اللہ معنی وہی ہین جو گذری نقل کی یہہ مسلم نی وَاِذَا رَاٰى مَا يُحِبُّ قَالَ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ بِنِعْمَتِهٖ تَتِمُّ الصَّالِحَاتُ وَاِنْ رَاٰى مَا يَكْرَهُ قَالَ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ عَلٰى كُلِّ حَالٍ ق مس سنی اور جب دیکہی اوس چیز کو کہ دوست رکہتا ہی یعنی مثل شفا مرض کی اور مال ہاتہ لگنی کی اور قبولیت دعا وغیر ذلک کی تو کہی سب تعریف ہی اوس خدا کی لئی کہ ساتہ نعمت او سکی کی پوری ہوتی ہین عمل اچہی اور اگر دیکہی اوس چیز کو کہ برا جانتا ہی تو کہی تعریف ہی اللہ کی لئی ہر حال نقل کی یہہ ابن ماجہ حاکم ابن سنی نی مَا اَنْعَمَ اللّٰهُ عَلٰى عَبْدٍ مِّنْ نِّعْمَةٍ فَقَالَ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ اِلَّا وَقَدْ اَدّٰى شُكْرَهَا نہ دی اللہ تعالی نی کسی بندی کو کوئی نعمت پس کہا اوسنی الحمد للہ یعنی کیا مگر حال یہہ کہ تحقیق ادا کیا شکر اوس نعمت کا ف یعنی عہدہ شکر سی کہ مقابلہ نعمت کی واجب ہوا تہا برآ ہی اور مستحق لَئِنْ شَكَرْتُمْ لَاَزِيْدَنَّكُمْ کا ہوا جب یعنی اگر تم شکر کروگی تو زیادہ کرونگا تمکو نعمت اپنی فَاِنْ قَالَهَا الثَّانِيَةَ جَدَّدَ اللّٰهُ لَهٗ ثَوَابَهَا پس اگر کہا اوسنی الحمد للہ دوسری بار از سر نو دیتا ہی اللہ تعالی او سکو ثواب او سکا ف اس لئی کہ ایک دفعہ کہنی میں شکر ادا کر چکا تہا دو بارہ کہنا زیادہ او سپر اس پ ثواب بہی او سکا علیحدہ ہوگا فَاِنْ قَالَهَا الثَّالِثَةَ

غفر اللہ لہ ذنوبہ ۔ مس یعنی اگر کہا یہہ کلمہ تیسری بار بخشتا ہی اللہ تعالی گناہ اوسکی نقل کی یہہ حاکم نی
ما انعم اللہ علی عبد نعمۃ فقال الحمد للہ رب العالمین الا کان قد اعطی خیرا مما اخذ
ہی یعنی نہین دی اللہ تعالی نی کسی بندی کو کوئی نعمت پس کہا اوسنی تعریف ہی واسطی اللہ پروردگار عالموں کی مگر
کہ ہوتا ہی بندہ کہ تحقیق دیا گیا بہتر اوس چیز سی کہ لی تہی نقل کی یہہ ابن سنی نی ف یعنی نعمت جو اوسکو ملی
تہی اوسپر توفیق اس کلمہ کہنی کی بہتر ہوئی اور بڑی نعمت ملی کیونکہ نعمت فانی ہی اور ثواب اسکا باقی
اور توفیق حمد کی ایسی نعمت ہی کہ کوئی نعمت دنیا کی اوسکو نہین پہنچتی ہی واذا ابتلی بالدین قال اللہم

دعا بیچ ادای قرض

اکفنی بحلالک عن حرامک واغننی بفضلک عمن سواک ۔ ت مس ۔ اور جب مبتلا کیا
جاوی کوئی ساتہہ قرض کے تو پڑہی یا اللہ کفایت کر مجکو ساتہہ حلال اپنی کی اور بی پروا کر حرام اپنی سی کہ
حرام کی نہ پڑہی اور بی پروا کر مجکو ساتہہ فضل اپنی کی فضل اوسکی کی سوا تیری ہی نقل کی یہہ ترمذی
نی ف روایت ہی کہ ایک غلام مکاتب نی حضرت علی رضی سی آنکر عرض کیا کہ ادای کتابت سی عاجز ہوا
مین مدد کرو میری فرمایا کہ تجکو کتنی کلمی سکہا دیتا ہون کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سی مجکو پہنچی ہین اگر
بڑی پہاڑ کی برابر قرض ہو تجپر تو اللہ تعالی ادا کری پہر یہی دعا اللہم اکفنی آخر تک سکہائی کذا فی المشکوۃ
اور ایک روایت مین ادای دین کی لئی آیا ہی کہ جمعہ کی نماز کی بعد ستر بار پڑہی اللہم اغننی بحلالک عن حرامک
وبطاعتک عن معصیتک وبفضلک عمن سواک کذا ذکر العلی اللہم فارج الہم کاشف الغم مجیب
دعوۃ المضطرین رحمن الدنیا ورحیمہا انت ترحمنی فارحمنی برحمۃ تغنینی بہا
عن رحمۃ من سواک ۔ مس حم ۔ یا اللہ دور کرنی والی فکر کی کہولنی والی غم کی قبول کرنیوالی دعا
کی یعنی اگرچہ فاجروں کافر ہون بخشش کرنی والی دنیا والوں کی اور مہربان دنیا کی یعنی مسلمان دنیا والون
تو ہی مہربانی کرتا ہی مجپر پس رحم کر مجپر ساتہہ اوس رحمت کی کہ بی پروا کری تو مجکو سبب اوسکی رحمت اوسکی کسی
تیری مین نقل کی یہہ حاکم و ابن مردویہ نی ف یعنی حقیقت مین جو کوئی کسی پر مہربانی کر

ہوتی ہے پس جب تو ہی مہربانی کرنے والا ہوا تو بواسطہ اپنی مخلوق کے مجھ پر مہربانی کر کہ محتاج کسی کا نہوں
اور مضطر اوسکو کہتے ہیں کہ سوا اللہ تعالیٰ کے کوئی وسیلہ نہ رکھتا ہو اور ہستی سے بیزار ہو گیا ہو کذا فی الحصن
اَللّٰهُمَّ مَالِكَ الْمُلْكِ تُؤْتِي الْمُلْكَ مَنْ تَشَاءُ وَتَنْزِعُ الْمُلْكَ مِمَّنْ تَشَاءُ وَتُعِزُّ مَنْ تَشَاءُ وَتُذِلُّ
مَنْ تَشَاءُ بِيَدِكَ الْخَيْرُ إِنَّكَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ رَحْمٰنَ الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ تُعْطِيهِمَا مَنْ تَشَاءُ
وَتَمْنَعُ مِنْهُمَا مَنْ تَشَاءُ ارْحَمْنِي رَحْمَةً تُغْنِينِي بِهَا عَنْ رَحْمَةِ مَنْ سِوَاكَ ۔ صط ۔ یا
مالک ملک کی دیتا ہے تو راج جسکو چاہے اور چھین لیتا ہے ملک جس سے چاہے اور عزت دیتا ہے جسکو چاہے
اور ذلت دیتا ہے جسکو چاہے بیچ ہاتھ تیرے کی ہے بھلائی تحقیق تو ہر چیز پر قادر ہے اے بخشش کرنے والے
خلق کی دنیا اور آخرت میں دیتا ہے تو دنیا اور آخرت جسکو چاہے اور باز رکھتا ہے اون دونوں سے جسکو
چاہے دے مجکو وہ رحمت کہ بے پروا کرے تو بسبب اوسکی مہربانی اونکی سے کہ سوا تیرے ہیں نقل کی یہ طبرانی نے صغیر میں
وَتَقَدَّمَ مَا يَقُولُ إِذَا أَصْبَحَ وَإِذَا أَمْسٰى ۔ د ۔ اور پہلے گذری وہ دعا کہ پڑھے جس وقت کہ صبح کرے اور جس وقت
کہ شام کرے یعنی صبح شام کی دعاؤں میں ایک دعا ادا دین کی لئے گذر چکی ہے یعنی اللھم انی اعوذ بک من الہم
آخر تک نقل کی وہ ابوداؤد نے وَإِذَا أَخَذَهُ إِعْيَاءٌ مِنْ شُغْلٍ أَوْ طَلَبَ زِيَادَةَ قُوَّةٍ فَلْيُسَبِّحْ عِنْدَ
نَوْمِهِ ثَلَاثًا وَثَلٰثِينَ وَلْيَحْمَدْ ثَلٰثًا وَثَلٰثِينَ وَلْيُكَبِّرْ أَرْبَعًا وَثَلٰثِينَ أَوْ مِنْ كُلٍّ ثَلَاثًا
وَثَلٰثِينَ أَوْ مِنْ أَحَدِهِنَّ أَرْبَعًا وَثَلٰثِينَ مَرَّةً ۔ خ م د س ت حب ا ط ۔ اور جب
کسی کو ماندگی ہے بسبب کسی کام کی یعنی جو کوئی تھک جاوے بسبب کوئی ایک کام کے یا چاہے زیادتی قوت
کی پس سبحان اللہ پڑھے نزدیک سونے اپنے کی تینتیس بار اور الحمد للہ پڑھے تینتیس بار اور اللہ اکبر پڑھے
چونتیس بار یا ہر ایک تینتیس تینتیس بار پڑھے یا ایک ان سے یعنی جسکو چاہے بغیر تعین تکبیر کی چونتیس بار پڑھے اور باقی دو کو
تینتیس تینتیس بار نقل کی یہ بخاری مسلم ابوداؤد نسائی ترمذی ابن حبان احمد طبرانی نے أَوْ مِنْ كُلِّ دُبُرِ كُلِّ
صَلٰوةٍ عَشْرًا أَوْ عِنْدَ النَّوْمِ ثَلٰثًا وَثَلٰثِينَ وَالتَّكْبِيرَ أَرْبَعًا وَثَلٰثِينَ ۔ د ا ۔ یا پڑھے ہر ایک سے یعنی تسبیح

وتحمید وتکبیر سی پیچہی ہر نماز فرض کی دس دس بار اور نزدیک سونی کی تینتیس تینتیس بار یعنی سبحان اللہ اور الحمد
اور اللہ اکبر چونتیس بار نقل کیے یہہ اعمال **ف** صحیح یہہ ہی کہ تکبیر کو اسجگہہ یعنی سوتی وقت مقدم کری تسبیح
وتحمید پر کہ اولی ہی اور چونتیس بار پڑہی اور حدیث شریف مین آیا ہی خلاصہ اوسکا یہہ ہی کہ حضرت فاطمہؓ نی اول
اپنی ہاتہون کی گہٹی پڑنی کا سبب پیسنی چکی کی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سی عرض کروایا اور خادم مانگا
نی فرمایا کہ بہتر اوس سی بتاتا ہون مین یہہ تسبیحات سکہائین اور فرمایا کہ ای فاطمہؓ مشقت محنت دنیا کی
بہی بہر طریق گذر جاتی ہی تقوی اور بندگی خدا کی لئی اور خدمت کر اپنی گہر والون کی پس حضرت فاطمہ اور حضرت
علی کبہی اسکو نچہوڑتی تہی کذا ذکرہ الفخر اور ملا علی قاری نی اس عمل کو مجرب لکہا ہی فَاِنِ ابْتُلِیَ بِالْوَسْوَاسِ
فَلْیَسْتَعِذْ بِاللّٰہِ وَلْیَنْتَہِ ج م د س اور جو کوئی مبتلا کیا جاوی ساتہہ وسوسہ کی یعنی
اعتقاد مین ہو یا بدن مین پس چاہئی کہ پناہ پکڑی ساتہہ اللہ کی وسوسی سی اور باز آوی نقل کیے یہہ بخاری مسلم
ابو داؤد نسائی نی **ف** باز آوی یعنی وسوسہ سی جسطرح ہو سکی کہا میر کہ شاہ نی اگر اعوذ سی وسوسہ
جاوی تو اوٹہہ کہڑا ہوی اور کسی کام مین مشغول ہو جاوی اور وسوسہ شرع مین کہتی ہین باتون نفس اور شیطان
کیکو کہ بری فکر مین دلمین انکر باعث ہو وین گناہ کی اور اچہی فکر کو الہام کہتی ہین اور وسوسہ دو قسم پر ہی
اور اختیاری ضروری وہ ہی کہ ناگہان بی اختیار نفس مین آجاوی اوسکو ہاجس کہتی ہین پس یہہ قسم معاف
ہی امت مرحومہ سی اور سب پہلی امتون سی ہی پہر جب ٹہیری اور خلجان ہووی دلمین اوسکو خاطر
ہین وہ بہی اس امت سی معاف ہی اور اختیاری وہ ہی کہ وسوسہ دلمین پڑی اور باقی رہی اور دوام اور
ہووی اوسپر اور ہمیشہ دلمین خلجان کری اور خواہش کرنی اوسکی ہووی اور لذت اور محبت اوسکی
پیدا ہووی اس قسم کو ہم کہتی ہین یہہ بہی خاص اس امت مرحومہ سی معاف ہی اور مواخذہ نہین اور
عمل کیے نامۂ اعمال مین ثبت نہین ہوتا بلکہ بعد قصد کی اگر اپنی کو باز رکہی اوسکی مقابلہ مین نیکی لکہی جاتی ہی
اور ایک قسم اور ہی کہ اوسکا نام عزم ہی وہ ٹہرائی بات نفس کی ہی اور عزم بالجزم ہی دل کا اوسپر کرنا

بیان وسوسہ کا

مانع اوس سی نہین ہی مگر نہ میسر ہونا اسباب کا خارج مین اور اوسکی نفس مین کچہہ اوس سی کراہت اور
نفرت نہ ہووی اگر اسباب بالفعل موجود ہووین تو البتہ کری اس قسم پر مواخذہ ہی لیکن مواخذہ فعل سی
کم یعنی جب تلک دلمین ہی کم گنہگار ہی اور جب اوسکو کریگا زیادہ گنہگار ہوگا کذا ذکر العلی والفخر من شرح
المشکوٰۃ اور یہہ تقسیم اون افعال کے لئے ہی کہ اعضا سی واقع ہوتی ہین مثلاً زنا وغیرہ اگر وسوسہ اونکا او
تو منقسم ان اقسام پر ہی اور جو متعلق دل کے ہین مثل عقائد فاسدہ اور اعمال قلب کی یعنی حسد وغیرہ
وہ اسمین داخل نہین اوسکی خلجان اور استمرار پر بہی مواخذہ ہوتا ہی کذا فی المرقاۃ اَوْلْیَقُلْ اٰمَنْتُ
بِاللّٰہِ وَرُسُلِہٖ ۔ م ۔ ہو یا کہی ایمان لایا مین ساتہہ خدا کی اور رسولون خدا کی نقل کی یہہ مسلم نی یا
پڑہی اَللّٰہُ اَحَدٌ اَللّٰہُ الصَّمَدُ لَمْ یَلِدْ وَلَمْ یُوْلَدْ وَلَمْ یَکُنْ لَہٗ کُفُوًا اَحَدٌ ثُمَّ لْیَتْفُلْ عَنْ یَسَارِہٖ
ثَلٰثًا وَلْیَسْتَعِذْ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ۔ د س ی ۔ وَمِنْ فِتْنَتِہٖ ۔ س ۔ اللہ ایک
ہی اللہ بے نیاز ہی نہ جنا اور نہ جنا گیا اور نہین ہی کوئی ہمسر اوسکا پہر چاہئی کہ تہوکی بائین طرف اپنی تین بار
اور پناہ پکڑی ساتہہ اللہ کی شیطان راندی ہوی سی یعنی اعوذ باللہ من الشیطان الرجیم پڑہی نقل کی یہہ
ابوداود و نسائی ابن سنی نی اور نسائی نی یہہ زیادہ کیا اور پناہ مانگی فتنہ شیطان کی سی ف تہوکنا
تاثیر کہتا ہی شیطان کی دفع مین کذا ذکر الفخر وَاِنْ کَانَتِ الْوَسْوَسَۃُ فِی الْاَعْمَالِ فَاِنَّ ذٰلِکَ
شَیْطَانٌ یُقَالُ لَہٗ خِنْزِبٌ فَلْیَتَعَوَّذْ بِاللّٰہِ مِنْہُ وَلْیَتْفُلْ عَنْ یَسَارِہٖ ثَلٰثًا ۔ م ص ن
اور جو ہووی وسوسہ عملون مین یعنی نماز وضو اور سوا انکی مین پس تحقیق یہہ وسوسہ والنی والا شیطان
ہی کہ کہا جاتا ہی اسکو خنزب پس چاہئی کہ اعوذ باللہ من الشیطان الرجیم پڑہی اور تہوکی بائین طرف اپنی تین بار
نقل کی یہہ مسلم ابن ابی شیبہ نی ۔ وَمَنْ غَضِبَ فَقَالَ اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ذَہَبَ
عَنْہُ مَا یَجِدُ ۔ خ م د س ۔ اور جو کوئی غصہ ہووی پہر کہی پناہ پکڑتا ہون مین ساتہہ اللہ کی شیطان
راندی ہوی سی جاتی رہتی ہی اوس سی وہ چیز کہ پاتا ہی یعنی غصہ نقل کی یہہ بخاری مسلم ابوداود نسائی نی

بیان بدزبانی

وَ مَنْ کَانَ حَدَّ اللِّسَانِ فَاحِشَةً لَا نَهُمُ الْاِسْتِغْفَارِ لِحَدِیْثِ حُذَیْفَة شَکَوْتُ اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ ذَرَبَ لِسَانِیْ فَقَالَ اَیْنَ اَنْتَ مِنَ الْاِسْتِغْفَارِ اِنِّیْ لَاَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ فِیْ کُلِّ یَوْمٍ مِائَةَ مَرَّةٍ ﴿ س ق مس مص ی ﴾ اور جو کوئی ہووے تیز زبان یعنی بدزبان لازم کری استغفار کو واسطے اس حدیث کی کہ حذیفہ صحابی نقل کرتی ہین کہ شکوہ کیا مینی طرف رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی تیز زبانی اپنی کا پس فرمایا کہان ہی تو استغفار سی یعنی استغفار کیون نہین پڑہتا کہ اوس سے بلیات ظاہر و باطن سب کے دفع ہوتی ہین تحقیق مین البتہ استغفار کرتا ہون اللہ سے ہر دن مین سو بار نقل کی نسائی ابن ماجہ حاکم ابن ابی شیبہ ابن سنی نی

بیان مجلس

وَ مَنِ انْتَهٰی اِلَی الْمَجْلِسِ فَلْیُسَلِّمْ فَاِنْ بَدَا لَهُ اَنْ یَجْلِسَ فَلْیَجْلِسْ ثُمَّ اِذَا قَامَ فَلْیُسَلِّمْ ﴿ د ت س ﴾ اور جو شخص آوی طرف مجلس کے پس چاہیے کہ السلام علیکم کہی پس اگر دل مین آوی اوسکی یہہ کہ بیٹھی پس بیٹھی پھر جب اوٹھی پس سلام کری نقل کی یہہ ابو داؤد ترمذی نسائی نی **ف** اسکو سلام رخصت کا کہتی ہین یہہ دونو سلام سنت ہین اور جواب انکا واجب کذا ذکر الفخر

کفارہ مجلس

وَ کَفَّارَةُ الْمَجْلِسِ اَنْ یَّقُوْلَ قَبْلَ اَنْ یَّقُوْمَ سُبْحَانَکَ اللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِکَ اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ اَسْتَغْفِرُکَ وَاَتُوْبُ اِلَیْکَ ﴿ د ت س حب مس ط مص ﴾ ثَلٰثَ مَرَّاتٍ ﴿ د حب ﴾ اور دور کرنی والا گناہون مجلس کا یہہ ہی کہ کہی پہلی اوٹھنی سے پاکی ہی تجکو یا اللہ اور پاکی کہتا ہون تیری ساتھہ تعریف تیری کی گواہی دیتا ہون مین یہہ کہ نہین کوئی معبود مگر تو بخشش چاہتا ہون مین تجسے اور توبہ کرتا ہون مین طرف تیری نقل کیے یہہ ابو داؤد ترمذی نسائی ابن حبان حاکم طبرانی ابن ابی شیبہ نی تین بار پڑہنی نقل کیے یہہ ابو داؤد ابن حبان نی

ف فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ جو شخص کسی مجلس مین بیٹھا اور لغو کلام اوس سے بہت صادر ہون پھر اوٹھنی کی پہلی یہہ دعا پڑہی تو بخشی جاتی ہی وہ چیز کہ اس مجلس مین اوس سے واقع ہوئی تہی اور ایک روایت مین آیا ہی کہ جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نماز پڑہتی تہی یا کسی مجلس مین بیٹھتی تو پڑہا

کرتی تھی سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِكَ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ اَسْتَغْفِرُكَ وَاَتُوْبُ اِلَيْكَ حضرت عائشہ رض نی فائدہ اسکا پوچھا
فرمایا کہ اگر کوئی اچھا کلام کرتا ہی تو ہوتا ہی پڑھنا اسکا مہر اوسپر یعنی اسکی پڑھنی سی ثواب اچھی کلام کا
ثابت رہتا ہی ضائع نہین ہوتا ہی کسی گناہ سی اور اگر بری کلام کی بعد پڑھتا ہی تو اوس کلام کا گناہ بخشا
جاتا ہی مشکوٰۃ کی باب الدعوات فی الاوقات مین یہہ دونون روایتین مذکور ہین عَمِلْتُ سُوْءً وَ
ظَلَمْتُ نَفْسِيْ فَاغْفِرْ لِيْ اِنَّهٗ لَا يَغْفِرُ الذُّنُوْبَ اِلَّا اَنْتَ ٭ س مس ٭ کی مینی برائی اور ظلم کیا
مینی جان اپنی پر پس بخش مجکو تحقیق نہین بخشتا گناہون کو کوئی مگر تو نقل کی یہہ نسائی حاکم نی مَا جَلَسَ قَوْمٌ
مَجْلِسًا لَمْ يَذْكُرُوا اللّٰهَ فِيْهِ وَلَمْ يُصَلُّوْا عَلٰى نَبِيِّهِمْ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلَّا كَانَ عَلَيْهِمْ تِرَةً فَاِنْ
شَاءَ عَذَّبَهُمْ وَاِنْ شَاءَ غَفَرَ لَهُمْ ٭ د ت س حب مس ٭ نہین بیٹھی کوئی قوم کسی مجلس مین کہ نہ
یاد کی اللہ تعالیٰ کی اوسمین اور نہ درود بھیجا اوپر نبی اپنی کی رحمت ہووی اللہ کی اوسپر اور سلام مگر ہووے گی یہہ
مجلس اونپر موجب حسرت کی یعنی قیامت مین پس اگر چاہی اللہ عذاب کری اونکو اور اگر چاہی بخشدی انکو نقل کی یہہ
ابو داؤد ترمذی نسائی ابن حبان حاکم نی مَنْ دَخَلَ السُّوْقَ فَقَالَ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ
لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ يُحْيِيْ وَيُمِيْتُ وَهُوَ حَيٌّ لَا يَمُوْتُ بِيَدِهِ الْخَيْرُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ
كَتَبَ اللّٰهُ لَهٗ اَلْفَ اَلْفِ حَسَنَةٍ وَمَحٰى عَنْهُ اَلْفَ اَلْفِ سَيِّئَةٍ وَرَفَعَ لَهٗ اَلْفَ اَلْفِ دَرَجَةٍ ٭
ت ق ا مس ی ٭ وَبَنٰى لَهٗ بَيْتًا فِي الْجَنَّةِ ٭ ت مس ی ٭ اور جو کوئی گیا بازار مین پس کہا
نہین کوئی معبود مگر اللہ تنہا نہین کوئی شریک اوسکا اوسکی لئی سلطنت ہی اور اوسکی لئی تعریف ہی
جلاتا ہی اور مارتا ہی اور وہ زندہ ہی کہ نہ مریگا اوسکی ہاتھہ مین بھلائی ہے اور وہ ہر چیز پر قادر ہی لکھتا ہی اللہ
اوسکی لئی دس لاکھہ نیکیان اور دور کرتا ہی اوس سی دس لاکھہ برائیان اور بلند کرتا ہی اوسکی لئی دس لاکھہ
درجی نقل کی یہہ ترمذی ابن ماجہ احمد حاکم ابن سنی نی اور بناتا ہی اوسکی لئی گھر بہشت مین نقل کی یہہ ترمذی
ابن سنی نی ف سبب اتنی ثواب کا یہہ ہی کہ بازار جگہہ غفلت اور جگہہ سلطنت شیطانون کی ہی

جگہ مین اسد تعالی کو یاد کرتی ہی زیادہ ثواب پاتا ہی کذا ذکرہ الفخر وَاِذَا دَخَلَہٗ اَوْخَرَجَ اِلَیْہِ قَالَ بِسْمِ اللّٰہِ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ

خَیْرَ ھٰذِہِ السُّوْقِ وَخَیْرَ مَا فِیْھَا وَاَعُوْذُبِکَ مِنْ شَرِّھَا وَشَرِّ مَا فِیْھَا اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِکَ اَنْ اُصِیْبَ فِیْھَا یَمِیْنًا فَاجِرَۃً

اَوْصَفْقَۃً خَاسِرَۃً ٭ مس ی ٭ اور جب آدمی بازار مین یا فرمایا نکلی گہر سی طرف اوسکی کہی آیا مین بازار مین

یا نکلا مین گہر سی ساتہہ نام اسد کی یا اسد تحقیق مین مانگتا ہون تجہسی بہلائی اس بازار کی اور بہلائی اوس چیز

کی کہ اسمین ہی یعنی معاملات اور تجارات وغیرہا اور پناہ پکڑتا ہون مین ساتہہ تیری برائی اسکی سی اور برائی

اوس چیز کی سی کہ اسمین ہی یا اسد تحقیق مین پناہ پکڑتا ہون ساتہہ تیری اس سی کہ پہونچون اسمین قسم جہوٹی

یا معاملہ ٹوٹی کو نقل کیے یہہ حاکم ابن سنی نی یَا مَعْشَرَ التُّجَّارِ اَیُعْجِزُ اَحَدُکُمْ اِذَا رَجَعَ مِنْ سُوْقِہٖ اَنْ

یَقْرَأَ عَشْرَ اٰیَاتٍ فَیَکْتُبَ اللّٰہُ لَہٗ بِکُلِّ اٰیَۃٍ حَسَنَۃً ٭ ط ٭ فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی ای

گروہ سوداگرون کی کیا عاجز ہوتا ہی ایک تم مین سی جب پہری بازار اپنی سی پڑہنی دس آیتون کسی یعنی جس سورت مین

سی چاہی پڑہی پس لکہتا ہی اسد تعالی بدلی ہر آیت کی ایک نیکی نقل کیے یہہ طبرانی نی ف یہہ ثواب سوا اون

نیکیون کی ہی کہ ہر حرف پر دس نیکیان لکہی جاتی ہین یعنی وہ بہی ثواب حاصل ہوگا اور یہہ سوا اوسکی کذا ذکرہ الفخر

وَاِذَا رَاٰی بَاکُوْرَۃَ الثَّمَرِ قَالَ اَللّٰھُمَّ بَارِکْ لَنَا فِیْ ثَمَرِنَا وَبَارِکْ لَنَا فِیْ مَدِیْنَتِنَا وَبَارِکْ لَنَا فِیْ

صَاعِنَا وَبَارِکْ لَنَا فِیْ مُدِّنَا ٭ م ت س ق ٭ اور جب دیکہی نیا پہل تو کہی یا اسد برکت دی ہمارے

لئی بیچ میوی ہمارے کی اور برکت دی ہمارے لئی بیچ شہر ہمارے کی یعنی بسبب فراخی رزق اور غلبہ اسلام کے

اور برکت دی ہمارے لئی بیچ صاع ہمارے کی اور برکت دی ہمارے لئی بیچ مد ہمارے کے نقل کی یہہ مسلم ترمذی

نسائی ابن ماجہ نی ف صاع و مد نام پیمانون کا ہی عرب مین صاع مین چار سیر شرعی اناج آتا ہی اور مد مین سیر بہر

اور مراد انکی برکت سی برکت دنیا کی ہی یعنی رزق فراخ ہووی کذا ذکرہ الفخر فَاِذَا اُتِیَ بِشَیْءٍ مِّنْہُ دَعَا اَصْغَرَ

وَلِیْدٍ حَاضِرٍ فَیُعْطِیْہِ ذٰلِکَ ٭ م ت س ق ٭ پس جب آوی کسی کی پاس کچہہ نیا میوہ تو بلاوی

چہوٹی لڑکی کو کہ حاضر ہو پس دی اوسکو وہ میوہ نقل کیا یہہ مسلم ترمذی نسائی ابن ماجہ نی

[illegible]

[illegible]

فقال الحمد لله الذي عافاني مما ابتلاك به وفضلني على كثير ممن خلق تفضيلا لم يصبه ذلك
البلاء ت ق طس ؛ اور جو کوئی دیکھے کسی مبتلا کو یعنی گرفتار بلا کو خواہ دنیا کی بلاؤں میں گرفتار ہو یا دین
کی مثلاً بیمار کو دیکھے یا گنہگار کو پس کہے تعریف ہے خدا کے لیے جسنے عافیت دی مجکو اوس چیز سے کہ مبتلا کیا تجکو ساتہہ
اوسکی اور بزرگی دی مجکو بہوتوں پر اون لوگوں سے کہ پیدا کیے بزرگی دینا تو نہ پہونچیگی اوسکو یہہ بلا
نقل کی یہہ ترمذی ابن ماجہ نے اور طبرانی نے اوسط میں يقول ذلك في نفسه ؛ موت یعنی کہے یہہ دعا
بیچ دل اپنے کے نقل کیے یہہ موقوفا ترمذی نے ف علما رحمہم اللہ نے لکہا ہے کہ اگر مبتلا گناہ کو دیکھے تو پکار کر
پڑہے کہ وہ شرمندہ ہو کر شاید باز آوے اور جو مبتلا بیماری میں اوسکو دیکھے یا جانے کہ پکار کر کہنے میں مجہے ضرر ہوگا
تو آہستہ پڑہے کہ وہ رنجیدہ نہووے اور اوسکو ضرر نہ پہونچے کذا ذکر الفقہ واذا ضاع له شيء او ابق اللهم
راد الضالة وهادي الضلالة انت تهدي من الضلالة اردد علي ضالتي بقدرتك
وسلطانك فانها من عطائك وفضلك ؛ ط ؛ اور جب جاتی رہے کسیکی کوئی چیز یا بہاگ جاوے
غلام یا لونڈی یا جانور تو کہے یا اللہ پہیرلانے والے گم ہوئی چیز کے اور راہ دکہانے والے گمراہ کے تو ہی راہ دکہاتا ہے
گمراہی سے پہیرلا مجپر گم ہوئی چیز میری ساتہہ قدرت اپنی کے اور قوت اپنی کے پس تحقیق وہ چیز عطا تیری سے ہے اور فضل تیرے سے
ہے نقل کیے یہہ طبرانی نے اور يتوضأ ويصلي ركعتين ويتشهد ويقول بسم الله يا هادي الضالين
وراد الضالة اردد علي ضالتي بعزتك وسلطانك فانها من عطائك وفضلك ؛ موصن
یا وضو کرے کہونے والا اور پڑہے دو رکعتیں اور التحیات پڑہے اور کہے بعد تمام کے شروع کرتا ہوں میں ساتہہ نام اللہ کے
اے راہ بتانے والے گمراہ کو پہیرلانے والے گم ہوئی چیز کے پہیرلا مجپر گم ہوئی چیز میری ساتہہ غلبہ اپنی کے اور قوت اپنی کے
پس تحقیق وہ چیز بخشش تیری سے اور فضل تیرے سے ہے نقل کیے یہہ موقوفا ابن ابی شیبہ نے ف ثابت ہوئی ہے
پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم سے گم ہوئی چیز کے لیے اور جو اسے کہوئے کے لیے کثرت کرنی لا حول ولا قوة الا بالله العلي العظيم کی
پس بہتر ہے کثرت کرنا اسکی کوئی مدعا ہو ساتہہ شرائط دعا کی اور یقین قبولیت کی بسبب پیروی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی

تو کہ پاتا ہی گم ہوئی چیز اور چورائی گئی چیز کو انشاء اللہ تعالی ببرکت حبیب اوسکی کی اور نقل کیا گیا ہی اگلی علماء سی
پڑہنا سورۂ والعادیات کا اور ثبت ہوا کا اسی لیے کذا فی وظائف النبی ﷺ لا تطیر فان تطیر فقل
اَنْ تَقُوْلَ اَللّٰهُمَّ لَا خَیْرَ اِلَّا خَیْرُکَ وَلَا طَیْرَ اِلَّا طَیْرُکَ وَلَا اِلٰهَ غَیْرُکَ ۔ ا ط اور فال
الطیرة یعنی فال بد بری اور بانٹا ہمان اوسکی دلمین وہم گذری تو لیکن کہنا وا اوسکا یہہ ہی کہ کہی بات
نہین بہلا ہی مگر بہلا ہی تیری اور نہین برائی ہی مگر برائی تیری یعنی نیک و بد تیری ہی قبضۂ اختیار مین ہی اور شگون
بد کو کچہہ دخل نہین اور نہین کوئی معبود سوا تیری نقل کی یہہ احمد و طبرانی نی ف فال نیک شرع شریف مین
یعنی جائز ہی بلکہ سنت ہی حضرت صلی اللہ علیہ وسلم لیتی تہی مثلا کوئی شخص سامنی آیا اوسکا نام پوچہا جو اوسنی مفلح
یا نجیح یا مثل اسکی بتایا تو خوش ہوتی اور دلیل فلاح کی لیتی اور فال بد سی منع فرمایا ہی کہ الطیرة شرک یعنی
فال بد لینی شرک ہی اور فال بد شگون بد لینا ہی جانورون کی آواز سی یا اوڑنی سی جیسی یہان کتی کی رونی کو
یا بلی کی آگی سی نکل جانی کو یا عورت ننگی سر والی کو آگی سی نکل جانی کو نحس جانتی ہین یا چھینک کو یا نتی ہین یا ان
چیزون کو یہہ جاننا کہ ان سی ہمکو ضرر پہونچیگا کفر اور شرک ہی بہت ضرور ہی اس سی پرہیز کرنا کذا فی ذکر الفقر
اِذَا رَاَیْتُمْ مِنَ الطِّیَرَةِ شَیْئًا تَکْرَهُوْنَهٗ فَقُوْلُوْا جب دیکہو تم فال بد ہی اوس چیز کو کہ برا جانتی ہو اوسکو پس
کہو ق یعنی جن چیزون سی لوگ شگون بد لیتی ہین یا اگر شاید تمہاری دلمین اوس سی وہم آجاوی تو اوس بات سی
باز نہ رہو اور اللہ پر توکل کر کر وہ کام شروع کر دا اور یہہ دعا پڑہو کہ اوسکی برکت سی محفوظ رہو گی اَللّٰهُمَّ لَا یَاْتِیْ بِالْحَسَنَاتِ
اِلَّا اَنْتَ وَلَا یَذْهَبُ بِالسَّیِّئَاتِ اِلَّا اَنْتَ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِکَ ۔ ص ع یا اللہ نہین لاتا ہی
نیکیون کو کوئی سوا تیری اور نہین دور کرتا ہی برائیون کو کوئی سوا تیری اور نہین ہی بچنا گناہون سی اور نہ قوت عبادت
ہی مگر ساتھ مدد تیری کی نقل کی یہہ ابن ابی شیبہ ابو داؤد نی وَمَنْ اُصِیْبَتْ اِحْدٰی عَیْنَیْهِ فَلْیَقُلْ اَللّٰهُمَّ
اَذْهِبْ حَرَّهَا وَبَرْدَهَا وَوَصَبَهَا ثُمَّ قَالَ قُمْ بِاِذْنِ اللّٰهِ ۔ ابن السنی ق مس ط ۔ اور جو
ہووی سامنی نظر کی تو ستر پیہ ساتہہ قول آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ... سامنا

دور کر گرمی نظر کی اور سردی اوسکی اور رنج اوسکا پہر کہی اوٹہہ ساتہہ حکم خدا کی نقل کی یہہ نسائی ابن ماجہ
طبرانی نی ف لکہا ہی علمائی کہ قم باذن اللہ کہنا خاص حضرت ہی کو درست تہا اور کو نہ چاہئی مگر کہنی والا
ہو تو مضائقہ نہیں اور سب علماء حق والی متفق ہیں اسپر کہ تاثیر نظر کی حق ہی بموجب العین حق کی اور رقیہ کہتی ہیں
اوس چیز کو کہ پڑہی جاوی یعنی آیتیں قرآن کی اور دعائیں واسطی طلب شفا کی اور رقیہ میں بہی اللہ تعالی نی تاثیر رکہی
ہی مگر آیتوں کلام اللہ کی اور دعائیں حدیث کی سی اور اسما و صفات الہی سی رقیہ کرنا جائز اور مشروع
ہی اور سوا اسکی اور کلمات سی بہی اگر معانی اوسکی معلوم ہوں اور مخالف دین و شریعت کی نہوں تو جائز ہی
والا جائز نہیں کذا ذکر الفخر وَاِنْ كَانَتْ دَابَّةً نَفَثَ فِيْ مَنْخَرِهِ الْاَيْمَنِ اَرْبَعًا وَفِي الْاَيْسَرِ ثَلٰثًا وَقَالَ
لَا بَاسَ اَذْهِبِ الْبَاسَ رَبَّ النَّاسِ اشْفِ اَنْتَ الشَّافِيْ لَا يَكْشِفُ الضُّرَّ اِلَّا اَنْتَ مو مص
اور اگر ہووی نظر لگا ہوا جانور تو پہونکی داہنی نتہنی اوسکی میں چار بار اور بائیں میں تین بار اور کہی نہیں کچہہ ڈر
دور کر بیماری کو ای پروردگار آدمیوں کی شفا دی تو شفا دینی والا ہی نہیں دور کرتا ضرر کو کوئی سوای تیری نقل کی یہہ
موقوفا ابن ابی شیبہ نی ف اس عبارت سی یہہ معلوم ہوا کہ پہلی پہونکی پہر پڑہی یہاں یہہ مراد نہیں ہی بلکہ مراد یہہ
ہی کہ ارادہ پہونکنی کا کری پہر پڑہی آگی کی دعا اور پہونکی کذا ذکر الفخر وَاِنْ اُصِيْبَ اَحَدٌ بِلَمَمٍ مِّنَ الْجِنِّ
وَضَعَهُ بَيْنَ يَدَيْهِ وَعَوَّذَهُ بِالْفَاتِحَةِ وَالٓمٓ اِلَى الْمُفْلِحُوْنَ وَاِلٰهُكُمْ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ الْاٰيَةَ وَاٰيَةِ
الْكُرْسِيِّ وَلِلّٰهِ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ اِلٰى اٰخِرِ الْبَقَرَةِ وَشَهِدَ اللّٰهُ اَنَّهُ الْاٰيَةَ وَاِنَّ رَبَّكُمُ اللّٰهُ
الَّذِيْ فِي الْاَعْرَافِ الْاٰيَةَ وَفَتَعَالَى اللّٰهُ اِلٰى اٰخِرِ الْمُؤْمِنُوْنَ وَعَشْرٍ مِّنْ اَوَّلِ الصَّافَّاتِ اِلٰى لَازِبٍ
وَثَلٰثِ اٰيَاتٍ مِّنْ اٰخِرِ الْحَشْرِ وَاَنَّهُ تَعَالٰى الْاٰيَةَ مِنَ الْجِنِّ وَقُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ وَالْمُعَوِّذَتَيْنِ مو مس ق

مسئلہ آسیب و سورۃ البقرۃ

اور جو مبتلا ہووی کوئی ساتہہ آسیب کی جن سی بٹہاوی اوسکو آگی اپنی اور منتر پڑہی اوسپر ساتہہ الحمد
اور اول سورہ بقرہ کی مفلحون تک اور ساتہہ الہکم الہ واحد کی آخر آیۃ تک اور ساتہہ آیۃ الکرسی کے اور ساتہہ
للہ ما فی السموات وما فی الارض کے آخر سورہ بقرہ تک اور ساتہہ شہد اللہ کی آخر آیۃ تک اور ساتہہ ان ربکم

الذی لکم سبع سورۂ اعراف کی بہی آخر آیت تک اور ساتہہ فتعالی اللہ کی اخیر سورۂ مومنون تلک اور ساتہہ والصّٰفّٰت
اول سورۂ والصافات سی لفظ لازب تک اور ساتہہ تین آیتون کی اخیر سورۂ حشر سی یعنی لو انزلنا ہذا القرآن
سی ہو العزیز الحکیم تک اور ساتہہ وانہ تعالی کی آخر آیت تک سورۂ جن مین سی اور ساتہہ قل ہو اللہ احد اور قل
اعوذ برب الفلق اور قل اعوذ برب الناس کے نقل کیے حاکم ابن ماجہ احمد نی **ف** حدیث شریف مین
آیا ہی کہ ایک اعرابی نی جناب رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کی پاس حاضر ہوکر عرض کیا کہ بہائی بیمار ہی فرمایا
کیا بیمار ہی عرض کیا کہ اوسکو آسیب ہو گیا ہی حضرت نی اوسکو بلا کر یہی عمل کیا پس اوٹہا وہ گویا کچہہ خلل نہین
رکہتا تہا کبہی کذا ذکرہ العلی اور تاثیر جناتکی حق ہی یہی ہی مذہب اہل حق کا اور غالب رہتا ہی آفت سی انہیں سبب
ذکر اللہ اور دعا اور اعوذ اور درود پڑہنی کی اور بڑی عمدہ چیز کہ اکثر آزمانی والون نی آزمائی ہی دفع جنات
کی لئی آیۃ الکرسی ہی اور ابن مسعود سی روایت ہی کہ ایکدفعہ سرور عالم کی ساتہہ راہ مین جاتا تہا مین کہ ایک آسیب
والی کو دیکہہ کر مین اوسکی پاس گیا اور کچہہ اوسکی کان مین مینی پڑہا پس وہ ہوشیار ہوا پہر آنحضرت صلی اللہ علیہ
وسلم نی پوچہا کہ کیا پڑہا تہا تو مینی عرض کیا مینی کہ افحسبتم انما خلقناکم عبثا آخر آیۃ تلک پڑہا فرمایا قسم اوس خدا کی
کہ جان میری اوسکی ہاتہہ مین ہی اگر کوئی ہوشیار اسکو پہاڑ پر پڑہی تو خوف الہی سی وہ بہی گر پڑی کذا ذکرہ الفجر
اور آیتین کہ حدیث مین مذکور ہوئین سب لکہہ دی گئین مین تا طالب کو آسانی ہووی اول الحمد سی حاجت اوسکے
لکہنی کی نہین اکثر مسلمانون کو یاد ہوتی ہی اوسکی بعد یہہ ہی الم ذلک الکتاب لا ریب فیہ ہدی للمتقین
الذین یؤمنون بالغیب ویقیمون الصلوۃ ومما رزقناہم ینفقون والذین یؤمنون بما انزل الیک وما انزل
من قبلک وبالآخرۃ ہم یوقنون اولئک علی ہدی من ربہم واولئک ہم المفلحون والٰہکم الٰہ واحد لا الٰہ
الا ہو الرحمن الرحیم اللہ لا الٰہ الا ہو الحی القیوم لا تاخذہ سنۃ ولا نوم لہ ما فی السموات وما فی الارض من ذا
الذی یشفع عندہ الا باذنہ یعلم ما بین ایدیہم وما خلفہم ولا یحیطون بشیء من علمہ الا بما شاء وسع کرسیہ السموات
والارض ولا یؤدہ حفظہما وہو العلی العظیم شہد اللہ ... فی السموات وما فی الارض ... شہد اللہ انہ ...

يحاسبكم به الله فيغفر لمن يشاء ويعذب من يشاء والله على كل شيء قدير آمن الرسول بما أنزل إليه من ربه والمؤمنون
كل آمن بالله وملائكته وكتبه ورسله لا نفرق بين أحد من رسله وقالوا سمعنا وأطعنا غفرانك ربنا وإليك
المصير لا يكلف الله نفسا إلا وسعها لها ما كسبت وعليها ما اكتسبت ربنا لا تؤاخذنا إن نسينا أو أخطأنا
ربنا ولا تحمل علينا إصرا كما حملته على الذين من قبلنا ربنا ولا تحملنا ما لا طاقة لنا به واعف عنا واغفر لنا وارحمنا
أنت مولانا فانصرنا على القوم الكافرين شهد الله أنه لا إله إلا هو والملائكة وأولو العلم قائما بالقسط
لا إله إلا هو العزيز الحكيم إن ربكم الله الذي خلق السماوات والأرض في ستة أيام ثم استوى على العرش يغشي
الليل النهار يطلبه حثيثا والشمس والقمر والنجوم مسخرات بأمره ألا له الخلق والأمر تبارك الله رب العالمين
فتعالى الله الملك الحق لا إله إلا هو رب العرش الكريم ومن يدع مع الله إلها آخر لا برهان له به فإنما حسابه
عند ربه إنه لا يفلح الكافرون وقل رب اغفر وارحم وأنت خير الراحمين والصافات صفا فالزاجرات
زجرا فالتاليات ذكرا إن إلهكم لواحد رب السماوات والأرض وما بينهما ورب المشارق إنا زينا السماء الدنيا بزينة
الكواكب وحفظا من كل شيطان مارد لا يسمعون إلى الملإ الأعلى ويقذفون من كل جانب دحورا ولهم عذاب
واصب إلا من خطف الخطفة فأتبعه شهاب ثاقب فاستفتهم أهم أشد خلقا أم من خلقنا إنا خلقناهم
من طين لازب لو أنزلنا هذا القرآن على جبل لرأيته خاشعا متصدعا من خشية الله وتلك الأمثال نضربها
للناس لعلهم يتفكرون هو الله الذي لا إله إلا هو عالم الغيب والشهادة هو الرحمن الرحيم هو الله الذي لا إله
إلا هو الملك القدوس السلام المؤمن المهيمن العزيز الجبار المتكبر سبحان الله عما يشركون هو الله الخالق البارئ
المصور له الأسماء الحسنى يسبح له ما في السماوات والأرض وهو العزيز الحكيم وأنه تعالى جد ربنا ما اتخذ صاحبة
ولا ولدا وأنه كان يقول سفيهنا على الله شططا بعد اسکے قل هو الله پڑھے اور قل أعوذ برب الفلق اور
قل أعوذ برب الناس خصائص الکبری میں بیہقی سے روایت ہے کہ نقل کیا ابو دجانہ سے کہا ابو دجانہ نے کہ شکوہ
ناگاہ
کی گیا میں رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس عرض کیا میں نے کہ یا رسول اللہ جس وقت کہ میں لیٹتا ہوں بچھونے میں تو

حرز ابو دجانہ

سنتا ہون گہر اپنی مین آواز مانند آواز چکی کی اور بہن بہناہٹ مانند بہن بہناہی مکہی شہد کی اور دیکہتا ہون چمک مانند چمک بجلی کے اوٹہایا مینی سر اپنا گہبرائی ہوئی ڈرتی ہوئی ناگاہ دیکہا مینی ایک سایہ سیاہ لٹکتا ہوا اور لمبا ہوتا جاتا ہی صحن گہر میری مین پس قصد کیا مینی طرف اوسکی پس ہاتہہ لگایا مینی جلد اوسکی کو پس ناگاہ اوسکی تہی مانند جلد سیہہ کی پس پہونکا موہنہ میری پر مثل شعلہ آگ کی پس گمان کیا مینی کہ اوسنی جلا دیا مجکو پس فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نی یہی والا گہر کا یعنی جن برا ہی ای ابودجانہ پہر فرمایا کہ لاؤ میری دوات اور کاغذ پس لائی پس دی دوات و کاغذ حضرت علی بن ابیطالب رضہ کو اور فرمایا کہ لکہہ بسم اللہ الرحمن الرحیم

ہٰذا کِتَابٌ مِنْ مُحَمَّدٍ رَسُولِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ اِلٰى مَنْ طَرَقَ الدَّارَ مِنَ الْعُمَّارِ وَالزُّوَّارِ وَالسَّائِحِيْنَ اِلَّا طَارِقًا يَطْرُقُ بِخَيْرٍ يَا رَحْمٰنُ اَمَّا بَعْدُ فَاِنَّ لَنَا وَلَكُمْ فِى الْحَقِّ سَعَةً فَاِنْ تَكُ عَاشِقًا مُوْلِعًا اَوْ فَاجِرًا مُقْتَحِمًا اَوْ رَاعِيًا حَقًّا مُبْطِلًا هٰذَا كِتَابٌ يَنْطِقُ عَلَيْنَا وَعَلَيْكُمْ بِالْحَقِّ اِنَّا كُنَّا نَسْتَنْسِخُ مَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ وَرُسُلُنَا يَكْتُبُوْنَ مَا تَمْكُرُوْنَ اُتْرُكُوْا صَاحِبَ كِتَابِىْ هٰذَا وَانْطَلِقُوْا اِلٰى عَبَدَةِ الْاَصْنَامِ وَاِلٰى مَنْ يَزْعُمُ اَنَّ مَعَ اللّٰهِ اِلٰهًا اٰخَرَ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ كُلُّ شَيْءٍ هَالِكٌ اِلَّا وَجْهَهُ لَهُ الْحُكْمُ وَاِلَيْهِ تُقْلَبُوْنَ حٰمٓ لَا يُنْصَرُوْنَ حٰمٓ عٓسٓقٓ تُفَرَّقَ اَعْدَاءُ اللّٰهِ وَبَلَغَتْ حُجَّةُ اللّٰهِ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ فَسَيَكْفِيْكَهُمُ اللّٰهُ وَهُوَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ

کہا ابودجانہ نی پس لے آیا مین اوسکو اپنی گہر اور رکہا مینی اوسکو نیچی سر اپنی کی اور سویا مین اوس رات میں پس نہ جگایا مجکو مگر آواز ایک چلانی والی کیسی کہ کہتا ہی ای ابودجانہ جلایا ہمکو قسم ہی لات و عزی کی ان کلمون نی پس ساتہہ حق صاحب اسکی کی جب اوٹہا ئیگا تو ہمسی یہ کتاب پس نہین آئینگی ہم تیری گہر اور نہ تیری ہمسایہ مین پس صبح کی مینی پس نماز صبح کی پڑہی مینی ساتہہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اور کہی مینی حضرت کو ساتہہ اوس چیز کی کہ سنا مینی جنات سی پس فرمایا ای ابودجانہ اوٹہا لو قسم ہی اوس کی کہ بہیجا مجہی ساتہہ حق کی تحقیق وہ پاوینگی رنج عذاب کا دن قیامت تلک

ثَلٰثَةَ اَيَّامٍ غُدْوَةً وَّعَشِيَّةً كُلَّمَا خَتَمَهَا جَمَعَ بِزَاقَهُ ثُمَّ تَفَلَهُ * درس

الحمد کی تین دن تلک صبح اور شام جب تمام کر الحمد جمع کری تہوک اپنا پہر تہو کی اوسکو

نسائی ف علاقہ بن حصار صحابی روایت کرتی ہین کہ ہم ایکدفعہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پاس سی رخصت
ہوکر اپنی وطن کو آتی تہی کہ ایک محلہ عرب پر وارد ہوی اونہون نی کہا کہ تم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پاس
سی بہت برکت اور خیر لائی ہو ہم مین ایک دیوانہ ہی اوسکا کچہہ علاج کرو دواسی یا دعاسی پس اوسکو لائی
کہ بندہا ہوا تہا مینی تین روز تک صبح شام یہی عمل پڑہا پس بالکل وہ اچہا ہوا پہر اوسکی عوض مین کچہہ
مجہی دی مینی حضرت سی اوسکی لینی کا حکم پوچہا فرمایا کہ جہوٹی عمل پر جو عوض لیتا ہی برا کرتا ہی اور تو نی تو
کہا کہ کہاتا ہی افسون حق پر کذا ذکرہ الفخر و یرقی اللہ یغم بالفاتحۃ ٭ ع ٭ [illegible]
افسون پڑہی پہونکی کا ثبوت رسالہ الحمد کی نقل کی ہے صحاح ستہ مین بات بالقل ٭ ترمذی ٭ و لدغت النبی
صلی اللہ علیہ وسلم عقرب وہو یصلی فلما فرغ قال لعن اللہ العقرب لا تدع مصلیا ولا غیرہ
ثم دعا بماء وملح فجعل یمسح علیہا ویقرء قل یا ایہا الکافرون وقل اعوذ برب الفلق وقل اعوذ
برب الناس ٭ صط ٭ اور ڈنک مارا نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو بچہو نی اوس حال مین کہ وہ نماز پڑہتی ہی پس
فارغ ہوی نماز سی فرمایا لعنت کری اللہ بچہو کو اسلئی کہ نہین چہوڑتا ہی نمازیکو اور نہ غیر نمازی کو پہر منگایا پانی
اور لون پس شروع کیا کہ ملتی تہی وہ ڈنک پر اور پڑہتی تہی قل یا اور قل اعوذ برب الفلق اور قل اعوذ
برب الناس نقل کیے ہے طبرانی نی صغیر مین عرضنا علی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رقیۃ من
الحمۃ فاذن لنا فیہا وقال انما ہی من مواثیق الجن بسم اللہ شجۃ قرنیۃ ملحۃ بحر قفطا
طس ٭ کہا عبد اللہ بن زید نی عرض کیا ہمنی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم پر منتر کہ واسطی زہر بچہو وغیرہ
تہا یعنی اوسکی معنی معلوم نہ تہی عرض کرکر اجازت چاہی پس اجازت دی ہمکو اوسمین اور فرمایا سوا اسکی نہین کہ یہہ
عہدون جن کیسی ہی یعنی حضرت سلیمان ع سی جنات نی عہد کیا تہا کہ جسکی پڑہنی والی کو ضرر نہین پہونچیگا
اور وہ منتر یہہ ہی بسم اللہ شجۃ قرنیۃ ملحۃ بحر قفطا ٭ نقل کی ہے طبرانی نی اوسط مین [illegible]
الثانی قول علما کا کہ اس منتر کی معانی معلوم نہین ہین فقط لفظ پڑہی جاتی ہین اور سوا اسکی اور منتر [illegible]

ہندی ہو یا ترکی یا عربی جب تک معنی اوسکی معلوم نہوں پڑہنا درست نہین ہی کہ شاید لفظ کفر کی نہوں کذا ذکر
العلی اور قہستانی نی کھا ہی کہ ہمنی اپنی مشائخ سی سنا ہی کہ اسمین سَلَامٌ عَلٰی نُوْحٍ فِی الْعَالَمِیْنَ پڑہا جاوی
کرلیا جاوی کہ سانپ اور بچہو نی حضرت نوح علیہ السلام سی طوفان کی وقت عرض کیا تہا کہ ہمکو بہی کشتی مین
بٹہا لیجیی عہد کرتی ہین ہم کہ جو تمہارا نام یاد کریگا اور سلام علی نوح فی العالمین کہیگا تو ضرر اوسکو نہ
پہونچا ئینگی کذا ذکرہ القہری وَیَرْقِی الْمَحْرُوْقَ بِقَوْلِہٖ اَذْہِبِ الْبَاسَ رَبَّ النَّاسِ اِشْفِ اَنْتَ الشَّافِیْ لَا
شَافِیَ اِلَّا اَنْتَ مو س ا * اور منتر پڑہی جلی ہوی پر ساتھ قول آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی دور کر بیماری
ای پروردگار لوگون کی شفا دی تو شفا دینی والا ہی نہین کوئی شفا دینی والا مگر تو نقل کی یہہ نسائی احمد نی
وَاِذَا رَاَی الْحَرِیْقَ فَلْیُطْفِئْہُ بِالتَّکْبِیْرِ ص ی * مُجَرَّبٌ * اور جب دیکہی کوئی آگ لگی ہوی تو
چاہیی کہ بجہا وی اوسکو ساتھ اللہ اکبر کہنی کے نقل کی یہہ ابو یعلی ابن سنی نی کہا مصنف نی کہ یہہ عمل
مجرب ہی وَیَرْقِی مَنْ حُبِسَ بَوْلُہٗ اَوْ اَصَابَتْہُ حَصَاۃٌ بِقَوْلِہٖ رَبُّنَا اللہُ الَّذِیْ فِی السَّمَاءِ تَقَدَّسَ
اِسْمُکَ اَمْرُکَ فِی السَّمَاءِ وَالْاَرْضِ کَمَا رَحْمَتُکَ فِی السَّمَاءِ فَاجْعَلْ رَحْمَتَکَ فِی الْاَرْضِ
وَاغْفِرْ لَنَا حُوْبَنَا وَخَطَایَانَا اَنْتَ رَبُّ الطَّیِّبِیْنَ فَاَنْزِلْ شِفَاءً مِنْ شِفَائِکَ وَرَحْمَۃً مِنْ
رَحْمَتِکَ عَلٰی ہٰذَا الْوَجَعِ فَیَبْرَأَ د س ت مس * اور منتر پڑہا جاوی اوس شخص پر کہ بند کیا جاوی پیشاب
اوسکا یا پہونچی اوسکو پتہری ساتھ قول آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پروردگار میرا اللہ ہی جو عبادت کیا
جاتا ہی آسمان مین پاک ہی نام تیرا حکم تیرا جاری ہی آسمان و زمین مین جیسی کہ رحمت خاص تیری آسمان مین
پس کر رحمت اپنی زمین مین اور بخش ہماری لئی گناہ ہماری کہ جان کرکی ہین اور
کا ہی پس اوتار شفا شفا دن اپنی سی اور رحمت خاص اپنی سی اوپر اس
نقل کی یہہ نسائی ابو داؤد حاکم نی ف ظاہر یہہ ہی کہ لفظ فیبرأ کا ہی دعا کا
مَنْ بِہٖ قَرْحَۃٌ اَوْ جُرْحٌ بِاَنْ یَضَعَ اِصْبَعَہُ السَّبَّابَۃَ بِالْاَرْضِ ثُمَّ یَرْفَعُ

أَرْضِنَا بِرِيْقَةِ بَعْضِنَا يُشْفَى سَقِيْمُنَا اَوْلِيُشْفَى سَقِيْمُنَا بِاِذْنِ رَبِّنَا ؁ هـ ترجمہ اور علاج کیا جاوی وہ شخص کہ جسکو پہوڑا ہوا یا زخم تلوار وغیرہ کا ہو ساتھہ اسطرح کی کہ رکھی انگلی شہادت اپنی زمین پر پہر اوٹہاوی اوسکو کہتا ہوا برکت ہون مین ساتھہ نام خدا کی یہہ ہی مٹی زمین ہماری کی ملی ہوئی ساتھہ تہوک بعضی ہمارے کے کیا ہمنی یہہ عمل تا شفا دیا جاوی بیمار ہمارا یا فرمایا تو کہ شفا دیا جاوی بیمار ہمارا ساتھہ حکم پروردگار ہمارے کے نقل کیے یہہ مسلم نی **ف** کرمانی نی امام نووی سی نقل کیے ہین کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم انگلی شہادت پر لعاب مبارک لگا کر زمین پر رکہتی تہی کہ خاک انگلی شریف کو لگ جاتی پہر اوسکو اوٹہا کر زخم پر پہیرتی تہی اور کلمات دعا کی اوسوقت پڑہتی جاتی تہی یہان ہی اکثر شارحین نی یہی مراد لکہی ہے کذا ذکر الفحر وَاِذَا خَدِرَتْ رِجْلُهٗ فَلْيَذْكُرْ اَحَبَّ النَّاسِ اِلَيْهِ ؁ هو ی اور جب سو جاوی پانو کسیکا پس چاہیے کہ یاد کری بہت پیاری کو آدمیون مین سے اوسکی طرف نقل کیے یہہ موقوفا ابن سنی نی **ف** یاد کرنی محبوب کو تا کہ حاصل ہووی خوشی نزدیک اوسکی پس کہی محمد صلی اللہ علیہ وسلم کہ سب سی زیادہ محبوب ہین کذا ذکر العلی وَمَنِ اشْتَكٰى اَلَمًا اَوْ شَيْئًا فِيْ جَسَدِهٖ فَلْيَضَعْ يَدَهُ الْيُمْنٰى عَلَى الْمَكَانِ الَّذِيْ يَاْلَمُ وَلْيَقُلْ بِسْمِ اللّٰهِ ثَلٰثَ مَرَّاتٍ وَلْيَقُلْ سَبْعَ مَرَّاتٍ اَعُوْذُ بِاللّٰهِ وَقُدْرَتِهٖ مِنْ شَرِّ مَا اَجِدُ وَاُحَاذِرُ ؁ م عـه اور جو کوئی شکوہ کری درد کا یا کسی اور چیز کا یعنی ورم وغیرہ کا بدن اپنی مین پس چاہیے کہ رکہی داہنا ہاتھہ اپنا اوس جگہہ پر کہ درد کرتی ہی اور کہی بسم اللہ تین بار اور پڑہی سات بار یہہ دعا پناہ پکڑتا ہون مین ساتھہ اللہ کی اور قدرت اوسکی کی برائی اوس چیز کیسے کہ پاتا ہون مین اب اور ڈرتا ہون آیندہ کو زیادتی اوس کی سی نقل کیے یہہ مسلم نی اور چارون نی **ف** عثمان بن ابی العاص صحابی روایت کرتی ہین کہ مین شکوہ درد کا حضرت کی پاس لیگیا مجہسی یہی عمل کروایا پس اچہا کر دیا مجہکو اللہ تعالی نی کذا ذکر الفحر اَوْ اَعُوْذُ بِعِزَّةِ اللّٰهِ وَقُدْرَتِهٖ مِنْ شَرِّ مَا اَجِدُ سَبْعًا ؁ ط ا مہ ص مو یا پڑہی یعنی بعد بسم اللہ کی پناہ پکڑتا ہون مین ساتھہ غلبہ اللہ کی اور قدرت اوسکی کی برائی اوس چیز کیسے کہ پاتا ہون مین سات بار نقل کی یہہ موطا مین اور ابن ابی شیبہ نی اَوْ اَعُوْذُ بِعِزَّةِ اللّٰهِ وَقُدْرَتِهٖ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ مِنْ شَرِّ مَا اَجِدُ سَبْعَ مَرَّاتٍ يَضَعُ يَدَهٗ تَحْتَ الْمَيْنَةِ ؁ ط یا پڑہی پناہ پکڑتا ہون ساتھہ ...

بیان یاد محبوب کا

لفظ الیمنی کا فقط ابن ابی شیبہ کی روایت میں ہے

اوسکی ہر چیز پر برائی او چیز کیسی کہ پاتا ہون سات بار حال یہہ کہ کہی ہاتہ اپنا بیچ جگہہ درد و اپنی کی [illegible]

سات بار یہی درد کا نقل کی یہہ احمد وطبرانی [illegible] اَعُوْذُ بِعِزَّةِ اللّٰهِ [illegible] مِنْ شَرِّ مَا اَجِدُ [illegible]

هٰذَا [illegible] ت یہہ [illegible] ساتہہ نام خدا کی پناہ پکڑتا ہون

ساتہہ غلبہ خدا کی اور قدرت اوسکی کی برائی اوس چیز کیسی کہ پاتا ہون اسس درد اپنی سی پڑہی یہہ طاق یعنی تین بار یا پانچ

یا سات بار [illegible] سات بار بہتر ہی پہر اوٹہا وی ہاتہ اپنا پہر دوبارہ رکہی اوسکو یعنی پہر ہاتہ رکہہ کر یہہ دعا پڑہی نقل کی یہہ

[illegible] عَلٰی نَفْسِهٖ بِالْمُعَوِّذَاتِ وَيَنْفُثُ خ م د س ق یا پڑہی وردوالا اوپر اپنی قل اعوذ برب الفلق

اور قل اعوذ برب الناس اور دم کری نقل کی یہہ بخاری مسلم ابوداود ونسائی ابن ماجہ نی ف دم کری یعنی دونون

ہاتہون پر پہر پہیری ہاتہہ مونہہ پر اور بدن پر [illegible] بخاری نی حضرت عائشہ روایت کرتی ہین کہ آنحضرت صلی اللہ

علیہ وسلم بیماری مین یہی سورتین پڑہ کر اپنی [illegible] دم کرتی تہی اور ہاتہہ پہیرتی تہی جب بیماری انتقال کی ہوئی تو مین آنحضرت کی دست

مبارک پر انکو دم کر کر بدن مبارک پر پہیرتی تہی اور جب حضرت کی گہر والون مین سی کوئی بیمار ہوتا تو یہی پڑہ کر پہونکتی تہی کذا فی

[illegible] ما بہ مرسد اَللّٰهُمَّ مَتِّعْنِيْ بِبَصَرِيْ وَاجْعَلْهُ الْوَارِثَ مِنِّيْ وَاَرِنِيْ فِي الْعَدُوِّ ثَارِيْ

[illegible] ظَلَمَنِيْ مس ی اور جسکو پہونچی درد آنکہونکا تو پڑہی یا اللہ فائدہ مند کر مجہکو ساتہہ بینائی

[illegible] اوسکو وارث مجہسی یعنی تا دم مرگ باقی رہی کیونکہ وارث وہی ہوتا ہی جو میت کی مرنی تک باقی رہی اور دکہا

مجہکو بیچ دشمن کی کینہ میرا اور مدد دی مجہکو اوسپر کہ ظلم کیا مجہپر نقل کی یہہ حاکم وابن سنی نی ف کینہ میرا یعنی جو جبر مجہپر ظلم

کری اوس سی بدلہ لون اور کینہ کشی کرون اور سوای ظالم کی کسی سی کینہ نرکہون جیسی کفر کی حالت مین جس ای دشمنی

ہوتی تہی اوسکو مار ڈالتی تہی وہ حالت نہو مَنْ حَصَلَتْ لَهٗ حُمّٰى يَقُوْلُ بِسْمِ اللّٰهِ الْكَبِيْرِ [illegible]

الْعَظِيْمِ مِنْ شَرِّ كُلِّ عِرْقٍ نَعَّارٍ وَمِنْ شَرِّ حَرِّ النَّارِ مس مص اور جسکو [illegible]

ساتہہ نام اللہ کی پناہ پکڑتی ہین ہم ساتہہ اللہ بزرگ کی برائی ہر رگ جوش مارنی والی [illegible]

نقل کی یہہ [illegible] ابی شیبہ نی وَاِنْ اَصَابَهٗ ضُرٌّ وَسَئِمَ الْحَيٰوةَ فَلَا يَتَمَنّٰى [illegible]

تا ... فليقل اللّٰهم احيني ما كانت الحيوة خيرا لي وتوفني اذا كانت الوفاة خيرا لي

... ہوا وجہ ... کو ضرر یعنی بیماری وغیرہ ... آرزو کری موت کی پس جو ہووی خواہ مخواہ

... والا یعنی موت کی ... خوف ضرر دین کا کہتا ہوں پس چاہیے کہ کہی یا اللہ زندہ رکھ مجکو جب تلک

... زندگانی بہتر میری لیے اور مار مجکو جب ... کہ ہووی مرنا بہتر میری لیے نقل کیے یہہ بخاری مسلم ابو داود

... نے ف آرزو موت کی بسبب ضرر دنیا کی یعنی بیماری مفلسی وغیرہ کی کرنی مکروہ ہی اور واسطی دیدار اور

شوق خدا تعالی کے اور خلاصی کے اس دنیا فانی سی یا خوف ضرر دین کی جائز ہی جیسی کہ اکثر صحابہ کرام سی واقع ہوئی ہی

اور بخاری اور امام بغاوی اور سوا انکی علما پرہیزگار جب کوئی غیر شرع بات دیکہتی تو موت مانگتی اور حدیث شریف میں

بہی آیا ہی دعا میں کہ یا اللہ جب کسی قوم میں تو فتنہ کا ارادہ کری ... بے فتنہ زدہ کذا ذکر الفخر واذا عاد

مريضا قال لا باس طهور ان شاء الله لا باس طهور ان شاء الله خ س اور جب خبر

پوچھی بیمار کی تو کہی نہیں کچھ ڈر یہہ بیماری پاک کرنی والی ہی گناہوں سی اگر چاہی اللہ کچھہ ڈر نہیں یہہ بیماری پاک کرنی

والی ہی اگر چاہی اللہ نقل کیے یہہ بخاری نسائی نی ف آداب عیادت کی یہہ ہین کہ خاص اللہ تعالی کی خوشنودی

اور ثواب کی لیے جاوی اور بیمار کو تسلی دی اور صبر کرنی کو کہی اور امید واحیات کا کری اور ثواب جو بیماری کے

حدیثوں میں آئی ہین اون سی اوسکو خوش کری اور وقت جانی کی لا باس طہور ان شاء اللہ کہی اور ہاتہہ بیمار پر رکہی

اور دعائیں حدیث شریف کی پڑہی اور اوسکی لیے دعا کری اور اوس سی اپنی لیے دعا کرواوی اور کم بیٹہی بیمار کی

پاس اور وضو کر کر جاوی یہہ سب آداب حدیثوں میں آئی ہین اور بیمار کی خبر پوچھنی کا حدیثوں میں بڑا ثواب آیا ہی

اور افضل عبادات کی ہی آیا ہی کہ قیامت کو اللہ تعالی بندی کو فرماویگا کہ ای بندی میری مین پروردگار تیرا تہا

میں بیمار ہوا اور تو میری خبر کو نہ آیا بندہ عرض کریگا کہ خداوندا تو پروردگار جہان کا ہی بیماری اور خبر لینی تیری

... فرماوی گا کہ فلانا بندہ میرا بیمار ہوا تو نی عیادت اوسکی نہ کی اگر عیادت اوسکی کرتا تو مجکو اوسکی پاس

پاتا اور [illegible] اصحاب میں سی کوئی بیمار ہوتا تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم عیادت اوسکی فرماتی اور [illegible]

اور حال اوسکا پوچھتی کہ کیا حال ہی یا جس چیز کو دل چاہتا ہی اگر کسی چیز کو مضر کر اوسی بیان کیا تو فرماتی کہ ...
تین بار اوسکی لئی دعا کرتی اور عیادت کی لئی وقت معین نہ تہا رات دن مین جب چاہتی تشریف لیجاتی اور فرماتی
کہ جو کوئی مسلمان بہائی کی خبر کو جاتا ہی تو بہشت کی باغ مین چلتا ہی جب تلک اوسکی پاس جا کر بیٹھی اور جب بیٹہتا ہی
تو رحمت اوسپر اوترتی ہی کہ اوسمین غرق ہو جاتا ہی اور جو اول دن مین خبر پوچھنی جاتا ہی تو ستر ہزار فرشتی
اوسکی لئی شام تلک بخشش کی دعا کرتی رہتی ہین اور جو رات مین جاتا ہی تو ستر ہزار فرشتی صبح تلک اوسکی
بخشش کی دعا کرتی رہتی ہین اور ہوتی ہی اوسکی لئی میوہ خوری بہشت مین اور حضرت آنکہہ کی درد والی کی بہی
خبر کو تشریف لیجاتی تہی اور ایک نوجوان یہودی کی کہ خادم آنحضرت کا تہا اور ابو طالب اپنی چچا کی بہی
کہ مشرک تہی خبر پرسی کی اور اسلام کی طلب کیا وہ خادم مسلمان ہوا اور دوسرا محروم رہا اور آیا ہی کہ جو اچہی
طرح وضو کر کر سنہ عیادت کو جاتا ہی دوزخ سی مقدار ساٹھہ برس کی دور ہوتا ہی کذا فی المشکوۃ وشرح الفقہ

بِسْمِ اللهِ تُرْبَةُ اَرْضِنَا وَرِيْقَةُ بَعْضِنَا يُشْفٰى سَقِيْمُنَا خ مدس ق بِاِذْنِ رَبِّنَا خ
بِاِذْنِ اللهِ خ یہ بیمار پر یہہ بہی پڑہی شروع کرتا ہون مین ساتہہ نام اللہ کی یہہ مٹی زمین ہماری کی ہی اور تہوک
بعضی ہماری کا شفا دیا جاوی بیمار ہمارا نقل کیے یہہ بخاری مسلم ابو داؤد نسائی ابن ماجہ نی ساتہہ حکم پروردگار
ہماری کی نقل کی یہہ بخاری نی ساتہہ اذن اللہ کی نقل کیے یہہ بہی بخاری نی ف پہلی دعا کی ساتہہ بعضی روایت
مین باذن ربنا اور بعضی مین بدلی اوسکی باذن اللہ بہی زیادہ آیا ہی وَيَمْسَحُ بِيَدِهِ الْيُمْنٰى وَيَقُوْلُ اَللّٰهُمَّ
اَذْهِبِ الْبَاْسَ رَبَّ النَّاسِ اشْفِهِ وَاَنْتَ الشَّافِيْ لَا شِفَاءَ اِلَّا شِفَاءُكَ شِفَاءً لَا يُغَادِرُ
سَقَمًا خ مدس * اور پہیری بیمار پر واسطی ہاتہہ اپنا یعنی پیشانی پر یا ہاتہہ پر یا اور عضو پر اور پڑہی یا اللہ
دور کر بیماری ای پروردگار آدمیون کی شفا دی اوسکو حال یہہ کہ توہی شفا دینی والا ہی نہین شفا مگر ...
دوا وغیرہ بغیر تیری تقدیر کی کسیکو کچہہ کام نہین آتی وہ شفا کہ نہ چہوڑی کسی بیماری کو ...
نی ... شفاءً کا مفعول اشفہ کا ہی یعنی شفا دی وہ شفا کہ بالکل اچہا ہو جاوی ...

مِنْ كُلِّ شَيْءٍ يُؤْذِيكَ وَمِنْ شَرِّ كُلِّ نَفْسٍ أَوْ عَيْنِ حَاسِدٍ اللّٰهُ يَشْفِيكَ بِسْمِ اللّٰهِ أَرْقِيكَ * م ت س
ق * ساتھہ نام خدا کی افسون کرتا ہون تجکو یعنی پناہ مین دیتا ہون تجکو ہر چیز سی کہ ایذا دی تجکو اور برائی ہر شخص
کیسی اور برائی آنکھہ حسد کرنی والی کیسی اللہ شفا دی تجکو ساتھہ نام خدا کی افسون کرتا ہون تجکو نقل کیا ہے مسلم ترمذی
نسائی ابن ماجہ نی ف حدیث شریف مین آیا ہی کہ حضرت جبرئیل علیہ السلام آنحضرت کی پاس آئی اور پوچھا
کہ یا محمد تم بیمار ہو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا ہان بیمار ہون پس یہہ دعا حضرت پر پڑھی کذا
فی المشکوۃ اور ایک روایت مین آگی کی دعا آئی ہی بِسْمِ اللّٰهِ أَرْقِيكَ وَاللّٰهُ يَشْفِيكَ مِنْ كُلِّ دَاءٍ فِيكَ
مِنْ شَرِّ النَّفَّاثَاتِ فِي الْعُقَدِ وَمِنْ شَرِّ حَاسِدٍ إِذَا حَسَدَ * س ق مص * ساتھہ نام اللہ کی منتر
پڑھتا ہون مین تجپر اور اللہ شفا دی تجکو ہر بیماری سی کہ بدن تیری مین ہی برائی عورتون پھونکنی والیون کیسی
گرہون مین یعنی جو جادو پڑھ کر ڈورے مین گرہ دیتی ہین اور برائی حسد کرنی والی کیسی جب حسد کری نقل کی ہے
ابن ابی شیبہ نی ثَلٰثَ مَرَّاتٍ * مص * یہہ دعا تین بار پڑھنی حاکم نی نقل کی ہے بِسْمِ اللّٰهِ أَرْقِيكَ مِنْ
كُلِّ دَاءٍ يَشْفِيكَ مِنْ شَرِّ كُلِّ حَاسِدٍ إِذَا حَسَدَ وَمِنْ شَرِّ كُلِّ ذِي عَيْنٍ * ا * ساتھہ نام اللہ کی افسون
پڑھتا ہون تجپر ہر بیماری سی شفا دی تجکو اللہ برائی ہر حسد کرنی والی کیسی جب حسد کری اور برائی ہر نظر والی کیسی نقل کیا
یہہ احمد نی اَللّٰهُمَّ اشْفِ عَبْدَكَ يَنْكَأُ لَكَ عَدُوًّا أَوْ يَمْشِي لَكَ إِلَى جَنَازَةٍ * د حب مس * یا اللہ شفا دے
بندی اپنی کو تا جہاد کری تیری لئی دشمن پر اور چلی واسطی تیری طرف نماز جنازہ کی نقل کی ہے ابو داؤد ابن حبان حاکم
اَللّٰهُمَّ اشْفِهِ اَللّٰهُمَّ عَافِهِ * مس ت حب * یا اللہ شفا دی اوسکو یا اللہ عافیت دی اوسکو نقل کی
یہہ حاکم ترمذی ابن حبان نی اَللّٰهُمَّ اشْفِهِ اَللّٰهُمَّ اعْفِهِ يَا فُلَانُ شَفَى اللّٰهُ سُقْمَكَ وَغَفَرَ ذَنْبَكَ
وَعَافَاكَ فِي دِينِكَ وَجِسْمِكَ إِلَى مُدَّةِ أَجَلِكَ * مس * یا اللہ شفا دی اوسکو یا اللہ عافیت دی اوسکو
نقل کیا یہہ نسائی نے ای فلانی یعنی یہان نام لیوی بیمار کا شفا دی اللہ بیماری تیری کو اور بخشی گناہ تیرے اور عافیت
دی تجکو بیچ دین تیری کی اور بدن تیری کی وقت موت تیری تلک نقل کی ہے حاکم نی وَمَنْ عَادَ مَرِيضًا

لم يحضر اجله فقال عنده سبع مرات اسأل الله العظيم رب العرش العظيم ان يشفيك الا عافاه
الله من ذلك المرض ۔ د ت س حب مس مص ۔ اور جو کوئی عیادت کرے بیمار کی کہ نہ آئی ہو موت
اوسکی پس کہے نزدیک اوسکے سات بار مانگتا ہوں اللہ بزرگ سے جو پروردگار ہے عرش بڑے کا یہہ کہ شفا دے تجھکو مگر کہ عافیت دیگا
اوسکو اللہ تعالی اس بیماری سے ۔ نقل کیے یہہ ابو داؤد و ترمذی نسائی ابن حبان حاکم ابن ابی شیبہ نے ۔ **ف** یعنی
موت نہ آپہونچی ہو اور جاوے اوسکے پاس عیادت کرنے والا سات بار یہہ دعا پڑھے تو اللہ تعالی اچھا کر دیتا ہے اوسکو
اور اگر موت ہی آئی ہے تو مرض لا علاج ہے ۔ وجاء رجل الى علي رضی فقال ان فلانا شاك فقال ايسرك
ان يبرأ قال نعم قال قل يا حليم يا كريم اشف فلانا فانه يبرأ ۔ مو مص ۔ اور آیا ایک شخص
حضرت علی رض کے پاس پس کہا کہ تحقیق فلانا شخص بیمار ہے فرمایا حضرت علی نے کیا خوش کرتا ہے تجھکو کہ وہ اچھا ہو جاوے
کہا اونسے ہاں فرمایا کہہ اے حلیم اے کریم شفا دے فلانے کو پس تحقیق وہ اچھا ہو جاویگا نقل کیے یہہ موقوفا ابن ابی شیبہ
نے ۔ وايما مسلم دعا بقوله لا اله الا انت سبحانك اني كنت من الظالمين اربعين مرة
في مرضه ذلك اعطي اجر شهيد وان برأ برأ وقد غفر له جميع ذنوبه ۔ مس ۔ اور جو
مسلمان دعا کرے ساتھ قول اللہ تعالی کے کہ یہہ ہے نہیں کوئی معبود مگر تو پاکی ہے تجھکو تحقیق میں ہوں ظلم
کرنے والوں میں سے چالیس بار پھر مرجاوے اس بیماری اپنی میں تو دیا جاویگا وہ ثواب شہید کا اور اگر اچھا ہو جاوے
تو اچھا ہو جاویگا اوس حالت میں کہ تحقیق بخشے جاوینگے اوسکے لیے سب گناہ اوسکے ۔ نقل کیا یہہ حاکم نے
ف گناہوں سے وہ مراد ہیں جو اللہ تعالی کے ہیں اور ہو سکتا ہے کہ مطلق مراد ہوں اور اللہ تعالی
حق والوں کو کچھہ عوض دیکر معاف کروا دے کذا ذکر الحصن ومن قال في مرضه لا اله الا الله والله
اكبر لا اله الا الله وحده لا اله الا الله لا شريك له لا اله الا الله له الملك وله الحمد
لا اله الا الله ولا حول ولا قوة الا بالله ثم مات لم تطعمه النار ۔ ت [illegible]
حب ۔ اور جو کوئی کہے بیچ بیماری اپنی کے نہیں کوئی معبود مگر اللہ اور اللہ بہت بڑا ہے نہیں کوئی [illegible]

معبود مگر اللہ نہین کوئی شریک اوسکا نہین کوئی معبود مگر اللہ اوسیکی لئی پادشاہت ہی اور اوسیکی لئی
تعریف ہی نہین کوئی معبود مگر اللہ اور نہین ہی پہرنا گناہون سے اور نہ قوت عبادت پر مگر ساتھ مدد
اللہ کی پہر مرجاوی یعنی اوسی بیماری مین کہ جسمین یہہ پڑہا ہی تو نہ جلاویگی اوسکو آگ دوزخ کی نقل کیا
ترمذی نسائی ابن ماجہ ابن حبان حاکم نی مَنْ سَأَلَ اللّٰهَ الشَّهَادَةَ بِصِدْقٍ بَلَّغَهُ اللّٰهُ مَنَازِلَ
الشُّهَدَاءِ وَاِنْ مَاتَ عَلٰى فِرَاشِهِ ٭ م ع ه ٭ جو کوئی مانگی اللہ تعالی سی شہادت ساتھ صدق دل کی
تو پہونچاتا ہی اوسکو اللہ تعالی مراتب شہدا کو اور اگرچہ مری بچہونی اپنی پر نقل کی یہہ مسلم نی اور چارون نی مَنْ
طَلَبَ الشَّهَادَةَ صَادِقًا اُعْطِيَهَا وَلَوْ لَمْ تُصِبْهُ ٭ م ٭ جو کوئی مانگی شہادت صدق دلسی دیا جاتا ہی
مرتبہ شہادت کا اوسکو اگرچہ نہ پہونچی شہادت اوسکو یعنی حقیقۃً دنیا مین نقل کی یہہ مسلم نی مَنْ قَاتَلَ فِيْ
سَبِيْلِ اللّٰهِ فُوَاقَ نَاقَةٍ فَقَدْ وَجَبَتْ لَهُ الْجَنَّةُ وَمَنْ سَأَلَ اللّٰهَ الْقَتْلَ مِنْ نَفْسِهٖ صَادِقًا ثُمَّ
مَاتَ اَوْ قُتِلَ كَانَ لَهٗ اَجْرُ شَهِيْدٍ ٭ عه ٭ جو کوئی لڑی اللہ کی راہ مین بقدر ٹہیرجانی کی درمیان دودہ
دوہنی اونٹنی کی پس تحقیق واجب ہوئی ہی اوسکی لئی بہشت اور جو شخص مانگی اللہ تعالی سی مارا جانا اپنا
نہ دلسے سچی اوس حالت مین کہ سچا ہی یعنی اس مانگنی مین پہر مری یا مارا جاوی تو ہوگا اوسکو ثواب شہید کا
نقل کی یہہ چارون نی ف دودہ دوہنی مین تہوڑی دیر ٹہیر جاتی ہین تا دودہ اوترآوی پہر دوہنا شروع
کرتی ہین اوسکو فواق کہتی ہین یہان مراد تہوڑی دیر ہی یعنی اسقدر بہی کہ مقدار قلیل ہی اگر جہاد کریگا تو یہہ
ہوگا کذا ذکرا الفخر اَللّٰهُمَّ ارْزُقْنِيْ شَهَادَةً فِيْ سَبِيْلِكَ وَاجْعَلْ مَوْتِيْ بِبَلَدِ رَسُوْلِكَ ٭ خ ٭ دعا
کی حضرت عمر نی یا اللہ نصیب کر مجکو شہادت اپنی راہ مین اور کر موت میری بیچ شہر رسول اپنی کی یعنی مدینہ منورہ
مین نقل کی یہہ بخاری نی فَاِذَا حَضَرَهُ الْمَوْتُ وَجَّهَهٗ اِلَى الْقِبْلَةِ ٭ مس ٭ پس جب آدمی کیطرف موت متوجہ کیا
جاوی طرف قبلہ کی نقل کی یہہ حاکم نی ف آدمی موت یعنی علامت مرنی کی معلوم ہوکہ ناک ٹیڑہا ہوجاوی
اور پاؤن ڈہیلا پڑجاوین اور پیشانی لٹک جاوین اور کنپٹیان دہس جاوین اور متوجہ قبلہ کرین کہ پٹہی کے چت لٹاویں

[illegible]

[illegible]

کرو اور الفرض وَيَقُوْلُ صَاحِبُ الْمُصِيْبَةِ اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّا اِلَيْهِ رَاجِعُوْنَ اَللّٰهُمَّ اْجُرْنِيْ فِيْ مُصِيْبَتِيْ
وَاَخْلِفْ لِيْ خَيْرًا مِّنْهَا ؁ م ؁ اور کہی مصیبت والا یعنی پس ماندی میت کی تحقیق ہم ملک ہین واسطے
اللہ کی اور تحقیق ہم طرف اوسیکی پہرنی والی ہین یا اللہ ثواب دی مجکو بیچ مصیبت میری کے اور عوض دی مجکو
بہتر اوس سی نفع کے بیچ سلمنی وَاِذَا مَاتَ وَلَدُ الْعَبْدِ قَالَ اللّٰهُ لِمَلَائِكَتِهِ قَبَضْتُمْ وَلَدَ عَبْدِيْ
فَيَقُوْلُوْنَ نَعَمْ فَيَقُوْلُ مَاذَا قَالَ عَبْدِيْ فَيَقُوْلُوْنَ حَمِدَكَ وَاسْتَرْجَعَ فَيَقُوْلُ ابْنُوْا لِعَبْدِيْ بَيْتًا فِي الْجَنَّةِ
وَسَمُّوْهُ بَيْتَ الْحَمْدِ ؁ ت حب ی ؁ اور جب مرتاہی فرزند بندی مسلمان کا تو فرماتاہی اللہ تعالی فرشتون اپنی
کو کہ قبض کی تمنی روح فرزند بندی میری کی پس عرض کرتی ہین فرشتی ہان پس فرماتاہی اللہ تعالی کہ کیا کہا بندی میری نے
پس عرض کرتی ہین وہ کہ تعریف کی اوسنی تیری اور انا للہ پڑہی پس فرماتاہی اللہ تعالی بناؤ تم بندی میری کی لئی گہر بہشت
مین اور نام رکہو اوسکا بیت الحمد یعنی مسلی کی لئی شکر او رتسلیم کی ملاہی نقل کی یہہ ترمذی ابن حبان ابن سنی نے
فَاِذَا عَزّٰى اَحَدًا يُسَلِّمُ وَيَقُوْلُ اِنَّ لِلّٰهِ مَا اَخَذَ وَلِلّٰهِ مَا اَعْطٰى وَكُلٌّ عِنْدَهُ بِاَجَلٍ مُّسَمًّى فَلْتَصْبِرْ وَلْتَحْتَسِبْ
خ م د س ق ؁ پس جب تعزیت کری کوئی اوسیکی سلام علیک کری اور کہی تحقیق اللہ ہی کی لئی ہی جوکچہہ کہ
لیا یعنی اگر امانت اپنی لی لی تو جزع فزع نچاہئی اور اللہ کی لئی ہی جوکچہہ دیا اور ہر چیز نزدیک علم اوسکی کی
ساتہہ وقت مقرر کی ہی پس چاہئی کہ صبر کرا ور ثواب طلب کر نقل کی یہہ بخاری مسلم ابو داؤد نسائی
ابن ماجہ نی ف حدیث مین صیغی فلتصبر ولتحتسب کی مؤنث غائب کی ہین اور اس کتاب مین حاضر
اور لام اوسکی اسیر الی جیسی کلام اللہ مین آئی ہین فلتفرحوا صیغہ حاضر پر حضرت زینب صاحبزادی آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم کی نی حضرت سی عرض کروا بہیجا کہ میرا بیٹا حالت نزع مین ہی پس تشریف لائی آنحضرت
سلام فرما بہیجا اور یہی فرمایا ان للہ ما اخذ آخر تک اور حدیث شریف مین ثواب بیماری اور مصیبت کا
اور ماتم پیٹنی کا بہت آیا ہی اور نوحہ کرنی پر وعید شدید چنانچہ مضمون اون حدیثون کا یہان بیان ہوتا
ہین فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ جس شخص کو اللہ تعالی بہلائی پہونچایا چاہتا ہی ...

بیان تعزیت

مبتلا کرتا ہی اور فرمایا ہی کہ نہیں پہونچتا ہی کسی مسلمان کو رنج اور نہ دکھہ اور نہ فکر اور نہ حزن اور نہ ایذا اور نہ غم یہانتک کہ کانٹا بہی لگی مگر کہ دور کرتا ہی اللہ تعالی بسبب اوسکی گناہ اوسکی اور فرمایا ہی کہ نہیں کوئی مسلمان کہ پہونچی اوسکو ایذا بیماری سی یا سوای بیماری سی مگر کہ دور کرتا ہی اللہ تعالی برائیان اوسکی جیسی گرتی ہین درخت سی پتی اپنی اور حضرت عائشہ فرماتی ہین کہ نہین دیکہا مینی کسی کو اشد درد مین رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی اور فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ مثل مومن کی مانند مثال پتہ تازہ زراعت کی ہی کہ ایدہر اودہر پلٹا دیتی ہی اوسکو ہوا کبہی ڈالدیتی ہی کبہی برابر کردیتی ہی یعنی کبہی اچہا رہتا ہی کبہی مبتلا رہتا اور مثال منافق کی مانند مثال درخت صنوبر ثابت قائم کی ہی کہ کچہہ نہ پہونچی اوسکو یہانتک کہ ہووی اوکہڑنا اوسکا ایکبارگی یعنی امراض و مصیبت اوسی بہت نہین ہوتی ہین کہ کفارہ گناہون کا ہووی اور ام صائب صحابیہ کی پاس حضرت تشریف لیگئی پوچہا کہ کیون کانپتی ہی اوسنی کہا تپ ہی خدا برکت نکری اوسمین پس فرمایا حضرت نی نہ برا کہہ تپ کو اسلئی کہ وہ دور کرتی ہی گناہ بنی آدم کی جیسی کہ دور کرتی ہی بہٹی میل لوہی کا اور فرمایا ہی کہ جب بیمار ہوتا ہی بندہ یا سفر کرتا ہی تو لکہا جاتا ہی اوسکی لئی ثواب مثل اوس حالت کی کہ تندرست مقیم تہا اور فرمایا کہ شہید سات ہین سوای شہید فی سبیل اللہ کی و بارزہ شہید ہی اور ڈوبکر مرنی والا شہید ہی اور ذات الجنب والا شہید ہی اور پیٹ کی بیماری سی مری شہید ہی اور جلکر مری شہید ہی اور مکان کی نیچی دبکر مری شہید ہی اور عورت حمل سی مری شہید ہی اور فرمایا نہین پہونچتا بندی کو رنج اور زیادہ اوس سی یا کم مگر بسبب گناہ کی اور وہ گناہ کہ عفو کرتا ہی اللہ تعالی اونسی بہت ہین یہہ فرمایا اور پڑہی یہہ آیت وما اصابکم من مصیبۃ فبما کسبت ایدیکم ویعفوا عن کثیر یعنی جو پہونچتی ہی تمکو مصیبت پس بسبب اوس چیز کی ہی کہ کمایا ہی ہاتہون تمہارے نی اور عفو کرتا ہی بہت سی اور پوچہا کسی نی حضرت سی کہ اشد بلا مین کون ہی فرمایا انبیا پہر اونسی کم اونسی کم بلا مین بہی کم ہوتی ہین مبتلا کیا جاتا ہی آدمی موافق دین اپنی کی اگر دین مین سختی ہوگی تو بلا بہی سخت ہوگی اوسکی اور اگر دین مین نرمی ہوگی تو بلا بہی کم ہوگی اوسکی پس ہمیشہ بلا مین رہتا ہی یہانتک کہ

چلتا ہی زمین مین اور نہین ہوتا ہی اوسکی لئی گناہ اور فرمایا کہ بڑا ثواب ساتھہ بڑی بلا کی ہی اور تحقیق اللہ عزوجل
جب دوست رکھتا ہی ایک قوم کو تو مبتلا کرتا ہی اونکو پس جو کوئی راضی ہو ساتھہ بلا کی پس اوسکی لئی رضا ہووی
اور جو خفا ہو پس اوسکی لئی خفگی مولی کی ہی اور فرمایا کہ جب ارادہ کرتا ہی اللہ ساتھہ بندی اپنی کی بھلائی کا جلد کرتا ہی
واسطی اوسکی عذاب دنیا مین اور جب چاہتا ہی ساتھہ بندی کے برائی تو نہین دیتا ہی عذاب سبب گناہ کی
مین یہان تلک کہ پورا عذاب دیگا اوسکو دن قیامت کی اور فرمایا کہ تحقیق بندہ جب سبقت کرتا ہی اوسکو کوئی درجہ
جنت مین اللہ تعالی کی علم مین اور نہین پہنچ سکتا ہی اوسکو سبب عمل اپنی کی تو مبتلا کرتا ہی اوسکو بیچ بدن
اوسکی کی یا مال اوسکی کی یا اولاد اوسکی کی پھر صبر دیتا ہی اوسکو اسپر یہان تلک کہ پہونچاتا ہی اوسکو
اوس مرتبہ کو کہ اللہ تعالی کے علم مین سبقت کیا تھا اوسکی لئی اور فرمایا کہ جس وقت ثواب دئی جاوینگی
بلا والی تو دوست رکھین گی عافیت والی دن قیامت کی کہ کاش کی کترے جاتی ہماری چمڑی دنیا مین مقراضون سی کاٹی
جاتی اور فرمایا کہ مومن کو جب پہونچتی ہی بیماری پھر عافیت دیتا ہی اوسکو اللہ اوس سی تو ہوتا ہی کفارہ اگلی
گناہون کا اور نصیحت آیندہ کو اور تحقیق منافق جب بیمار ہوتا ہی پھر عافیت دیا جاتا ہی تو ہوتا ہی مانند اونٹ
کی کہ زانو باندھا تھا اوسکا اوسکی مالک نی پھر چھوڑ دیا اوسکو پس نہین جانتا ہی کہ کیون باندھا تھا اوسکو اور
کیون چھوڑ دیا اوسکو یعنی مومن کو تنبہ ہو جاتا ہی کہ گناہون کے سبب سی میرا یہہ حال ہوا تھا آیندہ کو باز رہون
اور منافق کو پروا ہی نہین ہوتی کہ کیونکر بیمار ہوا تھا اور کیونکر اچھا ہوا تمام ہوا بیان بیماری کا اب بیان ہوتا ہی
تعزیت کرنی کا اور نوحہ کرنی کا تعزیت کرنی ثواب ہی فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ جو کوئی تعزیت کری مصیبت
زدہ کی ہوگا اوسکی لئی ثواب مانند اوسکی پس جاکر مصیبت زدہ کو تسلی دی اور ثواب مصیبت کا بیان کری مانند
جاہلی عورتون کی نہ بیٹھی نہ بیان کر کر رووی کہ بہت گناہ ہی فرمایا ہی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ نہین ہی ہم
مین سی وہ شخص کہ رخسارے پیٹی او گریبان پھاڑی اور بیان کری مانند بیان حالت کفر کی یعنی [illegible]
اور ابو موسی صحابی بیماری مین بیہوش ہوئی آئی بی بی اونکی کہ آواز کرتی تھی ساتھہ رونی کی پھر آرام ہوا [illegible]

کہا بی بی کو کیا نہین جانتی تو کہ حضرت نے فرمایا ہی مین بیزار ہون اوس عورت سی کہ سر مونڈاوی اور چلاوی اور پہاڑی کپڑی
اور فرمایا ہی کہ چار خصلتین ہین نہین چہوڑینگی اوسکو اکثر لوگ فخر کرنا حسب مین اور طعن کرنا نسب مین اور
توقع مینہہ کی کرنی ساتہہ ستارونکی یعنی فلانی منزل مین فلانا ستارہ آویگا تو برسیگا اور نوحہ کرنا اور فرمایا کہ نوحہ کرنے
والی عورت جب توبہ نکری پہلی موت اپنی سے کہڑی کی جاویگی دن قیامت کی اور اوسپر کرتہ ہوگا قطران کا اور ایک کرتہ
کہجلی کا یعنی مسلط ہوگی اوسپر خارش اور اوسپر لپٹین گے قطران تا اندازیادہ ہو عذاب شدید منہ ف قطران
ایک دوا ہی سیاہ بدبودار درخت ابہل سی کہ ہندی مین ہوبیر کہتی ہین نکلتی ہی اور اونٹون خارشتی پر ملتی ہین اور اوسکی
اوسمین بہت سرایت کرتی ہی اور جلدی بہڑکتی ہی کذا فی البیضاوی والقاموس وغیرہما اور گذری آنحضرت صلی اللہ
علیہ وسلم ایک عورت پر کہ رو رہی تہی قبر پر پس فرمایا ڈر اللہ سی اور صبر کر کہا اوس عورت نی الگ ہو مجہسی تو میری ایسی
مصیبت مین گرفتار نہین ہوا ہی اور پہچانا نہین تہا اوس عورت نی حضرت کو جب لوگون نی جتایا کہ یہہ نبی صلی اللہ
علیہ وسلم تہی پس آئی وہ حضرت کی دروازی پر پس نہ پائی وہان دربان پس عرض کیا کہ نہین پہچانا تہا مینی آپکو
پس فرمایا سوا اسکی نہین کہ صبر نزدیک پہلی صدمہ کی ہی یعنی صبر اب مفید نہین تہا اول ہی صبر کرنا تہا آخر کو تو
صبر آہی جاتا ہی اور فرمایا کہ فرماتا ہی اللہ تعالی کہ نہین واسطی بندی مومن میری کی جزا جب قبض کرتا ہون محبوب بنایا
اوسکا اہل دنیا سی پہر ثواب طلب کرتا ہی اوسپر یعنی صبر کرتا ہی مگر جنت ہی ہی اور فرمایا ہی کہ جسپر نوحہ کیا
جاتا ہی پس تحقیق وہ میت عذاب دیا جاویگا بسبب نوحہ کی دن قیامت کی اور بیہوش ہوئی عبد اللہ بن رواحہ
پس شروع کیا بہن اونکی نی کہ روتی تہی واجبلاہ کر کر یعنی ای میری پہاڑ ای ایسی ای ایسی تعریف بیان کرتی تہی
جب افاقت ہوئی اوسکو کہا کہ نہین کہتی تہی تو کچہہ مگر کہ کہا جاتا تہا مجکو کہ تو ایسا ہی ہی جب یہہ مری تو نہین اونکی
نہ روئی اور فرمایا کہ نہین کوئی میت کہ مری پس کہڑا ہووی رونی والا اوسکا پس کہی واجبلاہ واسیداہ اور مثل اسکی
مگر کہ سونپا ہی اللہ تعالی اوسپر دو فرشتی کہ مکی مارتی ہین اوسکی سینی مین اور کہتی ہین کیا تو ایسا ہی تہا اور فرمایا
کہ جو کچہہ ہوتا ہی آنکہہ سی یعنی رونا اور دل سی یعنی غم پس اللہ تعالی کی طرف سی ہی اور رحمت ہی اور جو کچہہ ہوتا ہی

ہاتھ سی اور زبان سی یعنی پیٹنا یا بیان کرنا ہی شیطان کی طرف سی ہی کذا فی المشکوۃ ۞ کتب صلی اللہ علیہ وسلم الی معاذ یعزیہ فی ابن لہ بسم اللہ الرحمن الرحیم من محمد رسول اللہ الی معاذ بن جبل سلام علیک فانی احمد الیک اللہ الذی لا الہ الا ہو اما بعد فاعظم اللہ لک الاجر والہمک الصبر ورزقنا وایاک الشکر فان انفسنا واموالنا واہلینا واولادنا من مواہب اللہ عز وجل الہنیئۃ وعواریہ المستودعۃ نمتع بہا الی اجل معدود وتقبضہا لوقت معلوم ثم افترض علینا الشکر اذا اعطی والصبر اذا ابتلی ۞ اور لکھا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے طرف معاذ کی حال یہہ کہ تسلی کرتی تھی اوسکی بیچ مرنی بیٹی اوسکی کی شروع کرتا ہون مین ساتھ نام اللہ بخشش کرنی والی مہربان کی یہہ خط ہی جانب محمد رسول اللہ کی سی طرف معاذ بن جبل کی سلام ہی تجھ پر پس تحقیق تعریف پہنچاتا ہون طرف تیری اوس اللہ کی کہ نہین کوئی معبود مگر وہ ای پیچھے اسکی پس دعا کرتا ہون تیری لیے کہ بہت دی اللہ تجکو ثواب یعنی اس مصیبت پر اور ڈالی بیچ دل تیری صبر اور نصیب کری ہمکو اور تجکو شکر پس تحقیق جانین ہماری اور مال ہماری اور اہل ہماری اور اولاد ہماری اچھی بخششون اللہ غالب اور بزرگ کی سی ہین اور عاریت ہین رکھوائی ہوئین یعنی جب چاہی لی لی فائدہ مند کئی جاتی ہین ہم ساتھ اونکی ایک وقت معین تلک اور لی لیتا ہی اونکو بیچ وقت مقرر کی پر فرض کیا ہم پر شکر جسوقت کہ دیتا ہی اور فرض کیا صبر جسوقت کہ مبتلا کرتا ہی ۞ ف تفسیر بحر العلوم مین حدیث قدسی نقل کی ہی کہ فرمایا اللہ تعالی نے جو کوئی صبر نکری میری بلا پر اور شکر نہ کری میری نعمتون پر اور راضی نہ ہووی میری قضا پر پس چاہئی کہ طلب کری کوئی سوا میری ۞ قطعہ تخشمی بسر جسم حکیم متاب ۞ کار نا بالغان ست شور و خروش ۞ ہیچ دانی کہ صدق چیست بحق ۞ ادرہ بر سر نہند تو خاموش ۞ اور ایک بزرگ نی کیا خوب بات لکھی ہی کہ تمام احوال اور اوقات آدمی کے چار چیزسی باہر نہین ہین نعمت ہی یا بلا طاعت ہی یا معصیت پس بندی کو نعمت پر شکر کرنا چاہئی اور بلا پر صبر اور طاعت پر توفیق اوسکی طرف سی جاننی اور معصیت مین توبہ کرنی کذا ذکرہ الشیخ

مَوَاهِبِ اللّٰهِ الْهَنِيَّةِ وَعَوَارِيْهِ الْمُسْتَوْدَعَةِ مَتَّعَكَ بِهِ فِي غِبْطَةٍ وَسُرُوْرٍ وَقَبَضَهُ مِنْكَ بِأَجْرٍ
كَبِيْرٍ الصَّلٰوةُ وَالرَّحْمَةُ وَالْهُدٰى ۔ پس تھا بیٹا تیرا اچھی بخششوں اللہ کی سی اور امانتوں سونپی گئی
اوسکی سی فائدہ مند کیا تھا تجکو ساتھہ اوسکی بیچ اچھی حال کی کہ رشک لیجاتی ہیں لوگ اوس پر اور بیچ خوشی
کی اور اوٹھا لیا اوسکو تیری پاس سی بدلی ثواب بڑی کے کہ دعا اور رحمت اور ہدایت ہی ف
جیسی کہ اس آیت میں اللہ تعالی نی فرمایا ہی وَبَشِّرِ الصّٰبِرِيْنَ الَّذِيْنَ إِذَا أَصَابَتْهُمْ مُّصِيْبَةٌ قَالُوْا إِنَّا لِلّٰهِ وَإِنَّا إِلَيْهِ رَاجِعُوْنَ أُولٰٓئِكَ
عَلَيْهِمْ صَلَوٰتٌ مِّنْ رَّبِّهِمْ وَرَحْمَةٌ وَأُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُهْتَدُوْنَ یعنی اور خوشخبری دی صبر کرنی والوں کو وہ جب
پہنچتی ہی اونکو مصیبت کہتی ہیں تحقیق ہم ملک اللہ کی ہیں اور تحقیق ہم طرف اوسکی پہرنی والی ہیں وہ لوگ اوپر
اونکی ہی دعا پروردگار اونکی کی طرف سی اور رحمت اور یہہ لوگ وہ ہیں راہ پانی والی إِنِ احْتَسَبْتَ فَا
وَلَا يُحْبِطُ جَزَعُكَ أَجْرَكَ فَتَنْدَمَ وَاعْلَمْ أَنَّ الْجَزَعَ لَا يَرُدُّ شَيْئًا وَلَا يَدْفَعُ حُزْنًا وَمَا هُوَ
نَازِلٌ فَكَأَنْ قَدْ وَالسَّلَامُ ۔ مس ۔ ہر ۔ اگر ثواب چاہی تو پس صبر کر اور نہ کہو دی بی صبری کرنی سی
ثواب تیرا پس پشیمان ہووی تو یعنی اسلئی کہ کیوں نہ صبر کیا میں مفت ثواب ہاتہہ سی دیا اور جان یہہ تحقیق
بی صبری کرنی نہیں پہیرتی کسی چیز کو اور نہ دور کرتی ہی غم کو اور وہ چیز کہ اوترنی والی ہی یعنی بلا اور حوادث
مقدر ہوگی پاکہ تحقیق واقع ہوئی یعنی پس جزع فزع بی فائدہ ہی اور سلام ہی تجہ پر نقل کیے یہہ حاکم اور ابن مردویہ نی
ف جتنا جزع فزع زیادہ ہوگا غم بہی زیادہ ہوتا جایگا فائدہ اسی میں ہی کہ اوسکو ہر سی اپنا دہیان ہٹا کر
امیدوار ثواب کا رہی اور اس حدیث سی معلوم ہوا کہ خط تعزیت کا لکہنا مستحب ہی اور سلام آخر خط
میں بہی لکہنا مستحب ہی جیسی اول میں مثل سلام ملاقات اور رخصت کی کذا ذکرہ العلي وَلَمَّا تُوُفِّيَ صَلَّى
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَزَّتْهُمُ الْمَلَائِكَةُ السَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهُ إِنَّ فِي اللّٰهِ عَزَاءً مِّنْ كُلِّ مُصِيْبَةٍ
وَخَلَفًا مِّنْ كُلِّ فَائِتٍ فَبِاللّٰهِ فَثِقُوْا وَإِيَّاهُ فَارْجُوْا فَإِنَّمَا الْمَحْرُوْمُ مَنْ حُرِمَ الثَّوَابَ وَالسَّلَامُ عَلَيْكُمْ
وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهُ ۔ مس ۔ اور جب انتقال ہوا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کا تسلی دی صحابہ اور اہل بیت کو

فرشتون نی اسطرح کہ سلام ہووی تمپر اور رحمت خدا کی اور برکتین اوسکے تحقیق اللہ تعالی کی ہان تسلی ہی ہر
سی یعنی خدا تعالی صبر اور تسلی دینی والا ہی ہر مصیبت سی اور اوسکی ہان عوض ہی ہر فوت ہونی والی چیز سی
پس ساتھ اسکی اعتماد کرو اور اوسی سی امید رکہو پس سوا اسکی نہین کہ محروم وہ ہی کہ محروم کیا گیا ثواب سی
اور سلام ہو تمپر اور رحمت اللہ کی اور برکتین اوسکی نقل کی یہہ حاکم نی ف محروم وہ کہ محروم ہو ثواب سی
یعنی مصیبت دنیا کی مصیبت نہین ہی اسلی کہ ثواب اوسکا آخرت مین موجود ہی بلکہ مصیبت زدہ یعنی بہت
کو صبر نکری اور ثواب سی محروم رہی کذا ذکرا المنذری دَخَلَ رَجُلٌ اَشْهَبُ اللِّحْيَةِ جَسِيمٌ صَبِيحٌ فَتَخَطّٰى
رِقَابَهُمْ فَبَكٰى ثُمَّ الْتَفَتَ اِلَى الصَّحَابَةِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ فَقَالَ اِنَّ فِي اللّٰهِ عَزَاءً مِنْ كُلِّ مُصِيبَةٍ
وَعِوَضًا مِنْ كُلِّ فَائِتٍ وَخَلَفًا مِنْ كُلِّ هَالِكٍ فَاِلَى اللّٰهِ فَاَنِيبُوا وَاِلَيْهِ فَارْغَبُوا وَنَظَرُهُ اِلَيْكُمْ
فِي الْبَلَاءِ فَانْظُرُوا فَاِنَّمَا الْمُصَابُ مَنْ لَمْ يُجْبَرْ وَانْصَرَفَ فَقَالَ اَبُو بَكْرٍ وَعَلِيٌّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا
هٰذَا الْخَضِرُ عَلَيْهِ السَّلَامُ ٭ مستس ٭ اور آیا ایک آدمی سفید داڑہی الا خرہ جو بابدورت یعنی المیت
پاس دن وفات جان جہان علیہ السلام کی پس پہلانگ گیا صحابہ کی گردنون پر یعنی جب جگہہ نپائی لیسبب ازدحام
کی تو آگی بڑہ گیا پس رویا پہر التفات کیا طرف صحابہ رضی اللہ عنہم کی پس کہا تحقیق اللہ کی ہان تسلی ہی ہر مصیبت
سی اور عوض ہی ہر فوت ہونی والی چیز سی اور بدلا ہی ہر چیز ہلاک ہونی والی سی پس طرف اسکی رجوع کرو
اور طرف ثواب اوسکی رغبت کرو اور نظر اوسکی طرف تمہاری ہی بیچ مبتلا کرنی کی یعنی وہ جانتا ہی
ساتھ علم قدیم کی دل کی باتون تمہاری کو ہر حال مین پس فکر کرو اور ہوشیار رہو کہ کسطرح صبر کرتی ہو
اور کیا کہتی ہو پس سوا اسکی نہین کہ مصیبت زدہ وہ ہی کہ بدلا نہ دیا جاوی یعنی مصیبت پر صبر نکری
اور ثواب سی محروم رہی اور چلا گیا وہ شخص پس فرمایا حضرت ابوبکر اور حضرت علی نی راضی ہووے اللہ
کہ یہہ حضرت خضر علیہ السلام تہی نقل کیے یہہ حاکم نی وَ مَنْ رَفَعَ الْمَيِّتَ عَلَى السَّرِيرِ
لِنَسْعِمِ اللّٰهِ ٭ مومص ٭ اور جو شخص کہ رکھی میت کو تخت پر یعنی جنازہ پر یا اوٹھا دی

باب جنازہ اور اوسکی اٹھانے کا

بس چاہیی کہ کہی بسم اللہ نقل کی یہہ موقوفاً ابن ابی شیبہ نی وَ اِذَا صَلّٰی عَلَیہِ کَبَّرَ ثُمَّ قَرَأَ الفَاتِحَةَ ثُمَّ صَلّٰی
عَلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیہِ وَسَلَّمَ ثُمَّ قَالَ اَللّٰھُمَّ عَبدُكَ وَابنُ اَمَتِكَ كَانَ یَشھَدُ اَن لَا اِلٰهَ اِلَّا
اَنتَ وَحدَكَ لَا شَرِیكَ لَكَ وَیَشھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبدُكَ وَرَسُولُكَ اَصبَحَ فَقِیرًا اِلٰی رَحمَتِكَ وَ
اَصبَحتَ غَنِیًّا عَن عَذَابِهٖ تَخَلّٰی مِنَ الدُّنیَا وَاَھلِھَا اِن كَانَ زَاكِیًا فَزَكِّهٖ وَاِن كَانَ مُخطِئًا فَاغفِر لَهٗ اَللّٰھُمَّ
لَا تَحرِمنَا اَجرَهٗ وَلَا تُضِلَّنَا بَعدَهٗ ﴿منتقی﴾ اور جب نماز پڑہی مردی پر تکبیر کہی پھر پڑہی الحمد پھر درود بہیجی
نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر یعنی بعد دوسری تکبیر کی اور اولی یہہ ہی کہ درود نماز کا پڑہی پھر پڑہی یعنی تیسری تکبیر کی بعد
یا اللہ یہہ بندہ تیرا ہی اور بیٹا لونڈی تیری کا ہی تہا گواہی دیتا یہہ کہ نہیں کوئی معبود مگر تو تنہا ہی تو نہیں کوئی
شریک تیرا اور تہا گواہی دیتا یہہ کہ تحقیق حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم بندی تیری ہین اور رسول تیری ہوا یہہ محتاج
طرف رحمت تیری کی یعنی اگرچہ ہمیشہ تیرا محتاج تہا مگر اس بیکسی تنہائی مین زیادہ محتاج ہی اور ہی تو بی پروا
عذاب اسکی سی الگ ہوگیا دنیاسی اور دنیا والون سی اگر ہووی یہہ پاک گناہون سی پس زیادہ کر پاکی اسکی
یعنی بسبب ثواب کامل کی اور بلند کرنی درجات کی اور اگر ہو گنہگار پس بخش اسکو یا اللہ نہ محروم کر ہمکو ثواب
اسکیسی اور نہ گمراہ کر ہمکو پیچھی اسکی یعنی بسبب بی صبری کی نقل کی یہہ حاکم نی ﴿ف﴾ نماز جنازہ کی پڑہنی
نہ پڑہنی فرض کفایہ ہی اور شرط صحت نماز کی اسلام ہی اور پاکی میت کی اور سامنی ہونا جنازہ کا یعنی غائب پر ہمارے
نزدیک درست نہین اور ارکان نماز کی قیام اور تکبیرین ہین اور الحمد پڑہنی امام شافعی کی نزدیک واجب
ہی اور امام اعظم اور امام مالک رحمہما اللہ کی نزدیک پڑہنا الحمد کا نہین ہی اگر بقصد ثنا کی پڑہی جائز ہی
پس امام اعظم رح کی نزدیک پہلی تکبیر کی بعد سبحانک اللّٰھم آخر تک پڑہی کذا ذکر الفقہا اور بعضی روایتون مین
بجای پہلی دعا کی بعد تیسری تکبیر کی ان دعاؤن مین سی پڑہنی آئی ہی اَللّٰھُمَّ اغفِر لَهٗ وَارحَمهُ وَعَافِهٖ
وَاعفُ عَنهُ وَاَكرِم نُزُلَهٗ وَوَسِّع مُدخَلَهٗ وَاغسِلهُ بِالمَاءِ وَالثَّلجِ وَالبَرَدِ وَنَقِّهٖ مِنَ الخَطَایَا
كَمَا نَقَّیتَ الثَّوبَ الاَبیَضَ مِنَ الدَّنَسِ وَاَبدِلهُ دَارًا خَیرًا مِن دَارِهٖ وَاَھلًا خَیرًا مِن اَھلِهٖ

وَزَوْجًا خَيْرًا مِنْ زَوْجِهِ وَأَدْخِلْهُ الْجَنَّةَ وَأَعِذْهُ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ وَعَذَابِ النَّارِ م ت
ق مص ٭ یا اللہ بخش اسکو اور رحم کر اسپر اور عافیت دے اسکو اور معاف کر اسسے یعنی تقصیرین اسکی اور
کر مہمانی اسکی یعنی بہت ثواب اور جنت دے اور فراخ کر قبر اسکی اور پاک کر اسکو ساتھ پانی اور برف اور اولے
کی یعنی طرح طرح کی بخششین اور رحمتین کر اور پاک کر اسکو گناہون سے جیسے کہ پاک کیا تو نے کپڑے سفید کو میل سے
اور بدلہ دے اسکو گھر بہتر گھر اسکے سے اور اہل یعنی خادم وغیرہ بہتر اہل اسکے سے اور بی بی بہتر بی بی اسکی سے
اور داخل کر اسکو بہشت مین اور پناہ دے اسکو عذاب قبر سے اور عذاب آگ سے نقل کی ہے مسلم ترمذی نسائی
ابن ماجہ ابن ابی شیبہ نے اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِحَيِّنَا وَمَيِّتِنَا وَصَغِيرِنَا وَكَبِيرِنَا وَذَكَرِنَا وَأُنْثَانَا وَشَاهِدِنَا
وَغَائِبِنَا اَللّٰهُمَّ مَنْ أَحْيَيْتَهُ مِنَّا فَأَحْيِهِ عَلَى الْإِسْلَامِ وَمَنْ تَوَفَّيْتَهُ مِنَّا فَتَوَفَّهُ عَلَى الْإِيمَانِ
اَللّٰهُمَّ لَا تَحْرِمْنَا أَجْرَهُ وَلَا تُضِلَّنَا بَعْدَهُ ٭ د ت ق حب مس ٭ یا اللہ بخش زندون ہمارے
اور مردون ہمارے کو اور چھوٹون ہمارے کو اور بڑون ہمارے کو اور مردون ہمارے کو اور عورتون ہمارے کو
اور حاضرون ہمارے کو اور غائبون ہمارے کو یا اللہ جسکو زندہ رکھے تو ہم مین سے پس زندہ رکھ اوسکو اسلام پر اور
جسکو مارے تو ہم مین سے پس مار اوسکو ایمان پر یا اللہ نہ محروم کر ہمکو ثواب اسکے سے اور نہ گمراہ کر ہمکو پیچھے اسکے
نقل کی ہے ابو داود ترمذی نسائی احمد ابن حبان حاکم نے اَللّٰهُمَّ أَنْتَ رَبُّهَا وَأَنْتَ خَلَقْتَهَا وَأَنْتَ هَدَيْتَهَا
لِلْإِسْلَامِ وَأَنْتَ قَبَضْتَ رُوحَهَا وَأَنْتَ أَعْلَمُ بِسِرِّهَا وَعَلَانِيَتِهَا جِئْنَا شُفَعَاءَ فَاغْفِرْ لَهَا
... لَهُ د س ٭ یا اللہ تو ہی پروردگار اسکا ہے اور تو ہی نے پیدا کیا اسکو اور تو ہی نے راہ دکھائی اسکو
طرف اسلام کی اور تو ہی نے قبض کی روح اسکی اور تو ہی دانا تر ہے ساتھ باطن اسکے کی اور ظاہر اسکے کی
حاضر ہوے ہین ہم شفاعت کرنے والے پس بخش نقل کی ہے ابو داود و نسائی نے اس میت کو نقل کی ہے نسائی نے
اس شخص کو نقل کی ہے ابو داود نے یعنی نسائی نے بعد لفظ فاغفر کے لفظ لہا کا روایت کیا ہے اور ابو داود نے
لفظ لہ کا اَللّٰهُمَّ إِنَّ فُلَانَ بْنَ فُلَانٍ فِي ذِمَّتِكَ وَحَبْلِ جِوَارِكَ فَقِهِ مِنْ فِتْنَةِ الْقَبْرِ وَعَذَابِ النَّارِ

وَاَنْتَ اَهْلُ الْوَفَاءِ وَالْحَمْدِ اَللّٰهُمَّ فَاغْفِرْ لَهٗ وَارْحَمْهُ اِنَّكَ اَنْتَ الْغَفُوْرُ الرَّحِيْمُ ۔ د ق ۔ یا اللہ تحقیق فلانا
بیٹا فلانی کا بیچ عہد تیرے کی اور امان ہمسائگی تیری کی ہی یعنی پناہ وحفاظت تیری مین ہی سبب ایمان لانی کے
پس بچا اسکو فتنۂ قبر کیسی اور عذاب دوزخ کیسی اور توہی ہی لائق وفا کی یعنی وعدہ اپنا پورا کرتا ہی اور لائق حمد کے
ہی یا اللہ پس بخش اسکو اور رحمت کر اسپر تحقیق توہی بخشنی والا مہربان نقل کیے ہیں ابوداؤد وابن ماجہ نے
اَللّٰهُمَّ عَبْدُكَ وَابْنُ اَمَتِكَ احْتَاجَ اِلٰى رَحْمَتِكَ وَاَنْتَ غَنِيٌّ عَنْ عَذَابِهٖ اِنْ كَانَ مُحْسِنًا فَزِدْ
فِيْ اِحْسَانِهٖ وَاِنْ كَانَ مُسِيْئًا فَتَجَاوَزْ عَنْهُ ۔ مس ۔ یا اللہ یہ بندہ تیرا ہی اور بیٹا لونڈی تیری کا ہی
محتاج ہوا ہی طرف رحمت تیری کی اور توبی پروا ہی عذاب اسکی سی اگر تھا یہ نیک کار پس زیادتی کر بیچ نیکی اسکی کے
اور اگر تھا گنہگار پس درگذر کر اس سی نقل کیے ہیں حاکم نی اَللّٰهُمَّ عَبْدُكَ وَابْنُ عَبْدِكَ كَانَ يَشْهَدُ
اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُكَ وَرَسُوْلُكَ وَاَنْتَ اَعْلَمُ بِهٖ مِنِّيْ اِنْ كَانَ مُحْسِنًا فَزِدْ فِيْ اِحْسَانِهٖ
وَاِنْ كَانَ مُسِيْئًا فَاغْفِرْ لَهٗ وَلَا تَحْرِمْنَا اَجْرَهٗ وَلَا تَفْتِنَّا بَعْدَهٗ ۔ حب ۔ یا اللہ یہ بندہ تیرا ہی اور
بیٹا بندی تیری کا ہی تھا گواہی دیتا یہ کہ نہین کوئی معبود مگر اللہ اور تحقیق حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم بندی تیری
ہین اور رسول تیری ہین اور تو بہت جاننی والا ہی حال اسکا مجھ سی اگر تھا یہ نیک کار پس زیادہ کر بیچ نیکی اسکی کی
اگر تھا یہ گنہگار پس بخش اسکو اور نہ محروم کر ہمکو ثواب اسکی سی اور نہ فتنہ مین ڈال ہمکو پیچھی اسکی نقل کیے
ہیں ابن حبان نی وَاِذَا وَضَعَهٗ فِيْ قَبْرِهٖ قَالَ بِسْمِ اللّٰهِ وَعَلٰى سُنَّةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ ۔ د ت س حب ۔ اور جب رکھی مردی کو قبر اوسکی مین کہی رکھتا ہون مین اسکو ساتھ نام اللہ تعالی کے
اور اوپر طریقہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی نقل کیے ہیں ابوداؤد وترمذی ونسائی وابن حبان نے یا یون کہی بِسْمِ اللّٰهِ
وَبِاللّٰهِ وَعَلٰى مِلَّةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ۔ مستق ۔ رکھتا ہون مین اسکو ساتھ نام اللہ تعالی کی اور ساتھ
حکم اللہ تعالی کی اور اوپر دین رسول خدا کی نقل کیے ہیں حاکم نی مِنْهَا خَلَقْنٰكُمْ وَفِيْهَا نُعِيْدُكُمْ
وَمِنْهَا نُخْرِجُكُمْ تَارَةً اُخْرٰى بِسْمِ اللّٰهِ وَفِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَعَلٰى مِلَّةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ۔ مس ۔

پیدا کیا ہمنی تمکو یعنی تمہاری اصل کو کہ حضرت آدم علیہ السلام ہین اور اوسمین پہر لیجاوینگے ہم تمکو یعنی بعد مرنے کی
اور اوسمین سی نکالینگے ہم تمکو دوبارہ یعنی قیامت کو کہتا ہون مین اسکو ساتھہ نام اوسکی خالق کے اور بسم اللہ
کی اور اوپر دین رسول خدا کی نقل کیے یہہ حاکم نی ف فتاوی عالمگیری مین لکہا ہی کہ مستحب ہی کہ قبر
متی ڈالی سکے تین لپ متی سی ہر کر سرہانی کی طرف سی قبر مین ڈالی اول لپ مین منہا خلقناکم کہی اور دوسری
مین وفیہا نعیدکم اور تیسری مین ومنہا نخرجکم تارۃ اخری پس یہہ بہی آیا سو اگر یہان مراد یہہ ہی کہ دفن کی
کی وقت پڑہی فاذا فرغ من دفنہ وقف علی القبر فقال استغفروا لاخیکم وسلوا لہ بالتثبیت
فانہ الآن یسأل ۞ د مش مرسی ۞ پس جب فراغت پاوی دفن میت کیسی تو کہڑا ہووی اوپر قبر کی
پس کہی حاضرون کو بخشش چاہو واسطے بہائی اپنی کے اور دعا کرو اوسکی لیے ساتھہ ثابت رہنی
کی یعنی جواب منکر نکیر مین پس تحقیق وہ اب پوچہا جاتا ہی نقل کیے یہہ ابو داؤد حاکم بزار بیہقی نے ف
اس حدیث سی معلوم ہوا کہ دعا زندون کی مردونکی لیے مفید ہوتی ہی اور مذہب اہل سنت وجماعت کا
بہی یہی ہی کہ زندون کی دعا کرنی مین اور صدقہ دینی مین ساتھہ نیت ثواب کی نفع عظیم ہی مردون کو
اور اس باب مین بہت حدیثین آئی ہین کذا ذکرہ الفخر ویقرأ علی القبر بعد الدفن اول سورۃ البقرۃ
وخاتمتہا ۞ سنی ۞ اور پڑہی سرہانی قبر پیچہی دفن کے ابتدا سورہ بقرہ کا یعنی مفلحون تک اور اخیر اوسکا
یعنی آمن الرسول نقل کیے یہہ بیہقی نی ف اور بعضی روایت مین آیا ہی کہ الم مفلحون تک سرہانی
پڑہی اور آمن الرسول پائینتی کذا فی المشکوۃ واذا زار القبور فلیقل السلام علی اہل
الدیار او السلام علیکم اہل الدیار من المؤمنین والمسلمین وانا ان شاء اللہ
بکم للاحقون نسأل اللہ لنا ولکم العافیۃ ۞ مس ق ۞ انتم لنا فرط ونحن لکم
تبع ۞ مس ۞ اور جب زیارت کری کوئی قبرونکی پس چاہیے کہ کہی سلام ہی اوپر صاحب
مساکن قبرون کی یا کہی سلام ہی تمپر ای گہر والون مومنون مین سی اور مسلمانون مین سی

ہیں اللہ ساتھ تمہارے البتہ ملیں گے مانگتے ہیں ہم اللہ تعالی سے اپنے لیے اور تمہارے لیے عافیت نقل
کیا مسلم نسائی ابن ماجہ نے اور نسائی کی ایک روایت میں یہہ جملہ بھی زیادہ آیا ہے کہ تم واسطے ہمارے پیش رو ہو
اور ہم واسطے تمہارے پیچھے آنے والے ہیں اَلسَّلَامُ عَلٰی اَهْلِ الدِّيَارِ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُسْلِمِيْنَ
يَرْحَمُ اللّٰهُ الْمُسْتَقْدِمِيْنَ مِنَّا وَالْمُسْتَأْخِرِيْنَ وَاِنَّا اِنْ شَاءَ اللّٰهُ بِكُمْ لَلَاحِقُوْنَ * م س ن ق
سلام ہے اوپر صاحب گھروں کی مومنوں میں سے اور مسلمانوں میں سے اور رحم کرے اللہ اگلوں پر ہم میں سے
اور پچھلوں پر مردوں زندوں پر اور تحقیق ہم اگر چاہے اللہ ساتھ تمہارے البتہ ملیں گے نقل کیے یہہ مسلم نسائی
ابن ماجہ نے اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ دَارَ قَوْمٍ مُؤْمِنِيْنَ وَاَتَاكُمْ مَا تُوْعَدُوْنَ غَدًا مُؤَجَّلُوْنَ وَاِنَّا اِنْ شَاءَ
اللّٰهُ بِكُمْ لَاحِقُوْنَ * م س ن سلام ہے تمہارے گھر والوں قوم مومنین کے اور آئی تمہارے پاس وہ چیز
کہ تھے تم وعدہ دیے جاتے یعنی ثواب عذاب کل کو یعنی قیامت کو ڈھیل دیے گئے تم یعنی مدت عمر تک اور
تحقیق ہم اگر چاہے اللہ ساتھ تمہارے ملیں گے نقل کیے یہہ مسلم نسائی نے اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ دَارَ قَوْمٍ
مُؤْمِنِيْنَ وَاِنَّا اِنْ شَاءَ اللّٰهُ بِكُمْ لَاحِقُوْنَ * د سلام ہے تمہارے گھر والوں قوم مومنین کے اور تحقیق
ہم اگر چاہے اللہ ساتھ تمہارے ملیں گے نقل کیے یہہ ابو داؤد نے اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ يَا اَهْلَ الْقُبُوْرِ يَغْفِرُ اللّٰهُ
لَنَا وَلَكُمْ اَنْتُمْ سَلَفُنَا وَنَحْنُ بِالْاَثَرِ * ت سلام ہے تمہارے صاحب قبروں کے بخشے اللہ ہم کو اور تم کو تم
ہو پہنچے ہوئے ہم سے اور ہم پیچھے تمہارے پہنچتے ہیں نقل کیے یہہ ترمذی نے ف آداب زیارت کے
یہہ ہیں کہ پشت جانب قبلہ کی کرے اور موہنہ قبر کی طرف کر کر کھڑا ہووے اور سلام جو مذکور ہوا کہے
اور ہاتھ قبر کو نہ لگاوے اور نہ بوسہ دے اور نہ جھکے آگے قبر کے جیسے یہاں رسم سلام کرنے کی ہے
جھک کر اور ناک گھسنے اور سجدہ نہ کرے اور نہ گرد قبر کے پھرے کہ یہہ عادت نصاریٰ کی ہے چنانچہ
شیخ عبد الحق رحمہ اللہ نے بھی یہی لکھا ہے اور فتوی اسی پر ہے کہ قرآن پڑھنا قبر پہ مکروہ نہیں اور
سات بار قل ہو اللہ پڑھے اور بعضی روایت میں آیا ہے کہ گیارہ قل کھڑے ہو کر پڑھے پھر بیٹھے اور

منزل ششم یوم سہ شنبہ

بیان اوس ذکر کا کہ مخصوص کسی وقت سے نہیں

جمعہ کی دن کرنی افضل ہی خصوصاً اول وقت مین اور بعضی روایت مین آیا ہی کہ جو کوئی زیارت کی وقت
سورہ یٰسٓ پڑہی تو مقبرہ کی مردون کو تخفیف عذاب مین ہوتی ہی اور حسن اوس قدر مردی مقبری مین
تنی نیکیان پڑہنی والی کی لئی لکہی جاتی ہین اور ایکبار سورہ فاتحہ اور تین بار قل ہو اللہ بھی بعضون نے لکہی ہی
کذا ذکرہ الفخر رحمہ اللہ اور سورہ الہٰکم التکاثر پڑہی پہر پڑہی السلام علیکم دار قوم مؤمنین انتم لنا سلف و انا ان شاء اللہ بکم لاحقون
رَبَّنَا اغْفِرْ لَنَا وَلِإِخْوَانِنَا الَّذِينَ سَبَقُونَا بِالْإِيمَانِ وَلَا تَجْعَلْ فِي قُلُوبِنَا غِلًّا لِلَّذِينَ آمَنُوا رَبَّنَا إِنَّكَ رَءُوفٌ رَحِيمٌ رَبَّنَا اغْفِرْ لَنَا
وَلِوَالِدِينَا وَلِمَشَايِخِنَا وَلِأُسْتَاذِينَا وَلِأَوْلَادِنَا وَلِأَحْفَادِنَا وَلِإِخْوَانِنَا وَلِأَخَوَاتِنَا وَلِأَعْمَامِنَا وَلِعَمَّاتِنَا وَلِأَخْوَالِنَا وَلِخَالَاتِنَا
وَلِسَائِرِ أَقَارِبِنَا وَأَصْحَابِنَا وَأَحْبَابِنَا وَلِمَنْ لَهُ حَقٌّ عَلَيْنَا وَلِجَمِيعِ الْمُؤْمِنِينَ وَالْمُؤْمِنَاتِ وَالْمُسْلِمِينَ وَالْمُسْلِمَاتِ الْأَحْيَاءِ
مِنْهُمْ وَالْأَمْوَاتِ إِنَّكَ مُجِيبُ الدَّعَوَاتِ وَرَافِعُ الدَّرَجَاتِ اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِأَهْلِ الْبَقِيعِ الْمُعَلَّى بعد اسکی پڑہی اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى
رُوحِ مُحَمَّدٍ فِي الْأَرْوَاحِ وَصَلِّ عَلَى جَسَدِ مُحَمَّدٍ فِي الْأَجْسَادِ وَصَلِّ عَلَى قَبْرِ مُحَمَّدٍ فِي الْقُبُورِ وَصَلِّ عَلَى تُرْبَةِ مُحَمَّدٍ فِي التُّرَابِ
وَصَلِّ عَلَى جَمِيعِ الْأَنْبِيَاءِ وَالْمُرْسَلِينَ وَعَلَى الْمَلَائِكَةِ الْمُقَرَّبِينَ وَعَلَى عِبَادِكَ الصَّالِحِينَ وَعَلَى أَهْلِ طَاعَتِكَ أَجْمَعِينَ رَبَّنَا تَوَفَّنَا
مُسْلِمِينَ وَأَلْحِقْنَا بِالصَّالِحِينَ وَأَدْخِلْنَا الْجَنَّةَ آمِينَ بِرَحْمَتِكَ يَا أَرْحَمَ الرَّاحِمِينَ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ ❊ دعا
کہ حرمین شریفین زادہما اللہ شرفاً مین وقت زیارت کی پڑہتی ہین کذا ذکرہ العلی اَلذِّكْرُ الَّذِي دَرَجَہٗ فضائلہ
غَيْرُ مَخْصُوصٍ بِوَقْتٍ وَلَا سَبَبٍ وَلَا مَكَانٍ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ هِيَ أَفْضَلُ الذِّكْرِ ❊ بیان
اوس ذکر کا کہ اوسکی فضیلت اوسکی حدیثون مین حال یہہ کہ نہین خاص کیا گیا ہی ساتھہ کسی وقت کی
اور نہ کسی سبب کی یعنی مثل طعام وغیرہ کی اور نہ ساتھہ کسی مکان کے یعنی مثل اوس کا حج کی فرمایا پیغمبر
صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ کلمہ لا الہ الا اللہ یعنی ساتھہ محمد رسول اللہ کی بہترین ذکر کا ہی نقل
نی وَهِيَ أَفْضَلُ الْحَسَنَاتِ ❊ اَسْعَدُ النَّاسِ بِشَفَاعَتِي يَوْمَ الْقِيَامَةِ مَنْ قَالَ
خَالِصًا مِنْ قَلْبِهِ أَوْ نَفْسِهِ ❊ خ ❊ اور کلمہ توحید بہترین نیکیون کا ہی نقل کیے ہیہ حـ
آدمیون کا ساتھہ شفاعت میری کی دن قیامت کی وہ ہوگا کہ کہا ہوگا اس کلمہ کو خالص دل سی

جان اپنی سی نقل کی یہہ بخاری نے یَخْرُجُ مِنَ النَّارِ مَنْ قَالَهَا وَفِیْ قَلْبِهٖ وَزْنُ شَعِیْرَةٍ مِنْ خَیْرٍ اَوْ اِیْمَانٍ

وَیَخْرُجُ مِنَ النَّارِ مَنْ قَالَهَا وَفِیْ قَلْبِهٖ وَزْنُ بُرَّةٍ مِنْ خَیْرٍ اَوْ مِنْ اِیْمَانٍ وَیَخْرُجُ مِنَ النَّارِ مَنْ قَالَهَا

وَفِیْ قَلْبِهٖ وَزْنُ ذَرَّةٍ مِنْ خَیْرٍ اَوْ مِنْ اِیْمَانٍ ✽ خ م ت ✽ نکلیگا دوزخ سی وہ شخص کہ کہا ہوگا اس کلمہ

کو اوس حالت مین کہ اوسکی دل مین مقدار جو کی نیکی ہی یعنی ایمان سی ہی یا فرمایا ایمان سی اور نکلیگا دوزخ

سی وہ شخص کہ کہا ہوگا اس کلمہ کو اور اوسکی دل مین مقدار گیہون کی نیکی سی ہی یا فرمایا ایمان سی ہی اور نکلیگا دوزخ سی وہ شخص کہ کہا ہوگا

اس کلمہ کو اور اوسکی دل مین برابر ذرہ کی نیکی سی ہی یا فرمایا ایمان سی نقل کی یہہ بخاری مسلم ترمذی نی ف مراد یہہ ہی کہ جسکی دل مین

تہوڑا سا بہی ایمان ہوگا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی شفاعت سی دوزخ سی نکلیگا کذا ذکرہ الفخر مَا مِنْ عَبْدٍ قَالَهَا ثُمَّ مَاتَ عَلٰی ذٰلِكَ

اِلَّا دَخَلَ الْجَنَّةَ وَاِنْ زَنٰی وَاِنْ سَرَقَ وَاِنْ زَنٰی وَاِنْ سَرَقَ وَاِنْ زَنٰی وَاِنْ سَرَقَ ✽ ھ ✽ نہین کوئی بندہ کہ کہی یہہ کلمہ پہر مرے

اسی اعتقاد پر مگر کہ داخل ہوگا بہشت مین اور اگرچہ زنا کیا ہو اور اگرچہ چوری کی ہو اور اگرچہ زنا کیا ہو اور

چوری کی ہو اور اگرچہ زنا کیا ہو اور چوری کی ہو نقل کی یہہ مسلم نی ف اس حدیث سی معلوم ہوا کہ مومن

ہمیشہ دوزخ مین نہین رہیگا اگرچہ بی توبہ مری سزا اپنی کردار کی پاکر آخر کو بہشت مین داخل ہوگا اور کافر

ہمیشہ دوزخ مین رہیگا اور یہہ بہی معلوم ہوا کہ گناہ سی اصل ایمان نہین جاتا رہتا اگرچہ کمال ایمان مین نقصان

آجاوی یہی مذہب ہی اہل سنت جماعت کا کذا ذکرہ الفخر جَدِّدُوْا اِیْمَانَكُمْ قِیْلَ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَكَیْفَ نُجَدِّدُ

اِیْمَانَنَا قَالَ اَكْثِرُوْا مِنْ قَوْلِ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ ✽ ا ط ✽ فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی نیا کرو ایمان اپنی

عرض کیا صحابہ نی یا رسول اللہ اور کیونکر نیا کرین ہم ایمان اپنا فرمایا کثرت کرو کہنی لا الہ الا اللہ کی یعنی اس سی ایمان

قوت آتی ہی نقل کی یہہ احمد طبرانی نی لَیْسَ لَهَا دُوْنَ اللّٰهِ حِجَابٌ حَتّٰی تَخْلُصَ اِلَیْهِ ✽ ت ✽ نہین ہی

واسطی اس کلمہ کی نزدیک اللہ کی پردہ یہان تک کہ وہ پہونچتا ہی طرف اوسکی یعنی کوئی چیز اسکی ہونی کو

نہین یعنی جلدی قبول ہوتا ہی نقل کی یہہ ترمذی نی قَوْلُهَا لَا یَتْرُكُ ذَنْبًا وَلَا یُشْبِهُهَا

عمل ✽ س ✽ کہنا کلمہ طیب کا نہین چہوڑتا ہی کوئی گناہ اور نہین مشابہ ہوتا ہی اوسکی کوئی عمل نقل کی یہہ حاکم نی

لو ان اهل السموات السبع والارضين السبع في كفة ولا اله الا الله في كفة مالت بهم

حب س مر ۔ اگر تحقیق ساتون آسمان والی اور ساتون زمین والی ایک پلہ مین ہوویں اور ثواب لا اله

الا الله کا ایک پلہ مین ہووی تو بہاری ہوگا پلہ اسکا اون سبی نقل کیے یہہ ابن حبان نسائی حاکم نی ما قال لا اله الا الله

عبد قط مخلصا الا فتحت له ابواب السماء حتى تفضي الى العرش ما اجتنبت الكبائر

ت س حسن ۔ نہین کہتا کلمہ طیب کوئی بندہ کبہی خالص دل سی مگر کہول جاتی ہین اوسکی لئی دروازی آسمان کی

یعنی اوسکی قبولیت اور چڑہنی کی لئی یہان تک کہ پہنچتا ہی عرش تک جب تک کہ بچی کہنی والا کبیرہ گناہون سی

نقل کیے یہہ ترمذی نسائی حاکم نی ف بچی بڑی گناہون سی یا توبہ کرلی ہو اونسی یعنی یہہ قبولیت اور ثواب

تبہی حاصل ہوتا ہی کہ کبیرہ گناہون سی بچی جیسی کہ الله عزوجل نی فرمایا ہی انما يتقبل الله من المتقين یعنی نہین

قبول کرتا الله تعالی عمل مگر پرہیزگارون سی لا اله الا الله وحده لا شريك له له الملك وله

الحمد يحيي ويميت وهو على كل شيء قدير من قالها عشر مرات كان كمن اعتق اربعة انفس

من ولد اسمعيل خ م ت س ا ۔ ومرة كعتق نسمة ۔ امص ۔ نہین کوئی معبود مگر الله تنہا نہین

کوئی شریک اوسکا اوسیکی لئی پادشاہت ہی اور اوسیکی لئی تعریف ہی وہی جلاتا ہی اور مارتا ہی اور وہ

ہر چیز پر قادر ہی جو کوئی کہی یہہ کلمہ دس بار ہوتا ہی مانند اوس شخص کی کہ آزاد کی ہو چار بردی اولاد حضرت اسمعیل سی

نقل کیے یہہ بخاری مسلم ترمذی نسائی احمد نی اور جو کوئی کہی یہہ کلمہ ایکبار ہووی گا ثواب مانند آزاد کرنی ایک بردی

کی نقل کیے یہہ ابن ابی شیبہ نی ومائة مرة كانت له عدل عشر رقاب وكتبت له مائة

حسنة ومحيت عنه مائة سيئة وكانت له حرزا من الشيطان ولم يأت احد بافضل مما

جاء به الا احد عمل اكثر من ذلك خ م ۔ اور جو کوئی پڑہی یہہ کلمہ سو بار ہوتا ہی یہہ کلمہ یعنی ثواب اسکا

واسطی اوسکی مانند ثواب آزاد کرنی دس بردون کی اور لکہی جاتی ہین اوسکی لئی سو نیکیان اور مٹائی جاتی

ہین اوس سی سو گناہ اور رہتا ہی یہہ کلمہ اوسکی لئی پناہ شیطان سی اور نہین لائیگا کوئی بہتر اوس چیز سی [illegible]

اوسکو یعنی قیامت کو کوئی اسکی برابر بہتر عمل نہیں لیکر آویگا مگر جسنی عمل کیا زیادہ اس سی یعنی وہ افضل ہوگا
نقل کی یہہ بزار نی هِيَ الَّتِي عَلَّمَهَا نُوحٌ ابْنَهُ فَإِنَّ السَّمٰوَاتِ لَوْ كَانَتْ فِي كِفَّةٍ لَرَجَحَتْ
بِهَا وَلَوْ كَانَتْ حَلْقَةً لَقَصَمَتْهَا * مص * یہہ کلمہ وہی ہی کہ سکہایا اوسکو حضرت نوح علیہ السلام نی بیٹی
اپنی کو پس تحقیق آسمان اگر ہووین ایک پلڑی مین اور یہہ کلمہ ایک پلڑی مین تو البتہ بہاری ہوگا پلڑہ اس کلمہ کا
اور سبہ اگر ہووین آسمان حلقہ تو البتہ ملا دیوی یہہ اوسکو نقل کی یہہ ابن ابی شیبہ نی ف
یعنی فرضا اگر سب آسمان بطور کڑی کی ہووین اور ثواب اسکا اوسپر رکہا جاوی تو بسبب بوجہہ کی کڑہ
پہکی کر ملجاوی اور فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ جو کوئی پڑہی ہر دن مین سو بار لا الہ الا اللہ الملک
الحق المبین تو ہوتا ہی اوسکی لیئی امان فقر سی اور انس وحشت قبر مین اور کہولی جاتی ہین اوسکی لیئی دروازی
جنت کی کذا فی شرح الصدور * لَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ وَاللهُ أَكْبَرُ كَلِمَتَانِ إِحْدَاهُمَا لَيْسَ لَهَا نِهَايَةٌ
دُونَ الْعَرْشِ وَالْأُخْرٰى تَمْلَأُ مَا بَيْنَ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ * ط * لا الہ الا اللہ اور اللہ اکبر دو کلمی
ہین ایک دونون مین کا یعنی لا الہ الا اللہ نہین ہی اوسکی لیئی نہایت وری عرش کی یعنی ہین پہنچتا ہی اور قبول
ہوتا ہی اور دوسرا یعنی اللہ اکبر بہر دیتا ہی یعنی ثواب سی اور نور سی اوس چیز کو کہ درمیان آسمان اور زمین
کی ہی نقل کی یہہ طبرانی نی وَهُمَا مَعَ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيمِ مَا عَلَى الْأَرْضِ
أَحَدٌ يَقُولُهَا إِلَّا كُفِّرَتْ عَنْهُ خَطَايَاهُ وَلَوْ كَانَتْ مِثْلَ زَبَدِ الْبَحْرِ * ت * مس * اور یہی دونو
کلمی ساتہہ ولا حول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم کی یہہ فضیلت رکہتی ہین کہ نہین زمین پر کوئی کہ کہی ان تینون کو
مگر دور کیجاتی ہین اوس سی گناہ اوسکی اور اگرچہ ہووین وہ مانند جہاگ دریا کی یعنی بہت نقل کی یہہ ترمذی نسائی
مَا مِنْ أَحَدٍ يَشْهَدُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللهِ إِلَّا حَرَّمَهُ اللهُ عَلَى النَّارِ
قَالَ مُعَاذٌ قَالَ يَا رَسُولَ اللهِ أَفَلَا أُخْبِرُ النَّاسَ فَيَسْتَبْشِرُوا قَالَ إِذًا يَتَّكِلُوا وَأَخْبَرَ بِهَا
مُعَاذٌ عِنْدَ مَوْتِهِ تَأَثُّمًا * خ * م * نہین کوئی کہ گواہی دی اسکی کہ نہین کوئی معبود مگر اللہ اور تحقیق محمد رسول اللہ

ہی کہ محمد صلی الله عليه وسلم رسول الله کی ہين مگر حرام کرتا ہی اوسکو الله آگ پر يهه جو حديث مذکور ہوئی معاذ نی آنحضرت سی سنی

تہی اور يهه سنی کی معاذ نی عرض کيا ای رسول الله کی کيا پس نہ خبر دون مين لوگون کو اوسکی پس خوش ہوويں

وہ فرمايا ابہی جو خبر ديگا اعتماد کرينگی لوگ يعنی نری شہادت پر اور عمل چہوڑ دينگی پس ابہی مصلحت نہين

عمل کرنی دی اور خبر دی ساتہہ اس بشارت کی معاذ نی نزديک مرنی اپنی کی گناہ سی بچنی کی لئی نقل کی

يهه بخاری مسلم نی **ف** يعنی جب ديکہا کہ لوگ عمل کرنی پر مستعد ہين اور علم کا چہپانا گناہ ہی کہ

چہپانی والا لگام آگ کی ديا جاويگا او حضرت نی ابتدا اسلام مين منع فرمايا تہا اب منع ہوا بلکہ

مجتہد تہی يهه اجتہاد کرکر خبر دی کذا ذکره الفخر رح اور ملا علی قاری رح نی لکہا ہی کہ ظاہر حديث پر يهه شبہہ

آتا ہی کہ اکثر حديثون سی يهه معلوم ہوتا ہی کہ گنہگار موحد کلمہ گو بہی دوزخ مين داخل ہونگی مگر آنحضرت صلی الله

عليه وسلم کی شفاعت سی نجات پاوينگی اور اس سی يهه معلوم ہوا کہ بالکل جاتی ہی نہين اسکی کئی جواب

ہين اختصار کی لئی ايک پر اکتفا ہوتا ہی مراد کلمہ کہنی سی يہان يهه ہی کہ يهه کلمہ بہی کہا اور اوسکی حق

ادا کئی يعنی ممنوع باتون سی بچا اور جو حکم کيا ہی بجا لايا اور اسی لئی کہ معنی اسکی ظاہر نہ تہی معاذ نی

خبر نہ دی تہی مَنْ شَهِدَ بِهَا كَذٰلِكَ حَرَّمَهُ اللّٰهُ عَلَى النَّارِ ؞ **مت** ؞ جو کوئی گواہی دی ساتہ

اس کلمہ کی خلوص سی حرام کريگا اوسکو الله تعالی آگ پر نقل کی يهه مسلم ترمذی نی و حديث

الْبِطَاقَةِ الَّتِي تَثْقُلُ بِالتِّسْعَةِ وَالتِّسْعِينَ سِجِلًّا كُلُّ سِجِلٍّ مَدَّ الْبَصَرِ أَشْهَدُ أَنْ

لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ ؞ **ق حب مس** ؞ اور حديث پرچہ

کا ننانوی دفتر سی جو بہاری ہوگا يعنی ننانوين کتابون پر يعنی اعمال نامون پر کہ اوسمين برائيان لکہی ہونگی

کہ ہر کتاب ہوگی بقدر درازگی بينائی کے يعنی جہان تک نظر کام کرتی ہی يعنی زمين سی آسمان تک سر لکہا

ہوگا اوس پرچہ مين اَشْهَدُ اَنْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ

ابن ماجہ ابن حبان حاکم نی **ف** حديث البطاقة مبتدا ہی اور خبر اوسکی

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ روز قیامت کی اللہ تعالی ایک شخص کو روبروی خلائق کی نکالیگا اور پہیلاویگا اسکی آگی ایک کم سو کتابین کہ ہر ایک بقدر درازی نظر کی ہوگی پہر فرماویگا کیا انکار کرتا ہی تو اس سے کچھ کیا ظلم کیا تجہپر اعمال نامہ لکہنی والون میری نی عرض کریگا بندہ کہ نہ ای رب میری یعنی نہ انکار کرتا ہون اور نہ ظلم کیا ہی کاتبون تیرون نی پہر فرماویگا کیا کچھ عذر ہی تیری پاس عرض کریگا نہ ای رب میری پس فرماویگا اللہ تعالی کہ تیری ایک نیکی ہمارے پاس ہی ظلم تجہپر نہین ہوویگا آج پس ایک پرچہ کاغذ کا نکالا جاویگا کہ اوسمین لکہا ہوگا اَشْھَدُ اَنْ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ پس فرماویگا اللہ تعالی کہ حاضر ہو وزن اعمال اپنی پر یعنی اور اس پرچہ کو اونکی برابر رکہہ عرض کریگا بندہ ای رب کیا حقیقت ہی اس پرچہ کی مقابلہ مین اون کتابون کی یعنی جو گناہون سی بہری ہوئی ہین پس فرماویگا ظلم نہین کیا جاویگا تو آج یعنی یہہ پرچہ بہت بزرگ ہی تول اسکو پس سب نامی ایک پلے مین رکہی جاوینگی اور یہہ پرچہ ایک پلے مین پس ہلکی ہونگی وہ نامی اور بہاری ہوگا یہہ پرچہ پس نہین بوجہل ہی کوئی چیز ساتہہ نام اللہ تعالی کی کذا فی المشکوۃ

مَنْ قَالَ اَشْھَدُ اَنْ لَّا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ وَاَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ وَاَنَّ عِیْسٰی عَبْدُ اللّٰہِ وَابْنُ اَمَتِہٖ وَکَلِمَتُہٗ اَلْقٰھَا اِلٰی مَرْیَمَ وَرُوْحٌ مِّنْہُ وَاَنَّ الْجَنَّۃَ حَقٌّ وَالنَّارَ حَقٌّ اَدْخَلَہُ اللّٰہُ مِنْ اَیِّ اَبْوَابِ الْجَنَّۃِ الثَّمَانِیَۃِ شَاءَ ٭ مخ س ٭ جو کوئی کہی کہ گواہی دیتا ہون مین اسکی کہ نہین کوئی معبود مگر خدا تنہا اور تحقیق محمد صلی اللہ علیہ وسلم بندی اوسکی ہین اور رسول اوسکی اور تحقیق عیسی بندی اللہ کے ہین اور بیٹی لونڈی اوسکیکی اور کلمہ اوسکا کہ ڈالا اوسکو طرف مریم کی اور روح ہین اوسکی طرف سے اور تحقیق بہشت حق ہی اور دوزخ حق ہی تو داخل کریگا اوسکو اللہ تعالی جس آٹہہ دروازون بہشت مین سے چاہیگا وہ نقل کیے یہہ مسلم بخاری نسائی نے ف خواہ بغیر عذاب کی اپنی فضل و کرم سی داخل کریگا یا بعد عذاب دینی کے گناہون پر کذا ذکرالفخر مَنْ شَھِدَ اَنْ لَّا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ وَاَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ وَاَنَّ عِیْسٰی عَبْدُ اللّٰہِ وَرَسُوْلُہٗ وَابْنُ اَمَتِہٖ وَکَلِمَتُہٗ اَلْقٰھَا اِلٰی مَرْیَمَ وَرُوْحٌ مِّنْہُ وَاَنَّ الْجَنَّۃَ حَقٌّ وَالنَّارَ حَقٌّ اَدْخَلَہُ اللّٰہُ الْجَنَّۃَ عَلٰی مَا کَانَ مِنْ عَمَلٍ اَوْ مِنْ اَبْوَابِ

الثَّمَانِيَةِ اَيِّهَا شَاءَ ٭ ف مرس ٭ جو کوئی گواہی دی اسکی کہ نہین کوئی معبود مگر اللہ تنہا نہین شریک کوئی
اوسکا اور تحقیق محمد صلی اللہ علیہ وسلم بندی اوسکی ہین اور رسول اوسکی اور تحقیق عیسی بندی اللہ کے
ہین اور رسول اوسکے اور بیٹی لونڈی اوسکیکی اور کلمہ اوسکا کہ ڈالا اوسکو طرف مریم کی اور روح ہین اوسکے
طرف سی اور تحقیق بہشت حق ہی اور دوزخ حق ہی تو داخل کریگا اوسکو اللہ تعالی بہشت مین اوپر کسی عمل کی
یعنی نیک ہو یا بد ہو یا دروازون بہشت کیسی کی آٹھہ ہین جسمین سی چاہیگا نقل کیے یہہ بخاری مسلم نی
ف بعضی روایت مین یہہ جملہ علی ما کان من عمل پر زیادہ آیا ہی اسلیئی مصنف نی لفظ اوکر اختلاف روایت کا
بیان کیا یعنی داخل کریگا اللہ تعالی بہشت مین کسی عمل پر ہو آٹھون دروازون مین سی جسمین سے
جاہیگا اور حضرت عیسی کو کلمۃ اللہ اسلیئی کہا کہ کن کی کہنی سی پیدا ہوی ہین بغیر باپ کی کذا ذکر الفخر

كَانَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ اَعَزَّ جُنْدَهُ وَنَصَرَ عَبْدَهُ وَغَلَبَ الْاَحْزَابَ
وَحْدَهُ فَلَا شَيْءَ بَعْدَهُ ٭ خ مرس ٭ تہی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کہ پڑہتی تہی کبہی کبہی لا الہ الا اللہ آخر تک
کہ معنی یہہ ہین نہین کوئی معبود مگر اللہ کہ تنہا ہی وہ غالب کیا لشکر اپنی کو اور مدد کی بندی اپنی کی یعنی آنحضرت صلی اللہ
علیہ وسلم کی اور غالب ہوا گروہ کافرون پر تنہا یعنی بغیر لڑنی آدمیون کی دن خندق کی پس نہین باقی ہی کوئی چیز

پیچہی اوسکی نقل کیے یہہ بخاری مسلم نسائی نی حَدِیْثُ الْاَعْرَابِیِّ عَلِّمْنِیْ كَلَامًا اَقُوْلُهٗ قَالَ قُلْ لَا اِلٰهَ اِلَّا
اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ اَللّٰهُ اَكْبَرُ كَبِيْرًا وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ كَثِيْرًا وَسُبْحَانَ اللّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ

لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَزِيْزِ الْحَكِيْمِ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِيْ وَارْحَمْنِيْ وَاهْدِنِيْ وَارْزُقْنِيْ ٭ م ٭
یہہ حدیث حال اعرابی کے ہی یعنی یہہ مصنف بطور یہ حدیث کی کہتا ہی کہ کہا اوسنی حضرت سی سکہا و مجکو کوئی
کلام کہ کہون مین اوسکو اور مداومت کرون اوسپر فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہہ لا الہ الا اللہ آخر تک
معنی یہہ ہین نہین کوئی معبود مگر اللہ تنہا نہین کوئی شریک اوسکا اللہ بہت بڑا ہی بڑا اور [illegible] تعریف اللہ
کی بہت اور پاک ہی اللہ جو پروردگار ہی عالمون کا نہین ہی بچنا گناہون سی [illegible]

غالب حکمت والی کی یا اللہ بخش مجھکو اور رحم کر مجھپر اور راہ دکھا مجھکو اور رزق دی مجھکو نقل کیے یہہ مسلم نی وقت
جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی اللہم کی اوپر کی کلمات تعلیم فرمائی تو اعرابی نی عرض کیا کہ یہہ ذکر سب میرے رب کا
ہی میری لئی کیا ہی فرمایا یہہ پڑہ اللہم اغفرلی آخر تک کذا فی المشکوۃ مَنْ قَالَ سُبْحَانَ اللّٰہِ وَبِحَمْدِہٖ مَرَّۃً کُتِبَتْ
لَہٗ عَشْرًا وَمَنْ قَالَہَا عَشْرًا کُتِبَتْ لَہٗ مِائَۃً وَمَنْ قَالَہَا مِائَۃً کُتِبَتْ لَہٗ اَلْفًا وَمَنْ زَادَ زَادَہُ اللّٰہُ
ت س حب • جو کوئی کہی پاک ہی اللہ اور پاکی بیان کرتا ہوں ساتھ تعریف اوسکی کی ایکبار لکہی جاتی ہین
لئی دس نیکیان اور جو کوئی کہی دس بار لکہی جاتی ہین اوسکی لئی سو نیکیان اور جو کوئی کہی اسکو سو بار لکہی
جاتی ہین اوسکی لئی ہزار نیکیان اور جو کوئی زیادہ کری زیادہ دیتا ہی اوسکو اللہ ثواب یعنی جسقدر
ثواب بڑہاتا جاتا ہی نقل کیے یہہ ترمذی نسائی نی مَنْ قَالَہَا مِائَۃَ مَرَّۃٍ حُطَّتْ خَطَایَاہُ وَاِنْ کَانَ
مِثْلَ زَبَدِ الْبَحْرِ • عو • جو کوئی کہی سبحان اللہ وبحمدہ سو بار دور کیے جاتی ہین گناہ اوسکی اور اگرچہ ہون مانند
جہاگ دریا کی نقل کیے یہہ ابوعوانہ نی هِیَ اَحَبُّ الْکَلَامِ اِلَی اللّٰہِ • م ت س مص • یہہ کلمہ یعنی
تسبیح بہت پیارا ہی کلام مین سی طرف اللہ کی نقل کی یہہ مسلم ترمذی نسائی ابن ابی شیبہ نی وَهِیَ اَفْضَلُ
الْکَلَامِ الَّذِی اصْطَفَی اللّٰہُ لِمَلٰئِکَتِہٖ • م عو • اور یہہ کلمہ بہتر کلام کا ہی جسکو چن لیا اللہ تعالی نی بہتر
کی لئی نقل کیے یہہ مسلم ابوعوانہ نی وَهِیَ الَّتِی اَمَرَ نُوحٌ بِہَا ابْنَہٗ فَاِنَّہَا صَلٰوۃُ الْخَلْقِ وَتَسْبِیحُ الْخَلْقِ
وَبِہَا یُرْزَقُ الْخَلْقُ • مص • اور یہہ کلمہ وہ ہی کہ حکم کیا حضرت نوح علیہ السلام نی ساتھہ اوسکی
کی بیٹی اپنی کو یعنی سام کو پس تحقیق یہہ کلمہ عبادت سب مخلوقات کی ہی اور تسبیح مخلوقات کی اور بسبب برکت اسکی
رزق دی جاتی ہی خلق نقل کیے یہہ ابن ابی شیبہ نی مَنْ قَالَہَا غُرِسَتْ لَہٗ شَجَرَۃٌ فِی الْجَنَّۃِ • بز • جو کوئی
کہی اس کلمہ کو بویا جاتا ہی اوسکی لئی درخت بہشت مین نقل کیے یہہ بزار نی مَنْ هَالَہُ اللَّیْلُ اَنْ یُّکَابِدَہٗ اَوْ
بَخِلَ بِالْمَالِ اَنْ یُّنْفِقَہٗ اَوْ جَبُنَ عَنِ الْعَدُوِّ اَنْ یُّقَاتِلَہٗ فَلْیُکْثِرْ مِنْہَا فَاِنَّہَا اَحَبُّ اِلَی اللّٰہِ مِنْ
جَبَلِ ذَهَبٍ یُنْفِقُہٗ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ • طب • جسکو ڈراوے رات اس سی کہ رنج مین ڈالی گی اوسکو یعنی اگر

اور محنت شب کیسی سبب بیماری وغیرہ کی خوف رکہتا ہو یا جو کوئی بخل کری ساتہہ مال کیے خرچ کرنی اوس سی یا بزدل ہووی دشمن سی لڑنی اوسکیسی پس چاہیی کہ بہت پڑہی یہہ کلمہ یعنی یہہ سب چیزین اس سی دفع ہوتی ہین پس تحقیق یہہ کلمہ بہت پیارا ہی طرف اسکی سونی کی پہاڑسی کہ خرچ کری تو اسکو راہ خدا مین نقل کیے یہہ طبرانی نی اَحَبُّ الْکَلَامِ اِلَی اللّٰہِ سُبْحَانَ رَبِّیْ وَبِحَمْدِہٖ ﴿ عو ﴾ بہت پیاری کلامون مین طرف اسکی یہہ تسبیح ہی کہ پاک ہی پروردگار میرا اور پاکی سی یاد کرتا ہون ساتہہ تعریف اوسکی نقل کی یہہ ابو عوانہ نی مَنْ قَالَ سُبْحَانَ اللّٰہِ الْعَظِیْمِ نَبَتَ لَہٗ غَرْسٌ فِی الْجَنَّۃِ ﴿ ا ﴾ جو کوئی کہی سبحان اللہ العظیم اوگتا ہی اوسکی لیی درخت بہشت مین نقل کیے یہہ احمد نی مَنْ قَالَ سُبْحَانَ اللّٰہِ الْعَظِیْمِ وَبِحَمْدِہٖ غُرِسَتْ لَہٗ نَخْلَۃٌ فِی الْجَنَّۃِ ﴿ ت س حب مس مص ﴾ جو کوئی کہی سبحان اللہ العظیم وبحمدہ لگایا جاتا ہی اوسکی لیی درخت کہجور کا بہشت مین نقل کیے یہہ ترمذی نسائی ابن حبان حاکم ابن ابی شیبہ نی قالہا عِبَادَۃُ الْخَلْقِ وَبِہَا تُقْطَعُ اَرْزَاقُہُمْ ﴿ ص ﴾ پس تحقیق یہہ کلمہ یعنی سبحان اللہ وبحمدہ عبادت خلق کی ہی یعنی سب زبان حال یا قال سی اوسکی تسبیح وتحمید مین مشغول ہین اور بسبب برکت اسکی معین کیی جاتی ہین رزق نقل کیے یہہ بزار نی کَلِمَتَانِ خَفِیْفَتَانِ عَلَی اللِّسَانِ ثَقِیْلَتَانِ فِی الْمِیْزَانِ حَبِیْبَتَانِ اِلَی الرَّحْمٰنِ سُبْحَانَ اللّٰہِ وَبِحَمْدِہٖ سُبْحَانَ اللّٰہِ الْعَظِیْمِ ﴿ خ م ت مص ﴾ دو کلمی ہین ہلکی زبان پر بہاری ترازو مین پیاری رحمن کیے یعنی پڑہنی والا انکا پیارا ہی اللہ کا وہ کلمی یہہ ہین پاک ہی اللہ اور پاکی یاد کرتا ہون ساتہہ تعریف اوسکی پاک ہی اللہ بڑا نقل کیے یہہ بخاری مسلم ترمذی ابن ابی شیبہ نی مَنْ قَالَہَا مَعَ اَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ الْعَظِیْمَ وَاَتُوْبُ اِلَیْہِ کُتِبَتْ کَمَا قَالَہَا ثُمَّ عُلِّقَتْ بِالْعَرْشِ لَا یَمْحُوْہَا ذَنْبٌ عَمِلَہٗ صَاحِبُہَا حَتّٰی یَلْقَی اللّٰہَ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ مَخْتُوْمَۃً کَمَا قَالَہَا ﴿ ص ﴾ جو کوئی کہی ان کلمون کو یعنی سبحان اللہ وبحمدہ سبحان اللہ العظیم ساتہہ اس استغفار کی کہ بخشش مانگتا ہون مین اللہ بزرگ سی اور توبہ کرتا ہون طرف اوسکی تو لکہی جاتی ہین جسطرح کہا اونکو یعنی بی زیادتی ونقصان کیے پہر لٹکائی جاتی ہین عرش مین یعنی بزرگی اور حفاظت کی لیی

(حاشیہ: لفظ العظیم کا مقطوع ابن ابی شیبہ کی روایت میں نہیں ہے ۱۲ منہ)

مٹاتا ہی انکو کوئی گناہ کہ کری اوسکو پڑہنی والا اسکا یہانتک کہ ملیگا وہ اللہ تعالی سی دن قیامت کے اور حال مین
کہ وہ سب مہر ہونگی جیسیکہ کہی تہی یعنی محفوظ ہونگی تغیر تبدیل سی نقل کیے یہہ بزار نی **ف** اسمین اشارہ ہی
اسپر کہ پڑہنی والا اسکا محفوظ رہتا ہی کفر سی سلب کہ سوای کفر کے کوئی عمل اگرچہ کبیرہ ہو عمل کو نہین حبط
کرتا کذا ذکرہ بعض العلماء
وَقَالَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِجُوَيْرِيَةَ وَقَدْ خَرَجَ مِنْ عِنْدِهَا بُكْرَةً حِيْنَ
صَلَّى الصُّبْحَ وَهِيَ فِي مَسْجِدِهَا ثُمَّ رَجَعَ بَعْدَ اَنْ اَضْحٰى وَهِيَ جَالِسَةٌ مَا زِلْتِ عَلَى الْحَالِ
الَّتِي فَارَقْتُكِ عَلَيْهَا قَالَتْ نَعَمْ قَالَ لَقَدْ قُلْتُ بَعْدَكِ اَرْبَعَ كَلِمَاتٍ ثَلٰثَ مَرَّاتٍ لَوْ
وُزِنَتْ بِمَا قُلْتِ مُنْذُ الْيَوْمِ لَوَزَنَتْهُنَّ سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهٖ عَدَدَ خَلْقِهٖ وَرِضٰى نَفْسِهٖ
وَزِنَةَ عَرْشِهٖ وَمِدَادَ كَلِمَاتِهٖ م ع د عو اور فرمایا پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نی حضرت جویریہ رضی اللہ تعالی عنہا کو کہ بی بی حضرت کے
ہین اور حال یہہ کہ تحقیق نکلی تہی پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم اونکی پاس سی صبح کو جس وقت کہ نماز پڑہی صبح کی یعنی سنت صبح کی اونکی گہر مین اور حجرہ
مصلی اپنی پر تسبیح کرتی تہین پہر پہری پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم بعد ہونی وقت چاشت کی اور حال یہہ کہ وہ بیٹہی تہین پس پوچہا وقت
مین حضرت نی فرمایا ہمیشہ رہی تو اوسی حالت پر کہ چہوڑا تہا مینی تجکو اوسپر یعنی صبح سی اب تلک بیٹہی ہوئی ذکر مین
مشغول ہی کہا جویریہ نی ہان فرمایا تحقیق کہی مینی پیچہی جدا ہونی تیری کی چار کلمی تین بار اگر تولی جاوین وہ ساتہہ اوس
چیز کی کہ پڑہی تو نی ابتدا اس دن کیسی تو البتہ بہاری ہو وین اوسپر یہہ کلمی وہ کلمی یہہ ہین سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهٖ عَدَدَ
خَلْقِهٖ آخر تک کہ معنی یہہ ہین پاکی ہی اللہ کو اور تعریف ہی اوسکو بقدر گنتی خلق اوسکی کی اور موافق مرضی ذات اوسکی
کی اور موافق بوجہ عرش اوسکی کی اور موافق مقدار کلمون اوسکی کی نقل کیا یہہ مسلم نی اور چارون نی اور ابو عوانہ نی
ف علما رحمہم اللہ نی لکہا ہی کہ اس طرح کی ذکر مین ثواب بہت ہوتا ہی اگرچہ مقدار مین کم ہو چنانچہ وارد ہوا ہی
کہ بندہ جب لا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ عَدَدَ خَلْقِهٖ کہتا ہی تو اللہ تعالی ملائکہ کو فرماتا ہی کہ اس بندی کی لیی لا الہ الا اللہ بقدر گنتی مخلوقات
کی لکہو اور فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ جو ثواب اور فضیلت کہ بندہ اوسکی آرزو رکہتا ہی اللہ تعالی سی اوسکو اعمال اپنی
مین بعض عمل کہ پایا نہ گا پس سبب اوسکا یہ ہی گا حکم ہوگا کہ یہہ عمل ہی کہ آرزو اوسکی لگیا تہا تو کذا ذکرہ عن الطیبی اور بعض روایت مین چار کلمی یہہ ہین آئی ہین

سُبْحَانَ اللّٰهِ عَدَدَ خَلْقِهٖ سُبْحَانَ اللّٰهِ رِضٰى نَفْسِهٖ سُبْحَانَ اللّٰهِ زِنَةَ عَرْشِهٖ سُبْحَانَ اللّٰهِ مِدَادَ كَلِمَاتِهٖ یعنی ثلث مرات پاکی ہے اللہ کو بعدد گنتی خلق اوسکی کے پاکی ہے اللہ کو موافق مرضی ذات اوسکی کے پاکی ہے اللہ کو موافق بوجھ عرش اوسکی کے پاکی ہے اللہ کو موافق مقدار کلموں اوسکی کے نقل کیا یہہ مسلم نسائی ابن ابی شیبہ ابو عوانہ نے وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ كَذٰلِكَ یعنی مثل اوسکے اور الحمد للہ بھی اسیطرح نقل کیا یہہ نسائی نے ف یعنی الحمد للہ بھی مثل سبحان اللہ کہا یعنی الحمد للہ عدد خلقہ الحمد للہ رضی نفسہ الحمد للہ زنۃ عرشہ الحمد للہ مداد کلماتہ کذا ذکر الفخر اور ایک روایت میں چار کلمے یوں آئے ہیں سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهٖ وَلَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ عَدَدَ خَلْقِهٖ وَرِضٰى نَفْسِهٖ وَزِنَةَ عَرْشِهٖ وَمِدَادَ كَلِمَاتِهٖ یعنی پاکی ہے اللہ کو اور ساتھ تعریف اوسکی کی پاکی بیان کرتا ہوں اور نہیں کوئی معبود مگر اللہ اور اللہ بہت بڑا ہے موافق گنتی خلق اوسکی کے اور موافق مرضی ذات اوسکی کے اور موافق وزن عرش اوسکی کے اور موافق مقدار کلموں اوسکی کے نقل کی یہہ نسائی نے وَقَالَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِامْرَاَةٍ دَخَلَ عَلَيْهَا وَبَيْنَ يَدَيْهَا نَوًى اَوْ حَصًى تُسَبِّحُ بِهٖ اَلَا اُخْبِرُكِ بِمَا هُوَ اَيْسَرُ عَلَيْكِ مِنْ هٰذَا اَوْ اَفْضَلُ فَقَالَ سُبْحَانَ اللّٰهِ عَدَدَ مَا خَلَقَ فِي السَّمَاءِ وَسُبْحَانَ اللّٰهِ عَدَدَ مَا خَلَقَ فِي الْاَرْضِ وَسُبْحَانَ اللّٰهِ عَدَدَ مَا بَيْنَ ذٰلِكَ وَسُبْحَانَ اللّٰهِ عَدَدَ مَا هُوَ خَالِقٌ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ مِثْلَ ذٰلِكَ یعنی اور فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک عورت کو یعنی اپنی کسی بی بی کو کہ آئے تھے اوسکی پاس اور آگے اوسکی گٹھلیاں کھجور کی تھیں یا کنکریاں کہ تسبیح گنتی تھی ساتھ اونکی کیا خبر دون میں تجکو ساتھ اوس چیز کی کہ وہ بہت آسان ہو تجھپر اس سے یا فرمایا کہ بہت بہتر ہو اس سے فرمایا وہ تسبیح آسان یہہ ہے سبحان اللہ عدد ما خلق آخر تک کہ معنی یہہ ہین پاکی ہے اللہ کو موافق گنتی اوس چیز کی کہ پیدا کی آسمان میں اور پاکی ہے اللہ کو موافق گنتی اوس چیز کی کہ پیدا کی زمین میں اور پاکی ہے اللہ کو موافق گنتی اوس چیز کی کہ درمیان انکے ہے اور پاکی ہے اللہ کو موافق گنتی اوس چیز کی کہ وہ پیدا کرنے والا ہے اور پڑھا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اللہ اکبر مانند اسکے

ف یعنی اللہ اکبر عدد ما خلق آخر تک پڑھا بطور سبحان اللہ عدد ما خلق آخر تک کی کسی راوی نے اختصار کے لئے اسطرح کہدیا ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے تفصیل ہی سے فرمایا ہوگا اور الحمد للہ وغیرہ کو بھی

وكبّر الحمد لله مثل ذلك ولا اله الا الله مثل ذلك ولا حول ولا قوة الا بالله مثل ذلك ت د
ت س حب مس ہ اور پڑھا الحمد لله کو مانند اسیکی اور لا اله الا الله مانند اسیکی اور لا حول ولا قوة الا بالله
مانند اسیکی نقل کیے ہیں ابو داود ترمذی نسائی ابن حبان حاکم نے ودخل على صفية وبين يديها اربعة
آلاف نواة تسبح بهن فقال قد سبحت منذ وقفت على راسك اكثر من هذا قالت علمني
قال قولي سبحان الله عدد ما خلق ت د مس ہ اور آئے پیغمبر صلی الله علیہ وسلم حضرت صفیہ کے پاس
کہ بی بی حضرت کی تہیں اور آگے اونکی چار ہزار گٹھلیاں کھجور کی تہیں کہ تسبیح پڑھتی تہیں ساتھ اونکی پس فرمایا حضرت نے
تحقیق تسبیح پڑھی ہے جب سے کہ کھڑا ہوا میں تیرے سر پر بہت اس سے یعنی ایسی تسبیح پڑھی میں اس تھوڑی دیر میں کہ تیری تسبیحات
سے ثواب میں زیادہ ہے کہا صفیہ نے سکہاؤ مجکو فرمایا پیغمبر صلی الله علیہ وسلم نے کہہ یعنی وہ تسبیح یہہ ہے سبحان الله
عدد ما خلق کہ معنی یہہ ہیں پاکی ہے الله کو بقدر گنتی اوس چیز کی کہ پیدا کی نقل کیے ہیں ابو داود حاکم نے وقال الا
اعلمك شيئا هو افضل من ذكر الله الليل مع النهار والنهار مع الليل سبحان الله عدد
ما خلق وسبحان الله ملء ما خلق وسبحان الله عدد كل شيء وسبحان الله ملء كل شيء و
سبحان الله عدد ما احصى كتابه وسبحان الله ملء ما احصى كتابه والحمد لله عدد ما خلق و
الحمد لله ملء ما خلق والحمد لله عدد كل شيء والحمد لله ملء كل شيء والحمد لله عدد ما
احصى كتابه والحمد لله ملء ما احصى كتابه مر ط اور فرمایا آنحضرت صلی الله علیہ وسلم نے
ابو درداء صحابی کو سکہاؤں میں تجکو کچھ یعنی ذکر جامع کہ وہ بہتر ہو یاد کرنے الله تعالی کے سے رات دن میں اور دن رات
میں وہ یہہ ہے سبحان الله عدد ما خلق آخر تلک کہ معنی یہہ ہیں پاکی ہے الله کو بقدر گنتی اوس چیز کی کہ پیدا کی اور
پاکی ہے الله کو بقدر بہرنے اوس چیز کی کہ پیدا کی اور پاکی ہے الله کو بقدر گنتی ہر چیز کی اور پاکی ہے الله کو بقدر بہرنے ہر چیز کے
اور پاکی ہے الله کو بقدر گنتی اوس چیز کی کہ جمع کیا کتاب اوسکی نے یعنی لوح محفوظ نے کہ سب کچھ اوسمیں لکہا
[illegible] اور پاکی ہے الله کو بقدر بہرنے اوس چیز کی کہ جمع کیا کتاب اوسکی نے اور تعریف ہے الله کے لیے بقدر

گنتی اوس چیز کی کہ پیدا کی اور تعریف ہی اللہ کی لئی بقدر بہرنی اوس چیز کی کہ پیدا کی اور تعریف ہی اسکی لئی برابر
گنتی ہر چیز کی اور تعریف ہی اللہ کی لئی ہر چیز بہر اور تعریف ہی اللہ کی لئی بقدر گنتی اوس چیز کی کہ جمع کیا کتاب
اوسکی نی اور تعریف ہی اللہ کی لئی بقدر بہرنی اوس چیز کی کہ جمع کیا کتاب اوسکی نی نقل کیے یہہ احمد اور طبرانی

نی وَقَالَ لِاَبِي اُمَامَةَ اَلَا اُخْبِرُكَ بِاَكْثَرَ وَاَفْضَلَ مِنْ ذِكْرِكَ اللَّيْلَ مَعَ النَّهَارِ وَالنَّهَارَ مَعَ اللَّيْلِ
اَنْ تَقُوْلَ سُبْحَانَ اللهِ عَدَدَ مَا خَلَقَ سُبْحَانَ اللهِ مِلْأَ مَا خَلَقَ سُبْحَانَ اللهِ عَدَدَ مَا فِي الْاَرْضِ وَالسَّمَاءِ
وَسُبْحَانَ اللهِ مِلْأَ مَا فِي الْاَرْضِ وَالسَّمَاءِ وَسُبْحَانَ اللهِ عَدَدَ مَا اَحْصٰى كِتَابُهُ وَسُبْحَانَ اللهِ مِلْأَ
مَا اَحْصٰى كِتَابُهُ وَسُبْحَانَ اللهِ عَدَدَ كُلِّ شَيْءٍ وَسُبْحَانَ اللهِ مِلْأَ كُلِّ شَيْءٍ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ مِثْلَ ذٰلِكَ

س حب مس ۞ اور فرمایا پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نی ابو امامہ کو کیا نہ خبر دوں مین تجکو ساتہہ ایک ذکر کی
کہ بہت ہی اور افضل ہی یعنی ثواب مین اور کیفیت مین ذکر کرنی تیری سی رات دن مین اور دن رات مین
وہ یہہ ہی کہ کہی تو سبحان اللہ عدد ما خلق آخر تک کہ معنی یہہ ہین پاکی ہی اللہ کو بقدر گنتی اوس چیز کی کہ پیدا کی پاکی
ہی اللہ کو بقدر بہرنی اوس چیز کی کہ پیدا کی پاکی ہی اللہ کو بقدر گنتی اوس چیز کی کہ زمین مین اور آسمان مین ہی اور پاکی
ہی اللہ کو بقدر بہرنی اوس چیز کی کہ زمین اور آسمان مین ہی اور پاکی ہی اللہ کو بقدر گنتی اوس چیز کی کہ جمع کیا
کتاب اوسکی نی اور پاکی ہی اللہ کو بقدر بہرنی اوس چیز کی کہ جمع کیا کتاب اوسکی نی اور پاکی ہی اللہ کو بقدر
گنتی ہر چیز کی اور پاکی ہی اللہ کو ہر چیز بہر اور الحمد للہ پڑہنا مانند اسی کی یعنی الحمد للہ عدد ما خلق آخر تک مثل
سبحان اللہ عدد ما خلق آخر تک کی پڑہنا نقل کیے یہہ نسائی ابن حبان حاکم نی وَكَذَا رَوَاهُ ط ۞ اِلَّا اَنَّهُ

قَالَ مَوْضِعَ سُبْحَانَ اللهِ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ ثُمَّ قَالَ وَتُسَبِّحُ مِثْلَ ذٰلِكَ وَتُكَبِّرُ مِثْلَ ذٰلِكَ وَكَذَا رَوَاهُ اَ
سِوَى التَّكْبِيْرِ ۞ اور اسیطرح روایت کیا اسکو طبرانی نی مگر تحقیق اوسنی کہا کہ
اور سبحان اللہ پڑہی تو مانند اسکی اور اللہ اکبر پڑہی تو مانند اسکی اور اسیطرح روایت کیا اسکو احمد نی سوای تکبیر کے و
۞ عَنْ اَبِي رَافِعٍ يَا رَسُوْلَ اللهِ اَخْبِرْنِيْ بِكَلِمَاتٍ وَلَا تُكْثِرْ عَلَيَّ فَقَالَ قُوْلِيْ عَشْرَ مَرَّاتٍ

يقول الله هذا لي وفولي سبحان الله عشر مرات يقول الله هذا لي وفولي اللهم اغفرلي يقول الله قد فعلت فتقولين عشر مرار و يقول قد فعلت * ط * اور عرض کیا سلمی نے جو ماں ہیں اولاد ابو رافع کی * ای رسول خدا خبر دو مجکو سا تہہ کتنی کلمون کی اور بہت نہ بتاؤ مجکو یعنی تہوڑی ہوں کہ یاد ہو سکیں پس فرمایا حضرت نے کہہ دس بار الله اکبر فرماویگا الله تعالی یہہ میری ہی لئی ہی اور کہہ سبحان الله دس بار فرماویگا الله یہہ میری لئی ہی یعنی برائی اور پاکی خاص مجہی کو ہی نہ غیر میری کو اور کہہ اللهم اغفرلی یعنی یا الله بخش مجکو فرماویگا الله تعالی تحقیق بخشا میں تجکو پس کہی گی تو اسکو دس بار اور فرماویگا الله تعالی تحقیق بخشا میں نقل کیا یہہ طبرانی نے

ف ابو رافع غلام آزاد تہی آنحضرت صلی الله علیہ وسلم کی اور سلمی بی بی انکی و انکی جنائی اولاد حضرت فاطمہ کی اور حضرت ابراہیم رض کی کذا ذکر الفقیر افضل الکلام سبحان ربي وبحمده سبحان ربي وبحمده * ق ت

بہترین کلام کا سبحان ربي وبحمده سبحان ربي وبحمده ہی نقل کیا یہہ ترمذی نی و سبحان الله والحمد لله تملان ما بين السماء والأرض والحمد لله تملا الميزان * م ت * اور کہنا سبحان الله والحمد لله کا بہر دیتا ہی یعنی ثواب اسکا ہر چیز کو کہ زمین و آسمان میں ہی اور کہنا الحمد لله کا بہر دیتا ہی ترازو عملوں کی کو نقل کیا یہہ مسلم و ترمذی نی

ف معنی سبحان الله کی یہہ ہیں پاک ہی الله تعالی سب عیبوں سی اور الحمد لله کی یہہ کہ سب تعریف ہی الله تعالی کو لا اله الا الله نہیں کوئی معبود مگر الله الله اکبر الله بہت بڑا ہی لا حول و لا قوة الا بالله نہیں ہو سکتا پہرنا گناہ سے مگر ساتہہ نگہبانی و حفظ الله تعالی کی اور نہیں ہی قوت الله کی طاعت پر مگر ساتہہ مدد الله کی بیان معنی اسکی پہلی بہی نہیں مذکور ہوا احب الكلام الى الله اربع سبحان الله والحمد لله ولا اله الا الله والله اكبر لا يضرك بايهن بدأت * م ت * بہت پیاری کلام آدمی کی طرف الله کی چار ہیں سبحان الله اور الحمد لله اور لا اله الا الله اور الله اکبر نہیں ضرر کرتا ہی تجکو ساتہہ جسکی ان میں سی شروع کری تو یعنی تقدیم تاخیر ایک کی دوسری پر مضر نہیں مگر اولی یہی ہی کہ موافق ترتیب حدیث کی پڑہی نقل کیا یہہ مسلم و ترمذی نی هي افضل الكلام بعد القرآن وهي من القرآن * ا * یہہ چار کلمی بہترین کلام کی ہیں پیچہی قرآن کی اور یہہ کلمی قرآن سی ہیں یعنی اگرچہ سب اکہٹی

ایکجای قرآن مین نہین ہین لیکن علحدہ علحدہ مذکور ہین نقل کیے یہہ احمد نی من قال لھا کتبت لہ عشرحسنات حط * جو کوئی کہی انکو لکھی جاتی ہین اوسکی لئی بدلی ہر حرف کی دس نیکیان نقل کی یہہ طبرانی نے لان اقول لھا احب الی مما طلعت علیہ الشمس * م ت س مص عو * فرمایا پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نی البتہ کہنا میرا انکو بہت پیارا ہی نزدیک میری اوس چیز سی کہ نکلا ہی اوسپر آفتاب یعنی دنیا اور دنیا کی چیزین نقل کی یہہ مسلم ترمذی نسائی ابن ابی شیبہ ابو عوانہ نی ان الجنۃ طیبۃ التربۃ عذبۃ الماء وانھا قیعان وان غراسھا ھذہ * ت * تحقیق بہشت کی اچھی ہی مٹی اوسکی اور میٹھا پانی ہی اور تحقیق وہ میدان ہموار ہی اور تحقیق درخت اوسکی یہہ کلمی ہین نقل کیے یہہ ترمذی نے ف یعنی جو کوئی ایک کلمہ انمین سی پڑھی ایک درخت جنت مین بویا جاتا ہی فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ شب معراج کو حضرت ابراہیم علیہ السلام سی ملاقات کی مینی کہا ای محمد اپنی امت کو میری طرف سی سلام کہنا اور یہہ کہنا ان الجنۃ طیبۃ التربۃ آخر تلک کذا ذکرہ الفخر رحمہ اللہ اور ایک روایت مین اسقدر زیادہ آیا ہی یغرس لک بکل واحدۃ شجرۃ فی الجنۃ * ق مس طس * بویا جاتا ہی تیری لئی بدلی ہر ایک کلمہ کی ان چارون مین سی درخت بہشت مین نقل کی یہہ ابن ماجہ حاکم نی اور طبرانی نی اوسط مین خذوا جنتکم من النار قولوا یعنی ھذہ * یکڑو تم سپر اپنی آگ سی کہو مراد رکہتی تہی پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم یہہ چار کلمی ف یعنی وہ سپر یہہ ہی کہ کہو تم ان چار کلمون کو چنانچہ راوی نی مراد آنحضرت کی لفظ یعنی کرکہا ہی فانھن یاتین یوم القیامۃ مجنبات ومعقبات * پس تحقیق یہہ کلمی آوینگی دن قیامت کی داہنی بائین طرف اور پیچھی ف پڑہنی والی اپنی کی یعنی بطور فوج لشکر کی محافظت اوسکی کرکر بہشت کو لیجاوینگی وھن الباقیات الصالحات * س مس صط طس * اور یہہ کلمی تفسیر الباقیات الصالحات ہین نقل کیے یہہ نسائی حاکم نی اور طبرانی نی صغیر و اوسط مین ف یعنی قرآن مجید مین جو آیا ہی والباقیات الصالحات خیر عند ربک ثوابا و خیر املا مراد اوس سی یہہ کلمی ہین معنی آیت کی یہہ ہین اور باقی رہنی والی نیکیان بہتر ہین نزدیک پروردگار تیری کی ثواب مین اور بہتر ہین آرزو رکہنی مین وکل تسبیحۃ صدقۃ وکل تحمیدۃ صدقۃ

وَكُلُّ تَهْلِيْلَةٍ صَدَقَةٌ وَكُلُّ تَكْبِيْرَةٍ صَدَقَةٌ۔ مردق۔ اور ہر ایک تسبیح یعنی سبحان اللہ کہنا صدقہ ہے
اور ہر تحمید یعنی الحمد للہ کہنا صدقہ ہے اور ہر تہلیل یعنی لا الہ الا اللہ کہنا صدقہ ہے اور ہر تکبیر یعنی اللہ اکبر کہنا صدقہ ہے یعنی
کہنے والے کو ثواب صدقہ کا سا ملتا ہے۔ نقل کیے مسلم ابو داود ابن ماجہ نے۔ وَهُنَّ اللَّاتِيْ يُقَلْنَ فِيْ صَلٰوةِ

صلوۃ التسبیح

التَّسْبِيْحِ فَلِكَ اَنَّهٗ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِعَمِّهِ الْعَبَّاسِ يَا عَبَّاسُ يَا عَمَّاهُ اَلَا اُعْطِيْكَ اَلَا
اَمْنَحُكَ اَلَا اَحْبُوْكَ اَلَا اَفْعَلُ بِكَ عَشْرَ خِصَالٍ۔ اور یہ کلمے وہ ہین کہ پڑھے جاتے ہین صلوۃ تسبیح مین
اور بیان اوسکا یہ ہے کہ تحقیق پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا چچا اپنے کو کہ عباس تھے اے عباس اے چچا میرے
کیا نہ دون مین تجکو کیا نہ دون مین تجکو کیا نہ دون مین تجکو کیا نہ کرون مین تجکو صاحب دس خصلتون کا
ف مراد دس خصلتون سے یہی دس دس بار تسبیح کہنی ہے سوا قیام کی اور طیبی نے دس خصلتون سے مراد اول
چار رکعت پڑھنی لکھی ہے اور دوسری فاتحہ پڑھنی اور تیسری ضم سورت چوتھی پندرہ بار تسبیح کہنی قیام مین پانچوین
دس بار کہنا اوسکا رکوع مین چھٹی دس بار کہنا اوسکا قومہ مین ساتوین دس بار کہنا اوسکا پہلے سجدے مین
آٹھوین دس بار کہنا اوسکا جلسے مین نوین دس بار کہنا اوسکا دوسرے سجدہ مین دسوین دس بار کہنا
جلسہ استراحت مین پس یہ بہت مناسب ہے بنظر سیاق حدیث کی اور بعضون نے مراد دس خصلتون سے
دس طرح کی گناہ کہے ہین جیسے کہ حدیث مین ذکر ہین پس مراد یہ ہے کہ ایسی چیز بتاتا ہون کہ دس طرح کی گناہ بخشی
جاوین لیکن اس توجیہ مین تکلف ہے کذا ذکرہ الشیخ اِذَا اَنْتَ فَعَلْتَ ذٰلِكَ غَفَرَ اللّٰهُ لَكَ ذَنْبَكَ اَوَّلَهٗ
وَاٰخِرَهٗ قَدِيْمَهٗ وَحَدِيْثَهٗ خَطَاَهٗ وَعَمْدَهٗ صَغِيْرَهٗ وَكَبِيْرَهٗ سِرَّهٗ وَعَلَانِيَتَهٗ عَشْرُ خِصَالٍ
اَنْ تُصَلِّيَ اَرْبَعَ رَكَعَاتٍ تَقْرَاُ فِيْ كُلِّ رَكْعَةٍ فَاتِحَةَ الْكِتَابِ وَسُوْرَةً۔ جس وقت کرے تو یہ
بخشے اللہ تعالی تیرے لیے گناہ تیرے پہلے اور پچھلے پرانے اور نئے چوک کر اور جان کر چھوٹے اور بڑے پوشیدہ
اور ظاہر دس خصلتین یہ ہین کہ پڑھے چار رکعتین پڑھے ہر رکعت مین الحمد اور کوئی سورت ف ابن عباس سے
منقول ہے کہ الہکم التکاثر اور والعصر اور قل یا اور قل ہو اللہ پڑھے اور بعضی روایت مین اذا زلزلت اور والعادیات

اور اذا جاء اور سورہ اخلاص آئی ہین کذا ذکر المخرج فاذا فرغت من القراءة في اول ركعة وانت قائم

قلت سبحان الله والحمد لله ولا اله الا الله والله اكبر خمس عشرة مرة ثم تركع فتقولها

وانت راكع عشرا ثم ترفع راسك من الركوع فتقولها عشرا ثم تهوي ساجدا فتقولها

عشرا وانت ساجد ثم ترفع راسك من السجود فتقولها عشرا ثم تسجد فتقولها عشرا ثم ترفع راسك من السجود

فتقولها عشرا قبل ان تقوم فذلك خمس وسبعون مرة في كل ركعة تفعل ذلك في اربع ركعات

پہر جب فراغت پاوے تو قرات سے پہلی رکعت مین اور تو کہڑا ہو کہے سبحان الله والحمد لله ولا اله الا الله والله اكبر پندرہ بار

پہر رکوع کرے پہر کہے ان کلمون کو رکوع مین دس بار یعنی بعد پڑہنے سبحان ربی العظیم کی پہر اوٹہاوے سر اپنا رکوع سے پس کہے

ان کلمون کو دس بار یعنی بعد سمع الله لمن حمده کی پہر جہکے تو سجدے مین پس کہے ان کلمون کو دس بار یعنی بعد سبحان

ربی الاعلی کی پہر اوٹہاوے سر اپنا سجدے سے پس کہے ان کلمون کو دس بار پہر سجدہ کر پہر کہے ان کلمون کو دس بار

پہر اوٹہاوے سر اپنا سجدے سے پس کہے ان کلمون کو دس بار پہلے اسکے کہ کہڑا ہووے تو یہہ پچہتر تسبیحات ہین ہر رکعت مین ہر

کر تو یہہ چار رکعت مین ان استطعت ان تصليها في كل يوم مرة فافعل فان لم تفعل ففي كل جمعة مرة فان لم تفعل ففي

كل شهر مرة فان لم تفعل ففي كل سنة مرة فان لم تفعل ففي عمرك مرة د ق مس حب

اگر طاقت رکہے تو پڑہے اس نماز کو ہر دن مین ایکبار پس پڑہ پس اگر نہ پڑہ سکے تو ہر روز جمعہ مین ایکبار

پس اگر نہ پڑہ سکے تو ہر ہفتے مین پس ہر مہینے مین ایکبار پس اگر نہ پڑہ سکے تو ہر مہینے مین پس ہر برس مین ایکبار پس اگر

نہ پڑہ سکے تو ہر برس مین پس تمام عمر مین ایکبار نقل کیے یہہ ابوداود وابن ماجہ حاکم ابن حبان نے ف

سنا مینے اپنی استاد یگانہ آفاق مولانا اسحاق صاحب زادہ شرفا سے کہ قعدون مین التحیات کی پہلی تسبیحات

پڑہے بخلاف اور ارکان کی اور جلال الدین سیوطی رحمہ الله نے لکہا ہے کہ اخیر التحیات کے بعد سلام سے پہلے

دعا پڑہے اللهم اني اسئلك توفيق اهل الهدى واعمال اهل اليقين ومناصحة اهل التوبة وعزم اهل الصبر وجد

وطلب اهل الرغبة وتعبد اهل الورع وعرفان اهل العلم حتى اخافك اللهم اني اسئلك مخافة تحجزني

وَوَفِّقْنِي عَمَلًا بِطَاعَتِكَ عَمَلًا تُحِبُّ بِهِ رِضَاكَ وَحَتَّى أُنَاصِحَكَ بِالتَّوْبَةِ خَوْفًا مِنْكَ وَحَتَّى أُخْلِصَ لَكَ النَّصِيحَةَ حَيَاءً
مِنْكَ وَحَتَّى أَتَوَكَّلَ عَلَيْكَ فِي الْأُمُورِ كُلِّهَا وَحُسْنِ الظَّنِّ بِكَ سُبْحَانَ خَالِقِ النُّورِ رَبَّنَا أَتْمِمْ لَنَا نُورَنَا وَاغْفِرْ لَنَا إِنَّكَ
عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ بِرَحْمَتِكَ يَا أَرْحَمَ الرَّاحِمِينَ معنی یہہ ہین یا اللہ مین مانگتا ہون تجہسی توفیق ہدایت والون کی
اعمال یقین والون کی اور خیرخواہی توبہ والون کی اور قصد صبر والون کا اور کوشش ڈرنی والون کی
اور مانگنا رغبت والون کا اور بندگی کرنی پرہیزگارونکی اور معرفت عالمون کی یہان تک کہ ڈرون مین تجہسی
تحقیق مین مانگتا ہون تجہسی ڈر کہ باز رکہی مجہکو گناہون تیری سی اور یہان تک کہ کرون مین ساتہہ تیری
عمل کہ لائق ہون مین سبب اوسکی خوشنودی تیریکا اور یہان تک کہ خیرخواہی کرون تیری ساتہہ توبہ کی ڈرنی
تجہسی اور یہان تک کہ نیکی کرون مین تیری لئی خیرخواہی حیا کرنی کی تجہسی اور یہان تک کہ بہروسا کرون اوپر
تجہپر بیچ سب امور کی ساتہہ نیک رکہنی گمان کی ساتہہ تیری پاک ہی پیدا کرنی والا نور کا ای رب ہمارے پورا کر
کر ہمارے لئی نور ہمارا اور بخش ہمکو تحقیق تو ہر چیز پر قادر ہی ساتہہ رحمت اپنی کی ای بہت رحم کرنی والی سب رحم
کرنی والون سی یہہ دعا طبرانی نی بیچ اوسط مین آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سی اللّٰہم انی اسئلک سے خالق النور تک سہیل سلام
پڑہنی روایت کی ہی اور عبد العزیز بن داؤد رح نی لکہا ہی کہ جو کوئی ارادہ کری جنت کا لازم کری اپنی اوپر ...
اور ابو عثمان زاہدی نی کہا ہی کہ نہ دیکہی مینی کوئی چیز دفع سختی اور غم کی لئی مثل صلوۃ تسبیح کی اور اکثر ...
کا اسپر عمل رہا ہی اور مستحب ہی پڑہنا اسکا جمعہ کو دوپہر ڈہلی اور اگر اسمین احتیاج ... سہو کی پڑی تو ...
سجدون مین تسبیحات نہ پڑہی کہ تین سوسی زیادہ ہوجاوینگی کذا ذکرہ الفخر والعلی وَهِيَ ... لَا حَوْلَ وَلَا

قُوَّةَ إِلَّا بِاللهِ فَإِنَّهُنَّ الْبَاقِيَاتُ الصَّالِحَاتُ وَهُنَّ يَحْطُطْنَ الْخَطَايَا كَمَا تَحُطُّ الشَّجَرَةُ وَرَقَهَا

وَهُنَّ مِنْ كُنُوزِ الْجَنَّةِ طط اور یہہ کلمی یعنی سبحان اللہ والحمد للہ ولا الہ الا اللہ واللہ اکبر ساتہہ لا حول ولا قوۃ
الا باللہ کی ہین تحقیق تفسیر آیت الباقیات الصالحات کی ہین یعنی اوس سی مراد یہہ تسبیحات ہین اور یہہ پانچون کلمی جہاڑتی ہین
گناہون کو جیسکہ جہاڑتا ہی درخت پتی اپنی اور یہہ کلمی خزانون جنت کی سی ہین نقل کیے یہہ طبرانی نی

ف یعنی اسباب حاصل ہونے گنج بہشت کیسے ہین یا اسکی پڑہنے والی کو ثواب مثل گنج دنیا کی ملیگا اور اسکی
مقابلہ مین یہان کے گنج کی کیا حقیقت ہی کذا ذکر الفخر * ع فَعَلِّمْنِي مِنَ الْقُرْآنِ مَنْ لَا يَسْتَطِيعُهُ * مص
قائم مقام ہوتی ہین یہہ کلمی قرآن کی اوس کسی کو کہ نہ پڑہ سکی قرآن نقل کیے یہہ ابن ابی شیبہ نی وَكَذَلِكَ
مَعَ اللَّهُمَّ ارْحَمْنِي وَارْزُقْنِي وَعَافِنِي وَاهْدِنِي فَإِنَّهَا تُجْزِئُ مِنَ الْقُرْآنِ لِمَنْ لَا يَسْتَطِيعُهُ أَوْ نَحْوَهُ [illegible]
مَلَائِكَةٌ مِنَ الْخَيْرِ * د سق یعنی اسی طرح یہہ کلمی ساتہ اللہم ارحمنی وارزقنی وعافنی واہدنی کی قائم مقام
ہوتی ہین قرآن کی واسطی اوس کسی کی کہ نہ پڑہ سکی قرآن جیسی یا کوئی یہہ کلمی بس مخصوص ہین اسکا ساتہ اپنا ابتہال سی
نقل کیے یہہ ابو داود ونسائی نے * وَمَنْ أَيْضًا نَصِيرُ اللهِ عَلَيْهِ وَتَبَارَكَ اللهُ قَبَضَ عَلَيْهِنَّ مَلَكٌ
فَضَمَّهُنَّ تَحْتَ جَنَاحِهِ وَصَعِدَ بِهِنَّ لَا يَمُرُّ بِهِنَّ عَلَى جَمْعٍ مِنَ الْمَلَائِكَةِ إِلَّا اسْتَغْفَرُوا لِقَائِلِهِنَّ
حَتَّى يُحَيَّى بِهِنَّ وَجْهُ الرَّحْمَنِ * مو مصق یعنی یہہ کلمی بغیر دعا کی ہوں یعنی اللہم ارحمنی آخر تک کی ساتہ
وتبارک اللہ کی یہہ فضیلت رکہتی ہین کہ متعین ہوتا ہی ان پر فرشتہ یعنی جسکو کہا ہی انکو جمع کرکے پہر وان اپنی کی یعنی کمال
احتیاط ... ہی اور لی چڑہتا ہی انکو آسمان پر نہین گذرتا ہی ساتہ انکی کسی جماعت فرشتون پر مگر کہ بخشش
چاہتی ہین واسطی کہنی والی انکی کی یہان تلک کہ تعریف کی جاتی ہی ساتہ انکی ذات اللہ تعالی کے یعنی انکو
درگاہ باری تعالی مین عرض کرتی ہین تا رحمت وخوشنودی اوسکی پڑہنے والی پر متوجہ ہو نقل کیے یہہ موقوفا حاکم نی
إِنَّ اللهَ اصْطَفَى مِنَ الْكَلَامِ أَرْبَعًا سُبْحَانَ اللهِ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ وَلَا إِلَهَ إِلَّا اللهُ وَاللهُ أَكْبَرُ فَمَنْ قَالَ
سُبْحَانَ اللهِ كُتِبَ لَهُ عِشْرُونَ حَسَنَةً وَحُطَّتْ عَنْهُ عِشْرُونَ سَيِّئَةً وَمَنْ قَالَ اللهُ أَكْبَرُ فَمِثْلُ ذَلِكَ
وَمَنْ قَالَ لَا إِلَهَ إِلَّا اللهُ فَمِثْلُ ذَلِكَ وَمَنْ قَالَ الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ مِنْ قِبَلِ نَفْسِهِ كُتِبَ لَهُ
ثَلَاثُونَ حَسَنَةً وَحُطَّتْ عَنْهُ ثَلَاثُونَ سَيِّئَةً * س آ مس * تحقیق اللہ تعالی نی چن لی کلام آدمی سی
چار کلمی سبحان اللہ اور الحمد للہ اور لا الہ الا اللہ اور اللہ اکبر پس جو شخص کہی سبحان اللہ لکہی جاتی ہین واسطی اوسکی بیس
نیکیان اور دور کی جاتی ہین اوس سی بیس گناہ اور جو شخص کہی الحمد للہ پس ثواب اوسکا مانند اسکی ہی اور

کہیے اللہ اکبر پس ثواب اوسکا مانند اسی کے ہی اور جو کوئی کہے لا اله الا الله پس ثواب مانند اسیکی ہی اور جو شخص کہے الحمد للہ رب العالمین اخلاص یعنی دل سے بدون ریا اور جبر کرنی کسی کی لکہی جاتی ہین اوسکی لیئے تیس نیکیان اور دور کیئی جاتی ہین تیس گناہ اوس سی نقل کیے یہہ نسائی احمد حاکم بزار نی اَمَا یَسْتَطِیعُ اَحَدُکُم اَنْ یَّعْمَلَ کُلَّ یَوْمٍ مِثْلَ اُحُدٍ عَمَلًا قَالُوا یَا رَسُولَ اللّٰهِ وَمَنْ یَسْتَطِیعُ ذٰلِكَ قَالَ کُلُّکُمْ یَسْتَطِیعُهٗ قَالُوا یَا رَسُولَ اللّٰهِ مَاذَا قَالَ سُبْحَانَ اللّٰهِ اَعْظَمُ مِنْ اُحُدٍ وَلَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ اَعْظَمُ مِنْ اُحُدٍ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ اَعْظَمُ مِنْ اُحُدٍ وَاللّٰهُ اَکْبَرُ اَعْظَمُ مِنْ اُحُدٍ ۔ ر ط ۔ فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی صحابہ کو کیا نہین طاقت رکہتا ایک تم مین سی یہہ کہ کری ہر دن مانند پہاڑ احد کی عمل یعنی ثواب اوسکا اتنا یہہ عرض کیا صحابہ نی ای رسول اللہ کی کون کرسکتا ہی یہہ فرمایا ہر ایک تم مین سی کرسکتا ہی یہہ عرض کیا اونہون نی ای رسول خدا کی کیا ہی وہ فرمایا ثواب سبحان اللہ کا بہت بڑا ہی احد سی اور ثواب لا اله الا الله کا بہت بڑا ہی احد سے اور ثواب الحمد للہ کا بہت بڑا ہی احد سی اور ثواب اللہ اکبر کا بہت بڑا ہی احد سی نقل کیا یہہ بزار طبرانی نی سُبْحَانَ اللّٰهِ مِائَةً تَعْدِلُ مِائَةَ رَقَبَةٍ مِنْ وَلَدِ اِسْمٰعِیلَ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ مِائَةً تَعْدِلُ مِائَةَ فَرَسٍ مُسْرَجَةٍ مُلْجَمَةٍ یُحْمَلُ عَلَیْهَا فِی سَبِیلِ اللّٰهِ وَاللّٰهُ اَکْبَرُ مِائَةً تَعْدِلُ مِائَةَ بَدَنَةٍ مُقَلَّدَةٍ مُتَقَبَّلَةٍ س ق مس ط مص ۔ ثم بمکۃ ط ۔ ثواب سوبار سبحان اللہ کہنی کا برابر ہوتا ہی ساتہہ ثواب سو بردی آزاد کرنی کے کہ وہ اولاد اسمعیل کیسی ہون اور ثواب سوبار الحمد للہ کہنی کا برابر ہوتا ہی ساتہہ ثواب سو گہوڑون زین والون لگام والون کے کہ سوار کیا جاوی اونپر غازیون کو اللہ کی راہ مین یعنی جہاد لئی اور ثواب سوبار اللہ اکبر کہنی کا برابر ہوتا ہی ساتہہ ثواب قربانی کرنی سو اونٹون کی جو قلادہ والی مقبول ہون نقل کیے یہہ نسائی ابن ماجہ حاکم طبرانی ابن ابی شیبہ نی اور طبرانی کی ایک روایت مین یہہ بہی ہے کہ ذبح کیئی جاوین وہ مکہ مین یعنی یہہ بہت فضیلت رکہتا ہی ایسا ثواب پایگا ف قلادہ وہ کہتی ہین اوسکو کہ وہان کے قربانی کی علامت کی لئی کچہہ گلی مین جانور کی باندہ دیتی ہین وَلَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ یَمْلَاُ مَا بَیْنَ السَّمَاءِ

وَالْأَرْضِ * س ق مس ا ط * اور ثواب لا اله الا الله کا بہر دیتا ہی اوس چیز کو کہ درمیان آسمان و زمین
کی ہی نقل کی یہہ نسائی ابن ماجہ حاکم احمد طبرانی نی بَخٍ بَخٍ لِخَمْسٍ مَا أَثْقَلَهُنَّ فِي الْمِيزَانِ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ
وَسُبْحَانَ اللهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَاللهُ أَكْبَرُ وَالْوَلَدُ الصَّالِحُ يُتَوَفَّى لِلْمَرْءِ الْمُسْلِمِ فَيَحْتَسِبُهُ * س حب
مس ر ا ط * خوشوقتی ہی خوشوقتی ہی ساتھہ پانچ چیزونکی کیا بھاری ہین وہ ترازو مین کہ وہ یہہ ہین کہنا لا
الا الله اور سبحان الله اور الحمد لله اور الله اکبر کا اور بیٹا نیکبخت یعنی مسلمان کہ مری مرد مسلمان کا پس ثواب
چاہی اوسپر یعنی ساتھہ صبر اور شکر اور رضا کی نقل کی یہہ نسائی ابن حبان حاکم بزار احمد طبرانی نی إِنَّ مِمَّا تَذْكُرُونَ
مِنْ جَلَالِ اللهِ سُبْحَانَ اللهِ وَلَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ يَنْعَطِفْنَ حَوْلَ الْعَرْشِ لَهُنَّ دَوِيٌّ كَدَوِيِّ النَّحْلِ
تُذَكِّرُ بِصَاحِبِهَا أَمَا يُحِبُّ أَحَدُكُمْ أَنْ يَكُونَ أَوْ لَا يَزَالُ مَنْ يُذَكِّرُ بِهِ * ق مس * تحقیق قسم اون چیز
کی کہ ذکر کرتی ہو تم بزرگی الله کیسی یہہ کلمے ہین سبحان الله اور لا اله الا الله اور الحمد لله پہرتی ہین یہہ گرد عرش کی
انکی لیئی آواز ہی سنک کی مانند آواز شہد کی مکہی کی یاد دلاتی ہین الله تعالی کو حال کہنی والی اپنی کا کیا نہین چاہتا
ایک تم مین سی یہہ کہ ہووی یا ہمیشہ ہووی وہ چیز کہ یاد دلاتی رہی اوسکی نقل کی یہہ ابن ماجہ حاکم نی
اِسْتَكْثِرُوا مِنَ الْبَاقِيَاتِ الصَّالِحَاتِ اللهُ أَكْبَرُ وَلَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ وَسُبْحَانَ اللهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَا
حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللهِ * س حب * بہت کہو تم باقی رہنی والی نیکیان کہ وہ یہہ ہین الله اکبر اور لا اله الا الله
اور سبحان الله اور الحمد لله اور لا حول ولا قوة الا بالله نقل کی یہہ نسائی ابن حبان نی قُلْ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ
إِلَّا بِاللهِ فَإِنَّهَا كَنْزٌ مِنْ كُنُوزِ الْجَنَّةِ * ع ا ر ط * بہت کہہ لا حول ولا قوة الا بالله پس تحقیق یہہ کلمہ خزانہ
ہی خزانون بہشت کیسی نقل کی یہہ صحاح ستہ مین اور احمد بزار طبرانی نی بَابٌ مِنْ أَبْوَابِ الْجَنَّةِ * ا ط
س ق * یہہ کلمہ دروازہ ہی دروازون بہشت کیسی نقل کی یہہ احمد طبرانی نسائی نی غِرَاسُ الْجَنَّةِ * حب
ا ط * یہہ کلمہ درخت ہی بہشت کا یعنی اسکی پڑہنی سی درخت وہان لگتا ہی نقل کی یہہ ابن حبان احمد طبرانی نی
تَقَدَّمَ الثَّنَاءُ وَالدُّعَاءُ مِنْ تَسْبِيحِهِ وَتَسْبِيحِ دَاعٍ أَبْشِرْهَا الْهُمُّ * مس ط * اور پہلی گذری کہ تسبیح

نسائی اور ابو یعلی نے اور انکا غیر ہی نقل کیے یہہ حاکم طبرانی نی كُنْتُ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُهَا رسول اللّٰہ

فَقَالَ اَتَدْرِيْ مَا تَفْسِيْرُهَا قُلْتُ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهُ اَعْلَمُ قَالَ لَا حَوْلَ عَنْ مَعْصِيَةِ اللّٰهِ اِلَّا بِعِصْمَةِ اللّٰهِ

وَلَا قُوَّةَ عَلٰى طَاعَةِ اللّٰهِ اِلَّا بِعَوْنِ اللّٰهِ * تر * کہا ابن مسعود نی تہا مین پاس رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے

پس پڑہا مینی یہہ کلمہ یعنی لاحول ولا قوۃ الا باللہ پس فرمایا حضرت نی جانتا ہی تو کہ کیا ہین معنی اسکے عرض کیا

مینی اللہ و رسول اوسکا بہت جانتی ہین فرمایا یہہ معنی ہین نہین ہو سکتا پہرنا گناہ اسکی سی مگر ساتہہ بچا

اسکی اور نہین ہی قوت اسکی طاعت پر مگر ساتہہ مدد اسکی نقل کیے یہہ بزار نی وَهِيَ مَعَ لَا مَنْجَا مِنَ اللّٰهِ

اِلَّا اِلَيْهِ كَنْزٌ مِنْ كُنُوْزِ الْجَنَّةِ * تر * یہہ اور یہی لاحول ساتہہ لامنجا من اللہ الا الیہ خزانہ ہی خزانون

بہشت کیسی نقل کیے یہہ نسائی بزار نی ف معنی اسکی یہہ ہین نہین جگہہ نجات کی عذاب اللہ کیسی مگر

طرف اوسکی مَنْ قَالَ رَضِيْتُ بِاللّٰهِ رَبًّا وَبِالْاِسْلَامِ دِيْنًا وَبِمُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَبِيًّا وَرَسُوْلًا رسولا نبیا

وَجَبَتْ لَهُ الْجَنَّةُ * تر د مص * جو کوئی کہی رضیت باللہ لفظ رسولا تک واجب ہوتی ہی اوسکی لئی بہشت

معنی اسکی یہہ ہین راضی ہوا مین ساتہہ اللہ کی ازروی پروردگار ہونیکی اور ساتہہ اسلام کی ازروی دین ہونی

کی اور ساتہہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے ازروی نبی اور رسول ہونیکی

نقل کیے یہہ نسائی مسلم ابو داود ابن ابی شیبہ نی مَنْ قَالَ اَللّٰهُمَّ رَبَّ

السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ عَالِمَ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ اِنِّيْ اَعْهَدُ اِلَيْكَ فِيْ هٰذِهِ

الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا اَنِّيْ اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ وَحْدَكَ لَا شَرِيْكَ لَكَ

وَاَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُكَ وَرَسُوْلُكَ فَاِنَّكَ اِنْ تَكِلْنِيْ اِلٰى نَفْسِيْ تُقَرِّبْنِيْ مِنَ الشَّرِّ وَتُبَاعِدْنِيْ

مِنَ الْخَيْرِ وَاِنِّيْ اِنْ اَثِقُ اِلَّا بِرَحْمَتِكَ فَاجْعَلْ لِيْ عِنْدَكَ عَهْدًا تُوَفِّيْنِيْهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ

اِنَّكَ لَا تُخْلِفُ الْمِيْعَادَ اِلَّا قَالَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ يَوْمَ الْقِيَامَةِ لِمَلٰۤئِكَتِهِ اِنَّ عَبْدِيْ عَهِدَ اِلَيَّ

عَهْدًا فَاَوْفُوْهُ اِيَّاهُ فَيُدْخِلُهُ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ الْجَنَّةَ * جو کوئی پڑہی دعا اللہم رب السموات والارض کو

لا تخلف المیعاد تک فرماویگا اللہ عز وجل دن قیامت کی اپنی فرشتون کو کہ تحقیق بندہ میری نے لیا تہا مجھ سے عہد
پس پورا کرو واسطی اوسکی لئی پس داخل کریگا اوسکو اللہ عز وجل بہشت مین معنی دعا کی یہ ہین یا اللہ پروردگار آسمانون
اور زمین کے جاننے والے پوشیدہ اور ظاہر کی تحقیق مین عہد کرتا ہون طرف تیری اس زندگانی دنیا مین ساتہہ اسکی کہ
تحقیق مین گواہی دیتا ہون ساتھ اسکی کہ نہین کوئی معبود مگر تو ایک ہی تو نہین کوئی شریک تیرا اور تحقیق محمد صلی اللہ علیہ وسلم
بندے تیری ہین اور رسول تیری پس تحقیق تو اگر سونپیگا مجکو طرف نفس میری کی اور توفیق و عنایت تیری [illegible] کریگا
نزدیک کریگا مجکو برائی سی یعنی اس لئی کہ وہ ہوا و حرص سی بہلی بدی کریگا اور دور کریگا مجکو بہلائی سی اور تحقیق مین نہین اعتماد کرتا
ہون مگر ساتھ رحمت تیری کی پس ثابت کر میری لئی نزدیک اپنی ایک عہد یعنی ساتہہ قبول کرنی طاعات کی اور بخشش کی اور داخل کر
بہشت مین کہ پورا کری تو اوسکو دن قیامت کی تحقیق تو نہین خلاف کرتا ہی وعدہ کو ف لفظ الا کا الا قال اسمین [illegible]
ترجمہ موافق اسکی کیا گیا یا نفی سمجہی جاتی ہی پہلی عبارت سی اوس سے استثنا ہی گویا یون کہا کہ نہین
کہتا ہی اسکو بندہ مگر کہی گا اللہ تعالی یون اوسکی لئی کذا ذکرہ الفخر والحلبی قال سهيل فاخبرت القاسم
بن عبد الرحمن ان عونا اخبرني بكذا وكذا فقال ما في اهلنا جارية الا وهي تقول هذا
في خدرها ۔ کہا سہیل نے یعنی راوی اس حدیث کی نے کہ تبع تابعین مین سی ہین پس خبر دی مین نے قاسم
بن عبد الرحمن کو کہ بزرگ تابعین سی ہین کہ تحقیق عون نے کہ وہ بہی تابعین سی ہین خبر دی مجکو ساتھ
اس اس طرح کی پس کہا قاسم نے نہین ہی گہر والون ہمارے مین کوئی لڑکی مگر کہ وہ پڑہتی ہی یہہ دعا
پردہ اپنی مین یعنی یہہ حدیث صحیح ہی اور حرز و بزرگون مین مشہور ہی نقل کی ہی احمد نے ولما جلس الرجل
وقال الحمد لله حمدا كثيرا طيبا مباركا فيه كما يحب ربنا ويرضى فقال صلى الله عليه
وسلم والذي نفسي بيده لقد ابتدرها عشرة املاك كلهم حريص على ان يكتبوها
فما دروا كيف يكتبونها حتى رفعوها الى ذي العزة فقال اكتبوها كما قال عبدي حب
بيس ۔ اور جب کہ بیٹہا ایک آدمی پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم پاس اور کہا الحمد للہ یعنی تک کہ معنی اسکی بیان ہین

سبحانک [illegible] اوسکی لئی تعریف بہت پاک بابرکت جیسی کہ دوست رکہتا ہی پروردگار ہمارا اور راضی ہوتا ہی
پس فرمایا پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نی قسم ہی اوس ذات کی کہ جان میری اوسکی ہاتہہ مین ہی البتہ تحقیق دوڑی طرف
ان لفظون کی دس فرشتی کہ سب آرزو مند تہی انکی ثواب لکہنی پر پس نجانا اونہون نی کہ کیونکر لکہین ثواب انکا
یہان تلک کہ اوٹہالی گئی اونکو طرف اللہ تعالی کی پس فرمایا لکہو انکو جیسی کہ کہا بندی میری نی صدق و اخلاص سی
نقل کیا ہی یہان حاکم نی ف مراد یہہ کہ الفاظ اسکی لکہہ کہو اور درپی لکہنی ثواب کی نہو کہ ثواب
اوسکا میری فضل و کرم پر موقوف ہی جتنا چاہونگا دونگا کذا ذکرہ الفخر اور روایت کی ابو یعلی اور قاضی یوسف نی
سنن اپنی مین اور ابو الحسن قطان نی مطولات مین اور ابن سنی نی کتاب عمل الیوم واللیلۃ مین اور ابن منذر نی
اور ابن ابی حاتم اور ابن مردویہ نی حضرت عثمان بن عفان سی کہ کہا اونہون نی پوچہی مینی رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم سی مراد اس قول اللہ تعالی کی لَهُ مَقَالِيدُ السَّمٰوٰاتِ وَالْاَرْضِ یعنی اوسکی لئی کنجیان آسمانون اور زمین کی
ہین پس فرمایا مجکو ای عثمان البتہ پوچہا تونی مجہسی کچہہ پوچہا کہ نہین پوچہا مجہسی اوسکو کسی نی پہلی تیری مَقَالِيدُ
السَّمٰوٰاتِ وَالْاَرْضِ یہہ ہی لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ وَسُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَاَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ الَّذِيْ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْاَوَّلُ وَالْاٰخِرُ
وَالظَّاهِرُ وَالْبَاطِنُ يُحْيِيْ وَيُمِيْتُ وَهُوَ حَيٌّ لَا يَمُوْتُ بِيَدِهِ الْخَيْرُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ یعنی جیسی کنجی سی خزانہ کہلتا ہی
اور تصرف مین آتا ہی ویسی اسکی کہنی سی برکتین آسمان و زمین کی اسکی پڑہنی والی کو حاصل ہوتی ہین اور معنی
اسکی یہہ ہین کہ نہین کوئی معبود مگر اللہ اور اللہ بہت بڑا ہی اور پاک ہی اللہ اور سب تعریف ہی اللہ کی لئی
اور بخشش مانگتا ہون مین اللہ سی وہ جو نہین کوئی معبود مگر وہ اول ہی اور آخر ہی اور ظاہر ہی اور باطن ہی جلاتا ہی
اور مارتا ہی اور وہ زندہ ہی کہ نہ مریگا اوسکی ہاتہہ مین بہلائی ہی اور وہ ہر چیز پر قادر ہی ای عثمان جو کوئی
پڑہی اسکو ہر دن مین سو بار تو دیا جاتا ہی سبب اسکی دس چیزین اول تو یہہ کہ بخشی جاتی ہین گناہ اوسکی
جو پہلی کئی ہین اور دوسری لکہی جاتی ہی اوسکی لئی نجات آگ سی اور تیسری متعین ہوتی ہین ساتہہ اوسکی
دو فرشتی کہ محافظت کرتی ہین اوسکی رات دن مین آفتون اور بلاؤن سی اور چوتہی دیا جاتا ہی قنطار یعنی

بہت ثواب اور پانچوین اوسکی لیی ہوتا ہی ثواب اوس شخص کا سا کہ آزاد کری دس گردنین آزاد اولاد اسمٰعیل
کیسی اور ساتوین بنایا جاتا ہی اوسکی لیی گہر بہشت مین اور آٹھوین حور عین سی بیاہ کیا جاویگا اور نوین رکہا جاویگا
اوسکی سر پر تاج وقار کا اور دسوین شفاعت قبول کی جاویگی اوسکی بیچ حق ستر آدمیون کی اہلبیت اوسکی کی
ای عثمان اگر اوسکی تو پین ناغہ ہو یعنی کوئی دن زمانی سی مراد پایگا تو سبب اوسکی ساتہہ مراد پانی والون کی
اور سبقت لیجایگا تو بسبب اوسکی اولین و آخرین پر اور ابن مردویہ نی ابن عباس سی روایت کی ہی کہ حضرت
عثمان رضہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پاس حاضر ہوی اور عرض کی کہ مقالید السموات والارض سی مجہی خبر دیجیی
پس فرمایا سُبْحَانَ اللّٰہِ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ وَلَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْمِ الْاَوَّلِ وَالْاٰخِرِ وَالظَّاہِرِ
وَالْبَاطِنِ بِیَدِہِ الْخَیْرُ یُحْیِیْ وَیُمِیْتُ وَہُوَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ جو کوئی پڑہی اسکو صبح کو دس بار اور شام کو دس بار
ای عثمان دیتا ہی اوسکو اللہ تعالی چہہ چیزین اول یہہ کہ محفوظ رہتا ہی ابلیس سی اور لشکر اوسکی سی اور دوسری
دیا جاتا ہی قنطار یعنی تودہ ثواب بہشت مین اور تیسری نکاح کیا جاویگا حور بڑی آنکہون والی سی اور چوتہی بخشی
جاتی ہین گناہ اوسکی اور پانچوین ہوگا حضرت ابراہیم خلیل اللہ عم کی ساتہہ بیچ قبہ اونکی کی اور چہٹی حاضر ہوتی
ہین بارہ فرشتی نزدیک مرنی اوسکی کی خوشخبری دیتی ہین اسکو ساتہہ جنت کی اور بناو کر لیجاینگی اوسکو قبر اوسکی کی
طرف موقف کی پس اگر پہونچیگی اوسکو کوئی چیز ہولون قیامت کیسی تو کہینگی فرشتی مت ڈر تو امن والون مین
سی ہی پہر حساب کریگا اللہ تعالی اوس سی حساب آسان پہر حکم کیا جاویگا اوسکو طرف جنت کی بناو کر لیجاینگی اوسکو
طرف جنت کی موقف اوسکی سی جیسی کہ لیجاتی ہین دلہن کو یہانتک کہ داخل کرینگی اوسکو بہشت مین ساتہہ حکم
اللہ تعالی کے اور حال ہین کہ لوگ شدت حساب مین ہونگی کذا فی تفسیر در المنثور و نقل مسئلۃ الاستغفار
خ س ۳ اور پہلی گذرا بیان سید الاستغفار کا یعنی صبح کی دعاؤن مین ساتہہ روایت بخاری نسائی کی

اِنِّیْ لَاَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ ص وَاَتُوْبُ اِلَیْہِ فِی الْیَوْمِ سَبْعِیْنَ مَرَّۃً ص طس ...
علیہ وسلم نی کہ تحقیق مین البتہ بخشش چاہتا ہون اللہ سی نقل کی یہہ ابو یعلی نی اور توبہ کرتا ...

ستر بار نقل کیے ابو یعلی نے اور طبرانی نے اوسط مین ف یعنی ابو یعلی کی حدیث مین دو روایتین
تهین ایک مین لفظ استغفر الله هی اور دوسری مین واتوب الیه هی اور اخیر حدیث کا دونون روایتون مین
یهی هی فِی الْیَوْمِ سَبْعِیْنَ مَرَّةً کذا ذکر الفقیر اَکْثَرَ مِنْ سَبْعِیْنَ مَرَّةً * خ س ق طس * توبه اور استغفار
کرتا هون زیاده ستر بار سی نقل کیے بخاری نسائی ابن ماجه نی اور طبرانی نی اوسط مین مِائَةَ مَرَّةٍ * طس
مص هر دن توبه اور استغفار کرتا هون سو بار نقل کیے طبرانی نی اوسط مین اور ابن ابی شیبه نی تُوْبُوْا
اِلٰی رَبِّکُمْ فَاِنِّیْ اَتُوْبُ اِلَیْهِ فِی الْیَوْمِ مِائَةَ مَرَّةٍ * عو * فرمایا آنحضرت صلی الله علیه وسلم نی توبه کرو طرف
پروردگار اپنی کے واسطی که مین توبه کرتا هون طرف اوسکی دن مین سو بار نقل کیا اسکو [illegible] نی مَا اَصَرَّ مَنْ
اِسْتَغْفَرَ وَاِنْ عَادَ فِی الْیَوْمِ سَبْعِیْنَ مَرَّةً * د ت * دوام کیا گناه پر اوس شخص نی که استغفار کی اور اگرچه
بار بار وهی گناه کری دن مین ستر بار نقل کیے ابو داود نی ف اصرار کرنا گناه پر یهی که اصرار صغیره کا کبیره
هوتا هی اور اصرار کبیره پر قریب کفر کی پهونچاتا هی پس فرمایا جو کوئی استغفار کرتا هی اور شرمنده هوتا هی گناه صغیره
یا کبیره خارج هوتا هی حد اصرار سی که مصر وهی هی که استغفار نکری اور نادم نهووی کذا ذکر الفقیر اِنَّهٗ لَیُغَانُ
عَلٰی قَلْبِیْ وَاِنِّیْ لَاَسْتَغْفِرُ اللهَ فِی الْیَوْمِ مِائَةَ مَرَّةٍ * م د س * فرمایا آنحضرت صلی الله علیه وسلم نی
تحقیق البته پرده کیا جاتا هی دل میری پر اور تحقیق مین البته بخشش چاهتا هون الله تعالی سی دن مین سو بار نقل کی
مسلم ابو داود نسائی نی ف آنحضرت صلی الله علیه وسلم دوست رکهتی تهی که دل مبارک هر وقت جناب
باری مین حاضر رهی اور غافل نهو پس بسبب مشغول هونی کے چیزون مباح مین مثل کهانی کی اور پینی سے
خلط کرنی کی اور سوا انکی اور چیزی فی الجمله غفلت جو هوتی تهی اوسکو نسبت اپنی پرده اور گناه جانکر استغفار
کرتی تهی یه اسکی اور بهی کتنی معنی لکهی هین اور اکثرون نی لکها هی که یه متشابهات سی هی علم اسکا الله اور
رسول کو هی کذا ذکر الفقیر وَالَّذِیْ نَفْسِیْ بِیَدِهٖ لَوْ اَخْطَأْتُمْ حَتّٰی تَمْلَأَ خَطَایَاکُمْ مَا بَیْنَ السَّمَاءِ وَالْاَرْضِ
ثُمَّ اسْتَغْفَرْتُمُ اللهَ لَغَفَرَ لَکُمْ وَالَّذِیْ نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِیَدِهٖ لَوْ لَمْ تُخْطِئُوْا لَجَاءَ اللهُ بِقَوْمٍ یُخْطِئُوْنَ ثُمَّ

یستغفرون فیغفر لهم * احمد * فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی قسم ہی اوس ذات کی کہ جان میری اوسکی
ہاتہہ مین ہی اگر گناہ کرو تم یہان تلک کہ پہونچین گناہ تمہاری اوس چیز کو کہ درمیان آسمان و زمین کے
ہی پہر استغفار کرو تم اللہ تعالی سی تو البتہ بخش دیگا گناہ تمہاری اور قسم ہی اوس ذات کی کہ جان محمد کی
اوسکی ہاتہہ مین ہی اگر نہ گناہ کرو تم تو البتہ لاوے اللہ ایک قوم کو کہ گناہ کرین پہر وہ بخشش چاہین
اللہ سی پس بخشی اللہ اونکو نقل کیے یہہ احمد ابو یعلی نے ف مراد بیان وسعت مغفرت اور
رحمت اللہ تعالی کا ہے کہ وہ ایسا بخشنی والا ہی واسطی ظاہر کرنی معنی اسم غفور کی تا لوگ توبہ کرنی
مین رغبت کرین اور مقصود گناہ پر رغبت دلانی نہین ہی اس لیے کہ اوس سی منع کیا ہی اور رسول مقبول
کو اسی لیے بہیجا ہی کذا ذکرہ النضر والذی نفسی بیدہ لو لم تذنبوا لذهب الله بکم ولجاء بقوم یذنبون
فیستغفرون الله فیغفر لهم * م * فرمایا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی قسم ہی اوس ذات کی کہ جان میری اوسکی
ہاتہہ مین ہی اگر نہ گناہ کرو تم تو البتہ لیجاوی اللہ تمکو اور لاوی ایک قوم کو کہ گناہ کرین وہ پس بخشش چاہین اللہ سے
پس بخشی اللہ اونکو نقل کی یہہ مسلم نی من استغفر الله غفر الله له * ت س * جو کوئی بخشش چاہی اللہ سی بخشتا
اللہ اوسکو نقل کیے یہہ ترمذی نسائی نی من احب ان تسره صحیفته فلیکثر فیها من الاستغفار
طس * جو کوئی چاہی یہہ کہ خوش کری اوسکو اعمال نامہ اوسکا پس چاہئے کہ بہت درج کری اوسمین استغفار
نقل کیے یہہ طبرانی نی اوسط مین ما من مسلم یعمل ذنبا الا وقف الملک الموکل باحصاء ذنوبه ثلث
ساعات فان استغفر الله من ذنبه ذلك فی شیء من تلك الساعات لم یوقفه علیه ولم یعذب
یوم القیامة * مس * نہین کوئی مسلمان کہ کرتا ہی ایک گناہ مگر کہ ٹہیرا رہتا ہی فرشتہ جو متعین ہی ساتہہ
لکہنی گناہون اوسکی کی تین ساعت تلک یعنی تہوڑی دیر ڈہیل کرتا ہی کہ اعمال نامہ مین نہین لکہتا پس اگر
بخشش چاہی گنہگار نی اللہ تعالی سی اس گناہ سی کسی ساعت مین ان تین ساعتون سی نہ آگاہ کریگا فرشتہ
اوسکو اوسپر یعنی آخرت مین جب کہ ہر کسی کو گناہ اوسکی دکہاوینگی اور نہ عذاب دیا جاویگا دن قیامت کے

نقل ہے صحیح حاکم نے اِنَّ اِبْلِیْسَ قَالَ لِرَبِّهٖ عَزَّ وَجَلَّ وَعِزَّتِكَ وَجَلَالِكَ لَا اَبْرَحُ اُغْوِیْ بَنِیْ اٰدَمَ مَا دَامَتِ الْاَرْوَاحُ فِیْهِمْ فَقَالَ لَهٗ رَبُّهٗ فَبِعِزَّتِیْ وَجَلَالِیْ لَا اَبْرَحُ اَغْفِرُ لَهُمْ مَا اسْتَغْفَرُوْنِیْ

ص ہ تحقیق شیطان نے عرض کیا اپنے پروردگار عزوجل سے قسم ہے عزت تیری کی اور بزرگی تیری کے ہمیشہ گمراہ کرونگا مین بنی آدم کو جب تلک کہ جان بیچ اونکی ہے پس فرمایا اوسکو پروردگار اوسکے نے پس ہے عزت اور بزرگی اپنے کے کہ ہمیشہ بخشتا رہونگا مین اونکو جب تلک کہ بخشش چاہینگے وہ مجھ سے نقل کیا احمد و ابویعلی نے وَتَقَدَّمَ حَدِیْثُ الرَّجُلِ الَّذِیْ جَاءَ اِلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ وَاذُنُوْبَاہُ

ص ہ اور پہلی گذری یعنے صلوۃ التوبہ مین حدیث اوس شخص کے کہ آیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی پاس عرض کیا اوسنی افسوس گناہ میری پر یعنی اوسکو بہی استغفار کی لیے فرمایا نقل کی وہ حاکم نے مَا مِنْ حَافِظَیْنِ یَرْفَعَانِ اِلَی اللّٰهِ فِیْ یَوْمٍ صَحِیْفَةً فَیَرٰی فِیْ اَوَّلِ الصَّحِیْفَةِ وَفِیْ اٰخِرِهَا اِسْتِغْفَارًا اِلَّا قَالَ تَبَارَكَ وَتَعَالٰی قَدْ غَفَرْتُ لِعَبْدِیْ مَا بَیْنَ طَرَفَیِ الصَّحِیْفَةِ

ص ہ نہین کراماً کاتبین کہ لیجاتے ہین اللہ کی پاس دن مین اعمالنامہ کسیکا پس دیکہتا ہے اللہ تعالی اول اعمالنامہ مین اور آخر اوسکی مین استغفار مگر کہ فرماتا ہے اللہ برکت والا اور برتر کہ تحقیق بخشی مینے بندے اپنے کی لیے وہ چیز کہ درمیان دونون سرون اعمالنامہ کی ہے یعنی سب گناہ آجکی استغفار کی سبب سے بخش دیے مینی نقل کیے بہہ بزار نے ف ایک فرشتہ دائین طرف ہے کہ نیکیان لکہتا ہے اور ایک بائین طرف داہنی ہاتہہ والا سردار ہے بائین ہاتہہ والے پر جب بندہ نیکی کرتا ہے دائین ہاتہہ والا دہ چند لکہتا ہے اور جب برائی کرتا ہے بائین ہاتہہ والا اجازت چاہتا ہے دائین ہاتہہ والے سے پس وہ کہتا ہے ذرہ ٹہہر جا شاید استغفار کرے پس جب تین بار کہتا ہے اور اجازت چاہتا ہے اور بندہ استغفار بہی نہین کرتا ہے تو دائین ہاتہہ والا اجازت دیتا ہے کہ اب لکہہ کذا ذکرہ الفخر رح مَنِ اسْتَغْفَرَ لِلْمُؤْمِنِیْنَ وَالْمُؤْمِنَاتِ كَتَبَ اللّٰهُ لَهٗ بِكُلِّ مُؤْمِنٍ وَمُؤْمِنَةٍ حَسَنَةً ط

ہ جو کوئی بخشش چاہے مومن مردون اور مومن عورتون کی لیے لکہتا ہے اللہ تعالی اوسکی لیے بدلے ہر مومن مرد کی اور مومن عورت کی ایک ایک نیکی نقل کی یہہ طبرانی نے وَتَقَدَّمَ مَنْ

لزم الاستغفار ومن اكثر منه جعل الله له من كل ضيق مخرجا الحديث ٭ د س ق حب ٭ اور فقیہ

دعاؤں میں یہہ حدیث کہ جو کوئی ہمیشگی کرے استغفار پڑھنے کی اور جو کوئی بہت پڑھے اوسکو کرتا ہے اللہ اوسکے لئے

ہر تنگی سے راہ نکلنے کے سارے حدیث نقل کیے وہ ابو داؤد و نسائی ابن ماجہ ابن حبان نے وتقدم من استغفر

للمؤمنين والمؤمنات كل يوم الحديث ٭ ط ٭ اور پہلے گذری یعنی سونے کی وقت کی دعاؤں میں یہہ حدیث

کہ جو شخص بخشش چاہے مومن مردوں اور مومن عورتوں کی لئے ہر دن سارے حدیث نقل کی وہ طبرانی نے وتقدم

حديث الرجل الذي جاءه صلى الله عليه وسلم فقال يا رسول الله احدنا يذنب قال يكتب عليه

قال ثم يستغفر منه قال يغفر له ٭ طس ٭ ط ٭ اور پہلے گذری نماز توبہ کی بیان میں حدیث اوس شخص کے

کہ آیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس پس عرض کیا یا رسول اللہ ایک ہم میں کا گناہ کرتا ہے فرمایا لکھا جاتا ہے اوپر

کہا اوسی پہر بخشش چاہتا ہے وہ اوس سے فرمایا حضرت نے کہ بخشا جاتا ہے گناہ اوسکا نقل کیے وہ طبرانی نے

اوسط و کبیر میں يقول الله تعالى يا ابن آدم انك ما دعوتني ورجوتني غفرت لك على ما كان

منك ولا ابالي يا ابن آدم لو بلغت ذنوبك عنان السماء ثم استغفرتني غفرت لك يا ابن آدم

لو اتيتني بقراب الارض خطايا ثم لقيتني لا تشرك بي شيئا لاتيتك بقرابها مغفرة ٭ ت ٭

فرماتا ہے اللہ تعالی اے بیٹے آدم کی تحقیق تو جب تک کے دعا کرے گا مجھسے اور امید رکھیگا مجھسے بخشونگا میں تجھکو اوپر

کسی حالت کی ہو تو اور نہیں پروا رکھتا میں اے بیٹے آدم کی اگر پہونچیں گناہ تیری بلندی آسمان تک پہر بخشش

چاہے تو مجھسے بخشونگا میں تیری لئے اے بیٹے آدم کی اگر لاوے تو میرے پاس زمین بہر گناہ پہر ملے مجھسے کہ نہ شریک

کرتا ہو ساتھ میرے کسیکو البتہ لاؤں میں تیری لئے زمین بہر کر بخشش نقل کیے یہہ ترمذی نے ان عبدا اصاب

ذنبا فقال رب اذنبت ذنبا فاغفره لي فقال ربه اعلم عبدي ان له ربا يغفر الذنب ويأخذ به غفرت

لعبدي ثم مكث ما شاء الله ثم اصاب ذنبا فقال رب اذنبت ذنبا آخر فاغفره لي فقال اعلم عبدي

ان له ربا يغفر الذنب ويأخذ به غفرت لعبدي ثم مكث ما شاء الله ثم اصاب ذنبا فقال رب

اذنب ذنبا آخر فاغفرہ لی فقال اعلم عبدی ان لہ ربا یغفر الذنب ویأخذ بہ غفرت لعبدی ثلثا
فلیعمل ما شاء ۔ خ م س ن ۔ تحقیق ایک بندہ بندگان خدا سی پہونچا گناہ کو پس کہا ای پروردگار میری کیا میں نی گناہ
پس بخش اوسکو میری لئی پس کہا رب اوسکی نی فرشتون سی کیا جانا بندی میری نی کہ تحقیق اوسکی لئی رب ہی کہ
بخشتا ہی گناہ اور پکڑتا ہی سبب اوسکی بخشا میں نی بندی اپنی کو پھر ٹھہرا وہ بندہ گناہ سی اوس مدت تلک کہ چاہا اللہ
تعالی نی پھر پہونچا ایک گناہ کو پس کہا ای رب میری کیا میں نی گناہ اور پس بخش اوسکو میری لئی پس فرمایا اللہ تعالی
نی کیا جانا بندی میری نی کہ تحقیق اوسکی لئی رب ہی کہ بخشتا ہی گناہ اور پکڑتا ہی سبب اوسکی بخشا میں نی بندی اپنی
کو پھر ٹھہرا گناہ سی بندہ اوس مدت تلک کہ چاہا اللہ تعالی نی پھر پہونچا ایک گناہ کو پس کہا ای رب میری
کیا میں نی گناہ اور پس بخش اوسکو میری لئی پس فرمایا اللہ تعالی نی کیا جانا بندی میری نی کہ تحقیق اوسکی
لئی رب ہی بخشتا ہی گناہ اور پکڑتا ہی سبب اوسکی بخشا میں نی بندی اپنی کو تین بار سی چاہیی کہ کری جو چاہی نقل کی
یہہ بخاری مسلم نسائی نی ف لفظ ثلثا کرر راوی نی بیان تکرار کا کیا یعنی سوال جواب بندی اور رب کا
حدیث مین تین بار ہی اور فلیعمل قول آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ہی فرمایا کہ کری جو چاہی جب تلک استغفار
کرتا ہی اور ندامت کرتا ہی اوسکی کرنی پر یہہ بیان فضیلت استغفار کا ہی اور بیان تاثیر اوسکی کا بخشش
گناہون مین اور ظاہر کرنا کمال عنایت اللہ تعالی کا ہی نہ امر کرنا گناہون پر کذا ذکرہ الفخر والعلی طوبی لمن وجد
فی صحیفتہ استغفارا کثیرا ۔ ق ۔ خوشحالی ہی واسطی اوسکی لئی کہ پاوی اپنی اعمالنامہ مین استغفار بہت نقل کی
یہہ ابن ماجہ نی ۔ وتقدم حدیث الذی شکی الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ذرب لسانہ
فقال این انت من الاستغفار ۔ مص تی ۔ اور پہلی گذری حدیث اوس شخص کی کہ شکوہ کیا اوس نی
پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم سی تیزی زبان اپنی کا پس فرمایا کہاں ہی تو استغفار سی نقل کی وہ ابن ابی شیبہ اور ابن
[illegible] فی کیفیۃ الاستغفار ۔ اور یہہ بیان ہی طریق استغفار کا استغفر اللہ استغفر اللہ ۔ م و ۔
[illegible] بخشش مانگتا ہون مین اللہ تعالی سی بخشش مانگتا ہون مین اللہ تعالی سی نقل کی یہہ [illegible] مسلم نی ف

... ایک کی سے ... نہیں عمر یعنی بہت سی بخشش اوس سی چاہتا ہون کذا ذکرہ الفخر من قال استغفر اللہ الذی
لا الہ الا ہو الحی القیوم واتوب الیہ غفر لہ وان کان قد فر من الزحف ۔ د ت ثلث مرات
ت حب مو یعنی جو کوئی کہی استغفر اللہ الذی لفظ الیہ تک کہ معنی یہہ ہین بخشش چاہتا ہون مین اوس اللہ سی کہ نہین
کوئی معبود مگر وہ زندہ قائم رہنی والا اور توبہ کرتا ہون مین طرف اوسکی تو بخشش کی جاتی ہی اوسکی لئی اور اگرچہ تحقیق بہاگا ہو
لڑائی کافرون کی سی کہ وہ کبیرہ ہی نقل کیے یہہ ابو داؤد و ترمذی سے نے پڑہی یہہ تین بار نقل کیے یہہ ترمذی اور ابن حبان
مرفوعًا اور طبرانی نی موقوفًا خمس مرات غفر لہ وان کان علیہ مثل زبد البحر مص جو کوئی پڑہی اس
استغفار کو پانچ بار بخشش کی جاتی ہی اوسکی اور اگرچہ ہون گناہ اوسپر مانند جہاگ دریا کی نقل کیے یہہ ابن ابی شیبہ نی
حتی کنا لنعد لرسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی المجلس الواحد رب اغفر لی وتب علی
انک انت التواب الرحیم مائۃ مرۃ عہ حب اور تحقیق تہی ہم یعنی اصحاب البتہ گنتی واسطی رسول خدا
صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک مجلس مین اس دعا کو ای پروردگار میری بخشش مجکو اور توبہ قبول کر میری تحقیق تو ہی ہی توبہ
قبول کرنی والا مہربان فرماتی سو بار یعنی اکثر زبان مبارک پر یہہ جاری ہوتی نقل کیے یہہ چارون نی اور ابن
حبان نی وما احسن قول الربیع بن خثیم رضی اللہ عنہ لا یقل احدکم استغفر اللہ واتوب الیہ
فیکون ذنبا وکذبا بل یقول اللہم اغفر لی وتب علی ۔ اور کیا اچھی ہی بات ربیع بن خثیم تابعی کی
راضی ہووی اللہ اوس سی کہ نہ کہی ایک تم مین کا غفلت دل سی بخشش چاہتا ہون مین اللہ سی اور رجوع کرتا ہون
طرف اوسکی پس ہوتا ہی یہہ کہنا گناہ اور جہوٹہہ بلکہ کہی یا اللہ بخشش مجکو اور رجوع کر مجپر ساتہہ رحمت اور
توفیق طاعت کی ف اسلئی کہ غفلت مقام توبہ اور استغفار مین کہ وقت ندامت اور حضور کا ہی
حقیقت مین مسخرا اور بی ادبی ہی اور یعنی اسکی خبر دینی ہوتی ہی طلب مغفرت اور توبہ سی پس حقیقت
مین جب ... نہ ہوئی تو جہوٹہہ ہوا پس گناہ سی گناہ شرعی مراد نہین ہی بلکہ تقصیر طریقت کی ...
اور ... مراد ہی کیونکہ اہل طریقت کی نزدیک غفلت معصیت ہی ... مقام توبہ

استغفار بے وقت خشوع اور خضوع کا ہی کذا ذکرہ الفخر یح اور ملا علی قاری نے بہی لکھا ہی کہ یہہ گناہ شرعی نہین ہی بلکہ
بہ نسبت مقربین کی مراد ہی مانند اس قول کے حَسَنَاتُ الْاَبْرَارِ سَیِّئَاتُ الْمُقَرَّبِیْنَ یعنی نیکیان اچھونکی برائیان مقربون کی
ہوتی ہین سبکی رحمہ اللہ سی منقول ہی کہ استغفار مین ہرحال نفع ہی لیکن ساتھ حضور قلب کی نور علی نور ہوتا ہی پس لیکن
چہوڑنی مین گناہ نہین لازم آتا ہی اسلیے اجماع ہی علمار رحمہ اللہ کا اسپر کہ جو کوئی یاد کرتا ہی اللہ تعالی کو یا استغفار
کرتا ہی ساتھ زبان کے بغیر حضور قلب کی نہین ہوتا ہی گنہگار بلکہ عابد ہی ہوتا ہی باعتبار بعض اعضا اپنی کی تمام ہوئی تقریر ملا علی قاری کی
اب سنیے کہ لفظ توب ہی تلک کلام ربیع کا تمام ہوا بعد اوسکی جو نووی نے کتاب الاذکار مین بعد قول ربیع نقل کرنے کے
شبہ کیا ہی کہ کراہت استغفر اللہ کی اور ہونا یہہ جھوٹ اسکی پر مطلع نہین ہوا مین اور اسکا جواب مصنف نے ولیس فہم
کر دیا ہی کذا ذکرہ الفخر یح وَلَیْسَ کَمَا فَہِمَ بَعْضُ اَئِمَّتِنَا اَنَّ الْاِسْتِغْفَارَ عَلٰی ہٰذَا الْوَجْہِ یَکُوْنُ کَذِبًا بَلْ ہُوَ
ذَنْبٌ فَاِنَّہٗ اِذَا اسْتَغْفَرَ عَنْ قَلْبٍ لَاہٍ لَا یَسْتَحْضِرُ طَلَبَ الْمَغْفِرَۃِ وَلَا یَلْجَأُ اِلَی اللّٰہِ بِقَلْبِہٖ فَاِنَّ ذٰلِکَ
ذَنْبٌ یُرْجٰی عِقَابُہٗ الْحِرْمَانُ وَہٰذَا کَقَوْلِ رَابِعَۃَ اِسْتِغْفَارُنَا یَحْتَاجُ اِلَی اسْتِغْفَارٍ کَثِیْرٍ وَاَمَّا اِذَا قَالَ اَتُوْبُ
اِلَی اللّٰہِ وَلَمْ یَتُبْ فَلَا شَکَّ اَنَّہٗ کَذِبٌ ع اور نہین ہین معنی قول ربیع کی جیسی کہ سمجہی ہین بعضی پیشوا ہمارے یعنی نووی
کہ تحقیق استغفار اسطرح پر یعنی ساتہ لفظ استغفر اللہ کی ہوتا ہی جہوٹہ یعنی یہہ معنی نہین ہین تا اعتراض اوسکا وارد ہو
بلکہ کہتا ہون مین کہ وہ گناہ ہی اسلیے کہ تحقیق کہنے والی بخشش چاہی دل غافل سی کہ نہ حاضر کری مانگنی بخشش مین یعنی بلکہ
یعنی توجہ دل سی نہ مانگی اور نہ التجا لاوی طرف اللہ تعالی کے ساتھ دل اپنی کے پس تحقیق یہہ گناہ ہی کہ سزا اوسکی
بی نصیب ہونا ہی یعنی قبولیت استغفار ہی اور یہہ بات یعنی استغفار بغیر حضور دل کے گناہ ہونا مانند بات حضرت
رابعہ بصری کی ہی کہ استغفار ہمارے کہ غفلت دلسی ہوتی ہی محتاج ہی طرف بہت سی استغفار کی اور اگر
کہا زبان سی رجوع کرتا ہون مین طرف اللہ کی اور نہ رجوع کی دلسی پس نہین شک اسمین کہ تحقیق یہہ جہوٹہ ہی ف
حاصل مراد مصنف کا یہہ ہی کہ ربیع کی قول کو یعنی ذنب و کذب کو محمول لف و نشر پر کیا ہی یعنی غفلت سی استغفار
کہنی مین گناہ لازم آتا ہی اور غفلت سی اتوب کی کہنی مین جہوٹہ لازم آتا ہی اسلیے کہ مومن ہمیشہ طالب مغفرت کا

ہوتا ہی اگرچہ بعضی وقت بسبب غفلت کی آگاہی نہ رکہتا ہو پس غافل کہ مغفرت مانگتا ہی صادق ہی اسلئی کہ واقع مین وہ طلب اپنی سا تہہ رکہتا ہی اگرچہ اسوقت حاضر نہو پس معلوم ہوا کہ استغفر اللہ کہنی مین کذب نہین لازم آتی کا ملکہ گناہ بسبب غفلت کی لیکن لفظ اتوب الیہ مین کاذب ہوگا جو دل سی نہ کہی گا اسلئی کہ یہہ بیان اپنی رجوع کا ہی اور وہ کبہی ہی اور کبہی نہین پس نووی نی جو مطلق کذب لازم آنا سمجہہ کر اعتراض کیا تہا دفع ہوا واللہ اعلم کذا ذکر الفخ وَاَمَّا الدُّعَاءُ

بِالْمَغْفِرَةِ وَالتَّوْبَةِ فَاِنَّهُ وَاِنْ كَانَ غَافِلًا فَقَدْ يُصَادِفُ وَقْتًا فَتُقْبَلُ فَمَنْ اَكْثَرَ طَرْقَ الْبَابِ يُوْشِكُ اَنْ يَلِجَ

وَيُوْضِحُ ذٰلِكَ اِكْثَارُهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْمَجْلِسِ الْوَاحِدِ مِنْهُ مِائَةَ مَرَّةٍ وَقَطْعُهُ لِمَنْ قَالَ اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ

وَاَتُوْبُ اِلَيْهِ بِالْمَغْفِرَةِ وَاِنْ كَانَ قَدْ فَرَّ مِنَ الزَّحْفِ مَرَّةً اَوْ ثَلٰثَ مَرَّاتٍ ۔ اور اسی پر دعا کرنی سانہ بخشش اور توبہ کی یعنی اللّٰہم اغفرلی وتب علی کر دعا کرنی پس تحقیق دعا کرنی والا اگرچہ ہووی غافل پس تحقیق پالیتا ہے ایک وقت کو یعنی وقتون قبولیت سی پس قبول کیجاتی ہی دعا اسلئی کہ جو شخص بہت کہٹ کہٹاتا ہی دروازہ قریب ہے یہہ کہ داخل ہوگا اور واضح کرتا ہی اسکو یعنی کہنا اللّٰہم اغفرلی وتب علی کا بہتر ہی بہت کہنا پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کا ایک مجلس مین اسی کو سو بار اور قطعی حکم کرنا پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کا اوس شخص کے لئی کہ کہی استغفر اللہ واتوب الیہ سانہ بخشش کے یعنی بشرط حضور قلب کی اور اگرچہ ہو کہ تحقیق بہاگا ہو جہاد سی ایکبار کہی یا تین بار ف بالمغفرۃ متعلق وقطعہ کا ہی یعنی قطعًا اور جزمًا حکم بخشش کا کرنا اسکی کہنی والی کو بہی اسپر دلالت کرتا ہی فَهَا قَدْ كُشِفَ

لَكَ الْغِطَاءُ فَاخْتَرْ لِنَفْسِكَ مَا يَحْلُوْ وَفِي كِتَابِ الزُّهْدِ عَنْ لُقْمَانَ عَوِّدْ لِسَانَكَ بِاَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِي

فَاِنَّ لِلّٰهِ سَاعَاتٍ لَا يَرُدُّ فِيْهِنَّ سَائِلًا ۔ پس ہوشیار رہ کہ کہولا گیا تیری لئی پردہ یعنی اس تحقیق سے حقیقت حال کے واضح ہوگئی پس اختیار کر نفس اپنی کی لئی وہ چیز کہ خوش کری تجہکو اور کتاب الزہد مین روایت ہے حضرت لقمان رضی سی کہ عادت ڈال زبان اپنی کو اوپر کہنی سا تہہ اللّٰہم اغفرلی کی اسلئی کہ تحقیق خدا تعالی کی لئی ساعتین ہین کہ نہین محروم کرتا اونمین سائل کو

فَضْلُ الْقُرْاٰنِ الْعَظِيْمِ وَسُوَرِهٖ وَاٰيَاتِهٖ

بیان قرآن بزرگ کی فضیلت کا اور سورتون اوسکی کا اور آیتون اوسکی کا اِقْرَءُوا الْقُرْاٰنَ فَاِنَّهٗ يَاْتِيْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ شَفِيْعًا

بیان فضائل قرآن اور سورتون اور آیتون کا

ھ: فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے پڑہو قرآن شریف پس تحقیق وہ آویگا دن قیامت کی شفاعت کرنے والا واسطے
پڑہنے والون اپنے کے نقل کی یہہ مسلم نے يقول الله سبحانه وتعالى من شغله القرآن عن ذكري ومسئلتي
اعطيته افضل ما اعطي السائلين وفضل كلام الله على سائر الكلام كفضل الله تعالى على خلقه
ت: فرماتا ہے اللہ پاک اور برتر جسکو باز رکہے قرآن یاد میری سے اور مانگنے میری سے دیتا ہون مین اوسکو بہتر
اوس چیز سے کہ دیتا ہون مین مانگنے والون کو اور بزرگی اللہ تعالی کی کلام کی سب کلامون پر مانند بزرگی اللہ تعالی کی ہے
اوپر سب خلق اوسکی نقل کے یہہ ترمذی دارمی نے ف حدیث کی شرح کی یہہ معنی ہین کہ جو کوئی قرآن بسبب
پڑہنے مین مشغول رہا اور کچہہ ذکر اور دعا جسی نہ کی تو اوسکو دعا کرنے والون سے زیادہ دیتا ہون من كان لله كان الله له
یعنی جو اللہ کا ہو رہتا ہے اللہ کارساز ہوتا ہے اوسکا کذا ذکر الفخر تعلموا القرآن واقرؤه فان مثل القرآن لمن
تعلمه فقرأه وقام به كمثل جراب مملوء مسكا يفوح ريحه في كل مكان ومثل من تعلمه فرقد
وهو في جوفه كمثل جراب اوكي على مسك ت س ق حب: سیکہو قرآن اور پڑہو اوسکو یعنی
مداومت کرو تلاوت پر اور عمل کرو اوسپر کہ مقصود اصلی تلاوت سے عمل ہے پس تحقیق مثال قرآن کے واسطے
اوس شخص کے کہ سیکہتا ہے اوسکو پہر پڑہتا ہے اور عمل کرتا ہے اوسپر یا رات کو قیام کرتا ہے ساتہہ اوسکے مانند مثال تہیلی کی
ہے کہ بہری ہو مشک سے پہونچتی ہو خوشبو اوسکی تمام مکان مین اور مثال اوس شخص کے کہ سیکہتا ہے اوسکو پہر سو رہتا ہے
یا غافل ہوتا ہے عمل کرنے سے اور قرآن اوسکے دل مین ہے مانند مثال تہیلی کی ہے کہ بند کی گئی مشک پر یعنی تا خوشبو
نہ پہیلی نقل کے یہہ ترمذی نسائی ابن ماجہ ابن حبان نے ف سینہ قاری کا مانند تہیلی مشک کی ہے اور قرآن شریف
مانند مشک کی پس اگر قرآن پڑہا برکت اوسکی پڑہنے والے کو اور سننے والون کو پہونچی اور ثواب حاصل ہوا جسنے
اور جو سیکہا اور نہ پڑہا نہ پہونچی برکت اوسکی نہ اوسکو اور نہ اور کسیکو کذا ذکر الفخر من قرأ حرفا من كتاب الله
فله حسنة والحسنة بعشر امثالها لا اقول الم حرف الف حرف ولام حرف وميم حرف
ت: جو کوئی پڑہے ایک حرف کلام اللہ کا پس اوسکے لئے نیکی ہے اور نیکی برابر دس نیکی کے ہے نہین کہتا ہون کہ سارا الم ایک حرف ہے

بلکہ الف ایک حرف ہی اور لام ایک حرف ہی اور میم ایک حرف یعنی الم کہنے مین تیس نیکیان لکہی گئین نقل کی یہہ ترمذی نے
لا حسد الا في اثنين رجل آتاه الله القرآن فهو يقوم به آناء الليل وآناء النهار ورجل
آتاه الله مالا فهو ينفقه آناء الليل وآناء النهار متفق عليه نہین ہی رشک مگر بیچ دو شخصون کے
یعنی رشک کرنا کہین بہی لایق ہی ہو جاوی کسی پر نہ چاہیی مگر دو پر ایک وہ کہ دیا اوسکو اللہ تعالی نے قرآن یعنی حافظ
ہی پس وہ قیام کرتا ہی ساتہہ اوسکی وقتون رات کی مین اور وقتون دنکی مین اور دوسرا وہ شخص کہ دیا اوسکو اللہ
نے مال پس وہ خرچ کرتا ہی اوسکو وقتون رات کیمین اور وقتون دنکی مین نقل کی یہہ بخاری نے مسلم نے **ف** اور روایت
مین آیا ہی کہ خرچ کرتا ہی اوسکو راہ حق مین اور خوشنودی اوسکی مین پس اگر بطور اسراف کی کوئی خرچ کرتا ہو تو رشک کرنا
نہوگا حاصل حدیث کا یہہ ہی کہ کسی نعمت والی کو دیکہہ کر رشک نہ کرنا چاہیی مگر اوس نعمت والی پر کہ نعمت اوسکی اللہ تعالی
سی نزدیک کرتی ہو اور ایسے حکم مین داخل ہین شہید اور مجاہد اور سوا انکے اون درجون کی بہی آرزو جایز ہی کہا
ذکر المفرح يقال لصاحب القرآن اقرأ وارتق ورتل كما كنت ترتل في الدنيا فان منزلتك عند
آخر آية تقرأها د ت کہا جاویگا قرآن پڑہنی والی کو پڑہ اور چڑہ یعنی بہشت کی درجون پر اور ٹہیر ٹہیر کر پڑہ جیسے کہ دنیا مین
ٹہیر کر پڑہتا تہا تو یعنی بی تکلف تجوید سی دنیا مین پس تحقیق مرتبہ تیرا نزدیک آخر آیت کی ہی کہ پڑہیگا تو نقل کی یہہ ابوداود نے
ترمذی نے **ف** صاحب قرآن وہ ہی کہ پڑہا کرتا ہی اور عمل کرتا ہی اوسپر اور بعضون نے کہا ہی جو معانی قرآن کے
جانتا ہی اور حافظ اور منقول ہی کہ درجات بہشت کی بقدر شمار آیتون قرآن کی ہین پس جو کوئی تمام قرآن ترتیل سے
پڑہی اوپر کی درجہ بہشت پر کہ لائق اوسکی حال کی ہوگا چڑہیگا اور جسنے تہوڑا ترتیل سی پڑہا اور تہوڑا بغیر ترتیل کی
اوسیقدر چڑہیگا کہ جتنا ترتیل سی پڑہا تہا مصنف نے لکہا ہی کہ اس حدیث مین دلیل ہی کہ جو حافظ
سی پڑہتی ہین اونکی لیئی اعلی درجہ بہشت مین ہی پس حاصل یہہ ہی کہ تجوید اور [illegible] قرآن مین تامل کرنا بڑا
درجہ رکہتا ہی کذا ذکر العلي والمفرح الذي يقرأ القرآن وهو ماهر به مع السفرة الكرام البررة و
الذي يقرأ القرآن ويتتعتع فيه وهو عليه شاق له اجران متفق عليه [illegible]

جب ماہر ہی ساتھہ اوسکی ساتھہ فرشتون لکھنی والون بزرگ نیکونکی ہوگا اور جو شخص کہ پڑھتا ہی قرآن اور اٹکتا ہی اوس مین
اور وہ اوسپر مشکل ہوتا ہی اوسکی لیئی دوہرا ثواب ہوتا ہی نقل کیے یہہ بخاری مسلم نی ف ماہر یعنی قوی استاد
کامل حفظ اور تجوید اور تلاوت مین اور گران ہو اوسپر قراءت بسبب یاد کی پس یہہ آخرت مین اون منازل مین ہوگا
کہ جہان ملائکہ اور انبیا ہونگی اور دوہرا ثواب ایک ثواب قراءت کا اور دوسرا مشقت کا اور شک نہین ہی کہ
اجر ماہر کا زیادہ اس سی ہوگا کہ انبیا اور ملائکہ کی ساتھہ ہوگا لیکن باعتبار مشقت وتعب کی غیر ماہر کو بہی ثواب
ہوگا پس مقصود تسلی طالب کی ہی مشقت اور ریاضت پر کذا ذکرہ الفرح الفاتحۃ اعظم سورۃ من القرآن
ھي السبع المثاني والقرآن العظیم رخ د س ق ہ ف ہی بہت بڑی سورت قرآن کی ہی وہ سات آیتون کی
ہی کہ مکرر پڑہی جاتی ہی اور قرآن ہی بڑا نقل کیے یہہ بخاری احمد ابوداود نسائی ابن ماجہ نی ف سورہ فاتحہ کا نام
کلام اللہ مین سبع مثانی اور قرآن عظیم ہی آیا ہی سبع اسلیئی کہ سات آیتون کی ہی اور مثانی اسلیئی کہ نماز مین
باربار پڑہی جاتی ہی اور قرآن عظیم مبالغۃ واقع ہوا کہ اسرار اور معانی ساری قرآن کے بطور اجمال کی اسمین
ہین کذا ذکرہ الفرح اعطیت فاتحۃ الکتاب من تحت العرش ہس ف فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے
دیا گیا مین سورہ الحمد نیچی عرش کیسی یعنی وہان نکلتی تہی کنایہ ہی بزرگی اوسکی سی نقل کیے یہہ حاکم نی بینما
جبرئیل قاعد عند النبي صلی اللہ علیہ وسلم سمع نقیضا من فوقہ فرفع راسہ فقال ھذا
ملک نزل الی الارض لم ینزل قط الا الیوم فسلم وقال ابشر بنورین اوتیتہما لم یوتہما
نبي قبلک فاتحۃ الکتاب وخواتیم سورۃ البقرۃ لن تقرء بحرف منہما الا اعطیتہ
ف جس وقت کہ جبرئیل علیہ السلام بیٹہی تہی پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کی پاس سی جبرئیل نی ایک آواز
اوپر کی طرف سی سنی پس اوٹہایا سر اپنا پس کہا یہہ آواز والا فرشتہ ہی کہ اوترا زمین کی طرف نہین اوترا تہا
کبہی مگر آج پس سلام کیا فرشتہ نی آنحضرت پر اور کہا خوشوقت ہو ساتھہ دو نورونکی یعنی اپنی پیٹہنی والی کی
لیئی قیامت کو روشنی ہونگی اور آفات راہ سی بچاینگی کہ دیئی گئی تم وہ دونون نہین دیا گیا وہ کسی نبی کو پہلی تم

ایک اونمین سے سورہ فاتحہ ہی اور دوسرا خاتمہ سورہ بقرہ کا نہین پڑہیگا تو کوئی حرف اونمین سے مگر دیا جاویگا
ثواب اوسکا نقل کی مسلم نسائی نی ف دیا جاویگا ثواب اوسکا یا قبول کیا جاویگی دعا تیری یعنی جو دعا کہ
سورہ فاتحہ او آخر بقرہ مین ہی مثل اہدنا الصراط المستقیم اور ربنا لا تؤاخذنا اور سوا انکی کی قبول ہوویگی
اتنی تقسیم یہ نہین مراد حرف سے کلمات مین کہ ان آیتونمین واقع ہوئی مین یہ معنی انسب و اولی مین او خاتمہ سورہ
بقرہ کا بعضون نی آمن الرسول سے کہا ہی اور کعب احبار نی او مصنف نی للہ ما فی السموات سے آخر تک کہا ذکر
اخرج البقرۃ + یہہ بیان ہی فضیلت سورہ بقرہ کا ان الشیطان ینفر من البیت الذی یقرأ فیہ
البقرۃ + م ت س + تحقیق شیطان بہاگتا ہی اوس گہر سے کہ پڑہی جاتی ہی اوسمین سورہ بقرہ نقل کی مسلم
ترمذی نسائی نی اقرأوا البقرۃ فان اخذھا برکۃ وترکھا حسرۃ ولا یستطیعھا البطلۃ م +
پڑہو سورہ بقرہ کیونکہ پڑہنا اوسکا اور عمل کرنا اوسپر برکت ہی اور چہوڑنا اوسکا سبب حسرت کا ہوگا یعنی قیامت کو
حب پڑہنی والون کو ثواب ملیگا اور نہین طاقت رکہتی اسکے ساحر نقل کی مسلم نی ف بطلہ ساحر اور کاہل دو
یعنی کاہلی اور ساحر او باطل والی توفیق اسکی پڑہنی او سیکہنی کے نہین رکہتی کذا ذکرہ الفقیر لکل شیء سنام
وسنام القرآن البقرۃ + ت مس حب + ہر چیز کی لئی بلندی ہی اور بلندی قرآن کی سورہ بقرہ ہی
یعنی سب سے بڑی ہی نقل کی ترمذی حاکم ابن حبان نی من قرأھا لیلا لم یدخل الشیطان بیتہ
ثلث لیال ومن قرأھا نہارا لم یدخل الشیطان بیتہ ثلث ایام حب + جو کوئی پڑہی
سورہ بقرہ رات کو نہین داخل ہوتا ہی شیطان اوسکی گہر مین تین رات تک اور جو کوئی پڑہی اسکو دن کو نہین داخل
ہوتا ہی شیطان اوسکی گہر مین تین دن تک یعنی حقیقۃ نہین داخل ہوتا یا تسلط نہین پاتا ہی [illegible]
اعطیت البقرۃ من الذکر الاول مس + فرمایا حضرت نی دیا گیا ہون مین سورہ بقرہ کو
سے نقل کی حاکم نی ف ذکر سی کتابین اللہ تعالی کی مراد مین مثل توریت [illegible] کی کذا ف
البقرۃ وآل عمران + یہہ بیان ہی فضیلت سورہ بقرہ اور آل عمران کا اقرأوا الزھراوین البقرۃ و

عِمْرَانَ فَاِنَّهُمَا تَاْتِيَانِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ كَاَنَّهُمَا غَمَامَتَانِ اَوْ كَاَنَّهُمَا غَيَايَتَانِ اَوْ كَاَنَّهُمَا فِرْقَانِ
مِنْ طَيْرٍ صَوَافَّ تُحَاجَّانِ عَنْ اَصْحَابِهِمَا ٭ م ٭ پڑھو دو سورتین چمکتی ہوئین کہ سورۂ بقرہ اور آل عمران ہین پس
تحقیق یہہ دونون آوینگی دن قیامت کی گویا کہ وہ دونون ٹکڑی ہین ابر کی یا گویا کہ وہ دونون سایبان ہین یا گویا کہ
وہ دونون ٹکڑیان ہین پرندون کے صف باندہی ہوئی جہگڑینگی پڑہنے والون اپنے کی طرف سے نقل کی یہہ مسلم
آیَةُ الْکُرْسِیِّ یہہ بیان ہے فضیلت آیۃ الکرسی کا ھِیَ اَعْظَمُ اٰیَةٍ فِیْ کِتَابِ اللہِ ٭ م د ٭ یہہ بزرگتر آیتون
کی ہے یعنی ثواب مین سب آیتون کتاب اللہ کی نقل کی یہہ مسلم ابو داود نے ھِیَ سَیِّدَةُ اٰیِ الْقُرْاٰنِ ٭ ت حب
مس ٭ یہہ افضل آیتون قرآن کی ہے نقل کی یہہ ترمذی ابن حبان حاکم نے لَا تَقْرَءُهَا عَلٰی مَالٍ وَّلَا وَلَدٍ فَیَقْرَبُهُ
شَیْطَانٌ ٭ حب ٭ جو کہی تو آیۃ الکرسی کسی مال پر اور اولاد پر یعنی دم کرے یا لکہکر لٹکاوے تو نزدیک نہین ہوگا
تیرے شیطان یعنی تیرے مال و اولاد کے پاس نہین آنے کا اور تصرف نہین کرنیکا نقل کی یہہ ابن حبان نے اَلْاٰیَتَانِ اٰمَنَ
الرَّسُوْلُ اٰخِرَ الْبَقَرَةِ لَا تُقْرَاٰنِ فِیْ دَارٍ ثَلٰثَ لَیَالٍ فَیَقْرَبُهَا شَیْطَانٌ ٭ ت س حب مس ٭ فضیلت
دو آیتون آمن الرسول کے کہ اخیر سورۂ بقرہ کا ہے یہہ ہی کہ پڑہی جاتی ہین یہہ دونون آیتین جس گھر مین تین رات پس نہین نزدیک
آتا اوسکی شیطان نقل کی یہہ ترمذی نسائی ابن حبان حاکم نے اِنَّ اللہَ خَتَمَ الْبَقَرَةَ بِاٰیَتَیْنِ اَعْطَانِیْهِمَا
مِنْ کَنْزِهِ الَّذِیْ تَحْتَ عَرْشِهٖ فَتَعَلَّمُوْهُنَّ وَعَلِّمُوْهُنَّ نِسَاءَکُمْ وَاَبْنَاءَکُمْ فَاِنَّهَا صَلٰوةٌ وَّقُرْاٰنٌ
وَدُعَاءٌ ٭ مس ٭ تحقیق اللہ تعالی نے ختم کیا سورۂ بقرہ کو ساتہہ دو آیتون کے کہ دی ہین مجکو وہ خزانہ اپنے سے جو
نیچے عرش کی ہے یعنی خزانۂ رحمت اپنے سے پس سیکہو اونکو اور سکہاؤ اونکو اپنی عورتون کو اور اپنے بیٹون کو یعنی
گھر والون کو سکہاؤ پس تحقیق وہ آیتین رحمت ہین اور قرآن ہین یعنی ایک ٹکڑا ہین اوسکا اور دعا ہین نقل کی یہہ
حاکم نے اَلْاَنْعَامُ ٭ یہہ بیان ہے فضیلت سورۂ انعام کا لَمَّا نَزَلَتْ سَبَّحَ رَسُوْلُ اللہِ صَلَّی اللہُ عَلَیْهِ
وَسَلَّمَ ثُمَّ قَالَ لَقَدْ شَیَّعَ هٰذِهِ السُّوْرَةَ مِنَ الْمَلٰئِکَةِ مَا سَدَّ الْاُفُقَ ٭ مس ٭ جب اوتری
سورۂ انعام سبحان اللہ کہا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے یعنی بسبب خوشی کے پہر فرمایا البتہ تحقیق ہمراہ آئے ہین اس سورہ کے

نزدیک اسقدر که ڈہانک لیا ہی کنارہ آسمان کو نقل کیے ہیہ حاکم نی اَلْكَهْفُ ہمہ بیان ہی فضیلت سورہ کہف

مَنْ قَرَأَهَا يَوْمَ الْجُمُعَةِ اَضَاءَ لَهُ مِنَ النُّوْرِ مَا بَيْنَ الْجُمُعَتَيْنِ * مس * جو کوئی پڑہی سورہ کہف دن

جمعہ کی روشن رہتا ہی اوسکی لئی دل اوسکا نور سی یعنی نور اوس سورت کی سی یا نور ثواب اوسکی دو جمعوں

دو جمعون کے یعنی جمعہ آیندہ تلک نقل کیے ہیہ حاکم مَنْ قَرَأَهَا لَيْلَةَ الْجُمُعَةِ اَضَاءَ لَهُ مِنَ النُّوْرِ فِيْمَا بَيْنَهُ

وَبَيْنَ الْبَيْتِ الْعَتِيْقِ * موقوفی * جو کوئی پڑہی اسکو شب جمعہ مین روشن کرتا ہی واسطی اوسکی نور سی او

سکے فرق ہی درمیان پہونچنی والی اسکیکی اور درمیان خانہ کعبہ کی یعنی بہت نور حاصل ہوگا نقل کی یہہ موقوفا

نی مَنْ قَرَأَهَا كَمَا اُنْزِلَتْ كَانَتْ لَهُ نُوْرًا مِنْ مَقَامِهِ اِلٰى مَكَّةَ وَمَنْ قَرَأَ بِعَشْرِ آيَاتٍ مِنْ

اٰخِرِهَا فَخَرَجَ الدَّجَّالُ لَمْ يُسَلَّطْ عَلَيْهِ * ط * مس * جو کوئی پڑہی سورہ کہف جیسی کہ اوتاری گئی

یعنی ترتیل و تجوید سی بی کم و زیادہ ہوگی اوسکی لئی روشنی جگہہ اوسکی سی یعنی جہان اوسکو پڑہا ہی مکہ تلک

جو شخص پڑہی دس آیتین آخر سورہ کہف سی یعنی وَعَرَضْنَا جَهَنَّمَ سی آخر تلک پس نکلی دجال تو نہ مسلط کیا جاوے

نقل کیے یہہ نسائی حاکم نی مَنْ قَرَأَ سُوْرَةَ الْكَهْفِ كَانَتْ لَهُ نُوْرًا يَوْمَ الْقِيَامَةِ مِنْ

مَقَامِهِ اِلٰى مَكَّةَ وَمَنْ قَرَأَ بِعَشْرِ آيَاتٍ مِنْ اٰخِرِهَا ثُمَّ خَرَجَ الدَّجَّالُ لَمْ يَضُرَّهُ * ط * س *

پڑہی سورہ کہف ہوگی اوسکی لئی روشنی دن قیامت کی جگہہ اوسکی سے مکہ تلک یعنی جتنی مسافت اسکی مکان

اور مکہ مین دنیا مین ہی اوس مقدار وہان نور ہوگا اور جو کوئی پڑہی دس آیتین آخر کہف سی پہر نکلی دجال نہ

ضرر کری گا اوسکو نقل کیے یہہ طبرانی نی اوسط مین مَنْ حَفِظَ عَشْرَ آيَاتٍ مِنْ اَوَّلِهَا عُصِمَ مِنْ فِتْنَةِ

الدَّجَّالِ * م د ت س * جو کوئی یاد کری دس آیتین اول سورہ کہف سی یعنی مِنْ اَمْرِنَا رَشَدًا تک بچایا

جاویگا فتنہ دجال کی نقل کیے یہہ مسلم ابو داود ترمذی نسائی نی مَنْ حَفِظَ عَشْرَ آيَاتٍ * م د ت *

قَرَأَ الْعَشْرَ الْاَوَاخِرَ مِنَ الْكَهْفِ عُصِمَ مِنْ فِتْنَةِ الدَّجَّالِ * م د س * جو کوئی

دس آیتین نقل کیے یہہ مسلم ابو داود نی یعنی اس روایت مین سارا حدیث کا یہہ آیا ہی اور

جو کوئی پڑہی دس آیتین اخیر سورۂ کہف کی بچایا جاویگا فتنۂ دجال کیسی نقل کیے ہیہ مسلم ابو داؤد و نسائی نی
مَنْ قَرَأَ ثَلٰثَ اٰیَاتٍ مِنْ اَوَّلِ الْکَہْفِ عُصِمَ مِنْ فِتْنَۃِ الدَّجَّالِ ۔ ت ۔ جو کوئی پڑہی تین آیتین
اول کہف کی بچایا جاویگا فتنۂ دجال کیسی نقل کیے ہیہ ترمذی نی مَنْ اَدْرَکَ الدَّجَّالَ فَلْیَقْرَاْ عَلَیْہِ
فَوَاتِحَهَا الْحَدِیْث ۔ مر عه ۔ جو کوئی پاوی دجال کو پس چاہیی کہ پڑہی اوسپر اول آیتین سورۂ کہف کی یعنی
تین یا پانچ فرمائی ساری حدیث نقل کی ہیہ مسلم نی اور چارون نی فَاِنَّهَا جِوَارُکُمْ مِنْ فِتْنَتِهٖ ۔ د ۔ اس لیی
کہ وہ آیتین نگہبان ہین تمہاری فتنۂ دجال کیسی نقل کیے ہیہ ابو داود نی وَاُعْطِیْتُ طٰهٰ وَالطَّوَاسِیْنَ وَالْحَوَامِیْمَ
مِنْ اَلْوَاحِ مُوْسٰی ۔ مس ۔ فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ دیا گیا ہون مین سورۂ طٰہٰ و طواسین یعنی سورۂ
نمل اور شعراء اور قصص اور حمیمین تختیون موسی کیسی نقل کیے ہیہ حاکم نی ف یعنی توریت انکی کہ تختیون زبرجد کی پر
لکہی اوتری تہی فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ حمیمین سات ہین اور دروازی دوزخ کی بہی سات ہین ہر حم ان میں
سی آکہڑی ہیگی ہر دروازی پر اور عرض کریگی یا اللہ نہ داخل کر اس دروازی مین اوسکو کہ ایمان لایا مجہپر اور پڑہا
مجکو اور فرمایا کہ ہر درخت کا ایک پہل ہوتا ہی اور پہل قرآن کی حمیمین ہین وہ باغ ہین ارزانی والی سبزہ والی گہن والی
جو شخص چاہی کہ میوہ خوری کری باغون جنت مین تو پڑہی حمیمون کو اور جو پڑہی سورۂ دخان شب جمعہ مین صبح کریگا
بخشش کیا گیا اور جو پڑہی الٓمٓ تنزیل السجدہ اور تبارک رات دن مین گویا کہ موافق ہوا لیلۃ القدر کی یعنی اوسکا
ثواب ملا کذا فی در المنثور اور جو کوئی پڑہی حٰم الدخان شب جمعہ مین مغفرت کی جاتی ہی اوسکی اور جنت مین
بنایا جاتا ہی اوسکی لیی ایک گھر کذا فی وظائف النبی قَلْبُ الْقُرْاٰنِ یٰسٓ لَا یَقْرَاُهَا رَجُلٌ یُرِیْدُ اللّٰهَ وَ
الدَّارَ الْاٰخِرَةَ اِلَّا غُفِرَ لَهٗ اِقْرَءُوْهَا عَلٰی مَوْتَاکُمْ ۔ س ق حب ۔ دل قرآن کا یٰس ہی نہین پڑہتا
ہی اسکو کوئی شخص کہ چاہتا ہی اللہ کو اور آخرت کی گھر کو یعنی محض اللہ تعالی کی خوشی اور جنت کی ملنی کی لیی پڑہتا ہی
مگر بخش دی جاتی ہی اوسکی پڑہو اسکو مردون اپنی پر نقل کیے ہیہ نسائی ابو داؤد ابن ماجہ ابن حبان نی ف
دل قرآن کا یعنی خلاصہ اوسکا کیونکہ ذکر قیامت کا تفصیل اسمین مذکور ہی اور بیان توحید وغیرہ کا بہی ہی اور

سکو مرتی پیا اونکو ثواب پہونچی یا مراد ہو لی کی سبب اسکی ہین تاکہ ذکر قیامت وغیرہ کا سنین اور معانی ...
سمجھین یا احتمال ہی کہ مناسبت رکھی ہی ہو کہ اوس وقت مفید ہو چنانچہ کہا ہی بعض علما نی کہ جس مطلب کی لئی پڑھا
جاتی ہی جیسا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا ہی کہ جو اسکو پڑھی خوف کی حالت مین یا امن ہووی ہو گا
ہووی ننگا پہنی کپڑا پہنایا جاوی پیاسا پہی پانی پلایا جاوی اور فرمایا ہی کہ جو کوئی یس پڑھتا ہی وسکا اسم
... اوسکا گناہ معاف کیا جاتا ہی کذا ذکر العلی اور وارد ہوا ہی وعدہ مغفرت اور رحمت کا بیچ پڑھنی اسکی کی

انزلت علی ... النبی الفتح یہہ بیان ہی فضیلت انا فتحنا کا هِيَ اَحَبُّ اِلَيَّ مِمَّا طَلَعَتْ عَلَيْهِ الشَّمْسُ
س ق * فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی وہ بہت پیاری ہی نزدیک میری اوس چیز سی کہ نکلا اوپر آفتاب
یعنی دنیا اور دنیا کی چیزون سی نقل کیے یہہ بخاری نسائی ترمذی نی تَبَارَكَ الْمُلْكُ * یہہ بیان سورہ ملک کا

ثَلٰثُوْنَ اٰيَةً شَفَعَتْ لِرَجُلٍ حَتّٰى غُفِرَ لَهٗ * حب عه مس * تیس آیتین ہین یعنی تبارک شفاعت کی
اونہون نی واسطی ایک آدمی کے یہان تلک کہ بخشا گیا وہ نقل کیے یہہ ابن حبان نی اور چارون نی

تَسْتَغْفِرُ لِصَاحِبِهَا حَتّٰى يُغْفَرَ لَهٗ * حب * بخشش چاہتی ہی یہہ پڑھنی والی اپنی کے لئی یہان تلک
بخشا جاتا ہی وہ نقل کیے یہہ ابن حبان نی وَدِدْتُ اَنَّهَا فِيْ قَلْبِ كُلِّ مُؤْمِنٍ * مس * فرمایا حضرت
دوست رکھتا ہون مین تحقیق تبارک ہر مومن کی دل مین ہو یعنی یاد کری اور پڑھتا رہی اسکو نقل کیے حاکم

يُؤْتَى الرَّجُلُ فِيْ قَبْرِهٖ فَتُؤْتٰى رِجْلَاهُ فَتَقُوْلُ لَيْسَ لَكُمْ سَبِيْلٌ كَانَ يَقْرَءُ بِيْ سُوْرَةَ الْمُلْكِ
يُؤْتٰى مِنْ صَدْرِهٖ اَوْ مِنْ بَطْنِهٖ ثُمَّ يُؤْتٰى مِنْ رَأْسِهٖ كُلٌّ يَقُوْلُ ذٰلِكَ فَهِيَ تَمْنَعُ مِنْ عَذَابِ
وَهِيَ فِي التَّوْرَاةِ مَنْ قَرَأَهَا فِيْ لَيْلَةٍ فَقَدْ اَكْثَرَ وَاَطْيَبَ * مو مس * آتی ہین فرشتی عذاب
آدمی کی پاس قبر اوسکی مین یعنی بعد دفن کی سوال کی لئی پس آتی ہین اوسکی پانو کی طرف سی یعنی
جانب سی سوال شروع کرتی ہین پس کہتی ہین پانو نہین ہی تمکو کوئی راہ ساتھہ ...
میری یعنی بسبب قرأت میری کی نماز مین سورہ ملک پھر آتی ہین فرشتی سینہ کی ...

اور قبر مین عرض کرتا ہی یہی بات پس روکتا ہی قبر کو منع کرتی ہی فرشتون کو عذاب قبر کی سی اور بتا کہ یہہ ذکر ہی تورات مین سیاہ موا ہی اس فضیلت
کہ شخص پڑہی اسکو کسی رات مین پس تحقیق بہت نیکیان کین اور اچہا کام کیا نقل کیے یہہ موقوفا حاکم نی اِذَا زُلْزِلَتْ
رُبُعُ الْقُرْآنِ ت سورۂ اذا زلزلت چوتہائی قرآن کی برابر ہی نقل کی یہہ ترمذی نی ف اس لیے کہ قرآن مین
بیان توحید او نبوت اور بیان معاش اور احوال آخرت کا ہی پس اس سورت مین آخرت کا بیان خوب ہی اس باعتبار
چوتہائی قرآن برابر ہوئی اور بعضون نی یہہ معنی کہی ہین کہ ثواب اسکا برابر ہوتا ہی اصل ثواب چوتہائی قرآن کے
یعنی بغیر مضاعف کی ہو ثواب مقرر ہی کذا ذکر الفخر ح تَعْدِلُ نِصْفَ الْقُرْآنِ ت متن برابر ہی
آدہی قرآن کی نقل کیے یہہ ترمذی حاکم نی ف اسلیے کہ قرآن مین ذکر دنیا اور آخرت کا ہی اسمین آخرت کا
خوب مذکور ہی اس باعتبار آدہی قرآن برابر ہی یا ثواب اسکا اصل ثواب آدہی قرآن کی برابر ہی کذا ذکر الفخر ح یا
رَسُوْلَ اللّٰهِ اَقْرِئْنِيْ سُوْرَةً جَامِعَةً فَاَقْرَأَهُ اِذَا زُلْزِلَتِ الْاَرْضُ حَتّٰى فَرَغَ مِنْهَا فَقَالَ وَ
الَّذِيْ بَعَثَكَ بِالْحَقِّ لَا اَزِيْدُ عَلَيْهَا اَبَدًا ثُمَّ اَدْبَرَ الرَّجُلُ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
اَفْلَحَ الرُّوَيْجِلُ مَرَّتَيْنِ د س مس حب ایک شخص نے عرض کی ای رسول خدا پڑہاؤ مجکو ایک سورت
جامع یعنی اسمین سب مطالب دین و دنیا کی ہون پس پڑہائی حضرت نی اوسکو اذا زلزلت الارض یہان تک
کہ فارغ ہوئی اوس سی پس کہا اوسنی قسم ہی اوس ذات کی کہ بہیجا تمکو ساتہہ حق کی نہ زیادہ کرونگا مین اسپر کبہی یعنی
بس کافی ہی یہہ مجہی پہر پیٹہ پہیری اوس شخص نے پس فرمایا پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نی مطلب پا بہوا یہہ شخص
بات دو بار فرمائی نقل کیے یہہ ابو داؤد و نسائی حاکم ابن حبان نے ف جامعیت فمن یعمل مثقال ذرۃ آخر
تک مین ہی کہ سب کچہہ کرنا نہ کرنا اسمین مذکور ہی اور فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ جو کوئی پڑہی بعد مغرب
کی جمعہ کی شب مین دو رکعت اور پڑہی ہر رکعت مین سورۂ فاتحہ ایکبار اور سورۂ اذا زلزلت پندرہ بار تو آسان
کرتا ہی اسپر اللہ تعالی جانکنی اور پناہ دیتا ہی اوسی عذاب قبر سی اور آسان کریگا اوسکو گذرنا پل صراط پر بیچ قیامت
کذا فی شرح الصدور اَلْکَافِرُوْنَ رُبُعُ الْقُرْآنِ ت سورہ قل یا چوتہائی قرآن کی برابر ہی نقل کی یہہ ترمذی

تعدل ربع القرآن ت مس برابر ہی وہ چوتہائی قرآن کی نقل کیے ہیہ ترمذی حاکم نی ف قرآن مین
ذکر توحید اور نبوت کا اور احکام اور قصون کا ہی پس اس سورت مین توحید خوب مذکور ہی اس باعتبار چوتہائی کے
یا ثواب اسکا مثل اصل ثواب چوتہائی قرآن کے ہی کذا ذکرہ الفخر نعم السورتان ہما تقرآن فی الرکعتین
قبل الفجر الکافرون والاخلاص حب اچہی دو سورتین کہ وہ پڑہی جاتی ہین دو سنتون فجر کی مین
یعنی قل یا اور قل ہو اللہ نقل کیے ہیہ ابن حبان نے اذا جاء نصر اللہ ربع القرآن ت سورہ اذا جاء
قرآن کے برابر ہی نقل کیے ہیہ ترمذی نی ف قرآن مین اگلی لوگون کا اور پچہلون کا قصہ مذکور ہی اور امر و نہی ہی اس
سورۃ مین بیان ہی قصہ آیندہ کا اس سبب سی چوتہائی ہوئی یا ثواب اسکا برابر اصل ثواب چوتہائی قرآن کی ہی
کذا ذکرہ الفخر قل ہو اللہ احد تعدل ثلث القرآن خ م د ت ق قل ہو اللہ تہائی قرآن کی برابر ہی نقل کی بخاری
مسلم ترمذی ابن ماجہ نی تعدل ثلث القرآن خ د ت مس برابر ہی وہ تہائی قرآن کی نقل کی
بخاری ابو داؤد ترمذی حاکم نی ف قرآن مین قصے ہین اور احکام اور توحید اسمین توحید خوب مذکور ہی پس تہائی ہوئی
یا ثواب اسکا اصل ثواب تہائی کی برابر ہی کذا ذکرہ الفخر وقال عن رجل کان یقرأ بہا لاصحابہ فی الصلوۃ
اخبروہ ان اللہ یحبہ خ م س اور فرمایا پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نی جب مذکور ہوا ایک شخص کا کہ پڑہتا تہا قل
ہو اللہ جب امامت کرتا یارون اپنی کی نماز مین خبر دو اوسکو کہ تحقیق اللہ تعالی دوست رکہتا ہی اوسکو نقل کی بخاری
مسلم نسائی نی ف ایک صحابی ہر نماز مین الحمد کی بعد قل ہو اللہ پڑہا کرتی تہی لوگون نی حضرت سی عرض کی فرمایا
پوچہو اوس سی سبب اسکا جب اوسنی پوچہا تو کہا اوسنے کہ یہہ صفت رحمان کی ہی مین دوست رکہتا ہون اسکو
فرمایا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ خبر دو اوسکو کہ اللہ تعالی بہی تجکو دوست رکہتا ہی کذا ذکرہ الفخر وقال لرجل کان
یلازم قرأتہا مع غیرہا فی الصلوۃ حبک ایاہا ادخلک الجنۃ خ ت اور فرمایا پیغمبر صلی اللہ علیہ
وسلم نی واسطی ایک شخص کی کہ ہمیشہ پڑہتا تہا قل ہو اللہ ساتہہ غیر اوسکی کی نماز مین دوست رکہنا تیرا اوسکو داخل
کریگا تجکو بہشت مین نقل کیے ہیہ بخاری ترمذی نی ف ایک صحابی ہر نماز مین جب امامت کرتی

اور [illegible] کے بعد اوس سورت پڑہنی لوگون نی کہا کہ کیا ہی تملوکہ اسپر کفایت نہین کرتی تہی پڑہو یا اور بہی پڑہو جب حضرت
اونکی محلہ مین تشریف لیگئی یہہ بات [illegible] اسکا پوچہا اونہون نی کہا بہت رکہتا ہون مین اسکو تب فرمایا
حب ایاہ آخر تلک کذا ذکرہ الفخر وَسَمِعَ رَجُلاً یَقْرَأُ [illegible] فَقَالَ وَجَبَتِ الْجَنَّةُ اَیْ لَهٗ * مرقات
طالبس مس * اور سنا پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نی ایک شخص کو کہ پڑہتا تہا قل ہو اللہ پس فرمایا کہ واجب ہوئی بہشت
تمہارا واسطی یعنی اوسکی لئی نقل کیے یہہ مسلم ترمذی نی اور موطا مین اور نسائی حاکم نی وَالَّذِیْ نَفْسِیْ بِیَدِهٖ
اِنَّهَا لَتَعْدِلُ ثُلُثَ الْقُرْاٰنِ * خ د س * فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی قسم ہی اوس ذات کی
جان میری اوسکی ہاتہ مین ہی تحقیق قل ہو اللہ البتہ برابر ہی تہائی قرآن کی نقل کیے یہہ بخاری ابو داود نسائی نی
مَنْ اَرَادَ اَنْ یَّنَامَ عَلٰی فِرَاشِهٖ فَنَامَ عَلٰی یَمِیْنِهٖ ثُمَّ قَرَأَ مِائَةَ مَرَّةٍ قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ اِذَا کَانَ
یَوْمَ الْقِیَامَةِ یَقُوْلُ الرَّبُّ یَا عَبْدِیْ اُدْخُلْ عَلٰی یَمِیْنِكَ الْجَنَّةَ * ت * جو کوئی چاہی یہہ کہ سووی
اپنی بچہونی پر پس سووی داہنی کروٹ اپنی پر پہر پڑہی سو بار قل ہو اللہ جب ہوگا دن قیامت کا تو فرماویگا اوسکو
پروردگار ای بندی میری داخل ہو اوپر داہنی طرف اپنی کی بہشت مین نقل کیے یہہ ترمذی نی * ف *
داہنی طرف محل اور باغ وغیرہ فضل مین بائین طرف سی کذا ذکرہ الفخر اور جو کوئی دس بار قل ہو اللہ پڑہی بناتا ہی ایک محل
بناتا ہی بہشت مین اوسکی لئی اور فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ آئی میری پاس جبرئیل اچہی صورت مین ہنستی
ہوئی روشن چہرہ پس کہا ای محمد اللہ تعالی تمہی سلام فرماتا ہی اور فرماتا ہی کہ ہر چیز کی لئی نسب ہی اور نسب میرا
قل ہو اللہ احد ہی پس جو کوئی آویگا میری پاس امت تیری سی کہ پڑہتی ہوگی اوسنی قل ہو اللہ احد ہزار بار اپنی عمر مین لازم
کرونگا اوسکو نیزہ اپنا یعنی نشان نجات کا دونگا اور آگی اوسکی عرش میرا ہوگا اور شفاعت قبول کرونگا
اوسکی بیچ حق ستر آدمیون کی اونمین سی کہ واجب کیا ہوگا اونکو عذاب اور فرمایا کہ جو کوئی ارادہ سفر کا کری
[illegible] گہر اپنی کی پس پڑہی گیارہ بار قل ہو اللہ احد تو ہوتا ہی اللہ تعالی نگہبان [illegible] گہر کا
تلک کہ پہر آوی [illegible] انس سی روایت ہی کہ تہی ہم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ساتہ تبوک مین پس طلوع ہوا آفتاب ایک دن

تھا آیت روشن کہ ویسا کبھی دیکھا تھا اون تھا پہلی اس سے پس حضرت نے تعجب کیا او جبریل علیہ السلام سے
کی پوچھا کہ کیا ہی سبب اس روشنی کا کہا اونہون نے کہ یہہ ... اپنے مغویہ بیٹی سوہ لیث کی آج مدینی میں
مری ہی ہن پس بھیجا ہے اللہ تعالی نے طرف اوسکی ستر ہزار فرشتون کو کہ نماز پڑھین اوسپر پوچھا حضرت نے کیا سبب
اسکا کہا اونہون نے کہ بہت پڑہتا تھا قل ہو اللہ احد کھڑی اور بیٹھی اور چلتی اور اوقات رات دن میں
پڑہو اسکو پس تحقیق بہت ہی رب تمہاری کی اوپر کوئی پڑہی اسکو پچاس بار بلند کرتا ہی اللہ تعالی پچاس ہزار درجے
اور دور کرتا ہی اوس سی پچاس ہزار برائیان اور لکھتا ہی واسکی لیئی پچاس ہزار نیکیان اور جو کوئی زیادہ پڑہی
زیادہ دیوے اسکو اللہ ثواب کذا فی در المنثور اور فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جو کوئی پڑہی قل ہو اللہ احد
مرض الموت میں تو نہ فتنہ میں ڈالا جاویگا قبر اپنی میں اور امن میں رہیگا بھینچنی قبر کی سی اور دن قیامت کی اٹھا
اپنی ہتھیلیون میں اوسکو اوٹھاوینگی یہان تلک کہ گذارینگی اوسکو پل صراط سی طرف جنت کی کذا فی ...

الصمد وعن الفلق و الناس • یہہ بیان ہی فضیلت قل اعوذ برب الفلق اور قل اعوذ برب الناس کا
خیر سورتین قرأتا • د س • فرمایا پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے عقبہ صحابی کو کیا نہ سکھاؤن میں تجکو
اچھی دو سورتین کہ پڑہی جاتی ہین نقل کیے یہہ ابو داود نسائی نے ف اچھی سے مقصد یہ تعوذ کی یعنی
پناہ پکڑنی سے کہ وہ قل اعوذ برب الفلق اور قل اعوذ برب الناس ہین اِقرأ بهما ولن تقرأ بمثلهما
س حب • پڑہ یہہ دونون سورتین اور ہرگز نہ پڑہیگا تو کچھ مانند ان دونون کی یعنی تعوذ کی حق میں نقل
کی یہہ نسائی ابن حبان نے • وَكَانَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَعَوَّذُ مِنَ الْجَانِّ وَعَيْنِ الْإِنْسَانِ حَتّى
الْمُعَوِّذَتَانِ اَخَذَ بِهِمَا وَتَرَكَ مَا سِوَاهُمَا • ت س ق • اور تھی پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کہ پناہ
پکڑتی تھی جن سی اور نظر آدمی کی سے یعنی ساتھ اور دعاؤن کی یہان تلک کہ اوتریں قل اعوذ برب الفلق اور
قل اعوذ برب الناس جب یہہ اتریں تو پکڑا اونکو یعنی ساتھ انکی پناہ پکڑنی اور چھوڑا اوسے ...
نقل کیے یہہ ترمذی نسائی ابن ماجہ نے • مَا سَأَلَ سَائِلٌ وَلَا اسْتَعَاذَ مُسْتَعِيذٌ بِمِثْلِهِمَا

نہ مانگا کسی مانگنے والی نے اور نہ پناہ پکڑی کسی پناہ پکڑنے والے نے ساتھ مانند ان دونوں کی نقل کی ہے نسائی نے
اقرأ بهما كلما نمت وكلما قمت ۔ من مسند ۔ ان دونوں کو جب سونے لگے تو اور جب اٹھے تو ۔ نقل
کی ہے ابن ابی شیبہ نے اقرأ با عوذ برب الفلق فانك لن تقرأ بسورة هي احب الى الله وابلغ
عنده منها فان استطعت ان لا تفوتك فافعل ۔ ابن حبان ۔ پڑھ قل اعوذ برب الفلق پس تحقیق تو
ہرگز نہ پڑھیگا کوئی سورت کہ وہ اس سے بہت پیاری ہو طرف اللہ کی اور بہت پہونچنے والی اور جو بہت ہو نزدیک
اسکی یعنی حق تعالی کے ذہن پس جو سکے تو یہ کہ ناغہ ہووے تجھسے یعنی پڑھنا اسکا مطلوب اور دوست کی ناغہ نہ ہو
پس کر نقل کی ہے حاکم نے لن تقرأ شيئا ابلغ عند الله من قل اعوذ برب الفلق ۔ تو ہرگز نہ
پڑھیگا تو کوئی چیز کہ خوب پوری ہو نزدیک خدا کی قل اعوذ برب الفلق سی نقل کی ہے ابن سنی نے الم تر آيات
نزلت الليلة لم ير مثلهن قط الفلق والناس ۔ م ت س ۔ عجب آیتیں ہیں اتریں آج کی
رات نہیں دیکھیں کوئی مانند انکی کبھی وہ سورہ فلق اور سورہ ناس ہیں نقل کی ہے مسلم ترمذی نسائی نے

ف جو شخص قل اعوذ برب الفلق اور قل اعوذ برب الناس پڑھتا ہے نہیں باقی رہتی کوئی چیز مگر کہ کھینچی جاتی ہے
بچا اسکو میری شر سی اور جو الحمد پڑھتا ہے گویا چوتھائی کلام اللہ پڑھا اور جو الہکم التکاثر پڑھتا ہے گویا ہزار آیتیں
پڑھیں کذا فی در المنثور فی فضائل حوامیم اور پڑھے بعد سلام پھیرنے نماز جمعہ کی بیٹھ نماز پر سورہ فاتحہ اور اخلاص
اور قل اعوذ برب الفلق اور قل اعوذ برب الناس سات سات بار تو بخشتا ہے اللہ تعالی اگلی پچھلی گناہ اور اسکی
دیتا ہے ثواب بقدر گنتی ہر مومن کی اور ایک روایت میں بعد اسکی یہ دعا سات بار پڑھنی زیادہ آئی ہے اللهم
يا غني يا حميد يا مبدئ يا معيد يا رحيم يا ودود اكفني بحلالك عن حرامك وبطاعتك عن معصيتك واغنني بفضلك
عمن سواك پس جو کوئی مواظبت کرتا ہے اسپر غنی کرتا ہے اسکو اللہ تعالی خلق اپنی سی اور رزق دیتا ہے اسکو ایسی
جاہ سے کہ گمان نہیں رکھتا ہے وہ اسکا اور روایت کی ہے ابن سنی نے حضرت عائشہ سی کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے
فرمایا کہ جو کوئی پڑھے بعد نماز جمعہ کی قل ھو اللہ احد اور قل اعوذ برب الفلق اور قل اعوذ برب الناس سات سات بار

تو پناہ دیتا ہی اوسکو اللہ تعالی اوسی سبب اوسکی ہر بلا سی جمعہ دوسری تلک کذا فی وظائف النبی اور بعضی فضائل
کلام اللہ کی اور بعضی سورتون کی کہ مصنف رحمہ اللہ نی بیان نہین کئی ہین مشکوۃ وغیرہ سی چن کر لکہتا ہون تاکہ مفید
ہون فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ تحقیق یہ دل زنگ آلودہ ہوجاتی ہین جیسی کہ لوہا پانی پہونچنی
سی زنگ آلودہ ہوتا ہی عرض کیا صحابہ نی جلا اوسکا کیا ہی فرمایا بہت یاد کرنا موت کا اور تلاوت قرآن
اور فرمایا کہ جو کوئی پڑہی قرآن اور عمل کری اوسپر پہنائی جاوینگی ماباپ اوسکی تاج دن قیامت کی روشنی
اوسکی بہت اچہی ہوگی روشنی آفتاب کیسی دنیا کی گہرون مین اگر ہو روشنی آفتاب کی اندر گہرون تمہاری کی
پس کیا گمان ہی تمہارا ایسا تہا اوس شخص کی کہ عمل کیا اوسپر یعنی اوسکا کیا کچہہ درجہ ہوگا جب اوسکی ماباپ کا
یہہ درجہ ہوا اور فرمایا کہ جسنی پڑہا قرآن اور یاد کیا اوسکو اور حلال جانا حلال اوسکی کو اور حرام جانا
اوسکی کو یعنی عمل کیا اوسپر داخل کریگا اوسکو اللہ تعالی بہشت مین اور قبول کریگا اوسکی شفاعت بیچ
دس شخصون کی اہل بیت اوسکی سی کہ سب ایسی ہی ہونگی کہ واجب ہوگی اونکی لئی آگ اور فرمایا کہ نہین کوئی شخص کہ
پڑہی قرآن کو پہر بہول جاوی اوسکو مگر کہ ملاقات کریگا اللہ تعالی سی دن قیامت کی کٹا ہوا ہاتہہ اور فرمایا کہ نہین ایمان
لایا قرآن پر وہ شخص کہ حلال جانا حرام اوسکی کو اور فرمایا ای اہل قرآن تکیہ نکرو قرآن سی یعنی غافل نہو فکر
کرنی معنون اوسکی سی اور کہولنی اسرار اوسکی سی اور فرمایا پڑہو قرآن حق پڑہنی اوسکی کا اوقات رات کی
مین اور دن کی مین یعنی پڑہنی اوسکی مین چار باتین چاہیین ایک تو یہہ کہ لفظون کو درست پڑہنا اور دوسری
معنون کو سمجہنا اور تیسری معنون کا مقصد سمجہنا اور چوتہی اوسکی موافق عمل کرنا جب اسطرح پڑہی حق
پڑہنی کا ادا ہوتا ہی اور فرمایا ظاہر کرو قرآن کو یعنی ظاہر تین طرح سی ہوتا ہی پڑہنا اور عمل کرنا اور تعظیم کرنی
اور فرمایا آواز خوش مین پڑہو قرآن کو اور فکر کرو اوس چیز کہ اوسمین ہی یعنی جو آیتین [illegible] وعید
اور ہول کی ہین اوسمین بہت [illegible] تو کہ تم [illegible] اور فرمایا نہ جلدی کرو ثواب [illegible]
دنیا مین [illegible] اوسکی ثواب [illegible] فرمایا کہ سورۂ فاتحہ [illegible]

اور جو کوئی سورهٔ آل عمران جمعه کی دن پڑہی رحمت بھیجتی ہین اوسپر فرشتی شام تلک اور فرمایا پڑہو سورهٔ ہود دن
جمعه کی اور فرمایا جو کوئی سورهٔ یٰسٓ اوائل دن مین پڑہتا ہی روا کی جاتی ہین حاجتین اوسکی اور جو کوئی اسکو پڑہتا
ہی الله تعالی کی خوشنودی کی لئی بخشی جاتی ہین گناه اوسکی اور فرمایا ہر چیز کی لئی زینت ہی اور زینت قرآن
کی سورهٔ الرحمن ہی جو کوئی پڑہی سورهٔ واقعه ہر رات مین نه پہنچی اوسکو فاقه کبہی اور ابن مسعود اپنی بیٹیون کو حکم کیا کرتی تہی که
پڑہا کرین اسکو ہر شب دوست رکہتی تہی آنحضرت صلی الله علیه وسلم سورهٔ سبح اسم ربک الاعلی کو اور فرمایا جو کوئی
ہر شب کو سورهٔ حٰم دخان پڑہی صبح کرتا ہی که بخشش مانگتی ہین اوسکی لئی ستر ہزار فرشتی اور جو کوئی پڑہی ہر دن قل ہو الله
دو سو بار دور کئی جاتی ہین اوس سی گناه پچاس برس کی مگر یه که ہو اوسپر دین یعنی بندون کا حق نہین
بخشا جاتا اور فرمایا که جسکی دل مین کچہه قرآن مین سی نہین وه مانند گہر ویرانی کی ہی نقل ہی ذخیرهٔ صغیر مین روایت ہی
که فرمایا آنحضرت صلی الله علیه وسلم نی جب دوست رکہی کوئی تم مین که کلام کری رب اپنی سی پس پڑہی قرآن اور
تلاوت قرآن کی افضل عبادات کی ہی اور جیسی اسکی پڑہنی سی نزدیکی تعالی کی حاصل ہوتی ہی اور چیزون سی نہین
ہوتی تمام ہوئی حدیث کلام الله پڑہنا جب شروع کری اعوذ و بسم الله پہلی پڑہی اور یه جانی که اپنی رب سی مین مناجات
کرتا ہون اور روی اگرچه بتکلف ہو اور جب آیت رحمت پر پہونچی خوش ہووی اور دعا کری اور اگر آیت عذاب پر
پہونچی ڈری اور پناه مانگی اور باقی آداب که اول کتاب مین گذری ہین یعنی آداب الذاکرین بجا لاوی اور اخیر سورهٔ فاتحه
کی اور اخیر سورهٔ بقره کی آمین کہی اور فَبِاَیِّ اٰلَاءِ رَبِّکُمَا تُکَذِّبَانِ کی جواب مین کہی وَلَا بِشَیْءٍ مِنْ نِعَمِکَ رَبَّنَا نُکَذِّبُ
فَلَکَ الْحَمْدُ اور اخیر سورهٔ قیامت کی بلی اور آخر مرسلات کی آمَنْتُ بِاللّٰهِ اور اول سَبِّحِ اسْمَ رَبِّکَ الْاَعْلٰی کی سُبْحَانَ
رَبِّیَ الْاَعْلٰی اور آخر سورهٔ والتین کی بلی وَاَنَا عَلٰی ذٰلِکَ مِنَ الشَّاهِدِیْنَ کہی اور مسنون ہی تکبیر کہنی اخیر والضحی سی
آخر قرآن تلک ہر کہی وقت ختم سورت کی لا اله الا الله والله اکبر اور جب ختم کری قرآن الحمد اور سر سورهٔ بقره کا
مفلحون تلک پڑہی یه خلاصه ہی وظائف النبی مین سی مفصل اوسمین لکہی اور کتاب قرآن کی مین اس مقام کو

لکہی و ۲ الْاَدْعِیَةُ الَّتِیْ هِیَ غَیْرُ مَخْصُوْصَةٍ بِوَقْتٍ وَلَا سَبَبٍ ۲ اور بیان اون دعاؤن کا ہی که وه نہین خاص

کی گئین ساتھہ کسی وقت اور بسبب کی ق بلکہ مشتمل ہین تمام وقتون اور حالون اور مطالب و[illegible]

اللّٰهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنَ الْكَسَلِ وَالْهَرَمِ وَالْمَغْرَمِ وَالْمَأْثَمِ اللّٰهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنْ عَذَابِ النَّارِ

وَفِتْنَةِ النَّارِ وَفِتْنَةِ الْقَبْرِ وَعَذَابِ الْقَبْرِ وَشَرِّ فِتْنَةِ الْغِنَى وَشَرِّ فِتْنَةِ الْفَقْرِ وَمِنْ شَرِّ

فِتْنَةِ الْمَسِيحِ الدَّجَّالِ اللّٰهُمَّ اغْسِلْ خَطَايَايَ بِمَاءِ الثَّلْجِ وَالْبَرَدِ وَنَقِّ قَلْبِي مِنَ الْخَطَايَا كَمَا نَقَّيْتَ

الثَّوْبَ الْأَبْيَضَ مِنَ الدَّنَسِ وَبَاعِدْ بَيْنِي وَبَيْنَ خَطَايَايَ كَمَا بَاعَدْتَ بَيْنَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ

ع یا اللہ تحقیق مین پناہ پکڑتا ہون ساتھہ تیری کاہلی سے اور بہت بڑہاپے سے اور قرض سے اور گناہ سے

یا اللہ تحقیق مین پناہ پکڑتا ہون ساتھہ تیری عذاب آگ کیسے اور فتنہ آگ کیسے یعنی امتحان سے کہ موجب

دخول دوزخ کا ہو یا [illegible] کیسے اور فتنہ قبر کیسے یعنی حیرانی جواب منکر نکیر کیسے اور عذاب

قبر کیسے اور برائی فتنہ تونگری کیسے یعنی فسق و فجور اور اسراف اور حرام مال کمانے سے اور برائی فتنہ فقیری

کیسے یعنی بے صبری اور حسد کرنا مال اغنیا پر اور طمع اور برائی فتنہ کانی دجال کیسے یا اللہ پاک کر گناہ میری ساتھ

پانی برف کی اور اولی کی اور پاک کر دل میرا گناہون سے جیسے کہ پاک کیا جاتا ہے کپڑا سفید میل سے اور دور کر

درمیان میری اور درمیان گناہون میری کے جیسے کہ دوری کی تو نے درمیان مشرق و مغرب کی نقل کی

یہہ صحاح ستہ مین اللّٰهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنَ الْعَجْزِ وَالْكَسَلِ وَالْجُبْنِ وَالْهَرَمِ وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ عَذَابِ

الْقَبْرِ وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ فِتْنَةِ الْمَحْيَا وَالْمَمَاتِ خ م د ت حب مس صط یا اللہ تحقیق مین

پناہ مانگتا ہون ساتھہ تیری عاجزی سے اور کاہلی سے اور نامردی اور بڑہاپے سے اور پناہ مانگتا ہون ساتھہ تیری

عذاب قبر سے اور پناہ پکڑتا ہون ساتھہ تیری فتنہ زندگانی اور موت کیسے نقل کی یہہ بخاری مسلم ابو داود ترمذی

ابن حبان حاکم نے اور طبرانی نے صغیر مین وَأَعُوذُ بِكَ مِنَ الْقَسْوَةِ وَالْغَفْلَةِ وَالْ[illegible]

الْمَسْكَنَةِ وَأَعُوذُ [illegible] وَالشِّقَاقِ وَالسُّمْعَةِ

أَعُوذُ بِكَ مِنَ الصَّمَمِ [illegible] سَيِّئِ الْأَسْقَامِ حب

اور پناہ پکڑتا ہوں میں ساتھ تیری سُستی سے اور غفلت سے یعنی اداء طاعت میں اور فقر و فاقہ سے اور ذلت سے اور محتاجگی سے اور پناہ پکڑتا ہوں ساتھ تیری محتاجگی سے کہ ساتھ بے صبری کے ہو اور کفر سے اور نافرمانی سے اور مخالفت حق اور اہل دین کے سے اور ریا سے یعنی عبادت لوگون کے سنانے دکھانے کو کرنے سے اور پناہ پکڑتا ہوں ساتھ تیری بہرے پن سے اور گونگے پن سے اور سودے سے اور جذام سے اور تمام بُری بیماریون سے نقل کیے ہیں ابن حبان حاکم نے اور طبرانی نے صغیر میں

اَللّٰهُمَّ اِنِّي اَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْهَمِّ وَالْحُزْنِ وَالْعَجْزِ وَالْكَسَلِ وَالْبُخْلِ وَالْجُبْنِ وَضَلَعِ الدَّيْنِ وَغَلَبَةِ الرِّجَالِ ؎ خ د ت س ؎ یا اللہ تحقیق میں پناہ مانگتا ہون ساتھ تیری فکر اور غم سے اور عاجزی اور کاہلی اور بخیلی اور نامردی سے اور بوجھ قرض کے سے اور غلبہ آدمیون کے سے نقل کیے ہیں بخاری ابو داؤد ترمذی نسائی نے

اَللّٰهُمَّ اِنِّي اَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْبُخْلِ وَاَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْجُبْنِ وَاَعُوْذُ بِكَ مِنْ اَنْ اُرَدَّ اِلٰى اَرْذَلِ الْعُمُرِ وَاَعُوْذُ بِكَ مِنْ فِتْنَةِ الدُّنْيَا وَاَعُوْذُ بِكَ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ ؎ خ ت س ؎ یا اللہ تحقیق میں پناہ مانگتا ہون ساتھ تیری بخیلی سے اور پناہ مانگتا ہون ساتھ تیری نامردی سے اور پناہ مانگتا ہون ساتھ تیری اس سے کہ پھیرا جاؤن طرف خوارتر عمر کی اور پناہ مانگتا ہون ساتھ تیری فتنہ دنیا کے سے یعنی سب بلاؤن دنیا کی سے کہ بیماری گناہ وغیرہ ہیں اور پناہ مانگتا ہون ساتھ تیری عذاب قبر کے سے نقل کیے ہیں بخاری ترمذی نسائی نے

اَللّٰهُمَّ اِنِّي اَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْعَجْزِ وَالْكَسَلِ وَالْجُبْنِ وَالْبُخْلِ وَالْهَرَمِ وَعَذَابِ الْقَبْرِ اَللّٰهُمَّ اٰتِ نَفْسِي تَقْوٰهَا وَزَكِّهَا اَنْتَ خَيْرُ مَنْ زَكّٰهَا اَنْتَ وَلِيُّهَا وَمَوْلٰهَا اَللّٰهُمَّ اِنِّي اَعُوْذُ بِكَ مِنْ عِلْمٍ لَا يَنْفَعُ وَقَلْبٍ لَا يَخْشَعُ وَمِنْ نَفْسٍ لَا تَشْبَعُ وَمِنْ دَعْوَةٍ لَا يُسْتَجَابُ لَهَا ؎ م ت س مص ؎ یا اللہ تحقیق میں پناہ مانگتا ہون ساتھ تیری عاجزی اور کاہلی سے اور نامردی اور بخل اور بہت بڑہاپے سے اور عذاب قبر سے یا اللہ دے نفس میرے کو پرہیزگاری اوسکی اور پاک کر اوسکو تو بہتر ہے اون شخصونکا ہے کہ پاک کرتے ہین نفس کو بگاڑ سے بچا کر تو ہی ساتھی اوسکا اور مددگار ہے اوسکا یا اللہ تحقیق میں پناہ مانگتا ہون ساتھ تیری علم سے کہ نہ نفع دے یعنی علم ایسا ہو کہ اوس پر عمل نہو یا علم بے عمل اور اوس دل سے کہ نہ ڈرے اللہ سے اور اوس نفس سے کہ نہ سیر ہو اور دعا ایسی کہ قبول نہو اللہ کی جناب میں

اور حاصل ہو دنیا پر اور اوس دعا سے کہ نہ قبول کیجاوے اور خلاف مرضی حق کے ہو نقل کیے یہہ مسلم ترمذی نسائی ابن
ابی شیبہ نے **ف** دوسرے معنی لایخشع کے یہہ ہین کہ نہ اطمینان و تسکین پاوے دل ساتھہ ذکر اللہ کی اور نہ [illegible]
ساتھہ اوس چیز کی کہ مقدر کی اللہ نے اور حکم فرمایا اور منع فرمایا کذا ذکر العلی اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُبِكَ
مِنَ الْجُبْنِ وَالْبُخْلِ وَسُوْءِ الْعُمُرِ وَفِتْنَةِ الصَّدْرِ وَعَذَابِ الْقَبْرِ ٭ **د س ق حب** ٭ یا اللہ تحقیق
[illegible] ہون ساتھہ تیرے نامردی سے اور بخیلی سے اور برائی عمر کیسے یعنی زندگانی مین اعمال صالح نہون یا
معیشت مین ہو اور فتنہ سینہ کی سے یعنی عقائد فاسدہ وغیرہ اور عذاب قبر کیسے نقل کیے یہہ ابو داود
ابن ماجہ ابن حبان نے اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُ بِعِزَّتِكَ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ اَنْ تُضِلَّنِيْ اَنْتَ الْحَيُّ الَّذِيْ
لَا يَمُوْتُ وَالْجِنُّ وَالْاِنْسُ يَمُوْتُوْنَ ٭ **م خ س** ٭ یا اللہ تحقیق مین پناہ مانگتا ہون ساتھہ غلبہ تیرے
کہ نہین کوئی معبود مگر تو اوس سے کہ گمراہ کرے تو مجھکو تو ہی ہے زندہ جو نہ مریگا اور جن اور آدمی سب مرینگے نقل کیے
یہہ مسلم بخاری نسائی نے اَللّٰهُمَّ اِنَّا نَعُوْذُبِكَ مِنْ جَهْدِ الْبَلَاءِ وَدَرَكِ الشَّقَاءِ وَسُوْءِ الْقَضَاءِ
وَشَمَاتَةِ الْاَعْدَاءِ ٭ **خ** ٭ یا اللہ تحقیق مین پناہ مانگتا ہون ساتھہ تیرے مشقت بلا کیسے اور پالینے بدبختی
کیسے اور بری تقدیر سے اور خوش ہونے دشمنون کیسے یعنی بسبب مصیبت میری کے نقل کیے یہہ بخاری نے
ف حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے منقول ہے کہ مشقت بلا کی قلت مال کی اور کثرت اولاد کی ہے اور مراد بری
تقدیر سے بری چیز ہے کہ تقدیر سے حاصل ہو کذا ذکر الفخر اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُبِكَ مِنْ شَرِّ مَا عَمِلْتُ
وَمِنْ شَرِّ مَا لَمْ اَعْمَلْ ٭ **م د س ق** ٭ یا اللہ تحقیق مین پناہ مانگتا ہون ساتھہ تیرے برائی اوس چیز کیسے
کہ کی مینے یعنی گناہ اور برائی اوس چیز کیسے کہ نہین کی مینے یعنی آیندہ کوئی کام خلاف مرضی تیری کے نہ ہو نقل کیے یہہ مسلم
ابو داود نسائی ابن ماجہ نے اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُبِكَ مِنْ شَرِّ مَا عَلِمْتُ وَمِنْ شَرِّ مَا لَمْ اَعْلَمْ ٭ **حص**
مص ٭ یا اللہ تحقیق مین پناہ مانگتا ہون ساتھہ تیرے برائی اوس چیز کیسے کہ جانتا ہون مین یعنی امور دین
اور دنیا کی اور برائی اوس چیز کیسے کہ نہین جانتا ہون مین نقل کیے یہہ نسائی ابن ابی شیبہ نے اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ

اَعُوْذُ بِكَ مِنْ زَوَالِ نِعْمَتِكَ وَتَحَوُّلِ عَافِيَتِكَ وَفُجَاءَةِ نِقْمَتِكَ وَجَمِيْعِ سَخَطِكَ ٭ م د س ٭ یا اللہ
تحقیق میں پناہ مانگتا ہون ساتھہ تیری جاتی رہنی نعمت تیری کیسی اور بدلنی عافیت تیری کیسی اور ناگہانی
عذاب تیری سے اور سب غصون تیری سی نقل کیے مسلم ابو داود نسائی نے اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِكَ
مِنْ شَرِّ سَمْعِیْ وَمِنْ شَرِّ بَصَرِیْ وَمِنْ شَرِّ لِسَانِیْ وَمِنْ شَرِّ قَلْبِیْ وَمِنْ شَرِّ مَنِیِّیْ ٭ ت د س مس
٭ یا اللہ تحقیق میں پناہ مانگتا ہون ساتھہ تیری برائی سماعت اپنی کیسی یعنی بری باتونکی بات
نہ سنون اور برائی بینائی اپنی کیسی یعنی گناہ کی چیزنہ دیکھون اور برائی زبان اپنی کیسی یعنی کلام لغو سی اور
فحش نہ بکون اور برائی دل اپنی کیسی یعنی عقائد باطل اور حسد وغیرہ نہ ہون اور بری منی اپنی کیسی یعنی
زنا میں نہ خرچ ہو نقل کیے ترمذی ابو داود نسائی حاکم نے اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْفَقْرِ وَالْقِلَّةِ
وَالذِّلَّةِ وَاَعُوْذُ بِكَ مِنْ اَنْ اَظْلِمَ اَوْ اُظْلَمَ ٭ د س ق مس ٭ یا اللہ تحقیق میں پناہ مانگتا ہون
ساتھہ تیری فقر و فاقہ سی اور خواری سی اور پناہ مانگتا ہون میں ساتھہ تیری اس سے کہ ظلم کرون میں یا ظلم
کیا جاؤن میں نقل کیے ابو داود نسائی ابن ماجہ حاکم نے اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْهَدْمِ وَاَعُوْذُ
بِكَ مِنَ التَّرَدِّیْ وَاَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْغَرَقِ وَالْحَرَقِ وَالْهَرَمِ وَاَعُوْذُ بِكَ اَنْ یَّتَخَبَّطَنِیَ الشَّیْطَانُ
عِنْدَ الْمَوْتِ وَاَعُوْذُ بِكَ مِنْ اَنْ اَمُوْتَ فِیْ سَبِیْلِكَ مُدْبِرًا وَاَعُوْذُ بِكَ مِنْ اَنْ اَمُوْتَ لَدِیْغًا
د س مس ٭ یا اللہ تحقیق میں پناہ مانگتا ہون ساتھہ تیری مکان کے گرنی سی یعنی مکان وغیرہ میں دب
جاؤن اور پناہ مانگتا ہون ساتھہ تیری گر پڑنی بلندی کیسی اور پناہ پکڑتا ہون ساتھہ تیری ڈوبنی اور جلنی
سی اور بہت بڑھاپی سی اور پناہ پکڑتا ہون ساتھہ تیری اس سی کہ حیران کری مجھکو شیطان نزدیک مرنیکی
یعنی وسوسی ڈالی اور گمراہ کری اور پناہ پکڑتا ہون ساتھہ تیری اس سی کہ مرون میں تیری راہ مین پیٹھہ پھیر کر یعنی
جہاد سی بھاگکر اور پناہ پکڑتا ہون ساتھہ تیری اس سی کہ مرون میں سانپ بچھوکی کاٹنی سی نقل کیے ابو داود
نسائی حاکم نے ف غرق وغیرہ سی مرنا اگرچہ حکم شہادت کا رکھتا ہی لیکن اس سی پناہ اسلئی مانگی کہ وہ وقت نازک

ہونا ہی ساتھ اپنی صبری کی اور شیطان قابو پاکر گمراہ کردی کذا ذکرہ الحصن ح اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِکَ مِنْ مُنْکَرَاتِ الْاَخْلَاقِ وَالْاَعْمَالِ وَالْاَهْوَاءِ ت حب مس وَالْاَدْوَاءِ ت یا اللہ تحقیق میں پناہ مانگتا ہوں ساتھ تیری بری اخلاق سے اور بری عملوں سے اور بری خواہشون سے نقل کیے یہہ ترمذی ابن حبان حاکم نے اور ترمذی کے روایت میں یہہ بھی ہے اور بری بیماریون سے اَللّٰهُمَّ اِنَّا نَسْئَلُكَ مِنْ خَيْرِ مَا سَاَلَكَ مِنْهُ نَبِيُّكَ مُحَمَّدٌ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَنَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّ مَا اسْتَعَاذَ مِنْهُ نَبِيُّكَ مُحَمَّدٌ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَنْتَ الْمُسْتَعَانُ وَعَلَيْكَ الْبَلَاغُ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ ت یا اللہ تحقیق میں مانگتا ہوں تجھسے بھلائی اوس چیز کی کہ مانگی تجھسے وہ نبی تیری نے کہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہیں اور پناہ پکڑتی ہیں ہم ساتھ تیری برائی اوس چیز کی سے کہ پناہ مانگی اوس سے تیری نبی نے کہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہیں اور تجھسے ہی مدد مانگی گئی ہے اور تجھپر ہی کفایت یعنی تو ہی سبھون کو کافی ہے اور نہیں ہے پھرنا گناہون سے اور نہ قوت عبادت پر مگر ساتھ مدد اللہ کی نقل کی یہہ ترمذی نے ف ابو امامہ صحابی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بہت سی دعا کی مجھے یاد نہ رہی میں نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ آپنے بہت سی دعا کی کہ مجھے یاد نہ رہی فرمایا کہ بتاتا ہوں تمکو ایسی دعا کہ سب دعائین اوسمین آجاوین یہہ اللہم انا نسئلک ساری دعا تعلیم فرمائی کہ جامع ہے کذا ذکرہ الحصن ح اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ جَارِ السُّوْءِ فِیْ دَارِ الْمُقَامَةِ فَاِنَّ جَارَ الْبَادِيَةِ يَتَحَوَّلُ س حب مس یا اللہ تحقیق میں پناہ مانگتا ہوں ساتھ تیری ہمسایہ بری سے بیچ گھر سکونت کی کیونکہ تحقیق ہمسایہ جنگل کا یعنی سفر کا بدل جاتا ہے یعنی وہان سے اور جاگہ چلا جاتا ہے برائی اوسکی سہل ہے نقل کیے یہہ نسائی ابن حبان حاکم نے اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الْكُفْرِ وَالدَّيْنِ س حب مس پناہ مانگتا ہون ساتھ اللہ کی کفر سے اور قرض سے نقل کیے یہہ نسائی ابن حبان حاکم نے اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ غَلَبَةِ الدَّيْنِ وَغَلَبَةِ الْعَدُوِّ وَشَمَاتَةِ الْاَعْدَاءِ س مس [illegible] ساتھ تیری بہت قرضدار ہونے سے [illegible]

[illegible] اور [illegible] اَللّٰهُمَّ [illegible]

لا يَخْشَعُ وَدُعَاءٍ لا يُسْمَعُ وَنَفْسٍ لا تَشْبَعُ * مس مص * وَمِنَ الْجُوعِ فَاِنَّهُ بِئْسَ الضَّجِيعُ * مس
مص * وَمِنَ الْخِيَانَةِ فَبِئْسَتِ الْبِطَانَةُ وَمِنَ الْكَسَلِ وَالْبُخْلِ وَالْجُبْنِ وَمِنَ الْهَرَمِ وَمِنْ اَنْ
اُرَدَّ اِلٰى اَرْذَلِ الْعُمُرِ وَمِنْ فِتْنَةِ الدَّجَّالِ وَعَذَابِ الْقَبْرِ وَفِتْنَةِ الْمَحْيَا وَالْمَمَاتِ اَللّٰهُمَّ اِنَّا نَسْئَلُكَ
عَزَائِمَ مَغْفِرَتِكَ وَمُنْجِيَاتِ اَمْرِكَ وَالسَّلَامَةَ مِنْ كُلِّ اِثْمٍ وَالْغَنِيْمَةَ مِنْ كُلِّ بِرٍّ وَالْفَوْزَ بِالْجَنَّةِ
وَالنَّجَاةَ مِنَ النَّارِ * مس * یا اللہ تحقیق مین پناہ مانگتا ہون ساتھہ تیرے اوس علم سی کہ نہ نفع دی اور اوس دل سی کہ نہ ڈرے
اور اوس دعا سی کہ نہ مقبول ہو اور اوس نفس سے کہ نہ سیر ہو نقل کیے ہیہ حاکم ابن ابی شیبہ نی اور پناہ مانگتا
ہون بہوک سی کیونکہ وہ بری ہم خواب ہی یعنی بسبب اوسکی حضور اور خاطر جمعی مین فتور آتا ہی اور بسبب ضعف کی عبادت سے
باز رہتا ہی نقل کیے ہیہ حاکم ابن ابی شیبہ نی اور پناہ مانگتا ہون خیانت سی پس بری خصلت ہی پوشیدہ
اور کاہلی سی اور بخیلی سی اور نامردی سی اور بہت بڑہاپی سی اور اس سی کہ پہیرا جاون طرف خوار عمر کی اور
فتنہ دجال کیسی اور عذاب قبر کیسی اور فتنہ زندگانی اور موت کیسی یا اللہ تحقیق ہم مانگتے ہین تجہسی عملی کہ لازم
کرین بخشش تیری کو اور مانگتے ہین عمل کہ نجات دین حکم تیری سی یعنی عمدہ حکم تیری سی خلاصی دین اور محفوظ
رہنا ہر گناہ سی اور غنیمت ہر نیکی ہی اور مراد کو پہونچنا ساتہہ بہشت کی اور نجات آگ سی نقل کیے ہیہ حاکم نی
اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ عِلْمًا نَافِعًا وَاَعُوْذُ بِكَ مِنْ عِلْمٍ لَا يَنْفَعُ * حب * یا اللہ تحقیق مین مانگتا ہون تجہسی
علم نفع دینی والا اور پناہ مانگتا ہون ساتہہ تیری اوس علم سی کہ نہ نفع دی نقل کیے ہیہ ابن حبان نی اَللّٰهُمَّ
اِنِّیْ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ عِلْمٍ لَا يَنْفَعُ وَعَمَلٍ لَا يُرْفَعُ وَقَلْبٍ لَا يَخْشَعُ وَقَوْلٍ لَا يُسْمَعُ * حب مس مص *
یا اللہ تحقیق مین پناہ مانگتا ہون ساتہہ تیری اوس علم سی کہ نہ نفع دی اور اوس عمل سی کہ نہ چڑہایا جاوی آسمان پر
یعنی مقبول ہو بسبب باطل ہونی کی یا نہ ہونی اخلاص کے اور اوس دل سی کہ نہ ڈرے اور اوس دعا سی کہ نہ مقبول ہو
نقل کیے ہیہ ابن حبان حاکم ابن ابی شیبہ نی اَللّٰهُمَّ اِنَّا نَعُوْذُ بِكَ اَنْ نَرْجِعَ عَلٰى اَعْقَابِنَا اَوْ نُفْتَنَ عَنْ
دِيْنِنَا * م * یا اللہ تحقیق ہم پناہ مانگتی ہین ساتہہ تیری اس سے کہ پہرین ہم اوپر ایڑیون اپنی پر یعنی مرتد ہو جاوین

بعد ایمان کی یا فتنہ مین ڈالی جاوین دین اپنی سے یعنی دین مین قصور آجاوی نقل کیے یہہ موقوفاً مسلم

نی نَعُوذُ بِاللّٰہِ مِنْ عَذَابِ النَّارِ نَعُوذُ بِاللّٰہِ مِنَ الْفِتَنِ مَا ظَھَرَ مِنْھَا وَمَا بَطَنَ نَعُوذُ بِاللّٰہِ مِنْ

فِتْنَۃِ الدَّجَّالِ ع پناہ مانگتی ہین ہم ساتہہ اللہ کی عذاب آگ کیسی پناہ مانگتی ہم ساتہہ اللہ کی فتنون

ظاہر ہوتی و مین سی اور جو پوشیدہ ہین یعنی آیندہ کو ظاہر ہونگی پناہ مانگتی ہین ہم ساتہہ اللہ کی فتنہ دجال

نقل کیے یہہ ابو عوانہ نی اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِکَ مِنْ عِلْمٍ لَا یَنْفَعُ وَمِنْ قَلْبٍ لَا یَخْشَعُ وَمِنْ نَفْسٍ لَا

وَمِنْ دُعَاءٍ لَا یُسْمَعُ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِکَ مِنْ ھٰؤُلَاءِ الْاَرْبَعِ مص طس یا اللہ تحقیق

مین پناہ مانگتا ہون ساتہہ تیری اوس علم سی کہ نہ نفع دی اور اوس دل سی کہ نہ ڈری اور اوس نفس سے کہ نہ سیر ہو اور

اوس دعا سی کہ نہ مقبول ہو یا اللہ تحقیق مین پناہ مانگتا ہون ساتہہ تیری ان چارون سی نقل کیے یہہ ابن ابی شیبہ نی

اور طبرانی نی اوسط مین اَللّٰھُمَّ اغْفِرْ لِیْ ذُنُوْبِیْ وَخَطَایَایَ وَعَمْدِیْ ط طس یا اللہ بخش میری لیے

سب گناہ میری جو جو کہ کرچکی ہین اور جو جان کر کیے ہین نقل کیے یہہ طبرانی نی اوسط مین اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ

بِکَ مِنْ دُعَاءٍ لَا یُسْمَعُ وَقَلْبٍ لَا یَخْشَعُ وَنَفْسٍ لَا تَشْبَعُ ط یا اللہ تحقیق مین پناہ مانگتا ہون

ساتہہ تیری اوس دعا سی کہ نہ مقبول ہو اور اوس دل سی کہ نہ ڈری اور اوس نفس سی کہ نہ سیر ہو نقل کیے یہہ طبرانی

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِکَ مِنَ الْکَسَلِ وَالْھَرَمِ وَفِتْنَۃِ الصَّدْرِ وَعَذَابِ الْقَبْرِ ط یا اللہ تحقیق

مین پناہ مانگتا ہون ساتہہ تیری کاہلی سی اور بہت بڑہاپی سی اور فتنہ سینہ کی سی یعنی بری عقاید اور کینہ

اور حسد وغیرہ سی اور عذاب قبر کیسی نقل کیے یہہ طبرانی نی اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِکَ مِنْ یَوْمِ السُّوْءِ

وَمِنْ لَیْلَۃِ السُّوْءِ وَمِنْ سَاعَۃِ السُّوْءِ وَمِنْ صَاحِبِ السُّوْءِ وَمِنْ جَارِ السُّوْءِ فِیْ دَارِ الْمُقَامَۃِ

ط یا اللہ تحقیق مین پناہ مانگتا ہون ساتہہ تیری بری دن سی یعنی جسمین برائی دین و دنیا کی واقع ہو اور بری رات

اور بری ساعت سے یعنی جسمین تیری یاد سی غافل ہوؤن اور یار بری سی یعنی جو نیک صلاح نہ دی

بیچ گہر سکونت کی نقل کیے یہہ طبرانی نی اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِکَ مِنَ [illegible] وَالْجُنُوْنِ وَالْجُذَامِ

الاسقام* د س مص* یا اللہ تحقیق مین پناہ مانگتا ہون ساتھہ تیری کوڑہ سی اور سودی سی اور جذام سی اور
بری بیماریون سی نقل کیے یہہ ابو داود نسائی ابن ابی شیبہ نی اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُ بِكَ مِنَ الشِّقَاقِ وَ
النِّفَاقِ وَسُوْءِ الْاَخْلَاقِ* د* یا اللہ تحقیق مین پناہ مانگتا ہون ساتھہ تیری مخالفت سی اور نفاق سے
اور بری خلقون سی نقل کیے یہہ ابو داود نی اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْجُوْعِ فَاِنَّهٗ بِئْسَ الضَّجِيْعُ وَاَعُوْذُ
بِكَ مِنَ الْخِيَانَةِ فَاِنَّهَا بِئْسَتِ الْبِطَانَةُ* د* یا اللہ تحقیق مین پناہ مانگتا ہون ساتھہ تیری بہوک سی پس تحقیق
وہ بری ہمخواب ہی اور پناہ مانگتا ہون ساتھہ تیری خیانت سی پس تحقیق وہ بری مصاحب ہی نقل کیے یہہ ابو داود نے
اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْاَرْبَعِ مِنْ عِلْمٍ لَا يَنْفَعُ وَمِنْ قَلْبٍ لَا يَخْشَعُ وَمِنْ نَفْسٍ لَا تَشْبَعُ
وَمِنْ دُعَاءٍ لَا يُسْمَعُ* د* یا اللہ تحقیق مین پناہ مانگتا ہون ساتھہ تیری چار چیز سی اوس علم سی کہ نفع دے
اور اوس دل سی کہ نہ ڈری اور اوس نفس سی کہ نہ سیر ہو اور اوس دعا سی کہ نہ مقبول ہو نقل کیے یہہ ابو داود نی
اَللّٰهُمَّ رَبَّنَا اٰتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَفِي الْاٰخِرَةِ حَسَنَةً وَقِنَا عَذَابَ النَّارِ* خ م د س*
یا اللہ پروردگار ہمارے دی ہمکو دنیا مین بہلائی یعنی عافیت وغیرہ اور آخرت مین بہلائی یعنی بخشش اور جنت اور بچا
ہمکو عذاب آگ کی سی نقل کیے یہہ بخاری مسلم ابو داود نسائی نے اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِيْ خَطِيْئَتِيْ وَجَهْلِيْ وَاِسْرَافِيْ
فِيْ اَمْرِيْ وَمَا اَنْتَ اَعْلَمُ بِهٖ مِنِّيْ* خ م مص* یا اللہ بخش واسطے میری گناہ کہ چوک کر کیے ہین اور انجان
سی کئے ہین اور زیادتی میری بیچ کام میری کی اور وہ گناہ کہ تو بہت جاننے والا ہی اوسکو مجہسی نقل کیے یہہ بخاری
مسلم ابن ابی شیبہ نی اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِيْ جِدِّيْ وَهَزْلِيْ وَخَطَائِيْ وَعَمْدِيْ وَكُلُّ ذٰلِكَ عِنْدِيْ* خ
م* یا اللہ بخش میری لیے گناہ کہ قصداً کیے ہین اور ہنسی سی کئے ہین اور چوک کر کیے ہین اور جان کر کیے ہین اور یہہ سب
میری پاس موجود ہین یعنی یہہ عاجزی اور اقرار اپنی گناہون کا ہی نقل کیے یہہ بخاری مسلم نی اور ایک روایت مین
یہہ جملہ بھی زیادہ آیا ہی اَنْتَ الْمُقَدِّمُ وَاَنْتَ الْمُؤَخِّرُ وَاَنْتَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ* خ م* تو ہی آگے
کرنے والا یعنی ساتھہ رحمت اور بخشش اپنی کی اور تو ہی پیچھے رکھنے والا رحمت سی اپنی اور تو ہر چیز پر قادر ہی نقل کیے یہہ بخاری مسلم نے

وِي اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِي جِدِّي وَهَزْلِي وَخَطَائِي وَعَمْدِي وَكُلُّ ذٰلِكَ عِنْدِي ۔ مص ۔ یا اللہ بخش میرے
گناہ جو قصداً کئے ہیں اور ہنسی سے کئے ہیں اور چوک کر کئے ہیں اور جانکر کئے ہیں یہہ سب میرے پاس موجود ہیں نقل کی یہہ
ابی شیبہ نے اَللّٰهُمَّ اغْسِلْ عَنِّي خَطَايَايَ بِمَاءِ الثَّلْجِ وَالْبَرَدِ وَنَقِّ قَلْبِي مِنَ الْخَطَايَا كَمَا نَقَّيْتَ الثَّوْبَ الْاَبْيَضَ
مِنَ الدَّنَسِ وَبَاعِدْ بَيْنِي وَبَيْنَ خَطَايَايَ كَمَا بَاعَدْتَ بَيْنَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ ۔ خ م ۔ یا اللہ دھو میرے گناہ
میرے ساتھہ پانی برف اور اولے کے اور پاک کر دل میرا گناہوں سے جیسے کہ پاک کیا تو نے کپڑے سفید کو میل سے اور دور کر
ڈال درمیان میرے اور درمیان گناہوں میرے کے جیسے کہ دوری کی تو نے درمیان مشرق و مغرب کے نقل کی یہہ بخاری مسلم نے
اَللّٰهُمَّ مُصَرِّفَ الْقُلُوبِ صَرِّفْ قُلُوبَنَا عَلَى طَاعَتِكَ ۔ م س ۔ یا اللہ پھیرنے والے دلوں کے پھیر دل ہمارے
طاعت اپنی پر نقل کی یہہ مسلم نسائی نے اَللّٰهُمَّ اهْدِنِي وَسَدِّدْنِي ۔ م ۔ یا اللہ راہ دکھا مجکو اور استقامت دے مجکو
راہ مستقیم پر نقل کی یہہ مسلم نے اَللّٰهُمَّ اِنِّي اَسْئَلُكَ الْهُدٰى وَالسَّدَادَ ۔ م ۔ یا اللہ تحقیق میں مانگتا ہوں تجھسے
ہدایت اور استقامت نقل کی یہہ مسلم نے اَللّٰهُمَّ اِنِّي اَسْئَلُكَ الْهُدٰى وَالتُّقٰى وَالْعَفَافَ وَالْغِنٰى
م ت ق ۔ یا اللہ تحقیق میں مانگتا ہوں تجھسے ہدایت اور پرہیزگاری اور پارسائی اور بے پروائی خلق سے اور تونگری دل کی
نقل کی یہہ مسلم ترمذی ابن ماجہ نے اَللّٰهُمَّ اَصْلِحْ لِي دِينِيَ الَّذِي هُوَ عِصْمَةُ اَمْرِي وَاَصْلِحْ لِي دُنْيَايَ الَّتِي
فِيهَا مَعَاشِي وَاَصْلِحْ لِي آخِرَتِي الَّتِي فِيهَا مَعَادِي وَاجْعَلِ الْحَيٰوةَ زِيَادَةً لِي فِي كُلِّ خَيْرٍ وَاجْعَلِ الْمَوْتَ
رَاحَةً لِي مِنْ كُلِّ شَرٍّ ۔ م ۔ یا اللہ سنوار میرے لئے دین میرا وہ جو بچاؤ ہے کام میرے کا اور سنوار میرے لئے دنیا میری کہ
جسمیں زندگانی میری ہے اور سنوار میرے لئے آخرت میری کہ جسمیں بازگشت میری ہے اور کر زندگانی کو سبب
زیادتی کا واسطے میرے ہر نیکی میں یعنی اوسکے سبب سے نیکی بہت کروں اور کر موت کو راحت میرے لئے ہر برائی سے
نقل کی یہہ مسلم نے ف ۔ دین بچاؤ کام کا اسلئے ہے کہ درستی تمام امور کی درستی دین سے ہوتی ہے اور [illegible]
اور مال میں اس سے حاصل ہوتا ہے اور باعث بچنے کا گناہوں سے اور عذاب آخرت کے سے [illegible]
دنیا کا وجہ معیشت کی حاصل ہونے سے ہے اور توفیق عبادت کی اور رضا [illegible] باعث [illegible] آخرت کا [illegible]

راحت ہر برائی سی کر یعنی اگر فتنہ ظاہر ہو کہ باعث گناہ کرنی اور ایمان سی نکل جانی کا ہو مجھی اوس سی پہلی بار کہ حیات
باؤن کذا ذکر الفخر اللّٰہُمَّ اغْفِرْ لِي وَارْحَمْنِي وَعَافِنِي وَارْزُقْنِي ﴿ه‍ ت﴾ وَاهْدِنِي ﴿ه‍ ت﴾ یا اللہ بخش مجکو
اور رحم کر مجپر اور عافیت دی مجکو اور روزی دی مجکو نقل کیے یہہ مسلم نی اور مسلم کی ایک روایت مین پہلی وعافنی
ہین آیا ہی اور سیدہی راہ دکہا مجکو رَبِّ أَعِنِّي وَلَا تُعِنْ عَلَيَّ وَانْصُرْنِي وَلَا تَنْصُرْ عَلَيَّ وَامْكُرْ لِي وَلَا
تَمْكُرْ عَلَيَّ وَاهْدِنِي وَيَسِّرِ الْهُدَى لِي وَانْصُرْنِي عَلَى مَنْ بَغَى عَلَيَّ رَبِّ اجْعَلْنِي لَكَ ذَكَّارًا لَكَ شَكَّارًا
لَكَ رَهَّابًا لَكَ مِطْوَاعًا لَكَ مُخْبِتًا إِلَيْكَ أَوَّاهًا مُنِيبًا رَبِّ تَقَبَّلْ تَوْبَتِي وَاغْسِلْ حَوْبَتِي وَأَجِبْ دَعْوَتِي
وَثَبِّتْ حُجَّتِي وَسَدِّدْ لِسَانِي وَاهْدِ قَلْبِي وَاسْلُلْ سَخِيمَةَ صَدْرِي ﴿ع ه حب مس مص ت﴾
ای رب میری مدد کر میری یعنی توفیق دی اپنی ذکر کی اور شکر کی اور اچھی عبادت کی اور نہ مدد کر دشمنون کی میری
یعنی نہ غالب کر مجپر اوسکو کہ منع کری تیری طاعت سی یعنی شیاطین الانس و جن کو اور مدد دی مجکو و ... نفس اور
شیطان اور سب دشمنون پر اور نہ مدد دی اونکو مجپر اور مکر کر میری لیی اونپر اور نہ مکر کر اونکی لیی میری ضرر پر اور
سیدہی راہ دکہا مجکو اور آسان کر راہ سیدہی چلنی میری لیی اور مدد دی مجکو اوس شخص پر کہ ظلم کیا مجپر ای
پروردگار میری کر مجکو کہ ہون تجکو بہت یاد کرنی والا تیرا بہت شکر کرنی والا تجسی بہت ڈرنی والا تیری بہت
اطاعت کرنی والا واسطی تیری ہی فروتنی کرنی والا طرف تیری بہت آہ و نالہ کرنی والا توبہ کرنی والا ای
رب میری قبول کر توبہ میری اور دہو گناہ میری اور قبول کر دعا میری اور ثابت رکہہ دلیل میری یعنی ایمان
یا جواب منکر نکیر کا اور سیدہی کر زبان میری یعنی سوای حق اور سچ بات کی زبان پر نہ آوی اور راہ دکہا دل میری کو
اور نکال کینہ میری سینہ کا نقل کیے یہہ چارون نی اور ابن حبان حاکم ابن ابی شیبہ نی ف مکر کہتی ہین فریب کو
اور اللہ تعالی کی مکر سی مراد ہی بہیجنا بلاؤن کا دشمنان دین پر ایسی جگہہ سی کہ گمان نہ رکہین کذا ذکر الفخر اللّٰہُمَّ
اغْفِرْ لَنَا وَارْحَمْنَا وَارْضَ عَنَّا وَتَقَبَّلْ مِنَّا وَأَدْخِلْنَا الْجَنَّةَ وَنَجِّنَا مِنَ النَّارِ وَأَصْلِحْ لَنَا شَأْنَنَا
كُلَّهُ ﴿مق ه‍﴾ یا اللہ بخش ہمکو اور رحم کر ہمپر اور راضی ہو ہمسی یعنی توفیق دی اپنی طاعت کی کہ باعث تیری رضا کی ہی

اور قبول کر ہمسی اعمال ہماری اور داخل کر ہمکو بہشت مین اور نجات دی ہمکو آگ سی اور سنوار ہماری لئی سب کام ہمارے
نقل کیے ہیں ابن ماجہ ابو داود نی اَللّٰھُمَّ اَلِّفْ بَیْنَ قُلُوْبِنَا وَاَصْلِحْ ذَاتَ بَیْنِنَا وَاھْدِنَا سُبُلَ السَّلَامِ
وَنَجِّنَا مِنَ الظُّلُمَاتِ اِلَی النُّوْرِ وَجَنِّبْنَا الْفَوَاحِشَ مَا ظَهَرَ مِنْهَا وَمَا بَطَنَ وَبَارِكْ لَنَا فِیْ اَسْمَاعِنَا وَاَبْصَارِنَا
وَقُلُوْبِنَا وَاَزْوَاجِنَا وَذُرِّیَّاتِنَا وَتُبْ عَلَیْنَا اِنَّكَ اَنْتَ التَّوَّابُ الرَّحِیْمُ وَاجْعَلْنَا شَاكِرِیْنَ لِنِعْمَتِكَ مُثْنِیْنَ
بِهَا قَابِلِیْهَا وَاَتِمَّهَا عَلَیْنَا **د حب مس ط** یا اللہ الفت ڈال درمیان دلون ہماری کے یعنی باہم الفت
رکہین اور اصلاح کر درمیان ہماری اور دکہا ہمکو راہین سلامتی کے اور نجات دی ہمکو کفر کے اندہیرون سی طرف
ایمان کے روشنی کے اور بچا ہمکو گناہون سی جو کچہہ ظاہر ہوی اونمین سی یعنی جو ہو چکی ہین یا اونہین بخشدی اور
کچہہ چہپی ہین یعنی ابہی نہین ہوئی اونسی بچا اور برکت دی ہمارے لئی سماعتون ہماری مین اور بینائیون ہماری مین اور دلون
ہماری مین اور بیبیون ہماری مین اور اولاد ہماری مین اور قبول کر توبہ ہماری کیونکہ تحقیق توہی ہی توبہ قبول کرنی
والا مہربان اور کر ہمکو شکر کرنی والا نعمت اپنی کا تعریف کرنی والا اوسکا قبول کرنی والا اوسکا اور تمام کر اوسکو
ہم پر نقل کیے ہیں ابو داود ابن حبان حاکم طبرانی نی اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ الثَّبَاتَ فِی الْاَمْرِ وَاَسْئَلُكَ عَزِیْمَةَ
الرُّشْدِ وَاَسْئَلُكَ شُكْرَ نِعْمَتِكَ وَحُسْنَ عِبَادَتِكَ وَاَسْئَلُكَ لِسَانًا صَادِقًا وَّقَلْبًا سَلِیْمًا وَاَعُوْذُ
بِكَ مِنْ شَرِّ مَا تَعْلَمُ وَاَسْئَلُكَ مِنْ خَیْرِ مَا تَعْلَمُ وَاَسْتَغْفِرُكَ مِمَّا تَعْلَمُ اِنَّكَ اَنْتَ عَلَّامُ الْغُیُوْبِ
ف حب مس مص یا اللہ تحقیق مین مانگتا ہون تجہسی ثابت رہنا امر دین مین اور مانگتا ہون تجہسی
قصد کرنا ہدایت کا اور مانگتا ہون تجہسی شکر نعمت تیری کا اور اچہی کرنی عبادت تیری اور مانگتا ہون تجہسی زبان
سچی اور دل سلامت یعنی پاک بری عقائد اور بری اخلاق سی اور پناہ مانگتا ہون ساتہہ تیری برائی اوس چیز کی کہ جانتا
ہی تو برائی اوسکی اور مانگتا ہون تجہسی بہلائی اوس چیز کی کہ جانتا ہی تو بہلائی اوسکی اور بخشش مانگتا ہون تجہسی
اوس گناہ سی کہ جانتا ہی تو یعنی اور مین نہین جانتا تحقیق توہی ہی جاننی والا پوشیدہ گیون کا نقل کی ہیں ترمذی
ابن حبان حاکم ابن ابی شیبہ نی اَللّٰھُمَّ اغْفِرْلِیْ مَا قَدَّمْتُ وَمَا اَخَّرْتُ وَمَا اَسْرَرْتُ وَمَا اَعْلَنْتُ

وَمَا اَنْتَ اَعْلَمُ بِهٖ مِنِّيْ * مس آ * لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ * آ * یا اللہ بخش میری لئی وہ گناہ کہ پہلی آگی مینی اور پیچھی کئے
مینی اور جو پوشیدہ کئی مینی اور ظاہر کئی مینی اور وہ جو تو بہت جانتا ہی اونکو مجھسی نقل کیے یہہ حاکم احمد نے
اور ایک روایت احمد کی مین یہہ ہی نہین کوئی معبود مگر تو اَللّٰهُمَّ اقْسِمْ لَنَا مِنْ خَشْيَتِكَ مَا تَحُوْلُ بِهٖ بَيْنَنَا
وَبَيْنَ مَعَاصِيْكَ وَمِنْ طَاعَتِكَ مَا تُبَلِّغُنَا بِهٖ جَنَّتَكَ وَمِنَ الْيَقِيْنِ مَا تُهَوِّنُ بِهٖ عَلَيْنَا مَصَائِبَ
الدُّنْيَا یا اللہ نصیب کر ہماری لئی ڈر اپنی سی وہ چیز کہ حائل ہووی تو سبب اوسکی درمیان ہماری اور درمیان
گناہون اپنی کے یعنی اوس ڈر کی سبب سی تیری گناہون سی بچین اور نصیب کر ہمکو طاعت اپنی سی وہ چیز کہ
پہونچاوی تو سبب اوسکی بہشت اپنی مین اور نصیب کر یقین سی وہ چیز کہ آسان کری تو سبب اوسکی مصیبتین
دنیا کی **ف** یعنی یقین ذات اور صفات اپنی پر اور فرمائی ہوئی رسول مقبول پر ایسا دی کہ سختیان دنیا کی
آسان ہون مثلاً جسکو اللہ کی رزاق کا یقین ہوگا ہرگز فکر نہین کرنی کا اور بہروسا کریگا اور صبر یا جو کوئی
یقین کریگا کہ مصیبتین آخرت کی اشد ہین یہانکی مصیبتین ناپایدار ہین اوسکو یہان کی مصیبتین آسان ہوجاینگی
پس ایسا یقین عطا فرما آمین رب العالمین وَمَتِّعْنَا بِاَسْمَاعِنَا وَاَبْصَارِنَا وَقُوَّتِنَا مَا اَحْيَيْتَنَا
وَاجْعَلْهُ الْوَارِثَ مِنَّا * اور فائدہ مند کر ہمکو ساتھ شنوائیون ہماری کے اور بینائیون ہماری
اور قوت ہماری کی جب تلک کہ زندہ رکھی تو ہمکو اور کر فائدہ مند انکو وارث ہمارا **ف** یعنی باقی
رکھہ اوسکو اون لوگون مین کہ بعد میری ہونگی یا باقی رکھہ اوسکو اخیر عمر میری تلک وَاجْعَلْ ثَارَنَا
عَلٰى مَنْ ظَلَمَنَا وَانْصُرْنَا عَلٰى مَنْ عَادَانَا وَلَا تَجْعَلْ مُصِيْبَتَنَا فِيْ دِيْنِنَا وَلَا تَجْعَلِ الدُّنْيَا
اَكْبَرَ هَمِّنَا وَلَا مَبْلَغَ عِلْمِنَا وَلَا غَايَةَ رَغْبَتِنَا وَلَا تُسَلِّطْ عَلَيْنَا مَنْ لَا يَرْحَمُنَا * ت مس
مس * اور کر کینہ کشی ہماری اوس شخص پر کہ ظلم کیا ہی ہمپر یعنی ظالم ہی سی بدلا لین اور کسی پر زیادتی نکرین
اور مدد کر ہمکو اوس شخص پر کہ دشمنی کے ہمسی اور نکر مصیبت ہماری دین ہماری مین یعنی ایسی چیز مین مبتلا
کر باعث نقصان دین کی ہو اور نکر دنیا کو بہت بڑا غم ہمارا اور نہ نہایت علم ہماری کے اور نہ نہایت

رغبت ہماری کی اور نہ [مسلط کر] الٰہی ہمپر اوسکو کہ نہ رحم کرے ہمپر نقل کی یہہ ترمذی نسائی حاکم نے ف دعا کو نہایت
جامع ہے سب امور کا یعنی تمام و کمال دنیا کی فکر اور تدبیر میں نہ رہیں بلکہ دین تمام ہم و فکر ہو آخرت کی کذا ذکرہ القاری
نے مشکوٰۃ میں کہ کم تہی یہہ بات کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اوٹہیں مجلس سے یہاں تک کہ پڑہیں یہہ دعا
کہ اسطرح یاد ون اپنے سب کے یعنی اکثر اوقات مجلس میں یہہ پڑہتے تہے اَللّٰہُمَّ زِدْنَا وَلَا تَنْقُصْنَا وَاَکْرِمْنَا
وَلَا تُہِنَّا وَاَعْطِنَا وَلَا تَحْرِمْنَا وَآثِرْنَا وَلَا تُؤْثِرْ عَلَیْنَا وَاَرْضِنَا وَارْضَ عَنَّا ت س مس
یا اللہ زیادہ دے ہمکو علم اور عمل اور نعمتیں اپنی اور نہ کم کر نعمتیں ہمسے اور بزرگ قدر رکہہ ہمکو اور نہ سبک کر ہمکو اور دے
ہمکو خیر و برکت دنیا اور آخرت کی اور نہ محروم کر ہمکو اور پسند کر ہمکو اور غالب کر دشمنان دین پر اور نہ پسند کر
کسیکو ہمپر اور راضی کر ہمکو اپنی تقدیر پر اور راضی ہو ہمسے ساتہہ عبادت کی اگرچہ کم ہو نقل کی یہہ ترمذی نسائی حاکم نے
اَللّٰہُمَّ اَلْہِمْنِیْ رُشْدِیْ وَاَعِذْنِیْ مِنْ شَرِّ نَفْسِیْ ت یا اللہ ڈال میرے دل میں ہدایت میری اور بچا مجہے
برائی نفس میری کی سے نقل کی یہہ ترمذی نے اَللّٰہُمَّ قِنِیْ شَرَّ نَفْسِیْ وَاعْزِمْ لِیْ عَلٰی اَرْشَدِ اَمْرِیْ اَللّٰہُمَّ اغْفِرْ لِیْ
وَمَا عَلِمْتُ مَا اَسْرَرْتُ وَمَا اَعْلَنْتُ وَمَا اَخْطَأْتُ وَمَا عَمَدْتُ وَمَا جَہِلْتُ مس حب یا اللہ
بچا مجہکو برائی نفس میری کی سے اور حکم کر میرے لئے اور بہلائی کام میرے کی یا اللہ بخش میرے
لئے وہ گناہ کہ پوشیدہ کئے میں اور جو ظاہر کئے میں نے اور جو چوک کر کئے میں نے اور جو جانکر کئے
میں اور جو نادانی سے کئے میں نے نقل کی یہہ حاکم نسائی ابن حبان نے اَسْأَلُ اللّٰہَ
الْعَافِیَۃَ فِی الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَۃِ ت مانگتا ہوں میں اللہ تعالیٰ سے عافیت دنیا
اور آخرت میں نقل کی یہہ ترمذی نے اَللّٰہُمَّ اِنِّیْ اَسْأَلُکَ فِعْلَ الْخَیْرَاتِ
وَتَرْکَ الْمُنْکَرَاتِ وَحُبَّ الْمَسَاکِیْنِ وَاَنْ تَغْفِرَ لِیْ وَتَرْحَمَنِیْ وَاِذَا اَرَدْتَ
بِقَوْمٍ فِتْنَۃً فَتَوَفَّنِیْ غَیْرَ مَفْتُوْنٍ وَاَسْأَلُکَ حُبَّکَ وَحُبَّ مَنْ یُّحِبُّکَ
وَحُبَّ عَمَلٍ یُّقَرِّبُ اِلٰی حُبِّکَ ت مس یا اللہ تحقیق میں مانگتا ہوں

مجھے توفیق بھلائیوں کی کرنی کی اور چھوڑنی برائیوں کے اور دوستی محتاجوں کے یعنی میں اونکو دوست رکھوں
یا وہ مجھے دوست رکھیں اور یہہ کہ بخشے تو مجکو اور رحم کرے مجپر اور جب چاہے تو ساتھ کسی قوم کی فتنہ پس مار مجکو
غیر فتنہ زدہ اور مانگتا ہوں تجسے محبت تیری اور محبت اوسکی کہ دوست رکھتا ہے تجکو اور مانگتا ہوں محبت
اوس عمل کے کہ نزدیک کرے طرف محبت تیری کے نقل کے یہہ ترمذی حاکم نے **ف** روایت ہے مشکوۃ
کے باب المساجد میں حاصل و مختصر اوسکا یہہ ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ اللہ تعالی نے مجکو فرمایا
تین بار کہ اے محمد کس چیز کی ثواب لیجانے میں فرشتے آپس میں جھگڑتے ہیں یعنی وہ کہتے ہیں لیجاوں اور وہ کہتا ہے
میں لیجاؤں پھر مجھے علم اوسکا دیا کہا میں نے کفارات کی لئے جھگڑتے ہیں فرمایا اللہ تعالی نے کیا ہیں وہ کہا
میں نے قدم رکھنے طرف جماعت کی اور بیٹھنا مسجدوں میں بعد نماز کی یعنی دوسری نماز کی منتظر اور پورا کرنا
وضو کا وقتوں سخت میں یعنی مثل سردی وغیرہ کی فرمایا پھر کس چیز کی لئے جھگڑتے ہیں عرض کیا میں نے درجے
لئے فرمایا وہ کیا ہیں کہا میں نے کھانا کھلانا اور نرم کلام کرنا اور نماز تہجد کی اوس حال میں کہ لوگ سوتے ہیں پھر
اللہ تعالی نے فرمایا مانگ تو پھر دعا مانگی میں نے اور ایک روایت میں ہے کہ اللہ تعالی نے فرمایا کہ اے محمد جب نماز
کی بعد یہہ دعا پڑھا کر مگر اوس روایت میں کچھہ الفاظ بنسبت اسکی کم ہیں اور بعض لفظوں میں فرق ہے
اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْئَلُكَ حُبَّكَ وَحُبَّ مَنْ يُّحِبُّكَ وَالْعَمَلَ الَّذِيْ يُبَلِّغُنِيْ حُبَّكَ اَللّٰهُمَّ اجْعَلْ حُبَّكَ
اَحَبَّ اِلَيَّ مِنْ نَفْسِيْ وَاَهْلِيْ وَمِنَ الْمَاءِ الْبَارِدِ ت مش یا اللہ تحقیق میں مانگتا ہوں تجسے محبت
تیری اور محبت اوسکی کہ دوست رکھے تجکو اور محبت اوس عمل کے کہ پہونچا دے مجکو محبت تیری کو یا اللہ کر
محبت اپنی بہت پیاری طرف میری محبت جان میری کیلئے اور اہل میرے کیلئے اور ٹھنڈے پانی کیلئے نقل کی یہہ ترمذی حاکم نے
ف محبت ٹھنڈے پانی کے دلپر ہوتی ہے ایسی ہی تیری محبت دلپر کیوں فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ
یہہ دعا داؤد علیہ السلام کی ہے كذا في المشكوة اَللّٰهُمَّ ارْزُقْنِيْ حُبَّكَ وَحُبَّ مَنْ يَّنْفَعُنِيْ
حُبُّهٗ عِنْدَكَ اَللّٰهُمَّ فَمَا رَزَقْتَنِيْ مِمَّا اُحِبُّ فَاجْعَلْهُ قُوَّةً لِّيْ فِيْمَا تُحِبُّ یا اللہ نصیب کر مجکو محبت اپنی اور محبت

اوس شخص کے کہ نفع دی مجکو محبت اوس کی بیچ تیرے پاس یا اللہ جیسی کہ نصیب کی تونی مجکو وہ چیز کہ دوست رکہتا ہون
پس کر اوسکو سبب قوت میری کا اوس چیز مین کہ دوست رکہتا ہی تو ف یعنی امن اور عافیت وغیرہ کہ عطا کیا
ہی اوسکو سبب شکر اور طاعت کا کہ خرچ کرون اوسکو تیری راہ مین اور خوشنودی تیری مین اَللّٰهُمَّ
مَا زَوَيْتَ عَنِّيْ مِمَّا اُحِبُّ فَاجْعَلْهُ فَرَاغًا لِّيْ فِيْمَا تُحِبُّ ۔ ت یا اللہ اور وہ چیز کہ باز رکہی تونی مجسے
نہ دی اوس چیز سی کہ دوست رکہتا ہون مین پس کر اوسکو سبب فراغت میری کا بیچ اوس چیز کی کہ دوست
رکہتا ہی تو نقل کیے یہہ ترمذی نی ف یعنی مال وغیرہ جو نہین دیا ہی اوسکو باعث مشغولی عبادت اپنی کا کر
کہ بغیر مانع کی تیری عبادت ہی مین مشغول رہون اَللّٰهُمَّ مَتِّعْنِيْ بِسَمْعِيْ وَبَصَرِيْ وَاجْعَلْهُمَا الْوَارِثَ
مِنِّيْ وَانْصُرْنِيْ عَلٰى مَنْ يَظْلِمُنِيْ وَخُذْ مِنْهُ بِثَارِيْ ۔ ت مس مر یا اللہ فائدہ مند کر مجکو
ساعت میری کی اور بینائی میری کی اور کر اونکو وارث مجسی یعنی باقی آخر عمر تلک اور مدد دی مجکو اوپر اوس
شخص کے کہ ظلم کری مجپر اور لی اوس سی کینہ اور بدلہ میرا نقل کیے یہہ ترمذی حاکم بزار نی یَا مُقَلِّبَ الْقُلُوْبِ ثَبِّتْ
قَلْبِيْ عَلٰى دِيْنِكَ ۔ ت س مس اص ۔ ای پہیرنے والی دلون کی ثابت رکہہ دل میرا دین اپنی پر نقل
کی یہہ ترمذی نسائی حاکم احمد ابو یعلی نے اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْئَلُكَ اِيْمَانًا لَّا يَرْتَدُّ وَنَعِيْمًا لَّا يَنْفَدُ
وَمُرَافَقَةَ نَبِيِّنَا مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ اَعْلٰى دَرَجَةِ الْجَنَّةِ جَنَّةِ الْخُلْدِ ۔ س حب
مس ۔ یا اللہ تحقیق مین مانگتا ہون تجسی وہ ایمان کہ متغیر نہو یعنی ثابت رہی اور وہ نعمت کہ نہ فانی ہو نعمت
بہشت کی کہ ہمیشہ باقی رہیگی اور رفاقت نبی اپنی کے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم بیچ بلند تر درجہ
بہشت کی کہ نام اوسکا جنۃ الخلد ہی نقل کیے یہہ نسائی ابن حبان حاکم نی ف یہہ معنی نہین ہین کہ اونکا
درجہ ملی بلکہ یہہ چاہتا ہون کہ توفیق اچہی عملون کی ہو تا رفاقت اور خدمتگاری اونکی نصیب ہو اور آمین
رب العالمین کذا ذکر المصنف اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْئَلُكَ صِحَّةً فِيْ اِيْمَانٍ وَّاِيْمَانًا فِيْ حُسْنِ خُلُقٍ
وَنَجَاحًا تَتْبَعُهٗ فَلَاحًا وَّرَحْمَةً مِّنْكَ وَعَافِيَةً وَّمَغْفِرَةً مِّنْكَ وَرِضْوَانًا ۔ ط مس

تحقیق مین مانگتا ہون تجہسی صحت ایمان مین اور ایمان ہیچ نیک خلق کے اور مراد یہ ہی کہ پیچہی لادی تو اوسکی چہٹکارا
اور رحمت تجہسی یعنی توفیق طاعت کی اور عافیت اور بخشش تجہسی اور خوشنودی نقل کیے یہہ نسائی حاکم
نی اَللّٰهُمَّ انْفَعْنِي بِمَا عَلَّمْتَنِي وَعَلِّمْنِي مَا يَنْفَعُنِي وَارْزُقْنِي عِلْمًا تَنْفَعُنِي بِهٖ مس مس ت یا اللہ فائدہ دی مجکو ساتہہ اوس چیز کے
کہ سکہائی تو نی یعنی علم پر عمل نصیب کر اور سکہا مجکو وہ چیز کہ فائدہ دی مجکو یعنی اوسی قدر سیکہون کہ فائدہ مند ہو اور نصیب کر مجکو وہ
علم کہ نفع دیتی مجکو ساتہہ اوسکی نقل کی یہہ حاکم نسائی نے اَللّٰهُمَّ انْفَعْنِي بِمَا عَلَّمْتَنِي وَعَلِّمْنِي مَا يَنْفَعُنِي وَزِدْنِي عِلْمًا اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ
عَلٰى كُلِّ حَالٍ وَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنْ حَالِ اَهْلِ النَّارِ ت ق مص یا اللہ نفع دی مجکو ساتہہ اوس چیز کی کہ سکہائی تو نی مجکو اور سکہا
مجکو وہ چیز کہ نفع دی مجکو اور زیادہ کر مجکو علم شکر ہی اللہ تعالیٰ کا ہر حال اور پناہ مانگتا ہون ساتہہ اللہ تعالیٰ کی حال دوزخ والون
کیسی نقل کیے یہہ ترمذی ابن ماجہ ابن ابی شیبہ نی ف اسمین اشارہ ہی اوپر شکر کرنی کی نعمت ایمان پر کہ فرض کبہی اگر دنیا مین
کوئی تمام بلاؤن مین گرفتار ہو تو نجات پانا دوزخ سی کفایت کرتا ہی نعمت ہونی مین اور واجب کرتا ہی شکر کو کذا ذکر الفرح
اَللّٰهُمَّ بِعِلْمِكَ الْغَيْبَ وَقُدْرَتِكَ عَلَى الْخَلْقِ اَحْيِنِي مَا عَلِمْتَ الْحَيٰوةَ خَيْرًا لِّي وَتَوَفَّنِي اِذَا عَلِمْتَ الْوَفَاةَ خَيْرًا لِّي
وَاَسْاَلُكَ خَشْيَتَكَ فِي الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ وَكَلِمَةَ الْاِخْلَاصِ فِي الرِّضٰى وَالْغَضَبِ وَاَسْاَلُكَ نَعِيْمًا لَا
يَنْفَدُ وَقُرَّةَ عَيْنٍ لَا تَنْقَطِعُ وَاَسْاَلُكَ الرِّضٰى بِالْقَضَاءِ وَبَرْدَ الْعَيْشِ بَعْدَ الْمَوْتِ وَلَذَّةَ النَّظَرِ
اِلٰى وَجْهِكَ وَالشَّوْقَ اِلٰى لِقَائِكَ وَاَعُوْذُ بِكَ مِنْ ضَرَّاءَ مُضِرَّةٍ وَفِتْنَةٍ مُضِلَّةٍ اَللّٰهُمَّ زَيِّنَّا
بِزِيْنَةِ الْاِيْمَانِ وَاجْعَلْنَا هُدَاةً مُهْتَدِيْنَ س مس آ ط یا اللہ بحق جاننی اپنی کے علم غیب کو اور
بحق قدرت اپنی کے خلق پر زندہ رکہہ مجکو جب تلک کہ جانی تو زندگانی بہتر میری لئی اور مار مجکو جب جانی تو
مرنی کو بہتر میری لئی اور مانگتا ہون تجہسی ڈر تیرا باطن و ظاہر مین اور مانگتا ہون کہنا کلمہ حق کا خوشی اور غضب مین
اور مانگتا ہون تجہسی وہ نعمت کہ فنا نہو اور ٹہنڈک آنکہہ کی کہ نہ منقطع ہو اور مانگتا ہون تجہسی راضی ہونا ساتہہ تقدیر
اور خنکی زندگانی کی پیچہی مرنی کی یعنی راحت ہمیشگی کی برزخ اور قیامت مین اور لذت دیکہنی کی طرف منہہ تیری کی یعنی آخرت مین اور شوق طرف ملنی تیری کی
کے اور پناہ مانگتا ہون تجہسی سختی ضرر کرنیوالی سی یعنی بیماری یا فقر سی کہ جسمین صبر نہو اور فتنہ گمراہ کرنیوالی سی یعنی زیادتی مال و جاہ کے کہ گمراہ کری یا اللہ آراستہ کر ہم کو

پیچھا ہمارا ساتھہ زینت ایمان کے اور کر ہمکو راہ دکھانے والی راہ پانے والی نقل کیا یہہ نسائی حاکم احمد طبرانی نے ف
ہوں نہ کہنا حق کا یعنی حق ہی کہوں خواہ خلق مجھسے راضی ہوں یا ناراض یا اپنی خوشی خفگی میں حق بات کہوں
مثل عوام کی نہ ہوں کہ خفگی میں برا کہتی ہیں اور خوشی میں خوشامد کرتی ہیں اور ٹھنڈک آنکھوں کی یعنی
لذت اون کی یا باقی رہنا اولاد کا بعد اوسکی یا مراد ہی ہمیشگی نماز کی اور اولی یہہ ہی کہ مراد
دونوں جہان کے مراد لیں اور راہ پانے والی یعنی جیسی اوروں کو اچھی راہ بتاوں آپ بہی اوسپر عمل
کریں نہ ایسی نہوں خود را فضیحت و دیگری را نصیحت کذا ذکر الفخر رح ایکبار حضرت عمار صحابی نے نماز پڑہائی
لیکن نماز میں اختصار کیا کسی نے کہا کہ تمنے تخفیف کی نماز میں تو انہوں نے کہا کہ مجھے کچھہ ضرر نہیں ہی کہ میں نے اوس میں
دعا پڑہی ہی کہ سنی میں نے رسولخدا صلی اللہ علیہ وسلم سی پہر یہہ دعا پڑہی اللهم بعلمك الغيب آخر تک
کذا فی النسائی اور شیخ عبدالحق رح نے لکہا ہی کہ ظاہر یہہ ہی کہ التحیات کی بعد پڑہتی ہونگی اللّٰهُمَّ اِنِّي
اَسْئَلُكَ مِنَ الْخَيْرِ كُلِّهٖ عَاجِلِهٖ وَاٰجِلِهٖ مَا عَلِمْتُ مِنْهُ وَمَا لَمْ اَعْلَمْ وَاَعُوْذُ بِكَ مِنَ الشَّرِّ كُلِّهٖ عَاجِلِهٖ وَ
اٰجِلِهٖ مَا عَلِمْتُ مِنْهُ وَمَا لَمْ اَعْلَمْ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْئَلُكَ مِنْ خَيْرِ مَا سَاَلَكَ عَبْدُكَ وَنَبِيُّكَ وَاَعُوْذُ
بِكَ مِنْ شَرِّ مَا عَاذَ مِنْهُ عَبْدُكَ وَنَبِيُّكَ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْئَلُكَ الْجَنَّةَ وَمَا قَرَّبَ اِلَيْهَا مِنْ
قَوْلٍ اَوْ عَمَلٍ وَاَعُوْذُ بِكَ مِنَ النَّارِ وَمَا قَرَّبَ اِلَيْهَا مِنْ قَوْلٍ اَوْ عَمَلٍ وَاَسْئَلُكَ اَنْ تَجْعَلَ كُلَّ
قضاء قضیته لِيْ خَيْرًا ق حب مس یعنی یا اللہ تحقیق میں مانگتا ہوں تجھسی تمام بہلائیاں اس جہان میں
جو کچھہ کہ جانتا ہوں میں اوسمیں سے اور جو کچھہ کہ نہیں جانتا ہوں میں اور پناہ پکڑتا ہوں ساتھہ تیری تمام برائیوں
اس جہان میں اور اوس جہان میں جو کچھہ کہ جانتا ہوں میں اونسی اور جو کچھہ کہ نہیں جانتا ہوں یا اللہ تحقیق میں
تجھسی بہلائی اوس چیز کی کہ مانگی تجھسی بندی تیری نے اور نبی تیری نے اور پناہ مانگتا ہوں ساتھہ تیری برائی
اوس چیز کی سی کہ پناہ مانگی اوس سے بندی تیری نے اور نبی تیری نے یا اللہ تحقیق میں مانگتا ہوں تجھسی بہشت اور
چیز کہ نزدیک کری طرف اوسکی کلام ہو یا کام اور پناہ مانگتا ہوں ساتھہ تیری دوزخ سی اور اوس چیز کی کہ نزدیک

عاذ بہ عبدك
اعاذ منه
بك عبدك

ہی طرف اوسکی کلام ہو یا کام اور مانگتا ہوں تجھسے یہہ کہ کرے تو ہر تقدیر میری لئے بہتر نقل کے یہہ ابن ماجہ ابن
حبان حاکم نے وَاَسْئَلُكَ مَا قَضَيْتَ لِي مِنْ اَمْرٍ اَنْ تَجْعَلَ عَاقِبَتَهُ رُشْدًا + مس + اور مانگتا ہوں میں
تجھسے یہہ کہ جو کچھہ حکم کیا تونے میری لئے کسی امر سے کرے تو انجام اوسکا اچھا نقل کے یہہ حاکم نے اَللّٰهُمَّ اَحْسِنْ عَاقِبَتَنَا
فِي الْاُمُوْرِ كُلِّهَا وَاَجِرْنَا مِنْ خِزْيِ الدُّنْيَا وَعَذَابِ الْاٰخِرَةِ + حب مس + یا اللہ اچھا کر انجام
کاموں میں اور بچا ہمکو رسوائی دنیا اور عذاب آخرت کیسے نقل کے یہہ ابن حبان حاکم نے اَللّٰهُمَّ احْفَظْنِي بِالْاِسْلَامِ
قَائِمًا وَاحْفَظْنِي بِالْاِسْلَامِ قَاعِدًا وَاحْفَظْنِي بِالْاِسْلَامِ رَاقِدًا وَلَا تُشْمِتْ بِي عَدُوًّا وَلَا
حَاسِدًا اَللّٰهُمَّ اِنِّي اَسْئَلُكَ مِنْ كُلِّ خَيْرٍ خَزَائِنُهُ بِيَدِكَ + مس حب + یا اللہ نگاہ رکہہ مجہکو
ساتھہ اسلام کی کہڑی ہوئی اور نگاہ رکہہ مجہکو ساتھہ اسلام کی بیٹھی ہوئی اور نگاہ رکہہ مجہکو ساتھہ اسلام کی سوتی
اور نہ خوش کر بسبب مصیبت میری کے دشمن کو اور نہ حاسد کو یا اللہ تحقیق میں مانگتا ہوں تجھسے ہر بہلائی کہ خزانی
اوسکی بیچ ہاتہہ تیری کی ہیں نقل کے یہہ حاکم ابن حبان نے اَللّٰهُمَّ اِنِّي اَعُوْذُبِكَ مِنْ شَرِّ مَا اَنْتَ اٰخِذٌ
بِنَاصِيَتِهِ وَاَسْئَلُكَ مِنَ الْخَيْرِ الَّذِي هُوَ بِيَدِكَ كُلِّهِ + حب + یا اللہ تحقیق میں پناہ پکڑتا ہوں ساتھہ
برائی اوس چیز کیسے کہ تو پکڑنے والا ہے بال پیشانی اوسکی کی یعنی تیری قبضہ قدرت میں ہے اور مانگتا ہوں تجھسے تمام
بھلائیاں جو کہ تیری ہاتہہ میں ہیں نقل کی یہہ ابن حبان نے اَللّٰهُمَّ اِنَّا نَسْئَلُكَ مُوْجِبَاتِ رَحْمَتِكَ وَعَزَائِمَ مَغْفِرَتِكَ
وَالسَّلَامَةَ مِنْ كُلِّ اِثْمٍ وَالْغَنِيْمَةَ مِنْ كُلِّ بِرٍّ وَالْفَوْزَ بِالْجَنَّةِ وَالنَّجَاةَ مِنَ النَّارِ + مس طب +
یا اللہ تحقیق ہم مانگتے ہیں تجھسے اعمال کہ واجب کریں رحمت تیری کو اور لازم کریں بخشش تیری کو اور سلامتی
ہر گناہ سے اور غنیمت ہر نیکی سے اور مراد پانی ساتھہ بہشت کی اور نجات آگ سے نقل کے یہہ حاکم طبرانی نے
اَللّٰهُمَّ لَا تَدَعْ لَنَا ذَنْبًا اِلَّا غَفَرْتَهُ وَلَا هَمًّا اِلَّا فَرَّجْتَهُ وَلَا دَيْنًا اِلَّا قَضَيْتَهُ وَلَا حَاجَةً
مِنْ حَوَائِجِ الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ اِلَّا قَضَيْتَهَا يَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ + ط طب + یا اللہ نہ چھوڑ ہمارے لیے
کوئی گناہ مگر کہ بخشدے تو اوسکو اور نہ چھوڑ کوئی فکر مگر کہ دور کرے تو اوسکو اور نہ کوئی قرض مگر کہ ادا کرے تو اوسکو

اور نہ کوئی حاجت حاجتوں دنیا اور آخرت کیسی مگر کہ روا کری تو اوسکو ای بہت رحم کرنی والی سب رحم کرنی والوں سی نقل کے یہہ طبرانی نی کبیر مین اور کتاب الدعا مین اَللّٰهُمَّ اَعِنَّا عَلٰى ذِكْرِكَ وَشُكْرِكَ وَحُسْنِ عِبَادَتِكَ * مس آ * یا اللہ مدد کر ہماری اپنی ذکر کرنی پر اور اپنی شکر کرنی پر اور اپنی اچھی عبادت کرنی پر یعنے اسطرح عبادت کرین گویا تجکو دیکھتی ہین نقل کے یہہ حاکم احمد نی اَللّٰهُمَّ اَعِنِّي عَلٰى ذِكْرِكَ وَشُكْرِكَ وَحُسْنِ عِبَادَتِكَ * د ت * یا اللہ مدد کر میری ذکر کرنی اپنی پر اور شکر کرنی اپنی پر اور اچھی کرنی عبادت اپنی پر نقل کیے یہہ بزار نی اَللّٰهُمَّ قَنِّعْنِي بِمَا رَزَقْتَنِي وَبَارِكْ لِي فِيهِ وَاخْلُفْ عَلٰى كُلِّ غَائِبَةٍ لِي بِخَيْرٍ مس * یا اللہ قناعت دی مجکو ساتھہ اوس چیز کی کہ نصیب کی تو نی مجکو یعنی تہوڑی ہو یا بہت اور برکت دی مجہی اوسمین اور خلیفہ ہو ہر چیز میری پر کہ غائب ہی یعنی مال و اہل میری حفاظت اپنی مین رکہہ نقل کی یہہ حاکم نی اَللّٰهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ عِيشَةً نَقِيَّةً وَمِيتَةً سَوِيَّةً وَمَرَدًّا غَيْرَ مُخْزٍ وَلَا فَاضِحٍ مس * یا اللہ تحقیق مین مانگتا ہون تجہسی زندگانی پاکیزہ اور مرنا اچھا یعنی با ایمان اور پہرنا کہ خوار نہو یعنی دن حشر کی اور نہ فضیحت کرنی والا نقل کے یہہ حاکم نی اَللّٰهُمَّ إِنِّي ضَعِيفٌ فَقَوِّنِي فِي رِضَاكَ ضَعْفِي وَخُذْ إِلَى الْخَيْرِ بِنَاصِيَتِي وَاجْعَلِ الْإِسْلَامَ مُنْتَهٰى رِضَائِي اَللّٰهُمَّ إِنِّي ضَعِيفٌ فَقَوِّنِي وَإِنِّي ذَلِيلٌ فَأَعِزَّنِي وَإِنِّي فَقِيرٌ فَارْزُقْنِي * مس مص * یا اللہ تحقیق مین ضعیف ہون پس قوت دی بیچ حاصل کرنی خوشی اپنی کے ناتوانی میری کو اور کہینچ طرف بہلائی کے بال پیشانی میری کی اور کر اسلام کو نہایت رضا اور حاصل مقصود میرا نہ امور دنیا کو یا اللہ تحقیق مین ضعیف ہون پس قوی کر مجکو اور تحقیق مین ذلیل ہون پس عزت دی مجکو اور تحقیق مین محتاج ہون پس رزق دی مجکو نقل کے یہہ حاکم ابن ابی شیبہ نی اَللّٰهُمَّ أَنْتَ الْأَوَّلُ فَلَا شَيْءَ قَبْلَكَ وَأَنْتَ الْآخِرُ فَلَا شَيْءَ بَعْدَكَ أَعُوذُ بِكَ مِنْ كُلِّ دَابَّةٍ نَاصِيَتُهَا بِيَدِكَ وَأَعُوذُ بِكَ مِنَ الْإِثْمِ وَالْكَسَلِ وَعَذَابِ الْقَبْرِ وَفِتْنَةِ الْقَبْرِ وَأَعُوذُ بِكَ مِنَ الْمَأْثَمِ وَالْمَغْرَمِ اَللّٰهُمَّ نَقِّنِي مِنْ خَطَايَايَ كَمَا نَقَّيْتَ الثَّوْبَ الْأَبْيَضَ مِنَ الدَّنَسِ اَللّٰهُمَّ بَاعِدْ بَيْنِي وَ

خطایای کما باعدت بین المشرق والمغرب هذا ما سأل محمد ربه ✻ طس ✻ یا اللہ تو ہی
پہلی تہا پس نہیں کوئی چیز پہلی تیری اور تو ہی آخر ہی پس نہیں کوئی چیز پیچہی تیری اور پناہ پکڑتا ہوں ساتھہ
تیری ہر زمین کے چلنے والی سے کہ بال پیشانی اوسکی کی تیری ہاتھہ میں ہیں یعنی تیری اختیار میں ہی اور پناہ
مانگتا ہوں میں ساتھہ تیری گناہ سے اور کاہلی سے اور عذاب قبر اور فتنہ قبر سے اور پناہ مانگتا ہوں
ساتھہ تیری گناہ کے جگہہ حاضر ہونی سے اور قرض سے [illegible] پاک کر مجھکو [illegible] میری سے جیسے کہ
پاک کیا تو نی کپڑا سفید میل سے یا اللہ دور کر [illegible] میری اور [illegible] جیسی
دوری کی تو نی درمیان مشرق اور مغرب کی یہہ وہ دعا ہی کہ مانگی محمد صلی اللہ علیہ وسلم نی اپنی رب
سی یعنی یہہ بھی حضرت نی دعا ہی میں کہا نقل کی یہہ طبرانی نی کبیر و اوسط میں اللّٰهُمَّ اِنِّي اَسْئَلُكَ خَيْرَ
الْمَسْئَلَةِ وَخَيْرَ الدُّعَاءِ وَخَيْرَ النَّجَاحِ وَخَيْرَ الْعَمَلِ وَخَيْرَ الثَّوَابِ وَخَيْرَ الْحَيٰوةِ وَخَيْرَ الْمَمَاتِ
وَثَبِّتْنِي وَثَقِّلْ مَوَازِيْنِي وَحَقِّقْ اِيْمَانِي وَارْفَعْ دَرَجَتِي وَتَقَبَّلْ صَلٰوتِي وَاغْفِرْ خَطِيْئَتِي وَ
اَسْئَلُكَ الدَّرَجَاتِ الْعُلٰى مِنَ الْجَنَّةِ اٰمِيْنَ اَللّٰهُمَّ اِنِّي اَسْئَلُكَ فَوَاتِحَ الْخَيْرِ وَخَوَاتِمَهُ
وَجَوَامِعَهُ وَاَوَّلَهُ وَاٰخِرَهُ وَظَاهِرَهُ وَبَاطِنَهُ وَالدَّرَجَاتِ الْعُلٰى مِنَ الْجَنَّةِ اٰمِيْنَ اَللّٰهُمَّ
اِنِّي اَسْئَلُكَ خَيْرَ مَا اٰتِي وَخَيْرَ مَا اَفْعَلُ وَخَيْرَ مَا اَعْمَلُ وَخَيْرَ مَا بَطَنَ وَخَيْرَ مَا ظَهَرَ وَالدَّرَجَاتِ
الْعُلٰى مِنَ الْجَنَّةِ اٰمِيْنَ اَللّٰهُمَّ اِنِّي اَسْئَلُكَ اَنْ تَرْفَعَ ذِكْرِي وَتَضَعَ وِزْرِي وَتُصْلِحَ اَمْرِي
وَتُطَهِّرَ قَلْبِي وَتُحَصِّنَ فَرْجِي وَتُنَوِّرَ قَلْبِي وَتَغْفِرَ لِي ذَنْبِي وَاَسْئَلُكَ الدَّرَجَاتِ الْعُلٰى
مِنَ الْجَنَّةِ اٰمِيْنَ اَللّٰهُمَّ اِنِّي اَسْئَلُكَ اَنْ تُبَارِكَ لِي فِي سَمْعِي وَفِي بَصَرِي وَفِي رُوْحِي وَفِي
خُلُقِي وَفِي خَلْقِي وَفِي اَهْلِي وَفِي مَحْيَايَ وَفِي مَمَاتِي وَفِي عَمَلِي وَتَقَبَّلْ حَسَنَاتِي وَاَسْئَلُكَ الدَّرَجَاتِ
الْعُلٰى مِنَ الْجَنَّةِ اٰمِيْنَ ✻ منہ طس ✻ یا اللہ تحقیق میں مانگتا ہوں تجہسی بہتر سوال
یعنی بہترین سوال کے گنیں اور اچھی دعا اور اچھی مراد پانی اور اچھی عمل اور اچھا ثواب اور اچھی زندگانی اور اچھا

سیرا اور ثابت رکھ مجکو یعنی اسلام پر اور بہاری کر تو جہہ اعمال میری کی یعنی میزان اعمال مین اور ثابت
رکھ ایمان میرا اور بلند کر درجہ میرا اور قبول کر نماز میری اور بخش گناہ میرے اور مانگتا ہون تجسے درجے
بلند بہشت کی قبول کر یا اللہ تحقیق مین مانگتا ہون تجسے بہتری بہلائی کے اور انتہائین اوسکی اور بہلائیان
جامع یعنی جو کہ دین و دنیا مین نفع دین اور اول اوسکا اور آخر اوسکا اور ظاہر اوسکا اور باطن اوسکا اور درجے
بلند بہشت کی قبول کر یا اللہ تحقیق مین مانگتا ہون تجسے بہلائی اوس چیز کی کہ لاتا ہون مین یعنی عبادتین اور
بہلائی اوس چیز کی … ہون مین اعضا سے … بہلائی اوس چیز کی کہ کرتا ہون مین دل سے اور بہلائی اوس چیز کی
کہ پوشیدہ ہے … اور اوسکا آخر ہے اور بہلائی اوس چیز کی کہ ظاہر ہے یعنی واقع ہوئی دنیا مین اور درجے
بلند بہشت کی قبول کر یا اللہ تحقیق مین مانگتا ہون تجسے یہہ کہ بلند کرے تو ذکر میرا اور دور کرے تو بوجہ گناہ میرے
… اور پاک کرے تو دل میرا اور محفوظ رکھے تو ستر میرا یعنی بدکاری سے اور روشن کرے تو
دل میرا اور بخشے تو میرے لیئے گناہ میرے اور مانگتا ہون تجسے درجے بلند بہشت کی قبول کر یا اللہ تحقیق مین مانگتا ہون
تجسے یہہ کہ برکت دے تو میرے لیئے سماعت میری مین اور بینائی میری مین اور روح میری مین اور ظاہر میرے مین
اور باطن میرے مین اور اہل و عیال میرے مین اور زندگانی میری مین اور مرنے میرے مین اور عمل میرے مین اور قبول کر
نیکیان میری اور مانگتا ہون تجسے درجے بلند بہشت کی قبول کر نقل کی یہہ حاکم نے اور طبرانی نے کبیر اور اوسط
مین اَللّٰهُمَّ اجْعَلْ اَوْسَعَ رِزْقِكَ عَلَيَّ عِنْدَ كِبَرِ سِنِّيْ وَانْقِطَاعِ عُمُرِيْ * مس طس * یا اللہ کر بہت
فراخ روزی اپنی مجپر نزدیک بڑہاپے میری کی اور تمام ہونے عمر میری کے نقل کی یہہ حاکم نے اور طبرانی نے
اوسط مین اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِيْ ذُنُوْبِيْ وَخَطَايَايَ وَعَمْدِيْ * حب * یا اللہ بخش میرے لیئے گناہ میرے
اور چوک میری اور دانستہ گناہ میرے نقل کی یہہ ابن حبان نے يَا مَنْ لَا تَرَاهُ الْعُيُوْنُ وَلَا …
وَلَا يَصِفُهُ الْوَاصِفُوْنَ وَلَا تُغَيِّرُهُ الْحَوَادِثُ وَلَا يَخْشَى الدَّوَائِرَ يَعْلَمُ مَثَاقِيْلَ الْجِبَالِ …
الْبِحَارِ وَعَدَدَ قَطْرِ الْاَمْطَارِ وَعَدَدَ وَرَقِ الْاَشْجَارِ وَعَدَدَ مَا اَظْلَمَ عَلَيْهِ اللَّيْلُ

فِيهِ النَّهَارُ وَلَا تُوَارِي مِنْهُ سَمَاءٌ سَمَاءً وَلَا أَرْضٌ أَرْضًا وَلَا بَحْرٌ مَا فِي

قَعْرِهِ وَلَا جَبَلٌ مَا فِي وَعْرِهِ اجْعَلْ خَيْرَ عُمْرِي آخِرَهُ وَخَيْرَ عَمَلِي خَوَاتِمَهُ وَخَيْرَ أَيَّامِي يَوْمَ

أَلْقَاكَ فِيهِ ط طس ای وہ شخص کہ نہین دیکھ سکتیں [illegible] اونہین پہونچتی ہین کنہ ذات

اور صفات اوسکی کو گمان اور نہین تعریف کرسکتی [illegible] کرنی والی اور نہین متغیر کرتی ہین اوسکو

حادثی اور نہین ڈرتا ہی وہ گردشون زمانی کسی جانتا ہی [illegible] ان پہاڑونکی اور [illegible] دریاون کی اور

گنتی بوندیون مینہہ کی اور گنتی پتی درختون کی اور گنتی [illegible] اندہیرا کیا [illegible] رات [illegible]

[illegible] پہرون یعنی سب چیزین دنیا کی اور نہین چہپا سکتا اوس [illegible] دوسرا آسمان کو یعنی

علم مین بہر حال سامنی موجود ہی اور نہ چہپاتی ہی ایک زمین دوسری زمین کو اور نہ دریا اوسی کو

ہی اور نہ پہاڑ اوس چیز کو کہ اندر اوسکی ہی یعنی کانین اور جیسی کر اچہی عمر میری آخر عمر کو

عمل کو اور بہتر دنون میری کا اوسدن کو کہ ملاقات کرون مین تجہسی اوسمین نقل [illegible]

يَا وَلِيَّ الْإِسْلَامِ وَأَهْلِهِ ثَبِّتْنِي بِهِ حَتَّى أَلْقَاكَ ط ای مددگار اسلام [illegible] مسلمانون کے

ثابت رکہہ مجکو اسلام پر یہان تلک کہ ملون مین تجہسی نقل کی یہہ طبرانی نی اَللّٰهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ الرِّضَا

بِالْقَضَاءِ وَبَرْدَ الْعَيْشِ بَعْدَ الْمَوْتِ وَلَذَّةَ النَّظَرِ إِلَى وَجْهِكَ وَالشَّوْقَ إِلَى لِقَائِكَ فِي غَيْرِ

ضَرَّاءَ مُضِرَّةٍ وَلَا فِتْنَةٍ مُضِلَّةٍ ط طس یا اللہ تحقیق مین مانگتا ہون تجہسی راضی ہونا

اوپر تقدیر کے اور ٹہنڈک زندگانی کے بعد مرنی کی اور لذت نظر کے

منہہ تیری کے اور شوق طرف ملنی تیری کے بیچ غیر حالت سخت ضرر دینی والی کے

فتنہ گمراہی مین ڈالنی والی کے نقل کیے یہہ طبرانی نے کبیر و اوسط

مین اَللّٰهُمَّ أَحْسِنْ عَاقِبَتَنَا فِي الْأُمُورِ كُلِّهَا

وَأَجِرْنَا مِنْ خِزْيِ الدُّنْيَا وَعَذَابِ الْآخِرَةِ ط

یا [illegible] پہاڑ کر انجام ہمارا سب کاموں مین اور بچا ہمکو رسوائی دنیا اور عذاب آخرت کیسی نقل کے یہہ [illegible]
نی [illegible] ن کان ذلك دعاءه ومات قبل أن يصيبه البلاء ✻ ط ✻ جبکی ہو وی یہہ دعا یعنی الل[illegible]
احسن عاقبتنا تو مرتا ہی پہلی اسکے کہ پہنچی اسکو بلا نقل کے یہہ طبرانی نی ف یعنی جو اسی دعا پر مداومت
[illegible] دم زیست محفوظ رہتا ہی اوس بلاوں سی کہ سبب رسوائی دارین کی ہو اور کہا مصنف نی کہ یہہ حدیث
بزرگ قدر ہی تو یہہ کہ مداومت کیجاوے اسپر پس تحقیق یہہ مجرب ہی کذا ذکر العلي اللهم إني أسألك
غناي وغنا مولاي [illegible] ✻ ط ✻ یا اسد تحقیق مین مانگتا ہون تجہسی بے پروائی اپنی خلق سی اور بی پروائی
دوستون او [illegible] ہونی الارشاد گاروں اپنی کی نقل کے یہہ احمد طبرانی نے اللهم إني أسألك
عيشة نقية وميتة سوية ومردا غير مخزي ولا فاضح ✻ ط ✻ یا اسد تحقیق مین مانگتا ہون
[illegible] پاکیزہ اور مرنا اچہا اور پہرنا کہ خوار ہو اور نہ فضیحت کرنی والا نقل کی یہہ طبرانی نی اللهم
[illegible] وادخلني الجنة ✻ ط ✻ یا اسد بخش مجکو اور رحم کر مجپر اور داخل کر مجکو بہشت
مین نقل کے [illegible] بزار نی اللهم بارك لي في ديني الذي هو عصمة أمري وفي آخرتي التي إليها
مصيري وفي دنياي التي فيها بلاغي واجعل الحيوة زيادة لي في كل خير واجعل الموت
راحة لي من كل شر ✻ م ✻ یا اسد برکت دی میری لئی دین میری مین وہ جو ہی بچاو کام میری کا اور آخرت
میری مین کہ جسکی طرف پہرنا میرا ہی اور دنیا میری مین کہ جسمین وسیلہ میرا ہی یعنی اعمال کہ وسیلہ نجات آخرت کے
ہین اور کر زندگانی کو سبب زیادتی کا میری لئی ہر نیکی مین اور کر موت کو سبب آرام کا میری لئی
سی نقل کے یہہ بزار نی اللهم اجعلني صبورا واجعلني شكورا واجعلني في عيني صغيرا
وفي أعين الناس كبيرا ✻ م ✻ یا اسد کر مجکو بہت صبر کرنی والا اور کر مجکو بہت شکر کرنی والا اور کر
مجکو بیچ انکہوں میری کی چہوٹا یعنی نا مغرور نہ آدمی اور بیچ انکہوں آدمیوں کی بڑا یعنی نا ذلیل نقل کی
یہہ بزار نی اللهم إني أسألك الطيبات وترك المنكرات وحب المساكين وأن تتوب

وَاِنْ اَرَدْتَ بِعِبَادِكَ فِتْنَةً اَنْ تَقْبِضَنِي اِلَيْكَ غَيْرَ مَفْتُوْنٍ * مت * یا اللہ تحقیق میں مانگتا
ہون تجہسے پاکیزہ چیزین یعنی رزق حلال یا اچھی عمل اور چہوڑنا بُری باتون کا اور دوستی محتاجون کی
اور یہہ کہ توفیق توبہ کی دے تو مجکو اور اگر چاہے تو ساتھ بندون اپنے کی فتنہ یعنی بلا اور نافرمانی چاہے
اور پہیر تو مانگتا ہون یہہ کہ اوٹہا لے تو مجکو طرف اپنی غیر فتنہ زدہ یعنی پہلے اوترنے بلا سے نقل کی یہہ ترمذی نے
اَللّٰهُمَّ اِنِّي اَسْئَلُكَ عِلْمًا نَافِعًا وَاَعُوْذُ بِكَ مِنْ عِلْمٍ لَا يَنْفَعُ * ط طس * یا اللہ تحقیق
مین مانگتا ہون تجہسے علم نفع دینے والا اور پناہ مانگتا ہون ساتھ تیرے اوس علم سے کہ نہ نفع دے نقل کی
یہہ طبرانی نے کبیر و اوسط مین اَللّٰهُمَّ اِنِّي اَسْئَلُكَ عِلْمًا نَافِعًا وَعَمَلًا مُتَقَبَّلًا * طس * یا اللہ تحقیق
مین مانگتا ہون تجہسے علم فائدہ مند اور عمل مقبول نقل کی یہہ طبرانی نے اوسط مین اَللّٰهُمَّ بَارِكْ لَنَا فِي
اَرْضِنَا بَرَكَتَهَا وَزِيْنَتَهَا وَسَكَنَهَا * طس * یا اللہ برکت دے زمین ہماری مین برکت [illegible] اور زینت
اوسکی یعنی جو چیز سبب زینت کی ہے یعنی تر و تازہ کر اور رکہہ سبب خاطر جمعی و چین پانے اوسکا یعنی [illegible]
پہنچ اونکی نفس اونکی آرام پکڑین نقل کی یہہ طبرانی نے اوسط مین اَللّٰهُمَّ اِنِّي اَسْئَلُكَ بِاَنَّكَ الْاَوَّلُ
فَلَا شَيْءَ قَبْلَكَ وَالْاٰخِرُ فَلَا شَيْءَ بَعْدَكَ وَالظَّاهِرُ فَلَا شَيْءَ فَوْقَكَ وَالْبَاطِنُ فَلَا
شَيْءَ دُوْنَكَ اَنْ تَقْضِيَ عَنَّا الدَّيْنَ وَاَنْ تُغْنِيَنَا مِنَ الْفَقْرِ * مص * یا اللہ تحقیق میں
مانگتا ہون تجہسے بوسیلہ اسکی کہ تحقیق تو اول ہے پس نہین تہی کوئی چیز پہلے تیری اور تو آخر ہے پس نہین کوئی چیز
پیچہے تیری اور تو ظاہر ہے پس نہین کوئی چیز اوپر تیری اور تو پوشیدہ ہے پس نہین کوئی چیز نیچے تیرے یہہ کہ
ادا کرے تو ہمسے قرض اور یہہ کہ بے پروا کرے تو ہمکو محتاجگی سے نقل کی یہہ ابن ابی شیبہ نے اَللّٰهُمَّ اِنِّي اَسْئَلُكَ
لِاَرْشَدِ اَمْرِي وَاَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّ نَفْسِي * حب * یا اللہ تحقیق مین راہنمائی چاہتا ہون تجہسے ان
کامون کی کہ مناسب و بہتر ہون میری لئے اور پناہ پکڑتا ہون ساتھ تیرے برائی نفس اپنی کیسے نقل کی یہہ
ابن حبان نے اَللّٰهُمَّ اِنِّي اَسْتَغْفِرُكَ لِذَنْبِي وَاَسْتَهْدِيْكَ لِاَرْشَدِ اَمْرِي وَاَتُوْبُ اِلَيْكَ فَتُبْ

عَلَیَّ اِنَّکَ اَنْتَ رَبِّیْ اَللّٰهُمَّ فَاجْعَلْ رَغْبَتِیْ اِلَیْکَ وَاجْعَلْ غِنَایَ فِیْ صَدْرِیْ وَبَارِکْ لِیْ فِیْمَا رَزَقْتَنِیْ
وَتَقَبَّلْ مِنِّیْ اِنَّکَ اَنْتَ رَبِّیْ ۔ مصن ۔ یا اللہ تحقیق مین بخشش مانگتا ہون تجسی گناہون اپنی کی لئی اور رجوع کرتا
ہون تجسی واسطی مقاصد حال اپنی کی یعنی سب امور اپنی مین میانہ روی چاہتا ہون کہ کمی زیادتی نہ ہو اور توبہ کرتا ہون
طرف تیری پس قبول کر میری کیونکہ تحقیق تو ہی ہی رب میرا یا اللہ پس کر رغبت میری طرف اپنی یعنی سواے تیری اور کی
خواہش نہ رکھون اور کر بی پرواہی میری سینہ میری مین اور برکت دی میری لئی اون چیزین کہ نصیب کی تو نی مجکو اور قبول
کر مجسی استغفار و طاعت کیونکہ تحقیق تو ہی ہی پروردگار میرا نقل کی ہی ابن ابی شیبہ نی یَا مَنْ اَظْهَرَ الْجَمِیْلَ وَسَتَرَ
الْقَبِیْحَ یَا مَنْ لَا یُؤَاخِذُ بِالْجَرِیْرَةِ وَلَا یَهْتِکُ السِّتْرَ یَا عَظِیْمَ الْعَفْوِ یَا حَسَنَ التَّجَاوُزِ یَا وَاسِعَ الْمَغْفِرَةِ
یَا بَاسِطَ الْیَدَیْنِ بِالرَّحْمَةِ یَا صَاحِبَ کُلِّ نَجْوٰی یَا مُنْتَهٰی کُلِّ شَکْوٰی یَا کَرِیْمَ الصَّفْحِ یَا عَظِیْمَ الْمَنِّ یَا
مُبْتَدِئَ النِّعَمِ قَبْلَ اسْتِحْقَاقِهَا یَا رَبَّنَا وَیَا سَیِّدَنَا وَیَا مَوْلَانَا وَیَا غَایَةَ رَغْبَتِنَا اَسْئَلُکَ یَا اللّٰهُ اَنْ لَا تَشْوِیْ
خَلْقِیْ بِالنَّارِ ۔ مصن ۔ ای وہ شخص کہ ظاہر کی خوبی اور نیکی بندون کی اور ڈھانکی برائی ای وہ شخص کہ نہین گرفتار کرتا
بسبب گناہون کی یعنی بمجرد صادر ہونی اونکی کی مواخذہ نہین کرتا بلکہ بامید توبہ توقف فرماتا ہی بلکہ اکثر درگذر کرتا ہی
اور نہین پردہ دری کرتا کسی کی ای بہت عفو کرنی والی ای اچھی درگذر کرنی والی ای عام کرنی والی بخشش کی ای
کھولنی والی ہاتھون قدرت کی ساتھ رحمت کی یعنی بہت دیتا ہی ای صاحب ہر راز کی یعنی ہر راز دار کا راز اور نہان
جانتا ہی ای جا ہی پہونچنی ہر شکوہ کی ای اچھی درگذر کرنی والی گناہون سی ای بہت دینی والی ای ابتدا کرنی
نعمتون کی پہلی مستحق ہونی اونکی کی یعنی پہلی طاعت و عبادت کرنی سی دیتا ہی ای پروردگار ہماری اور ای صاحب
ہماری اور ای مالک ہماری اور ای نہایت رغبت ہماری کی یعنی تیری برابر کوئی چیز پیاری نہین مانگتا ہون
تجسی ای اللہ یہہ کہ جلاوی تو صورت میری ساتھ آگ کی نقل کی یہہ حاکم نی یا منتہی کل شکوی
اسپر کہ سواے اوسکی کسی پر دروازہ شکایت کا نہ کہولی جیسی حضرت یعقوب علیہ السلام نی فرمایا اِنَّمَا اَشْکُوْ
بَثِّیْ وَحُزْنِیْ اِلَی اللّٰهِ یعنی مین تو کہولتا ہون اپنا احوال اور غم اللہ ہی پاس کذا ذکر الفخر

ـق الحمد عظم حلمك فعفوت فلك الحمد بسطت يدك فاعطيت فلك الحمد ربنا وجهك
اكرم الوجوه وجاهك اعظم الجاه وعطيتك افضل العطية واهناها تطاع ربنا فتشكر
وتعصى ربنا فتغفر وتجيب المضطر وتكشف الضر وتشفي السقيم وتغفر الذنب وتقبل
التوبة ولا يجزي بآلائك احد ولا يبلغ مدحتك قول قائل * ص مو مص * اور اے
ہدایت تیری کا پس سیدھی راہ دکھائی تو نے پس تیری ہی لئے تعریف ہے بڑی ہوئی بردباری تیری پس بخشا
بندوں کو پس تیری ہی لئے تعریف ہے فراخ ہوا دست قدرت تیرا ساتھ انعام کے پس دیا تو نے ہر کسی کو پس تیری ہی
لئے تعریف ہے اے رب ہمارے ذات مقدس تیری بہت بزرگ ہے ذاتوں کی اور مرتبہ تیرا بہت بڑا ہے مرتبوں کا
اور بخشش تیری افضل بخششوں کی ہے اور بہت گوارا انکی اطاعت کیا جاتا ہے تو اے رب ہمارے پس شکر کیا جاتا ہے
اور نافرمانی کیا جاتا ہے تو اے رب ہمارے پس بخشتا ہے اور قبول کرتا ہے تو دعا عاجز کی اور دور کرتا ہے
اور شفا دیتا ہے بیمار کو اور بخشتا ہے گناہ کو اور قبول کرتا ہے توبہ اور نہیں بدلہ دیتا ہے نعمتوں تیری کا کوئی
اور نہیں پہنچ سکتا تعریف تیری کو کلام کسی کلام کرنے والے کا نقل کیے ہیں ابو یعلیٰ نے اور موقوفاً ابن ابی
شیبہ نے اللهم اني اسئلك من فضلك ورحمتك فانه لا يملكها الا انت ط * یا الٰہی
تحقیق میں مانگتا ہوں تجھ سے فضل تیرا اور رحمت تیری پس تحقیق نہیں مالک ہے رحمت کا کوئی مگر تو نقل کی ہے طبرانی نے
اللهم اغفر لي ما اخطأت وما تعمدت وما اسررت وما اعلنت وما جهلت وما علمت
ط * یا اللہ بخش میری لئے گناہ کہ چوک کر کئے میں نے اور وہ کہ قصداً کئے میں نے اور وہ کہ پوشیدہ کئے میں نے اور وہ
کہ ظاہر کئے میں نے اور وہ کہ نادانستہ کئے میں نے اور وہ کہ دانستہ کئے میں نے نقل کیے ہیں احمد اور طبرانی نے اللهم اغفر
لنا ذنوبنا وظلمنا وهزلنا وجدنا وخطأنا وعمدنا وكل ذلك عندنا ط * یا اللہ بخش ہمارے
لئے گناہ ہمارے اور ظلم ہمارے اور بیہودگیاں ہماری اور قصداً گناہ ہمارے اور چوک ہماری اور دانستہ گناہ
ہمارے اور یہ سب گناہ موجود ہیں نزدیک ہمارے نقل کی ہے احمد طبرانی نے اللهم اغفر لي خطاياي وعمدي

هزلي وجدي ولا تحرمني بركة ما اعطيتني ولا تفتني فيما احرمتني ؕ طس ؕ يا الله بخش میری
چوک میری اور دانستہ گناہ میری اور بیہودگیاں میری اور قصداً گناہ میری اور محروم نکر مجھکو برکت اوس چیز کی
کہ دی تونی مجھکو اور نہ فتنہ مین ڈال مجھکو بیچ اوس چیز کی کہ محروم کیا تونی مجھکو یعنی نہ دینی کو سبب فتنہ کا نہ
بی بیمبری وغیرہ کرون نقل کی یہہ طبرانی نی اوسط مین اَللّٰهُمَّ اَحْسَنْتَ خَلْقِي فَاَحْسِنْ خُلُقِي ؕ حا
حسن ؕ یا اللہ اچھی کی تونی صورت میری پس اچھی کر سیرت میری نقل کی یہہ احمد ابو یعلی نی رَبِّ اغْفِرْ
وَارْحَمْ وَاهْدِنِي السَّبِيلَ الْاَقْوَمَ ؕ اَحص ؕ ای رب میری بخش اور رحم کر اور دکھا مجھکو راہ سیدہی
یعنی دین کی نقل کے یہہ احمد ابو یعلی نے سَلُوا اللّٰهَ الْعَفْوَ وَالْعَافِيَةَ فَاِنَّ اَحَدًا لَمْ يُعْطَ بَعْدَ الْيَقِيْنِ
خَيْرًا مِنَ الْعَافِيَةِ ؕ ت س ق حب مس ؕ فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی مانگو اللہ تعالی سی
بخشش اور عافیت کیونکہ تحقیق کوئی شخص نہین دیا گیا ہی پیچھی ایمان کی کوئی چیز بہتر عافیت سی یعنی بعد دولت
ایمان کی درجہ عافیت ہی کا ہی نقل کیے یہہ ترمذی نسائی ابن ماجہ ابن حبان حاکم نی یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ عَلِّمْنِي
شَيْئًا اَدْعُو اللّٰهَ بِهٖ فَقَالَ سَلْ رَبَّكَ الْعَافِيَةَ فَمَكَثْتُ اَيَّامًا ثُمَّ جِئْتُ فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ
عَلِّمْنِي شَيْئًا اَسْئَلُهُ رَبِّي عَزَّ وَجَلَّ فَقَالَ يَا عَمِّ سَلِ اللّٰهَ الْعَافِيَةَ فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ ؕ
ط ؕ حضرت عباس روایت کرتی ہین کہ عرض کیا مینی ای رسول اللہ سکہاؤ مجھکو کچھ تا دعا کرون مین اللہ
سی ساتھ اوسکی پس فرمایا مانگ پروردگار اپنی سی عافیت پس ٹھیرا مین چند روز پھر حاضر ہوا مین
کی مینی یا رسول اللہ سکہاؤ مجھکو کچھ تا مانگون مین اوسکو اپنی پروردگار عز و جل سی پس فرمایا ای چچا میری
اللہ سی عافیت دنیا اور آخرت مین نقل کی یہہ طبرانی نی يَا عَمِّ اَكْثِرِ الدُّعَاءَ بِالْعَافِيَةِ ؕ ط
ای چچا میری بہت دعا کر ساتھ عافیت کی نقل کے یہہ طبرانی نی مَا سَاَلَ اللّٰهَ الْعِبَادُ شَيْئًا
اَفْضَلَ مِنْ اَنْ يَغْفِرَ لَهُمْ وَيُعَافِيَهُمْ ؕ مر ؕ نہ مانگی اللہ تعالی سی بندون نی کوئی چیز بہتر اس سی کہ
بخشی اللہ اونکو اور عافیت دی اونکو نقل کی یہہ بزار نی يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَلَا تُعَلِّمُنِي دَعْوَةً اَدْعُو بِهَا

بِنَفْسِي قَالَ بَلٰى قُوْلِيْ اَللّٰهُمَّ رَبَّ النَّبِيِّ مُحَمَّدٍ اِغْفِرْ لِيْ ذَنْبِيْ وَاَذْهِبْ غَيْظَ قَلْبِيْ وَاَجِرْنِيْ مِنْ مُضِلَّاتِ الْفِتَنِ مَا اَحْيَيْتَنَا * عرض کیا ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے یا رسول اللہ سکھا دیجئے مجکو ایک دعا کہ دعا کرون مین ساتھہ اوسکی اپنی لیئے فرمایا ہان سکھاتا ہون کہہ اے اللہ پروردگار نبی کی محمد صلی اللہ علیہ وسلم مین بخش میری لئے گناہ میری اور دور کر غصہ دل میری کا یعنی وہ چیزین کہ غصہ دلاتی ہین مثل حسد وغیرہ کی دور کر اور بچا مجکو گمراہ کرنی والی فتنون سے جب تلک زندہ رکہی تو ہمکو نقل کی یہہ احمد نے

لَا يَقُوْلَنَّ اَحَدُكُمْ اَللّٰهُمَّ لَقِّنِّيْ حُجَّتِيْ فَاِنَّ الْكَافِرَ يُلَقَّنُ حُجَّتَهُ وَلٰكِنْ يَقُوْلُ اَللّٰهُمَّ لَقِّنِّيْ حُجَّةَ الْاِيْمَانِ عِنْدَ الْمَمَاتِ * ط * نہ کہی ایک تم مین کا یا اللہ سمجہا مجکو دلیل میری اسلئے کہ تحقیق کافر بہی سمجہایا جاتا ہی دلیل اپنی یعنی دلیل باطل پس نہ چاہت مانگی ولیکن کہی یا اللہ سمجہا مجکو دلیل ایمان کے یعنی کلمہ طیب وغیرہ نزدیک مرنیکی نقل کے یہہ طبرانی نے

فَضْلُ الصَّلٰوةِ وَالسَّلَامِ

عَلَى النَّبِيِّ عَلَيْهِ اَفْضَلُ الصَّلٰوةِ وَالسَّلَامِ * یہہ بیان ہی فضیلت درود و سلام بہیجنے کا اوپر بہتر درود و سلام ہووی مَا جَلَسَ قَوْمٌ مَجْلِسًا لَمْ يَذْكُرُوا اللّٰهَ فِيْهِ وَلَمْ يُصَلُّوْا عَلٰى نَبِيِّهِمْ اِلَّا كَانَ عَلَيْهِمْ حَسْرَةً يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَاِنْ دَخَلُوا الْجَنَّةَ لِلثَّوَابِ * حب آ دت س تر * نہ بیٹہی کوئی قوم کسی مجلس مین کہ نہ یاد کیا اللہ کو اوسمین اور نہ درود بہیجا نبی اپنی پر مگر کہ ہوگی یہہ مجلس اونپر سبب حسرت کی دن قیامت کی اور اگرچہ داخل ہووین بہشت مین واسطی ثواب کی نقل کے یہہ ابن حبان احمد ابو داؤد و ترمذی نسائی حاکم نی ف للثواب متعلق حسرت کی ہی یعنی قیامت کو جب ثواب ذکر اور درود کا دیکہینگے پشیمان ہوئینگی کہ کاشکی تمام عمر اپنی اسمین صرف کرتی حنفی رح نی لکہا ہی کہ ظاہر حدیث سی یہہ سمجہا جاتا ہی کہ ہر شخص اہل مجلس مین سی یہہ دونون کام کری اگر ایک سی بہی فوت ہوگا تو باعث حسرت کا اسکو ہوگا کرنا ایک کا اوروں کو کفایت نہین کرتا اور ملا علی قاری رح نی لکہا ہی کہ جو شخص نہ کریگا اوسکو حسرت ہوگی اسکو نہین ہونیکی اَكْثِرُوْا عَلَيَّ مِنَ الصَّلٰوةِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ فَاِنَّ صَلٰو

مَعْرُوْضَةٌ عَلَيَّ * د س ق حب * فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بہت بھیجو مجھپر درود دن
جمعہ کی پس تحقیق درود تمہارا عرض کیا جاتا ہی مجھپر نقل کیے یہہ ابوداؤد نسائی ابن ماجہ ابن حبان نے
ف معنی حدیث کی یہہ ہین کہ درود بہت بھیجا کرو خصوصًا دن جمعہ کی کہ درود تمہارا جب پڑھتے
ہو مجھپر عرض ہوتا ہی اور جمعہ کو بطریق اولی بسبب اسکی فضیلت کی اور مناسبت ہی اسکو حضرت سے کہ
یہہ سید الایام ہی اور حضرت سید الاولین والآخرین ہین اور ادنی درجہ کثرت کا تین سو بار
ہی کذا ذکر الشیخ اسحق رح لَيْسَ يُصَلِّيْ عَلَيَّ اَحَدٌ يَوْمَ الْجُمُعَةِ اِلَّا عُرِضَتْ عَلَيَّ صَلٰوتُهٗ * د ر مس
نہین درود بھیجتا ہی مجھپر کوئی دن جمعہ کی مگر کہ عرض کیا جاتا ہی مجھپر درود اوسکا یعنی جلدی پہنچتا ہے ف اور دنون
کی شاید کچھہ توقف ہی ہوتا ہو نقل کیے یہہ حاکم نے مَا مِنْ اَحَدٍ يُسَلِّمُ عَلَيَّ اِلَّا رَدَّ اللّٰهُ عَلَيَّ رُوْحِيْ
حَتّٰى اَرُدَّ عَلَيْهِ السَّلَامَ * د * نہین کوئی سلام بھیجتا ہی مجھپر مگر کہ پہیرتا ہی اللہ مجھپر روح میری
یہان تلک کہ جواب دیتا ہون اوسکو سلام کا نقل کیے یہہ ابوداؤد نے ف اسپر یہہ شبہ آتا ہی کہ عقیدہ
اہل سنت کا ہی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم عالم برزخ مین زندہ ہین اور اس حدیث سے معلوم ہوا کہ زندہ
نہین ہین وقت سلام کی روح آجاتی ہی جواب اسکا یہہ ہی کہ روح پہیر آنی سے مراد یہہ ہی کہ حضور جناب باریتعالی
مین جو حضرت کی روح مبارک مستغرق ہوتی ہی اوس سے افاقت دیکر ادہر متوجہ کرتی ہین تا جواب سلام کا
دے پس یہہ مراد نہین ہی کہ بدن سے روح مبارک جدی ہی اوسوقت آجاتی ہی کذا ذکر الفخر اَوْلَى النَّاسِ
بِيْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ اَكْثَرُهُمْ عَلَيَّ صَلٰوةً * ت حب * قریب تر آدمیون کا ساتھہ میرے دن قیامت کے
یعنی رتبہ مین بہت بھیجنے والا اونکا ہی مجھپر درود کو دنیا مین نقل کیے یہہ ترمذی ابن حبان نے اَلْبَخِيْلُ مَنْ
ذُكِرْتُ عِنْدَهٗ فَلَمْ يُصَلِّ عَلَيَّ * ت س حب مس * بخیل وہ ہی کہ ذکر کیا جاوے مین
پاس اوسکی یعنی نام لیا جاوے میرا پس نہ درود بھیجے نقل کیے یہہ ترمذی نسائی ابن حبان حاکم نے
اَكْثِرُوا الصَّلٰوةَ عَلَيَّ فَاِنَّهَا زَكٰوةٌ لَّكُمْ * مس * بہت بھیجو درود مجھپر تحقیق [illegible]

ہماری لئی یعنی سبب زیادتی اجر اور بڑہنی مال اور پاکی گناہون کا ہی نقل کے یہہ ابویعلی نے رَغِمَ اَنْفُ رَجُلٍ ذُکِرْتُ
عِنْدَهٗ فَلَمْ یُصَلِّ عَلَیَّ ۔ ت حب ر ط ۔ خاک مین بہری ناک اوس شخص کے یعنی خوار اور ہلاک ہووے
وہ کہ ذکر کیا جاؤن مین اوسکی پاس پس نہ درود بہیجی مجہپر نقل کے یہہ ترمذی ابن حبان بزار طبرانی نی ف
ظاہر اس حدیث سی یہہ معلوم ہوتا ہی کہ جب نام مبارک آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا مجلس مین لیا جاوی ہر بار درود
بہیجی مگر علما رح نی لکہا ہی کہ ایک بار واجب ہی اور ہر بار مستحب اور افضل ہے کذا ذکرالفخر رح مَنْ ذُکِرْتُ
عِنْدَهٗ فَلْیُصَلِّ عَلَیَّ ۔ س طس ص ی ۔ جسکی پاس ذکر کیا جاؤن مین پس چاہئی کہ درود بہیجی مجہپر
نقل کے یہہ نسائی نے اور طبرانی نی اوسط مین اور ابویعلی ابن سنی نی فَاِنَّهٗ مَنْ صَلّٰی عَلَیَّ وَاحِدَةً
صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ عَشْرًا ۔ ی ۔ پس تحقیق جو کوئی درود بہیجی مجہپر ایکبار درود بہیجتا ہی اللہ یعنی رحمت بہیجتا ہے
اوسپر دس بار نقل کی یہہ ابن سنی نی مَنْ ذَکَرَنِیْ فَلْیُصَلِّ عَلَیَّ ۔ ص ۔ جو کوئی یاد کری مجکو اور نام لی میرا
پس چاہئی کہ درود بہیجی مجہپر نقل کے یہہ ابویعلی نے اِنَّ لِلّٰهِ مَلٰٓئِکَةً سَیَّاحِیْنَ یُبَلِّغُوْنِیْ عَنْ اُمَّتِی السَّلَامَ
مِنْ حب مس ۔ تحقیق اللہ تعالیٰ کی لئی کتنی فرشتی ہین زمین پر پہرنی والی کہ پہونچاتی ہین مجکو میری امت کی
طرف سی سلام نقل کے یہہ نسائی ابن حبان حاکم نی ف یعنی دور ہونی کا خیال نکرین اور توجہ اور حضور
دل سے غافل نہ ہون کیونکہ جہان سی مجہپر درود وسلام بہیجتی ہین مجہی پہنچتا ہی کذا ذکرالفخر رح اِنِّیْ لَقِیْتُ
جِبْرِیْلَ فَبَشَّرَنِیْ وَقَالَ اِنَّ رَبَّكَ یَقُوْلُ مَنْ صَلّٰی عَلَیْكَ صَلَّیْتُ عَلَیْهِ وَمَنْ سَلَّمَ عَلَیْكَ
سَلَّمْتُ عَلَیْهِ فَسَجَدْتُ لِلّٰهِ شُکْرًا ۔ مس آ ۔ تحقیق مین ملا جبرئیل سی پس خوشخبری دی مجکو اور
کہا تحقیق پروردگار تیرا فرماتا ہی جو کوئی درود بہیجی تجہپر درود بہیجتا ہون مین اوسپر اور جو کوئی سلام بہیجی تجہپر
سلام بہیجتا ہون مین اوسپر پس سجدہ شکر کا کیا مینی اللہ کی لئی نقل کے یہہ حاکم احمد نی یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ
اِنِّیْ جَعَلْتُ لَكَ صَلٰوتِیْ کُلَّهَا قَالَ اِذًا یَکْفِیْ هَمَّكَ وَیُغْفَرُ ذَنْبُكَ الْحَدِیْثَ ۔ ت مس آ ۔ عرض
کی ابی بن کعب نی یا رسول اللہ تحقیق مینی کیا واسطی درود تمہاری کی تمام وقت دعا و درود اپنی کا فرمایا پیغمبر صلی اللہ

[illegible]

وسلم نی اب کفایت کی جاینگی ساری مہمات دینی اور دنیائی تیری اور برآوینگی حاجتین تیری اور
جاینگی گناہ تیری نقل کے ساری حدیث ساتھہ روایت ترمذی حاکم احمد کے ف ساری حدیث یون ہی کہ ابی
بن کعب نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ مین چاہتا ہون کہ آپ پر درود بہت بہیجون پس کسقدر مقرر کرون واسطی درود
آپکی کی اوسوقت مین سی کہ اپنی دعا کی لئی معین کیا ہی مینی فرمایا جسقدر چاہ درود مین صرف کر ابی بن کعب نے
عرض کیا کہ چوتہائی حصہ وقت ورد اپنی مین سی آپکی درود مین صرف کرون فرمایا جسقدر چاہ لیکن اگر اس
زیادہ کری بہتر ہی تیری لئی پہر عرض کیا آدہا وقت درود مین صرف کرون فرمایا جسقدر چاہ لیکن زیادہ کرنا
بہتر ہی تیری لئی پہر عرض کیا کہ دو تہائی کرون فرمایا جسقدر چاہ لیکن اگر دو تہائی سی زیادہ کری بہتر ہوگا تیری لئے
جب اونہون نی عرض کیا اجعل لک صلوتی کلہا یعنی تمام وقت اپنی وردکا آپکی درود مین خرچ کرونگا پس فرمایا
جیسی کہ مذکور ہی یہان سبب یہہ ہی کہ جب بندہ اپنی طلب ورغبت کو اللہ تعالی کی پسندیدہ چیز مین خرچ کرتا
اور اللہ تعالی کی رضا کو مقدم رکہتا ہی اپنی مطالب پر تو وہ کفایت کرتا ہی اسکی سب مہمات کو من کان للہ کان اللہ لہ
یعنی جو اللہ کا ہو رہتا ہی وہ کفایت کرتا ہی کذا فی المشکوۃ شرح الفخر من صلی علی واحدۃ صلی اللہ علیہ عشرا م د ت س
ط جو کوئی درود بہیجی مجہپر ایکبار درود بہیجتا ہی اللہ اوسپر دس بار نقل کی یہہ مسلم ابوداؤد ترمذی نسائی طبرانی نی جاء صلی اللہ علیہ وسلم ذات یوم
والبشر فی وجہہ فقال انہ جاءنی جبرئیل فقال ان ربک یقول اما یرضیک یا محمد انہ
لا یصلی علیک احد من امتک الا صلیت علیہ عشرا ولا یسلم علیک احد من امتک
الا سلمت علیہ عشرا س حب مس مص قی تشریف لائی پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم ایکدن یعنی صحابہ
اور خوشی معلوم ہوتی تہی چہرہ مبارک اونکی پر پس فرمایا تحقیق آئی میری پاس جبرئیل پس کہا تحقیق رب تیرا فرماتا
کیا نہین خوش کرتی تجکو ای محمد یہہ بات کہ تحقیق نہ درود بہیجی تجپر کوئی امت تیری مین سی مگر کہ درود بہیجون
اوسپر دس بار اور نہ سلام بہیجی تجپر کوئی امت تیری مین سی مگر کہ سلام بہیجون مین اوسپر دس بار نقل کی یہہ نسائی ابن
حبان حاکم ابن ابی شیبہ دارمی نی من صلی علی واحدۃ صلی اللہ علیہ عشر صلوات ط

عنه عشر خطيئات ورفعت له عشر درجات ❊ س حب مس ر ط ❊ جو کوئی درود بھیجے

پر ایکبار بھیجتا ہی اللہ اوسپر دس درود اور دور کیجاتی ہین اوس سے دس گناہ اور بلند کیجاتی ہین واسطے اوسکے

دس درجے بہشت مین نقل کے یہہ نسائی ابن حبان حاکم بزار طبرانی نی اور ایک روایت نسائی اور طبرانی کے

مین یہہ بہی آیا ہی وکتب له بها عشر حسنات ❊ س ط ❊ اور لکہیجاتی ہین اوسکے لئے سبب اوسکے

دس نیکیان من صلى على النبي صلى الله عليه وسلم واحدة صلى الله عليه وملائكته

سبعين صلوة ❊ ا ❊ جو کوئی درود بھیجے نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر ایکبار بھیجتا ہی اللہ اوسپر اور فرشتے اوسکے

ستر درود یعنی بہت بھیجتے ہین نقل کے یہہ احمد نی وكيفية الصلوة والسلام عليه صلى الله عليه

وسلم تقدم ❊ اور کیفیت یعنی طرح درود اور سلام کی اوپر نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پہلے گذری یعنی بعد

ذکر التحیات کی قال علي رضي الله عنه كل دعاء محجوب حتى يصلي على محمد صلى الله عليه وسلم

وآل محمد ❊ طس ❊ فرمایا حضرت علی نی راضی ہو اللہ اونسی کہ ہر دعا منع کیگئی ہی قبولیت سے یعنی قبول نہین ہوتی یہانتک

تلک کہ درود بھیجا جاوی حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر اور آل حضرت محمد پر نقل کے یہہ طبرانی نے

اوسط مین وعن عمر رضي الله عنه ان الدعاء موقوف بين السماء والارض لا يصعد منه شيء

حتى تصلي على نبيك ❊ ت ❊ اور روایت ہی حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے کہ تحقیق دعا ٹھیرائیجاتی ہے

درمیان آسمان و زمین کے نہین چڑھتا اوس سے کچھہ یہانتک کہ درود بھیجی تو اپنی نبی پر نقل کی یہہ ترمذی نے

ف یعنی قبولیت دعا کی موقوف ہی درود بھیجنے پر اور درود مقبول ہی بوسیلہ اوسکی دعا بہی قبول ہوتی ہے

کذا ذکر الفخر وقال الشيخ ابو سليمان الداراني رحمة الله عليه اذا سألت الله حاجة فابدأ

بالصلوة على النبي صلى الله عليه وسلم ثم ادع بما شئت ثم اختم بالصلوة عليه صلى الله

عليه وسلم فان الله سبحانه بكرمه يقبل الصلوتين وهو اكرم من ان يدع ما بينهما ❊ اور کہا

شیخ ابو سلیمان دارانی رحمۃ اللہ علیہ نی جب مانگی تو اللہ تعالی سے کوئی حاجت پس شروع کر اوسکے ساتھ درود

بہیجی سب کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر پہر دعا کرے جو کچہہ چاہی تو پہر تمام کرے دعا کو ساتہہ درود کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر کیونکہ تحقیق اللہ تعالیٰ
ذات ساتہہ کرم اپنی کی قبول کرتا ہی دونون درودونکو یعنی اول آخر کی اور وہ بزرگتر ہی اس سی کہ چہوڑدی اوس چیز کو کہ درمیان اون دونون
کی ہی ف یعنی بطفیل درود کی دعا بہی قبول ہوتی ہی اور شیخ ابو سلیمان کا نام شیخ عبدالرحمن ہی بڑی اولیا اور فضلای شام سی ہین سنہ دو سو
پندرا مین انتقال انکا ہوا کذا ذکر الفخر اور فضیلتین درود شریف کی سوای اسکی اور بہت سی آئی ہین کہ قید قلم مین آنا
اونکا مشکل ہی مگر واسطی حصول سعادت کی چند روایات بیان ہوتی ہین اللہ تعالیٰ ہم سبکو ان پر عمل نصیب کری فرمایا
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جو کوئی درود بہیجتا ہی مجہ پر کتاب مین یعنی لکہتا ہی کتاب مین ہمیشہ فرشتی بخشش مانگتی
رہتی ہین اوسکی لئی جب تلک کہ نام میرا اوس کتاب مین رہتا ہی اور فرمایا کہ جسنی پڑہا قرآن اور حمد کی رب اپنی
کی اور درود بہیجا نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر اور استغفار کی رب اپنی سی پس تحقیق طلب کی اوسنی خیر جگہہ اوسکی سی
اور درود شریف کی پڑہنی سی محتاجگی دور ہوتی ہی آدمی سی اور یہہ بی پرواہوتا ہی لوگون سی جابر بن سمرہ
اپنی باپ سی روایت کرتی ہین کہ کہا اونہون نی کہ ہتی ہم نزدیک رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی کہ ناگاہ آیا حضرت پاس
ایک آدمی اور عرض کیا کہ یا رسول اللہ کونسا عمل بہت نزدیک ہی طرف اللہ تعالیٰ کی فرمایا سچی بات اور ادا
امانت عرض کیا اوسنی کچہہ اور بہی فرمائی فرمایا نماز رات کی اور صوم ہواجر یعنی روزہ گرمی کا عرض کیا اوسنی یا رسول اللہ
کچہہ اور زیادہ فرمائی فرمایا کثرت ذکر کی اور درود بہیجنا مجہ پر وہ دور کرتا ہی فقر کو روایت ہی ابوہریرہ سی
کہ اللہ کی فرشتی ہین سیر کرنی والی جب گذرتی ہین وہ ذکر کی حلقہ پر آپس مین ایک دوسری کو کہتا ہی بیٹہہ جاؤ جب
لوگ دعا کرتی ہین وہ فرشتی آمین کہتی ہین پس جب یہہ درود بہیجتی ہین نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر وہ بہی درود بہیجتی ہین
انکی ساتہہ یہان تلک کہ فارغ ہوتی ہین پہر کہتا ہی بعضا اونکا بعضی کو خوشوقتی ہووی انکو کہ پہرتی ہین یہہ اوس
حال مین کہ بخشی گئی ہین اور فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ جب بہول جاؤ تم کچہہ پس درود بہیجو مجہ پر یاد
آجاوی گی وہ چیز اور مجرب ہی یہ روایت کی ابوالقاسم اسمعیل نی کتاب ترغیب مین ساتہہ سند صحیح کی کہ پہونچی
ہی عبداللہ بن عمرو بن العاص تلک کہ کہا اونہون نی جسکو ہووی حاجت طرف اللہ تعالیٰ کی پس چاہیی کہ روزہ رکہی

اور جمعرات اور جمعہ کو اور طہارت کرے یعنی غسل یا وضو کرے اور اول وقت جمعہ کی نماز کی لئے جاوے پس تصدق کرے کچھ
بھی اگرچہ تھوڑا ہو یا بہت پس جب جمعہ پڑھ چکے پڑھے اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْئَلُكَ بِاسْمِكَ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ الَّذِيْ لَا اِلٰهَ
اِلَّا هُوَ عَالِمُ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ هُوَ الرَّحْمٰنُ الرَّحِيْمُ وَاَسْئَلُكَ بِاسْمِكَ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّوْمُ
الَّذِيْ لَا تَاْخُذُهٗ سِنَةٌ وَّلَا نَوْمٌ الَّذِيْ مَلَأَتْ عَظَمَتُهُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ الَّذِيْ عَنَتْ لَهُ الْوُجُوْهُ وَخَشَعَتْ لَهُ الْاَصْوَاتُ
وَوَجِلَتِ الْقُلُوْبُ مِنْ خَشْيَتِهٖ اَنْ تُصَلِّيَ عَلٰى مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ وَاَنْ تُعْطِيَنِيْ حَاجَتِيْ وَهِيَ كَذَا وَكَذَا یعنی لفظ کذا کے
جگہہ حاجت اپنی بیان کرے پس تحقیق قبول کیجائیگی دعا اوسکی انشاء اللہ تعالی اور کہتے ہیں عبد اللہ کہ یہہ دعا
نادانوں کو نہ سکہانا اسلیے کہ دعا کرینگے ساتہہ اسکے گناہ پر اور قطع رحم پر اور سفیان ثوری جب اوٹہنے کا
ارادہ کرتے مجلس سے کہتے صَلَّى اللّٰهُ وَمَلَائِكَتُهٗ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَعَلٰى اَنْبِيَائِهٖ اور لکہا ہے بعضے علما نے حدیثوں سے استنباط
کرکر کہ درود سبب زیادتی نور کا ہے بندے کے لئے پل صراط پر اور درود سبب ہے واسطے باقی رکہنے کے
بندے کی لئے تعریف اچہی کو درمیان آسمان و زمین والوں کی کیونکہ درود بہیجنے والا طالب ہے
اسکا کہ اپنے رسول پر تعریف کرے اور اکرام کرے اوسکا پس جزا ہے جنس عمل سے ہوتی ہے یعنی جیسا عمل ویسے
ہی جزا ملیگی کہ اسکی تعریف باقی رہیگی اور اسیطرح درود ہوتا ہے سبب برکت ذات مُصَلِّی کا اور عمل اور
عمر اوسکی کا اور درود سبب ہے پہنچنے رحمت خدا کا اور وہ سبب ہے دوام محبت کا ساتہہ رسول خدا
صلی اللہ علیہ وسلم کی اور وہ سبب ہے محبت رسول خدا کا ساتہہ پڑہنے والے درود کی اور وہ سبب ہے
بندے کی ہدایت کا اور حیات ہے دل اوسکے کی اور وہ سبب ہے واسطے عرض ہونے نام اسکے کی روبرو
رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی اور وہ سبب ہے قدم جمنے کا پل صراط پر اور سبب گذرنے کا اوس سے
اور صلوٰۃ پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم پر بندے کی طرف سے دعا ہے اور دعا و سوال بندے کی رب اپنے سے دو طرح کی ہے
ایک یہہ کہ حاجات اور مہمات اپنی اللہ تعالی سے مانگے اور دوسری یہہ کہ ثنا کرے اوسکی دوست پر
تو نہیں شک ہے کہ اللہ تعالی دوست رکہیگا اسکو اور رسول اوسکا بہی دوست رکہیگا اسلیے کہ اپنے حبیب

نہ مانگی اور اوسکو اللہ تعالی اور رسول کی محبوب چیز مین صرف کیا اور مقدم رکھا اپنی حاجت پر پس اگر کچھہ فائدہ
درود کا نہ ہوتا مگر یہی یعنی محبت اللہ اور رسول کی تو البتہ کافی تھا کہا ہی مصنف حصن حصین کا کہ فوائد درود بھیجنی علی
نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر بیشمار ہین اور ثمرات اوسکی ان گنت ہین دنیا اور آخرت مین خصوصًا تنگیون اور مہمات
اور فکرون اور قضاء حاجات مین اور ہمنی بارہا تجربہ کیا ہی اسکا پس اکثر خوف اور ہلاکتون کی جگہہ مین پڑا مین
پس نہ نجات دی مجکو مگر درود بھیجنی نی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر کذا فی المفتاح منہیۃ المولف اور فرمایا آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم نی جو کوئی [illegible] بھیجی مجھ پر دس بار پس گویا کہ آزاد کرتا ہی ایک بردہ اور فرمایا کہ وارد ہونگی
مجھ پر قومین کہ نہین پہچانونگا مین اونکو مگر بسبب کثرت درود اونکی کے مجھ پر اور فرمایا کہ بڑا نجات پانی والا
ہم مین کا دن قیامت کی ہولون اور اوسکی سی اور مواضع اوسکی سی بہت بھیجنی والا تمہارا ہوویگا مجھ پر درود کو
اور حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ سی مروی ہی کہ درود بھیجنا حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر زیادہ نابود کرتا ہی گناہون کو پانی
ٹھنڈی سی آگ کو یعنی ٹھنڈا پانی جیسی آگ کو بجھاتا ہی اوس سی زیادہ درود گناہون کو نابود کرتا ہی کذا
فی الشفاء اور درود بھیجنا واجب ہی جب کہ ذکر کیا جاوی اور سنا جاوی نام مبارک آنحضرت صلی اللہ علیہ
وسلم کا اور حضرت حسن بصری رضی اللہ عنہ فرماتی تھی کہ جو کوئی چاہی یہہ کہ پیوی ساتھہ پیالی پوری کی حوض
مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم کیسی تو پڑہی اَللّٰہُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَعَلٰی آلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَاَوْلَادِہٖ وَاَزْوَاجِہٖ وَذُرِّیَّتِہٖ وَاَہْلِ بَیْتِہٖ
وَاَصْہَارِہٖ وَاَنْصَارِہٖ وَاَشْیَاعِہٖ وَمُحِبِّیْہِ وَاُمَّتِہٖ وَعَلَیْنَا مَعَہُمْ اَجْمَعِیْنَ یَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِیْنَ اور ایک بزرگ سی منقول ہی
کہ انہون نی امام شافعی سی بعد مرنیکی خواب مین حال اونکا پوچھا پس کہا انہون نی کہ بخش دیا مجکو رب میری نی
اور رحم کیا بسبب ذکر کرنی میری کی اس درود کو ایک رسالہ کی اول مین کتابون اپنی سی اَللّٰہُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ
وَعَلٰی آلِ مُحَمَّدٍ کُلَّمَا ذَکَرَہٗ وَذَکَرَہُ الذَّاکِرُوْنَ وَصَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَعَلٰی آلِ مُحَمَّدٍ کُلَّمَا غَفَلَ عَنْ ذِکْرِہٖ وَذِکْرِہِ الْغَافِلُوْنَ اور
ایک بزرگ سی منقول ہی کہ لوگ کشتی مین سوار ہوئی پس چلی ہوا تیز اور گھیر لیا اونکو ہر طرف سی اور موج ماری دریا نی
اور طوفان آیا پس بیقرار ہوئی اور یقین کیا غرق کا اور موت کا پس اسی حالت مین تھی کہ ایک شخص نی

کہ پہنچا تھا اور کچھ جاگ گیا اور کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ سکھاتے ہیں اسکو یہ درود واسطے دفع مشقت
اور حصول نجات کی اور فرماتے ہیں کہ سکھا یاروں اپنی کو پس پڑھیں اسکو ہزار بار وہ شخص کہتا ہے کہ جب ہٹا بار
ہوا میں تو سکھایا میں نے لوگوں کو اور وہ پڑھنے لگے پس ارادہ کیا ہزار بار پڑھنے کا پس تین سو بار پہنچا تھا کہ
نجات پائی اور موجیں ٹھیر گئیں وہ یہ ہے اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ صَلٰوةً تُنَجِّيْنَا بِهَا
مِنْ جَمِيْعِ الْاَهْوَالِ وَالْاٰفَاتِ وَتَقْضِيْ لَنَا بِهَا جَمِيْعَ الْحَاجَاتِ وَتُطَهِّرُنَا بِهَا مِنْ جَمِيْعِ السَّيِّئَاتِ وَتَرْفَعُنَا
بِهَا عِنْدَكَ اَعْلَى الدَّرَجَاتِ وَتُبَلِّغُنَا بِهَا اَقْصَى الْغَايَاتِ مِنْ جَمِيْعِ الْخَيْرَاتِ فِي الْحَيٰوةِ وَبَعْدَ الْمَمَاتِ اِنَّكَ عَلٰى
كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ اور ایک بزرگ سے منقول ہے کہ جو کوئی کثرت کرے اس درود کی سبب برکت اسکی کے ہووے
جمال جہان آرا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خواب میں مشرف ہوتا ہے اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ كَمَا اَمَرْتَنَا اَنْ نُصَلِّيَ عَلَيْهِ
اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ كَمَا هُوَ اَهْلُهٗ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ كَمَا تُحِبُّ وَتَرْضٰى لَهٗ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى رُوْحِ مُحَمَّدٍ فِي الْاَرْوَاحِ وَعَلٰى جَسَدِهٖ
فِي الْاَجْسَادِ وَعَلٰى قَبْرِهٖ فِي الْقُبُوْرِ كَذَا فِيْ وَظَائِفِ النَّبِيِّ تمام ہوئی فضیلت درود شریف کی اب بعد ذکر کرنے کلام
والے کی کہتا ہے مصنف رح اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ وَعَلٰى اٰلِ اِبْرَاهِيْمَ
اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ اَللّٰهُمَّ بَارِكْ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ وَعَلٰى اٰلِ اِبْرَاهِيْمَ
اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ یا اللہ رحمت خاص بھیج اوپر محمد کی اور اوپر تابعداروں محمد کی جیسے کہ رحمت بھیجی تو نے ابراہیم
پر اور تابعداروں ابراہیم کی پر تحقیق تو تعریف کیا گیا بزرگ ہے یا اللہ برکت اوتار اوپر حضرت محمد کی
اور اوپر تابعداروں محمد کی جیسے کہ برکت اوتاری تو نے اوپر ابراہیم کی اور اوپر تابعداروں ابراہیم کے
تحقیق تو تعریف کیا گیا بزرگ ہے اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلَيْهِ كُلَّمَا ذَكَرَهُ الذَّاكِرُوْنَ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلَيْهِ
كُلَّمَا غَفَلَ عَنْ ذِكْرِهِ الْغَافِلُوْنَ وَسَلِّمْ تَسْلِيْمًا كَثِيْرًا یا اللہ رحمت خاص بھیج اوپر نبی کی جسکو یاد
کریں اونکو یاد کرنے والے یا اللہ رحمت خاص بھیج اوپر نبی کے جب کہ غفلت کریں ذکر اوسکی سے غفلت کرنے والے
یعنی ہمیشہ رحمت بھیج اسطرح کہ کوئی زمانہ ذاکروں اور غافلوں سے خالی نہیں اور سلام بھیج سلام بھیجنا بہت اَللّٰهُمَّ

بِحَقِّهِ عِنْدَكَ اِصْرِفْ عَنِ الْخَلْقِ مَا نَزَلَ بِهِمْ وَلَا تُسَلِّطْ عَلَيْهِمْ مَنْ لَا يَرْحَمُهُمْ فَقَدْ حَلَّ بِهِمْ مَا لَا
يَرْفَعُهُ غَيْرُكَ وَلَا يَدْفَعُهُ سِوَاكَ اَللّٰهُمَّ فَرِّجْ عَنَّا يَا كَرِيْمُ يَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ ۔ یا اللہ بوسیلہ حق محمد صلی
اللہ علیہ وسلم کی کہ ثابت ہی نزدیک تیری دور کر خلق سی جو کچھہ کہ اوترا ہی اونپر اور نہ مسلط کر اونپر اوس شخص کو کہ نہ رحم
کرے اونپر پس تحقیق اوتری ہی اونپر وہ چیز کہ نہیں دور کر سکتا اوسکو کوئی سوا تیری اور نہیں دفع کر سکتا اوسکو کوئی
سوا تیری یا اللہ دور کر ہم سے اے بزرگ اے بہت رحم کرنی والی سب رحم کرنی والون سے

خاتمہ

قَالَ مُؤَلِّفُهُ مُحَمَّدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ
مُحَمَّدِ بْنِ الْجَزَرِيِّ لَطَفَ اللّٰهُ تَعَالٰى بِهٖ فِيْ غُرْبَتِهٖ وَاَخَذَ بِيَدِهٖ فِيْ شِدَّتِهٖ فَرَغْتُ مِنْ تَصْنِيْفِ

تصنیف

هٰذَا الْحِصْنِ الْحَصِيْنِ مِنْ كَلَامِ سَيِّدِ الْمُرْسَلِيْنَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ يَوْمَ الْاَحَدِ بَعْدَ الظُّهْرِ الثَّانِيْ
وَالْعِشْرِيْنَ مِنْ ذِي الْحِجَّةِ الْحَرَامِ سَنَةَ اِحْدٰى وَتِسْعِيْنَ وَسَبْعِمِائَةٍ بِمَدْرَسَتِي الَّتِيْ اَنْشَأْتُهَا
بِرَأْسِ عَقَبَةِ الْكَتَّانِ دَاخِلَ دِمَشْقَ الْمَحْرُوْسَةِ حَمَاهَا اللّٰهُ تَعَالٰى مِنَ الْاٰفَاتِ وَسَائِرَ بِلَادِ الْمُسْلِمِيْنَ
کہتا ہی مصنف اس کتاب کا محمد بن محمد بن محمد بن الجزری مہربانی کری اللہ تعالی اوسپر غربت اوسکی مین اور پکڑی ہاتہہ اسکا
بیچ سختی اوسکی کی فراغت پائی مینی ترتیب اس حصن حصین کیسی کہ ترتیب دی گئی ہی کلام سردار رسولون صلی اللہ علیہ
وسلم کیسی دن اتوار کی بعد ظہر کی تاریخ بائیسوین ذی حجہ باحرمت کی سنہ سات سو اکیانوین ہجری مین
بیچ اوس مدرسہ اپنی کی کہ بنایا تہا مینی اوسکو سر راہ عقبۂ کتان کی کہ نام ایک موضع کا ہی اندر دمشق کی کہ محفوظ
ہی آفات و بلیات سی بچاوی اوسکو اللہ تعالی آفتون سی اور تمام مسلمانون کے شہرون کو هٰذَا وَجَمِيْعُ اَبْوَابِ
دِمَشْقَ مُغْلَقَةٌ بَلْ مُسَدَّدَةٌ بِالْاَحْجَارِ وَالْخَلَائِقُ يَسْتَغِيْثُوْنَ عَلَى الْاَسْوَارِ وَالنَّاسُ فِيْ
هَوْلٍ عَظِيْمٍ مِنَ الْحِصَارِ وَالْمِيَاهُ مَقْطُوْعَةٌ وَالْاَيْدِيْ اِلَى اللّٰهِ تَعَالٰى بِالتَّضَرُّعِ مَرْفُوْعَةٌ وَقَدْ
اُحْرِقَ ظَوَاهِرُ الْبَلَدِ وَنُهِبَ اَكْثَرُهُ وَكُلُّ اَحَدٍ خَائِفٌ عَلٰى نَفْسِهٖ وَاَهْلِهٖ وَمَالِهٖ وَجِلٌ مِنْ ذُنُوْبِهٖ
وَسُوْءِ اَعْمَالِهٖ وَقَدْ تَحَصَّنَ بِمَا يُقَدِّمُهُ عَلَيْهِ فَجَعَلْتُ هٰذَا حِصْنِيْ وَتَوَكَّلْتُ عَلَى اللّٰهِ تَعَالٰى وَهُوَ
حَسْبِيْ وَنِعْمَ الْوَكِيْلُ ۔ یہہ تصنیف اوس حال مین تمام ہوئی کہ سب دروازی دمشق کی بند کئی گئی تہی بلکہ

ساتھہ پتھرون کی اور خلائق فریاد کرتی تھی یعنی جناب باریتعالی مین اوپر دیوارون قلعہ کی اور لوگ بیچ بڑی مشقت کے
بسبب محاصرہ کرنی ظالمون کی اور پانی روکا گیا تھا یعنی قلعہ کی اندر آنی سی اور رہا تھہ طرف اللہ تعالی
کی ساتھہ عاجزی کے اوٹھی ہوی تھی اور تحقیق جلایا گیا تھا گرد نواح شہر کا اور لوٹا گیا تھا اکثر اوسکا اور
ہر ایک ڈر رکھتا تھا اوپر نفس اپنے کی اور گہر والون اپنی کی اور مال اپنی کی ڈرنی والا تھا گناہون اپنی سی اور
بری کامون اپنی سی اور تحقیق پناہ پکڑی تھی ہر ایکنی بقدر طاقت اپنی کی ... مینی اس کتاب کو پناہ اپنی اور
مینی کام اپنا اللہ تعالی پر اور وہ کفایت ہی مجکو اور اچہا ہی کارساز ... اجزت اولادي اباالفتح

محمدًا

محمدًا وابابكر احمد وابا القاسم عليًّا وابا الخير محمدًا وفاطمة وعائشة وسلمى وخديجة
روايته عني مع جميع ما يجوز لي روايته وكذلك اجزت اهل عصري والحمد لله وحده
اولا واخرا وظاهرا وباطنا وصلواته على سيد الخلق محمد واله وصحبه وسلامه اور تحقیق
اجازت دی مینی اولاد اپنی کو یعنی ابو الفتح محمد کو اور ابو بکر احمد کو اور ابو القاسم علی کو اور ابو الخیر محمد کو
اور فاطمہ اور عائشہ اور سلمی اور خدیجہ کو روایت کرنی اسکیکی مع سب ساتھہ تمام اوس چیز کی کہ جائز ہی واسطی میری
روایت اوسکی اور اسیطرح اجازت دی مینی اپنی وقت کی لوگون کو اور سب تعریف اللہ ہی کی لئی ہی ایک ہی وہ اول ہی
اور آخر اور ظاہر اور باطن اور رحمتین اوسکی نازل ہوون اوپر سردار خلق کی کہ حضرت محمد ہین اور اولاد اونکی پر اور
اصحاب اونکی پر اور سلام اوسکا ہووی ان سب پر اللهم اغفر لمؤلفه ولكاتبه ولمن قرء فيه ولمن
دعا لهم بالخير ولسائر المسلمين والحمد لله وحده وصلى الله على سيدنا محمد وعلى آل محمد وسلم
حسبنا الله ونعم الوكيل نعم المولى ونعم النصير یا الٰہی بخش اس کتاب کی مصنف کو اور لکہنی والی
کو اور اوسکو کہ پڑھی بیچ اوسکی اور اوسکو کہ دعا کری انکی لئی ساتھہ خیر کی اور سب مسلمانون کو اور سب تعریف خدای یگانہ کی لئی ہی
رحمت بھیجی اللہ اوپر سردار ہمارے کی کہ حضرت محمد ہین اور اوپر تابعدارون حضرت محمد کی اور سلام بھیجی اون پر
ہی ہمکو اللہ اور اچہا کارساز ہی اچہا مالک ہی اور اچہا مددگار ہی للہ الحمد تمام ہوا بیان

حصن حصین کا اب شروع ہوتا ہی خاتمۃ الکتاب کہ مشتمل ہی حدیثوں خوش ...
لازم ہی ہر کسیکو کہ مطالعہ انکا بہی جس قدر ہو سکی اپنی پر لازم کری تا نفس پاک ہووی نجاست
گناہوں سی اور تاثیر عبادت کی بوجہ احسن حاصل ہو اب جاننا چاہیی کہ جہان سی حدیث شروع
ہوتی ہی اوسپر خط کہینچ دیا ہی تا معلوم ہو کہ حدیث اور چلی اور اصل کتاب مین ہر حدیث پر
قال رسول اللہ صلی اللہ ... مثل پہلی حدیث کی یعنی یہہ حدیث فرمائی رسول خدا صلی اللہ
علیہ وسلم نی پس اسطی ... اختصار کی اوسکو ذکر نہین کیا ہی اور فقط متن حدیث پر کفایت
کیا یہہ کتاب ہی رقاق کا قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

نِعْمَتَانِ مَغْبُونٌ فِیهِمَا كَثِیرٌ مِنَ النَّاسِ الصِّحَّةُ وَالْفَرَاغُ * الدُّنْیَا
دو نعمتین کہ ٹوٹی مین ہین اونمین بہت لوگ صحت اور فراغت ہی دنیا
سِجْنُ الْمُؤْمِنِ وَجَنَّةُ الْكَافِرِ * حُجِبَتِ النَّارُ بِالشَّهَوَاتِ وَحُجِبَتِ الْجَنَّةُ
قیدخانہ مومن کا ہی اور باغ کافر کا ڈہانکی گئی آگ ساتہہ خواہشون نفسانی کی اور ڈہانکی گئی
بِالْمَكَارِهِ * تَعِسَ عَبْدُ الدِّینَارِ وَعَبْدُ الدِّرْهَمِ وَعَبْدُ الْخَمِیصَةِ إِنْ أُعْطِیَ ...
ساتہہ مشقتون کے ہلاک ہووی بندہ دینار کا اور بندہ درہم کا اور بندہ لباس کا اگر دیا جاوی ...
وَإِنْ لَمْ یُعْطَ سَخِطَ تَعِسَ وَانْتَكَسَ وَإِذَا شِیكَ فَلَا انْتَقَشَ طُوبَى
اور اگر نہ دیا جاوی نا خوش ہووی ہلاک ہووی اور سرنگون ہووی اور جب کانٹا چہبی پس نہ نکالا جاوی خوشی ...
لِعَبْدٍ آخِذٍ بِعِنَانِ فَرَسِهِ فِی سَبِیلِ اللّٰهِ أَشْعَثَ رَأْسُهُ مُغْبَرَّةٍ ...
واسطی اوس بندی کی پکڑنی والا باگ گہوڑی اپنی کی اللہ کی راہ مین پراگندہ ہین بال سر اوسکی غبار آلودہ ...
إِنْ كَانَ فِی الْحِرَاسَةِ كَانَ فِی الْحِرَاسَةِ وَإِنْ كَانَ فِی السَّاقَةِ كَانَ فِی السَّاقَةِ
اگر ہو وہ علم کی اگلی فوج مین بیٹہا رہتا ہی اگلی فوج مین اور اگر ہو ... کی پچہلی ...

إِنِ اسْتَأْذَنَ لَمْ يُؤْذَنْ وَإِنْ شَفَعَ لَمْ يُشَفَّعْ فَوَاللّٰهِ لَا الْفَقْرَ أَخْشٰى

اگر مانگے اجازت کسی کے ہاں آنے کی نہیں اجازت دیا جاتا اور اگر سفارش کرے کسی کی نہیں قبول کی جاتی پس قسم ہے اللہ کی نہیں محتاجگی کا ڈر رکہتا ہوں

عَلَيْكُمْ وَلٰكِنْ أَخْشٰى عَلَيْكُمْ أَنْ تُبْسَطَ عَلَيْكُمُ الدُّنْيَا كَمَا بُسِطَتْ عَلٰى مَنْ كَانَ

تمپر ولیکن ڈرتا ہوں میں تمپر یہہ کہ فراخ کیجاوے تمپر دنیا جیسی کہ فراخ کی گئی اوپر کہ تہی

قَبْلَكُمْ فَتَنَافَسُوهَا كَمَا تَنَافَسُوهَا وَتُهْلِكَكُمْ كَمَا أَهْلَكَتْهُمْ إِنَّ رَسُولَ اللّٰهِ

پہلے تمہارے پس رغبت کرو تم اوس میں جیسی کہ رغبت کی انہوں نے اوس میں اور ہلاک کرے وہ تمکو جیسی کہ ہلاک کیا انکو تحقیق رسول اللہ

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اللّٰهُمَّ اجْعَلْ رِزْقَ آلِ مُحَمَّدٍ قُوتًا قَدْ أَفْلَحَ

صلی اللہ علیہ وسلم نے دعا کی یا اللہ کر رزق آل محمد کا قوت والا تحقیق نجات پائی

مَنْ أَسْلَمَ وَرُزِقَ كَفَافًا وَقَنَّعَهُ اللّٰهُ بِمَا آتَاهُ يَقُولُ الْعَبْدُ مَالِي

اوس نے کہ اسلام لایا اور رزق دیا گیا بقدر کفاف اور قناعت دی اوسکو اللہ نے ساتہہ اوس چیز کی کہ دی اوسکو کہتا ہے بندہ مال میرا

مَالِي إِنَّ مَا لَهُ مِنْ مَالِهِ ثَلٰثٌ مَا أَكَلَ فَأَفْنٰى أَوْ لَبِسَ فَأَبْلٰى

مال میرا تحقیق وہ چیز کہ واسطے اوسکی ہی مال اوسکی سی تین چیزیں ہیں جو کچھہ کہایا پس فنا کردیا یا پہنا پس پرانا کیا

أَوْ أَعْطٰى فَاقْتَنٰى وَمَا سِوٰى ذٰلِكَ فَهُوَ ذَاهِبٌ وَتَارِكُهُ لِلنَّاسِ

یا دیا پس ذخیرہ کیا آخرت کیلئے اور جو سوائے اسکی ہی پس وہ ہی جانے والا ہاتہہ سے اوسکی سی اور چہوڑیگا اوسکو لوگونکیلئے

يَتْبَعُ الْمَيِّتَ ثَلٰثَةٌ فَيَرْجِعُ اثْنَانِ وَيَبْقٰى مَعَهُ وَاحِدٌ يَتْبَعُهُ

ساتہہ جاتی ہیں مردیکی تین چیزیں پس پہر آتی ہیں دو اور باقی رہتی ہی ساتہہ اوسکی ایک ساتہہ جاتی ہیں اوسکی

أَهْلُهُ وَمَالُهُ وَعَمَلُهُ فَيَرْجِعُ أَهْلُهُ وَمَالُهُ وَيَبْقٰى عَمَلُهُ

اہل اور مال اوسکی اور عمل اوسکی پس پہر آتی ہیں اہل اوسکی اور مال اوسکا اور باقی رہتا ہی عمل اوسکا

أَيُّكُمْ مَالُ وَارِثِهِ أَحَبُّ إِلَيْهِ مِنْ مَالِهِ قَالُوا يَا رَسُولَ اللّٰهِ مَا مِنَّا

کون تم میں کا ہی کہ مال وارث اوسکا بہت پیارا ہی طرف اوسکی مال اپنی سی عرض کئے صحابہ نے ای رسول خدا نہیں ہم میں

أحد إلا ماله أحب إليه من مال وارثه قال فإن ماله

کوئی مگر کہ مال اپنا محبوب تر ہے طرف اوسکی مال وارث سے فرمایا پس تحقیق مال اوسکا وہ ہے

ما قدم ومال وارثه ما أخر . ليس الغنى عن كثرة العرض

جو آگے بھیجا اور مال وارث اوسکا وہ ہے جو پیچھے چھوڑا نہیں ہے تونگری کثرت اسباب سے

ولكن الغنى غنى النفس . عن أبي هريرة قال قال رسول الله

ولیکن تونگری ہے تونگری نفس کی ہے روایت ہے ابو ہریرہ سے کہا کہ فرمایا رسول خدا

صلى الله عليه وسلم من يأخذ عني هؤلاء الكلمات فيعمل بهن

صلی اللہ علیہ وسلم نے کون لیتا ہے مجھسے یہ باتیں پس عمل کرے اونپر

أو يعلم من يعمل بهن قلت أنا يا رسول الله فأخذ بيدي

اور سکھاوے اوسکو کہ عمل کرے اونپر عرض کی میں نے میں ہونگا اے رسول اللہ کے پس پکڑا حضرت نے ہاتھ میرا

فعد خمسا فقال اتق المحارم تكن أعبد الناس وارض

پس گنیں پانچ باتیں پس فرمایا بچ حرام چیزوں سے ہویگا تو بہت عابد لوگوں کا اور راضی ہو

بما قسم الله لك تكن أغنى الناس وأحسن إلى جارك تكن

ساتھ اوس چیز کی قسمت کیے اللہ نے تیری ہوویگا بہت تونگر لوگوں کا اور احسان کر طرف ہمسایہ اپنی کی ہوویگا

مؤمنا وأحب للناس ما تحب لنفسك تكن مسلما ولا تكثر

مومن اور دوست رکھ واسطے لوگوں کے وہ چیز کہ دوست رکھے تو نفس اپنی کے لیے ہوویگا مسلمان اور نہ بہت

الضحك فإن كثرة الضحك تميت القلب . إن الله يقول

ہنس پس تحقیق بہت ہنسنا مارتا ہے دل کو تحقیق اللہ فرماتا ہے

ابن آدم تفرغ لعبادتي أملأ صدرك غنى وأسد فقرك

اے بیٹے آدم کے فارغ ہو میری عبادت کے لیے بھر دونگا سینہ تیرا بے پروائی سے اور بند کرونگا محتاجی تیری

وان لا تفعل ملأت يدك شغلاً ولم اسد فقرك + ذكر رجل

اور اگر نہ کریگا تو یعنی نہ فارغ ہوگا بھر دونگا ہاتھ تیرا شغل سے اور نہ بند کرونگا محتاجگی تیری ذکر کیا گیا ایک شخص

عند رسول الله صلى الله عليه وسلم بعبادة واجتهاد وذكر آخر

نزدیک رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی ساتھ عبادت کی اور مشقت کی اور ذکر کیا گیا دوسرا

برعة فقال النبي صلى الله عليه وسلم لا تعدل بالرعة يعني الورع

ساتھ ورع کی پس فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی مت برابر کرو عبادت کو ساتھ ورع کے

قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لرجل وهو يعظه اغتنم خمسا

فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی واسطی ایک شخص کی اس حال میں کہ وہ نصیحت کرتے تھی اسکو غنیمت گن

قبل خمس شبابك قبل هرمك وصحتك قبل سقمك وغناك

پہلی پانچ کی جوانی اپنی کو پہلی بڑھاپے اپنی کے اور صحت اپنی کو پہلی بیماری اپنی کی اور تونگری اپنی کو

قبل فقرك وفراغك قبل شغلك وحياتك قبل موتك + ما

پہلی محتاجگی اپنی کی اور فراغت اپنی کو پہلی شغل اپنی کے اور زندگے اپنی کو پہلی موت اپنی کے نہیں

ينتظر احدكم الا غنى مطغيا او فقرا منسيا او مرضا مفسدا او

انتظار کرتا ایک تم میں کا مگر تونگری گمراہ کرنیوالی کا یا محتاجگی بھلانی والی کا یا بیماری فساد کرنی والی کا یا

هرما مفندا او موتا مجهزا او الدجال فالدجال شر غائب ينتظر

بڑھاپی سخت کا یا موت ناگہان آنی والی کا یا دجال کا پس دجال برا غائب ہے کہ انتظار کیا جاتا

او الساعة والساعة ادهى وامر + الا ان الدنيا ملعونة

یا انتظار کرتا قیامت کا اور قیامت بہت سخت ہی اور تلخ ہی آگاہ ہو تحقیق دنیا لعنت کیگئی ہی

ملعون ما فيها الا ذكر الله وما والاه وعالم او متعلم

لعنت کی گئی ہے وہ چیز کہ اسمیں ہے مگر ذکر اللہ کا اور وہ چیز کہ نزدیک کردی ذکر اللہ کا اور عالم یا طالب علم

الدنيا تعدل عند الله جناح بعوضة ما سقى كافرا منها شربة

دنیا نزدیک اللہ کی برابر پر پشہ کے ... کافر کو اوس سی ایک گھونٹ

من احب دنياه اضر بآخرته ومن احب آخرته اضر بدنياه فآثروا ما يبقى

جو کوئی دوست رکھی دنیا اپنی کو ضرر پہونچاتا ہی آخرت اپنی کو اور جو کوئی دوست رکھی آخرت اپنی کو ضرر پہونچاتا ہی دنیا اپنی کو پس اختیار کرو

على ما يفنى لعن عبد الدينار ولعن عبد الدرهم ما ذئبان جائعان

اوپر فانی کی یعنی دنیا کی لعنت کیا گیا بندہ دینار کا اور لعنت کیا گیا بندہ درہم کا نہیں ہیں دو بھیڑیے بھوکے

في غنم بأفسد لها من حرص المرء على المال والشرف لدينه لا تتخذوا

ریوڑ میں تباہی کرنے والی زیادہ حرص آدمی کی اوپر مال اور شرف کی واسطے دین اپنے کی مت پکڑو

الضيعة فترغبوا في الدنيا ما انفق مؤمن من نفقة الا اجر فيها

باغ اور کھیتی پس رغبت کروگی دنیا میں نہ خرچ کیا مومن نے کچھ خرچ کرنا مگر ثواب دیا جاتا ہی اوس میں

الا نفقته في هذا التراب ان رسول الله صلى الله عليه وسلم

مگر خرچ کرنا اوسکا بیچ اس مٹی کی یعنی مکان کی بنانی میں تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم

خرج يوما ونحن معه فرأى قبة مشرفة فقال ما هذه قال

نکلی ایک دن اور ہم ساتھ اونکی تھی پس دیکھا ایک گنبد بلند پس فرمایا کیا ہی یہ یعنی کسکی بنا یا عرض کیا

اصحابه هذه لفلان رجل من الانصار فسكت وحملها في

اصحاب اونکی نی کہ یہہ واسطے فلانی شخص کی ہی انصار میں سی پس چپ رہے حضرت اور رکھا اس قصہ کو

نفسه حتى لما جاء صاحبها فسلم عليه في الناس فاعرض عنه

اپنی دل میں یہاں تک کہ جب آیا بانی والا اوسکا پس سلام کیا حضرت پر بیچ لوگوں کے پس منہ پھیر لیا حضرت نے اوس سی

صنع ذلك مرارا حتى عرف الرجل الغضب فيه والاعراض عنه

کیا اوسنی یہہ کئی بار یہاں تک کہ پہچانا اوس شخص نے غصہ بیچ حضرت کی اور اعراض اون کا

فَشَكَى ذَٰلِكَ إِلَى أَصْحَابِهِ وَقَالَ وَاللّٰهِ إِنِّي لَأُنْكِرُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
پس شکوہ کیا اسکا طرف یارون مقرب اپنے کی کہا قسم ہی اللہ کی تحقیق مین البتہ غصے دیکھتا ہون رسول خدا صلی اللہ علیہ
وَسَلَّمَ قَالُوا خَرَجَ فَرَأَى قُبَّتَكَ فَرَجَعَ الرَّجُلُ إِلَى قُبَّتِهِ فَهَدَمَهَا حَتَّى
وسلم کو کہا یارون نے نکلی حضرت پس دیکھا گنبد تیرا پس پہرا وہ شخص طرف گنبد اپنی کی پس ڈھایا اوسکو یہان تک
سَوَّاهَا بِالْأَرْضِ فَخَرَجَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ يَوْمٍ
کہ برابر کر دیا اوسکو ساتھہ زمین کے پس نکلی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک دن
فَلَمْ يَرَهَا قَالَ مَا فَعَلَتِ الْقُبَّةُ قَالُوا شَكَى إِلَيْنَا صَاحِبُهَا إِعْرَاضَكَ
پس نہ دیکھا اوسکو فرمایا کیا ہوا وہ گنبد عرض کیا صحابہ نے کہ شکوہ کیا طرف ہمارے بنانے والی اوسکی نے مونہہ پھیرنی تمہاری کا
فَأَخْبَرْنَاهُ فَهَدَمَهَا فَقَالَ أَمَا إِنَّ كُلَّ بِنَاءٍ وَبَالٌ عَلَى صَاحِبِهِ
پس خبر دی ہمنی اوسکو پس ڈھایا اوسکو پس فرمایا آگاہ ہو تحقیق ہر بنا وبال ہے اوپر بنانے والی اوسکی کے
إِلَّا مَا لَا إِلَّا مَا لَا يَعْنِي إِلَّا مَا لَا بُدَّ مِنْهُ ۞ لَيْسَ لِابْنِ آدَمَ حَقٌّ فِي
مگر جو ضروری مراد رکہتی تہی مگر جو کہ ضروری ہے اوس سے نہیں ہی واسطی ابن آدم کے حق بیچ
سِوَى هَٰذِهِ الْخِصَالِ بَيْتٌ يَسْكُنُهُ وَثَوْبٌ يُوَارِي بِهِ عَوْرَتَهُ وَ
سوای ان چیزون سے گہر کہ رہی اوسمین اور کپڑا کہ ڈہانکے ساتھ اوسکی ستر اپنا اور
جِلْفُ الْخُبْزِ وَالْمَاءِ ۞ جَاءَ رَجُلٌ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ دُلَّنِي
خشک روٹی یعنی بغیر سالن اور پانی آیا ایک شخص پس عرض کیا ای رسول خدا بتاؤ مجھکو
عَلَى عَمَلٍ إِذَا أَنَا عَمِلْتُهُ أَحَبَّنِيَ اللّٰهُ وَأَحَبَّنِي النَّاسُ قَالَ ازْهَدْ
ایک عمل کہ جب کرون مین اوسکو دوست رکہی مجھکو اللہ اور دوست رکہین مجھکو لوگ فرمایا بیرغبتی کر
فِي الدُّنْيَا يُحِبَّكَ اللّٰهُ وَازْهَدْ فِيمَا عِنْدَ النَّاسِ يُحِبَّكَ النَّاسُ
دنیا مین تا کہ دوست رکہی تجکو اللہ اور بی رغبتی کر بیچ اوس چیز کی کہ نزدیک لوگون کی ہی یعنی مال تو دوست رکہین گے تجکو لوگ

نَامَ عَلٰى حَصِيْرٍ فَقَامَ وَقَدْ اَثَّرَ فِيْ جَسَدِهٖ فَقَالَ ابْنُ مَسْعُوْدٍ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ

سوئے آنحضرت بوریے پر پس اوٹھے حال یہہ کہ تحقیق نشان پڑگئے تہے بیچ بدن کے کہا ابن مسعود نے یا رسول اللہ

لَوْ اَمَرْتَنَا اَنْ نَبْسُطَ لَكَ وَنَعْمَلَ فَقَالَ مَا لِيْ وَلِلدُّنْيَا وَمَا اَنَا وَالدُّنْيَا

کاشکے تم حکم کرتے ہمکو یہہ کہ بچھاتے ہم واسطے تمہارے اور کرتے کچھ فرمایا کیا ہے مجکو ساتھ دنیا کے اور نہیں میں ساتھ دنیا

اِلَّا كَرَاكِبٍ اِسْتَظَلَّ تَحْتَ شَجَرَةٍ ثُمَّ رَاحَ وَتَرَكَهَا ❊ قَالَ اَغْبَطُ

مگر مانند سوار کی کہ سایہ لیا نیچے درخت کی پھر چلا گیا اور چھوڑ گیا اوسکو فرمایا آنحضرت نے لائق رشک

اَوْلِيَائِيْ عِنْدِيْ لَمُؤْمِنٌ خَفِيْفُ الْحَاذِ ذُوْ حَظٍّ مِنَ الصَّلٰوةِ

دوستون میرے سے نزدیک میرے البتہ مومن سبکبار والا صاحب بڑے حصے کا نماز سے

اَحْسَنَ عِبَادَةَ رَبِّهٖ وَاَطَاعَهٗ فِي السِّرِّ وَكَانَ غَامِضًا

اچھی کے عبادت رب اپنے کی اور فرمانبرداری کی اوسکی بیچ پوشیدگی میں اور تھا غیر مشہور

فِي النَّاسِ لَا يُشَارُ اِلَيْهِ بِالْاَصَابِعِ وَكَانَ رِزْقُهٗ كَفَافًا

لوگون میں نہیں اشارہ کیا جاتا طرف اوسکی ساتھ انگلیون کے اور تہا رزق اوسکا بقدر احتیاج کے

فَصَبَرَ عَلٰى ذٰلِكَ ثُمَّ نَقَرَ بِيَدِهٖ فَقَالَ عُجِّلَتْ مَنِيَّتُهٗ

پس صبر کیا اوسنے اوپر اوسکے پھر چٹکی بجائی حضرت نے ساتھ ہاتھ اپنے کے پس فرمایا جلدی کی گئی موت اوسکی

قَلَّتْ بَوَاكِيْهِ قَلَّ تُرَاثُهٗ ❊ عَرَضَ عَلَيَّ رَبِّيْ لِيَجْعَلَ لِيْ

کم ہوئین رونے والیان اوسکے کم رہی میراث اوسکی ظاہر کیا مجپر رب میرے نے کہ کردے میرے لئے

بَطْحَاءَ مَكَّةَ ذَهَبًا فَقُلْتُ لَا يَا رَبِّ وَلٰكِنْ اَشْبَعُ يَوْمًا

نالہ مکہ کا سونا پس عرض کیا مینے نہ اے رب میرے ولیکن سیر ہوں میں ایک دن

وَاَجُوْعُ يَوْمًا فَاِذَا جُعْتُ تَضَرَّعْتُ اِلَيْكَ وَذَكَرْتُكَ

اور بہوکا ہون میں ایک دن جس دن بہوکا ہوں میں گڑگڑاؤں طرف تیری اور یاد کرون تجکو

وَإِذَا شَبِعْتُ حَمِدْتُكَ وَشَكَرْتُكَ * مَنْ أَصْبَحَ مِنْكُمْ آمِنًا فِي سِرْبِهِ مُعَافًا

اور جب سیر ہوؤں میں حمد کروں تیری اور شکر کروں تیرا جو کوئی صبح کرے تم میں سے با امن جان اپنی میں با عافیت

فِي جَسَدِهِ عِنْدَهُ قُوتُ يَوْمِهِ فَكَأَنَّمَا حِيزَتْ لَهُ الدُّنْيَا بِحَذَافِيرِهَا *

بدن اپنی میں نزدیک اوسکی قوت ایکدن کا ہو پس گویا کہ جمع کی گئی اوسکے لئے دنیا تمام

مَا مَلَأَ آدَمِيٌّ وِعَاءً شَرًّا مِنْ بَطْنٍ بِحَسْبِ ابْنِ آدَمَ أُكُلَاتٌ يُقِمْنَ صُلْبَهُ

نہ بھرا آدمی نے کسی برتن برا پیٹ سے کفایت ہیں ابن آدم کو کتنی نوالے کہ سیدھا رکھیں پیٹھ

فَإِنْ كَانَ لَا مَحَالَةَ فَثُلُثٌ طَعَامٌ وَثُلُثٌ شَرَابٌ وَثُلُثٌ لِنَفَسِهِ *

پس اگر ہے ضرور پیٹ بھرنا پس تہائی رکھی کھانے کی لئے اور تہائی پینے کی لئے اور تہائی دم آنے کی لئے

سَمِعَ رَجُلًا يَتَجَشَّأُ فَقَالَ أَقْصِرْ مِنْ جُشَائِكَ فَإِنَّ أَطْوَلَ النَّاسِ جُوعًا

سنا آنحضرت نے ایک شخص کو ڈکار لیتے ہوئے پس فرمایا کہ کم کر ڈکار اپنی واسطے پس تحقیق بہت لوگوں کا بھوکے

يَوْمَ الْقِيَامَةِ أَطْوَلُهُمْ شِبَعًا فِي الدُّنْيَا * إِنَّ لِكُلِّ أُمَّةٍ فِتْنَةً

دن قیامت کی بہت پیٹ بھرنے والا اونکا ہوگا دنیا میں تحقیق واسطے ہر امت کے فتنہ ہے

وَفِتْنَةُ أُمَّتِي الْمَالُ * يُجَاءُ بِابْنِ آدَمَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ كَأَنَّهُ بَذَجٌ

اور فتنہ امت میری کا مال ہے لایا جاوے گا ابن آدم دن قیامت کی گویا کہ وہ بکری کا بچہ ہے

فَيُوقَفُ بَيْنَ يَدَيِ اللهِ فَيَقُولُ لَهُ أَعْطَيْتُكَ وَخَوَّلْتُكَ وَأَنْعَمْتُ

پس کھڑا کیا جاوے گا آگے اللہ تعالی کی پس فرماویگا اوسکو دیا تہا میں نے تجکو مال اور مالک کیا تہا میں نے تجکو اور انعام کیا

عَلَيْكَ فَمَا صَنَعْتَ فَيَقُولُ رَبِّ جَمَعْتُهُ وَثَمَّرْتُهُ وَتَرَكْتُهُ أَكْثَرَ

میں نے تجپر پس کیا کیا تو نے پس کہے گا اے رب میرے جمع کیا میں نے اوسکو اور بڑہایا میں نے اوسکو اور چہوڑا میں نے اوسکو بہت

مَا كَانَ فَارْجِعْنِي آتِكَ بِهِ كُلِّهِ فَيَقُولُ لَهُ أَرِنِي مَا قَدَّمْتَ فَيَقُولُ

اوس سے کہ تہا پس پہیر مجکو لاؤں میں تیری پاس تمام وہ پس فرماویگا اوسکو دکہا مجکو جو آگے بہیجا تو نے پس کہیگا

رب جمعته وثمرته وتركته اكثر ما كان فاخفني الك به كله فاذا عبد

ای رب جمع کیا میں نی اوسکو اور بڑہایا میں نی اوسکو اور چھوڑا میں نی اوسکو زیادہ اوس چیز سے کہ تہا ... سب

لم يقدم خيرا فيمضي به الى النار * لا تزول قدما ابن ادم يوم القيامة

... نہیں ٹلی کی جگہ سی قدم ابن آدم کا دن قیامت

حتى يسأل عن خمس عن عمره فيما افناه وعن شبابه فيما ابلاه وعن

یہاں تک کہ پوچھا جاویگا پانچ چیزوں سے عمر اوسکی کس چیز میں فنا کیا اوسکو اور جوانی اوسکی کہ کس چیز میں صرف کیا اوسکو

ماله من اين اكتسبه وفيما انفقه وماذا عمل فيما علم * ما زهد

مال اوسکی سی کہاں سے کمایا اوسکو اور کس چیز میں خرچ کیا اوسکو اور کیا عمل کیا موافق جاننے کی نہیں رغبتی کرتا

عبد في الدنيا الا انبت الله الحكمة في قلبه وانطق بها لسانه

بندہ دنیا میں مگر کہ پیدا کرتا ہی اللہ تعالی حکمت بیچ دل اوسکی کی اور بلواتا ہی ساتھ اوسکی زبان

وبصره عيب الدنيا وداءها ودواءها واخرجه منها سالما

اور دکھاتا ہی اوسکو عیب دنیا کے اور بیماری اوسکی اور دوا اوسکی اور نکالتا ہی اوسکو اوس سے سالم

الى دار السلام * قال قد افلح من اخلص الله قلبه للايمان وجعل قلبه

طرف بہشت کے فرمایا آنحضرت نے تحقیق نجات پائی جسنی کہ خالص کیا اللہ تعالی نے دل اوسکا ایمان کی لئی اور کیا دل اوسکا

سليما ولسانه صادقا ونفسه مطمئنة وخليقته مستقيمة و

سالم اور زبان اوسکی سچی اور نفس اوسکا خاطر جمع والا اور طبیعت اوسکی سیدہی

جعل اذنه مستمعة وعينه ناظرة فاما الاذن فقمع

اور کیا کان اوسکی کو سننے والا اور آنکھ اوسکی کو دیکھنے والی دلیلوں صانع کی پس لیکن کان پس قیف

واما العين فمقرة لما يوعي القلب وقد افلح من جعل قلبه

اور لیکن آنکھ پس ٹہہرانی والی ہی واسطی اوس چیز کی کہ نگاہ رکہتا ہی ... تحقیق نجات پائی اوسنی کہ کیا دل

وَاعِيًا * إِذَا رَأَيْتَ اللهَ عَزَّ وَجَلَّ يُعْطِي الْعَبْدَ مِنَ الدُّنْيَا عَلَى مَعَاصِيهِ

نگہبان یعنی امور شروع کا جب دیکھی تو اللہ عزوجل کو کہ دیتا ہی بندی کو دنیا سی اوسکی گناہوں پر

مَا يُحِبُّ فَإِنَّمَا هُوَ اسْتِدْرَاجٌ ثُمَّ تَلَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

جو کچھ کہ دوست رکھتا ہی پس سوا اسکی نہین کہ وہ ڈھیل دینی ہی پھر پڑھی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی آیت

فَلَمَّا نَسُوا مَا ذُكِّرُوا بِهِ فَتَحْنَا عَلَيْهِمْ أَبْوَابَ كُلِّ شَيْءٍ حَتَّى إِذَا فَرِحُوا

پس جب بھول گئی کافر جو نصیحت دئی گئی تھی ساتھ اوسکی کھولی ہمنی اونپر دروازی ہر چیز کی یہان تک کہ جب خوش ہوئی

بِمَا أُوتُوا أَخَذْنَاهُمْ بَغْتَةً فَإِذَا هُمْ مُبْلِسُونَ * إِنَّ رَجُلًا مِنْ أَهْلِ

ساتھ اوس چیز کی کہ دئی گئی پکڑا ہمنی اونکو یکایک پس اوسوقت وہ متحیر نا امید ہوئی تحقیق ایک شخص اہل

الصُّفَّةِ تُوُفِّيَ وَتَرَكَ دِينَارًا فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ

صفہ میں سی مرا اور چھوڑی تھی اوسنی ایک اشرفی پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ

وَسَلَّمَ كَيَّةٌ قَالَ ثُمَّ تُوُفِّيَ آخَرُ فَتَرَكَ دِينَارَيْنِ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ

وسلم نی یہ ایک داغ ہی کہا راوی نی پھر مرا اور پس چھوڑین اوسنی دو اشرفیان پس فرمایا رسول خدا

صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَيَّتَانِ * عَنْ مُعَاوِيَةَ أَنَّهُ دَخَلَ عَلَى خَالِهِ أَبِي

صلی اللہ علیہ وسلم نی یہہ دو داغ ہین اور روایت ہی حضرت معاویہ سی کہ تحقیق وہ داخل ہوئی اوپر ماموں اپنی ابی

هَاشِمِ بْنِ عُتْبَةَ يَعُودُهُ فَبَكَى أَبُو هَاشِمٍ فَقَالَ مَا يُبْكِيكَ

کہ ابی ہاشم بن عتبہ تھی خبر پوچھتی تھی اونکی پس روئی ابو ہاشم پس کہا معاویہ نی کس چیز نی رولایا تجکو

يَا خَالُ أَوَجَعٌ يُشْئِزُكَ أَمْ حِرْصٌ عَلَى الدُّنْيَا قَالَ كَلَّا وَ

ای ماموں میری کیا درد ہی کہ بیقرار کرتا ہی تجکو یا حرص ہے دنیا پر کہا ہرگز نہین و

لَكِنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَهِدَ إِلَيْنَا عَهْدًا لَمْ

ولیکن رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی وصیت کی تھی طرف ہماری یعنی صحابہ کی

أُخُذُ بِهِ قَالَ وَمَا ذٰلِكَ قَالَ سَمِعْتُهُ يَقُولُ إِنَّمَا يَكْفِيكَ مِنْ جَمْعِ الْمَالِ خَادِمٌ

عمل کیا میں نے اوسپر کہا معاویہ نے اور کیا ہے وہ کہا سنا میں نے حضرت کو کہ فرماتے تھے [illegible] کفایت کرتا ہے تجھکو جمع کرنے مال سے خادم

وَمَرْكَبٌ فِي سَبِيلِ اللهِ وَإِنِّي أَرَانِي قَدْ جَمَعْتُ عَنْ أُمِّ الدَّرْدَاءِ

اور سواری بیچ راہ اللہ کی یعنی جہاد کی لیے اور تحقیق میں گمان کرتا ہوں اپنے کو کہ تحقیق جمع کیا میں نے یعنی بہت مال روایت ہے ام

قَالَتْ قُلْتُ لِأَبِي الدَّرْدَاءِ مَا لَكَ لَا تَطْلُبُ كَمَا يَطْلُبُ فُلَانٌ

کہا انہوں نے کہا میں نے ابی درداء سے کیا ہے تجھکو کہ نہیں مانگتا تو حضرت سے جیسے کہ مانگتا ہے فلانا

فَقَالَ إِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِنَّ أَمَامَكُمْ

پس کہا اونہوں نے کہ اس لیے نہیں مانگتا میں کہ سنا میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے تحقیق آگے تمہارے

عَقَبَةً كَؤُودًا لَا يَجُوزُهَا الْمُثْقَلُونَ فَأُحِبُّ أَنْ أَتَخَفَّفَ لِتِلْكَ

کہاٹی سخت ہے نہیں گذرنے کی اوس سے بوجھل اسلیے دوست رکھتا ہوں میں یہ کہ ہلکا ہوں میں اوس

الْعَقَبَةِ هَلْ مِنْ أَحَدٍ يَمْشِي عَلَى الْمَاءِ إِلَّا ابْتَلَّتْ قَدَمَاهُ

کہاٹی کے لیے کیا ہے کوئی کہ چلے پانی پر بغیر تر ہوئے قدموں اپنی کے

قَالُوا لَا يَا رَسُولَ اللهِ قَالَ كَذٰلِكَ صَاحِبُ الدُّنْيَا لَا يَسْلَمُ مِنَ

عرض کیا صحابہ نے نہیں یا رسول اللہ فرمایا ایسی ہے دنیا دار نہیں سالم رہتا

الذُّنُوبِ مَنْ طَلَبَ الدُّنْيَا حَلَالًا اسْتِعْفَافًا عَنِ الْمَسْأَلَةِ وَ

گناہوں سے جو کوئی طلب کرے دنیا حلال وجہ سے بچنے کے لیے سوال سے اور

سَعْيًا عَلَى أَهْلِهِ وَتَعَطُّفًا عَلَى جَارِهِ لَقِيَ اللهَ تَعَالَى يَوْمَ الْقِيَامَةِ

خبرگیری کرنے کے لیے اہل اپنے پر اور مہربانی کرنے کے لیے ہمسایہ اپنے پر تو ملیگا اللہ تعالی سے دن قیامت کے

وَوَجْهُهُ مِثْلُ الْقَمَرِ لَيْلَةَ الْبَدْرِ وَمَنْ طَلَبَ الدُّنْيَا

اس حال میں کہ منہ اوسکا مانند چاند چودھویں رات کی ہوگا اور جو کوئی طلب کرے دنیا حلال لیے

مكاثرا مفاخرا مرائيا لقي الله تعالى وهو عليه غضبان الدنيا دار من لا دار له

حال ہے کہ جمع کرنی والا ہی فخر کرنیوالا ریا کار ملیگا اللہ تعالی سی حال میں کہ وہ اوپر غصی ہوگا دنیا گھر اوسکا

ومال من لا مال له ولها يجمع من لا عقل له الخمر جماع الاثم والنساء

کہ نہیں گھر واسکی لیے آخرت میں اور مال اوسکا کہ نہیں مال واسکی لیے آخرت میں اور واسکو جمع کرتا ہے وہ شخص کہ نہیں عقل واسکو شراب جامع سب گناہوں کی ہے اور عورتیں

حبائل الشيطان وحب الدنيا رأس كل خطيئة قال وسمعته يقول

جال شیطان کے ہیں اور محبت دنیا کے سر ہر گناہ کا ہی کہا راوی نے اور سنا میں حضرت کو کہ فرماتے تھے

أخروا النساء حيث أخرهن الله تعالى إن أخوف ما أخاف

پیچھے ڈالو عورتوں کو اس لیے کہ پیچھے ڈالا انکو اللہ تعالی نے تحقیق بہت خوف کی چیز کا کہ ڈرتا ہوں

على أمتي الهوى وطول الأمل فأما الهوى فيصد عن الحق و

امت اپنی پر خواہش نفسانی اور درازگی آرزو کے ہی یعنی پس لیکن خواہش پس روکتی ہی حق سے اور

أما طول الأمل فينسي الآخرة وهذه الدنيا مرتحلة ذاهبة

ای پر درازگی آرزو کی پس بھلا دیتی ہے آخرت کو اور یہہ دنیا کوچ کرنی والی جانے والی ہے

وهذه الآخرة مرتحلة قادمة ولكل واحدة منهما بنون

اور یہہ آخرت کوچ کرنی والی آنے والی ہے اور واسطے ہر ایک کے ان دونوں میں سے بیٹے ہیں

فإن استطعتم أن لا تكونوا من بني الدنيا فافعلوا فإنكم اليوم في

پس اگر سکو تم یہہ کہ نہ ہو تا بعداروں دنیا کے پس ہو پس تحقیق تم آج بیچ

دار العمل ولا حساب وأنتم غدا في دار الآخرة ولا عمل

گھر عمل کے ہو اور نہیں حساب اور تم کل کو بیچ گھر آخرت کی ہوگی اور نہیں عمل

تمت

خاتمة الطبع

بعد حمد قدیمی که حدیث حمدش هر حادث را درین عالم حدوث از مضیق سهو حداثت سن بر فراز صحو هر بلیغ من میرساند و نعت کریمی که شرح متن انعامش خاص و عام را درین خرابه پر شر و شور و معرکه یوم النشور متحصن حصن حصین عافیت می گرداند بر هر عاقل ماهر ظاهر و باهر باد که ادنی ترین نمونه کرم نبی خیر المکرمین حصن حصین واقع گردیده سبحان الله از هر سطرش هزاران هزار انهار فوائد کثیره و بحار عوائد وفیره سر بموج کشیده شمائم ورد و ورود عائش مشام هر کسی که جاگزیده بهاییش را موجه دریای قبول گردانیده مگر عوام از ادراک خاصه او عقده لاجواب و دیگر نوالش بسبب عدم وقوف واز بواقف حرمان و از عدم تیسیر نسخ ظفر جلیل شرحش بزبان اردو تالیف شریف عمدة المحدثین مولوی محمد قطب الدین مطبوعه شاهجهان آباد و کمیابی آنها بزمان حال هر یکی طالب و خواهان لهذا بمطبع اوامر شریع نبی آخر الزمان راقم آثم محمد مصطفی خان خلف حاجی محمد روشن خان روح الله روحه بالریاحین الجنان در بیت السلطنت لکهنو محله محمود نگر زیر اکبری دروازه بتاریخ بستم ربیع الآخر سنه ١٢٦١ الف و مائتین زائد علی الستین من هجرة النبی خیر الوری آن کتاب ممتنع الجواب را مع چند اوراق خاتمه ملحقه جناب شارح ممدوح دامت فیوضه در احادیث صحیحه که در دین متمر بی رغبتی مزخرفات دنیوی هست در مطبع خود معروف بمصطفائی بصد صحت و صفای زیب انطباع داد و انشاء الله العزیز بر وقت حصول فرصت اشاعة للمنافع شاهد خاتمه موصوفه را علیحده متحلی بحلیه طبع خواهد نمود حق سبحانه جل شانه جمله ارباب دین و اصحاب یقین علی الخصوص کارپردازان این مطبع مطبوعه را بتعمیل احکام برکت انجامش مقتدر ابدی و مستعد سرمدی و محصوران حصار ضلالت را از افتتاح ابواب معنی انجین حصن حصین بهدایت

در دنیا می و فی باتباع الشرع و نجینی از بوادی محنتها ...

اللهم وفقنا علی حفظه بالصدق والیقین و ...

قطعهٔ تاریخ خامهٔ زادهٔ طبع وقاد و ذہن نقاد میرزا ناصر علی نصیر سلمہ اللہ القدیر

شرح متین حصن حصین چون ظفر جلیل
از انطباع نافع بہر اہل دین شد

تاریخ او دلا ز سر انبساط زود
خوان فتح باب معنی حصن حصین شد ١٢٦٠

قطعهٔ تاریخ سرزدهٔ طبع برادر عزیز وافر تمیز عبد الرحمن خان سلمہ المنان

طرفہ از انطباع این نسخہ
شاد ہر خاطر ملول شد

سالش انکار بی سر انکار
شرح حصن حصین قبول شد ١٢٦٠

ایضاً منہ

منطبع گردید شرح نافع حصین
قاری و سامع از و منزل گزین عافیت

بی ہراندیشہ سال انطباعش
گفت مہر و مہبان حصن حصین عافیت ١٢٦٠

قطعهٔ تاریخ از نتائج افکار مولوی حنفی الدین صاحب سلمہ الغفار

این کتاب پر از مطالب دین
طبع شد چون بصحت و تزئین

گفت ہاتف بمن ز روی یقین
شد مطبوع شرح حصن حصین ١٢٦٠

تصحیحنامهٔ ظفر جلیل

صفحہ	سطر	غلط	صحیح
٦	١٣	اصحابَہ	اصحابہ
٩	١٦	پیغمبر	پیغمبر
١٠	١٠	سات	ساتہہ
"	١١	چھوٹین	چھوٹی
١٥	١	یستکبرونَ	یستکبرونَ
"	١٤	پورہ	پورا
"	١٤	ائی ہیں	آئیں
١٧	١٧	تکبرًا	تکبیرًا
١٨	١٩	گیا	آیا
١٩	١٧	دہ	دو
٢١	٦	توجہہ	توجہ
٢٥	٩	ہولی	ہونی
٢٧	٥	توجیہہ	توجیہ
٣٢	٨	تفتنین	تفتنون
٤٠	١٤	نہی	سی
٤٢	١٠	چنر	چیز
٤٤	٦	یکون الذاکر	یکون الذاکر
"	١١	بالسواک	بالسواک

صفحہ	سطر	غلط	صحیح
=	۱۳	پیٹھا	بیٹھا
۴۶	۱۲	پیچ	بیچ
=	۱۷	لائق	لائق
۴۹	۳	سوقوفاً موطا مالک	سوقوفاً مالک
=	۵	بعضوں نے	بعضون نے
=	۱۰	ہذا الموضع	ہذا الموضع
۵۱	۱۵	ودبر الصلوٰۃ	ودبر الصلوات
۵۴	۱	کو بیچ	کو پیچ
۵۹	۱۴	حیات کی	جہاں کی
۶۱	۷	بعضو نی	بعضون نی
۶۴	۱۱	العدل	العدل
۶۸	۵	الرؤف	الرؤوف
۷۳	۱۲	پڑھتی	پڑھی
۷۷	۱۳	اوس	اس
۸۲	۱۱	جان	حال
۸۶	۱۰	ذر المنشور	الدر المنثور
۹۱	۳	اوپر	ادہر
۹۵	۱۳	دنیا	دنیا
۱۰۷	۶	اذا آوتی	اذا أوتی
۱۱۶	۲	یہ ابوداؤد	یہ مسلم ابوداؤد
۱۱۸	۵	سوئی	سوچ گئی
۱۲۷	۵	لا أحصی	لا أحصی
=	۱۷	والاسباط	والاسباط
۱۲۹	۱۲	[illegible]	[illegible]
۱۳۱	۶	پیٹھا	بیٹھا

صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۱۳۷	۲	محمداً	محمداً
۱۶۲	۸	والیقل	ولیقل
۱۷۵	۹	تبرک	تبرک
۱۸۰	۱۱	جدائی	جدائی
۱۸۵	۱۸	پہڑانی	پڑھنی
۱۸۹	۱۰	گری	کرے
۱۹۱	۱۲	نقل یہہ	نقل کی یہہ
۱۹۳	۱۱	کی اگر	کی یعنی اگر
۱۹۴	۴	فاذا انزل	فاذا انزل
۲۱۷	۹	گر	اگر
۲۴۵	۳	وأوصل	وواصل
۲۴۹	۶	ساتھہ	ثابت
۲۶۵	۱	لیقضیہ	لیقضیہ
۲۸۶	۱	اذا ابتلی	اذا ابتلی
۳۱۲	۲	تجزی	تجزی
۳۲۴	۱۶	ذنبا	ذنبا
۳۳۵	۹	فاقرأه	فاقرأه
۳۵۱	۵	وابدلی	وابدلی
=	۷	وابد	وابد
[illegible]	۱۳	[illegible]	[illegible]
۳۷۳	۱۱	پر	پر
۳۷۹	۹	صلواتہ	صلواتہ
=	۱۱	مسلمہ	مسلمی

اللهم يا رب افعل بي [illegible] وابنائي في الدنيا والآخرة ما انت له

اهل ولا تفعل بنا ما نحن له اهل انك غفور رحيم

جواد كريم بر رءوف رحيم